751

بسم الله الرحمن الرحيم

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

ارباب طریقت

رحمة الله علیهم اجمعین

مؤلف

احقر العباد حاجی محمد ادریس بھوجیانی ٹوبہ ٹیک سنگھ

ناشران : الحاج مشتاق احمد
شوکت حیات نسیم

مکتبہ رحمانیہ نزد لطیف ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ

Marfat.com

(751)

بسم اللہ

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

ارباب طریقت

مؤلف

احقر العباد حاجی محمد ادریس بھوجیانی

ٹوبہ ٹیک سنگھ

ناشران

الحاج مشتاق احمد، شوکت حیات نسیم

مکتبہ رحمانیہ نزد لطیف ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ

Marfat.com

53403

حقوق اشاعت بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب ۔۔۔۔۔۔۔۔ ارباب طریقت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

مؤلف ۔۔۔۔۔۔۔۔ احقر العباد حاجی محمد ادریس بھوجیانی

ناشران ۔۔۔۔۔۔۔۔ الحاج مشتاق احمد شوکت حیات نسیم

بار اوّل ۱۹۸۶ء ۔۔۔۔۔ تعداد ۵۰۰ ۔۔۔ صفحات ۶۸۰

مطبع ۔۔۔۔۔۔۔۔

قیمت مجلد اعلیٰ کاغذ ۔ ۵/۰۰ ۷ روپے دوم کاغذ ۔۔۔ ۷۰/۰۰ روپے

کتابت ۔۔۔۔۔۔۔۔ حسین احمد کیلانی حضرت کیلیانوالہ (گوجرانوالہ)

ملنے کے پتے

آستانہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ، نعمیتہ ریلوے اسٹیشن گوجرہ

گوشۂ ادب جناح روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ

عزیز بک ڈپو غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ

جناب سید عبدالمجید شاہ سجادہ نشین آستانہ قادریہ گوجرہ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ

نوری بک ڈپو امین پور بازار فیصل آباد

چشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ فیصل آباد

ملک سنز کارخانہ بازار فیصل آباد

شریف سنز کارخانہ بازار فیصل آباد

مقبول عام کتب خانہ جھنگ بازار فیصل آباد

جہاں اللہ تعالیٰ کا نام آوے جلّ جلالہٗ اور جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی آوے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ اور آئمہ عظام و بزرگان دین کے نام رحمۃ اللہ علیہ پڑھیں ـــــ مؤلف

Marfat.com

751

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فہرست	۳	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ	۸۳
انتساب	۷	حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ	۹۰
تعارف مولد مؤلف	۸	حضرت مخدوم لعل شہباز قلندر سندھیؒ	۹۵
تعارف وتبصرہ	۱۰	حضرت جلال الدین سرخ بخاریؒ اُوچ	۹۸
حرفے چند	۱۳	حضرت شیخ صدرالدین عارف ملتانیؒ	۱۰۰
تعارف	۱۸	حضرت شیخ احمد معشوق ملتانیؒ	۱۰۳
مقدمہ	۲۲	حضرت شیخ حسام الدین ملتانیؒ	۱۰۶
خلاصہ تاریخ ملتان سن وار	۲۴	حضرت شیخ صلاح الدین درویشؒ	۱۰۷
پاکستان کے گورنر جنرل وصدر اور وزراء اعظم	۳۴	حضرت مولانا علاؤالدین خجندی ملتانیؒ	۱۰۸
		حضرت شیخ رکن عالم شاہ ملتانیؒ	〃
درس والی مسجد ملتان	۳۷	حضرت مخدوم جہانیاں اُوچؒ	۱۱۲
حضرت ابوصالح موسیٰ جنگیؒ	۳۹	حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید ملتانیؒ	۱۱۷
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ	۴۲	حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ	۱۱۹
حضرت سیّد یوسف گردیزی ملتانیؒ	۶۲	حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر پاکپتنؒ	۱۲۱
حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ	۶۳	حضرت شیخ جمال الدین ہانسویؒ	۱۲۹
حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ	۶۶	حضرت نجیب الدین متوکل دہلویؒ	۱۳۱
حضرت خواجہ بختیار کاکی دہلویؒ	۷۷	حضرت مولانا بدرالدین اسحٰق پاکپتنؒ	۱۳۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حضرت شیخ بدرالدین سلیمان پاکپتنؒ	۱۳۴
حضرت شیخ علاؤالدین پاکپتنؒ	۱۳۵
حضرت نظام الدین اولیاء دہلویؒ	۱۳۷
حضرت امیر خسرو دہلویؒ	۱۴۶
حضرت شرف الدین بوعلی قلندرؒ	۱۵۱
حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیریؒ	۱۵۴
حضرت سیّد شمس الدین ترک پانی پتیؒ	۱۶۲
حضرت محمد جلال الدین کبیر الاولیاءؒ	۱۶۴
حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولیؒ	۱۶۷
حضرت شیخ احمد عارف ردولیؒ	۱۷۰
حضرت شیخ محمدؒ	۱۷۱
حضرت مولانا عبدالقدوس گنگوہیؒ	〃
حضرت شیخ جلال الدین تھانیسرؒ	۱۷۴
حضرت شیخ نظام الدین تھانیسرؒ	۱۷۵
حضرت شیخ ابوسعید گنگوہیؒ	۱۷۶
حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادیؒ	۱۷۷
حضرت شیخ امداد اللہ مہاجر مکیؒ	۱۷۹
حضرت سلطان محمد باھوؒ	۱۸۲
حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاںؒ	۱۸۸
حضرت ابوالحسن علی ہجویری لاہوریؒ	۱۸۹
حضرت پیر مکی شاہ لاہوریؒ	۱۹۱
حضرت ابونصر جامؒ	۱۹۲
حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ	۱۹۴
حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ	۱۹۵
حضرت شیخ میاں میر صاحب لاہوریؒ	۱۹۹
حضرت میاں وڈے صاحب لاہوریؒ	۲۰۴
حضرت شاہ محمد عنایت قادری لاہویؒ	۲۰۶
حضرت بابا بلھے شاہ قصوریؒ	۲۰۸
حضرت مادھو لال حسین لاہوریؒ	۲۱۲
حضرت خواجہ باقی باللہ دہلویؒ	۲۱۴
حضرت مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ	۲۱۷
حضرت شیخ عبدالاحد سرہندیؒ	۲۱۹
حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ	۲۲۱
حضرت خواجہ محمد صادق سرہندیؒ	۲۴۳
حضرت خواجہ ابوسعید خازن سرہندیؒ	۲۴۵
حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ	۲۴۷
حضرت خواجہ محمد فرخ واخواند سرہندیؒ	۲۵۱
حضرت شاہ محمد یحییٰ شاہ سرہندیؒ	۲۵۲
حضرت سید سکندر شاہ کیتھلیؒ	۲۵۵
حضرت مولانا فخر الدین محب النبی دہلویؒ	۲۶۰
حضرت شیخ تاج الدین چشتیاںؒ	۲۶۵
حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ چشتیاں	۲۶۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ	۲۷۱
حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ	۲۸۰
حضرت امیر ملت سیّد جماعت علی شاہ علی پوریؒ	۲۸۲
حضرت سیّد جماعت علی شاہ لاثانیؒ	۲۹۳
حضرت خواجہ الٰہی بخش خاں فیروزپوریؒ	۳۰۰
حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ	۳۰۷
حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شاہ کرمانوالےؒ	۳۱۲
حضرت سیّد عثمان علی شاہ کرمانوالےؒ	۳۲۱
حضرت میاں غلام اللہ شرقپوریؒ	۳۲۲
حضرت میاں مظہر قیومؒ	۳۲۵
حضرت سیّد نور الحسن شاہ بخاری حضرت کیلیانوالہ	۳۲۶
حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلؒ	۳۳۵
حضرت میاں رحمت علی گھنگؒ	۳۳۶
حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوریؒ	۳۳۷
حضرت سیّد محمد ابراہیم سہولؒ	۳۳۸
حضرت سیّد حاکم علی شاہ لاہوریؒ	۳۳۹
حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ	۳۴۰
حضرت پیر سیّد غلام محی الدین گولڑویؒ	۳۴۵
حضرت سیّد قطب علی شاہ سندھیلیانوالی	۳۴۸
حضرت سیّد عبداللہ شاہ	۳۵۳
حضرت غازی علم الدین شہیدؒ لاہوریؒ	۳۶۱
حضرت پیر احمد علی شاہؒ ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳۷۷
حضرت سیّد رحمٰن شاہؒ	۳۸۷
حضرت میاں غلام نبی خلیفہ باغبانپوریؒ	۳۹۵
حضرت مخدوم محمد اشرف قریشی بہاولنگریؒ	۴۰۰
حضرت قبلہ نعمت اللہ صاحبؒ داد و سندھ	۴۰۹
حضرت قبلہ محمد شریف خلیق صاحبؒ گوجرہ	۴۱۳
مقام ولائت	۴۲۴
اولیاء اللہ کے جسد مبارک محفوظ رہتے ہیں؟	۴۲۷
روحانیت کے علمبردار علماء اہلسنت والحدیث	۴۳۳
سلسلہ نقشبندیہ	۴۶۷
سلسلہ چشتیہ	۵۴۴
سلسلہ قادریہ	۵۹۷
سلسلہ سہروردیہ	۶۳۶
مختلف سلسلوں کی خصوصیت	۶۶۵
سلسلہ نسب برادری	۶۷۱

Marfat.com

Marfat.com

انتساب

سرتاج علماءِ حقانی، سردار آئمہ ربانی، شہباز لامکانی، سلطان عارفان سبحانی،
سرسالار ہند، حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃً

کی روح پاک کے نام

جنہوں نے شرک والحاد اور فسق وفجور کی گھنیری تاریکی میں تحریک احیاء و
اقامت دین کی وہ شمع روشن کی جس نے تاریخ کے ہر دور میں ملت اسلامیہ
کو دینوی سربلندی ونجات اخروی کا راہ مستقیم دکھایا ——— !

یہ شمع آج بھی فروزاں ہے

بندۂ ناچیز

احقر العباد محمد ادریس بھوجیانی غفرلہٗ ولوالدیہ

۱۱ رجب ۱۴۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۸۶ء یوم پاکستان

Marfat.com

تعارف مولد مؤلف (بھوجیاں ضلع امرتسر)

موضع بھوجیاں تحصیل ترنتارن میں ایک گاؤں تھا جس کی آباد تقریباً نو دس ہزار افراد پر مشتمل اور اکثر مسلمانوں کی آبادی اور تقریباً پانچ نمبردار اور چھ سات مسجدیں تھیں۔

تحصیل ترنتارن میں تین سو ساٹھ گاؤں تھے مگر صرف دو گاؤں بھوجیاں اور لکہ کنڈیالہ میں مسلمانوں کی آبادی تھی۔ اس تحصیل میں مسلمان آٹے میں نمک کے برابر تھے۔ ترنتارن سے جانب غرب پانچ میل کے فاصلے پر موضع بھوجیاں تھا۔

موضع بھوجیاں میں حضرت مولانا شیخ الاسلام محمد فیض اللہ خاںؒ کا ورود مسعود ہوا تھا۔ آپ مستجاب الدعا ر پر تاثیر خطیب اور سیف الزبان تھے۔ ان کی تبلیغ سے ایک تبلیغی توحید پرست جماعت تیار ہو گئی۔ اور ارد گرد دیہاتوں میں قلیل تعداد میں جو مسلمان تھے۔ موضع بھوجیاں میں آکر آباد ہو گئے تھے مولانا صاحب کے یہ لوگ گرویدہ ہو چکے تھے اس جماعت میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا اور ان لوگوں میں ایسی محبت پیدا ہو گئی کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جماعت کے لوگ سب ایک ماں سے ہیں۔ اس توحید پرست جماعت محبت پیار اخوت کی وجہ سے اپنی مثال خود تھی اور یہ گاؤں دین الٰہی کا گہوارہ تھا۔

احترام۔ ہندو، سکھ یا مسلمان کوئی بھی گھوڑی پر سفر کر رہا ہوتا جب موضع بھوجیاں کے قریب آتا تو مولانا صاحب کے احترام کی وجہ سے گھوڑی سے اتر جاتا گاؤں سے باہر جا کر سوار ہوتا۔ مولانا صاحب بلند اخلاق و کردار اور لوگوں میں بے حد مقبول مستجاب الدعا ر تعصب سے پاک زاہد عابد اور متقی تھے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جھوٹ سے بچو اور تعصب حسد

Marfat.com

عناد بغض اور منافقت سے کنارہ کشی کرو ان سب سے اعمال ضائع ہوتے ہیں بدعات و رسومات خواہ وہ اچھی ہی کیوں نہ ہوں اجتناب کرو ان کا اسلام میں کوئی دخل نہیں ہے۔ نماز پنجگانہ جماعت کے ساتھ ادا کرو۔ فقیروں محتاجوں کو کھانا کھلاؤ۔ پڑوسیوں کا خیال رکھو۔ ہمیشہ سچ بولو۔ آپس میں محبت پیدا کرو۔ جب لوگ گہری نیند میں سوئے ہوئے ہوں خدا کو یاد کرو۔ کسی کا حق غضب مت کرو۔ صلہ رحمی قائم کرو۔ یتیموں اور محتاجوں کا خاص خیال رکھو۔ والدین کی اطاعت فرض سمجھ کر کرو۔ بڑوں کا ادب چھوٹوں پر شفقت۔ روزی حلال کماؤ اگر تم سب نے ان باتوں پر عمل کر لیا تو کوئی وجہ نہیں کہ تم اپنی اپنی منزلیں جلدی نہ پا سکو! جو شخص نماز خشوع سے ادا کرتا ہے وہ بہت ہی جلد الصلوۃ معراج المومن کے اسراروں سے واقف ہو جاتا ہے اور پھر تعبد اللہ کانک تراہ کے مصداق ہو جاتا ہے اور یہی مقام ولائت حاصل کرنے کے ذریعے ہیں جس شخص نے ان باتوں پر اور سنت نبوی پر عمل کیا۔ اصل میں یہی مقام ولائت ہے اور پھر جو کچھ تم خدا سے مانگو گے وہ ضرور ملے گا۔ اور تم خود سیف الزبان مستجاب الدعا کے مصداق ہو جاؤ گے اور پھر تم اپنی آنکھوں سے مشاہدے ربانی دیکھو گے اور دنیا تمہارا دل سے احترام کرے گی اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں تمہارا شمار ہوگا۔ موضع بھوجیاں میں مدرسہ فیض الاسلام کے نام مدرسہ جاری کیا اس میں دینی اور روحانی تربیت دی جاتی تھی۔

کتب خانہ: اس کتب خانہ میں قیمتی اور نایاب کتابیں موجود تھیں۔ جو نذر آتش ہو گئیں۔

اولاد: مولانا عبدالرحمٰن خاں۔ مولانا محمد عبداللہ خاں۔ مولانا عبدالرحیم خاں اور چار بیٹیاں رحمۃ اللہ علیہم تینوں بھائی اپنے وقت میں جید عالم دین،

Marfat.com

نورِ معرفت سے مزین، تعبداللہ کانک تراہ، فنافی الرسول زاہد اور عابد تھے تینوں بھائیوں نے اپنے والد گرامی کے بعد مسند مشیخت تبلیغ اور تدریس سنبھالی اور لوگوں کو علم دین اور روحانیت سے مالا مال کر دیا۔ ان میں سے کوئی بھی جب خطبہ جمعہ دیتے تو حاضرین پر رقت طاری ہو جاتی تھی اور بعد نماز جمعہ سابق طریقہ کی طرح سب مل کر مسجد میں مقامی و مہمان اکٹھے کھانا کھاتے تھے ۱۹۴۷ء میں تینوں بھائی مولانا عبدالرحمٰن خانؒ گاؤں کے سب سے آگے مولانا محمد عبداللہ خانؒ گاؤں سے باہر اردگرد اور مولانا عبدالرحیم خانؒ گاؤں میں تینوں اپنے اپنے مورچوں میں کام کر رہے تھے سکھوں کا جتھہ جس میں تقریباً پانچ ہزار مسلح تھے حملہ کیا دو دفعہ شکست کھا کر فرار ہو گئے۔ آخر ڈوگرہ ملٹری کی مدد سے حملہ ہوا جس میں تینوں بھائی اور ان کے چالیس مرید اپنے پیر و مرشد سے اپنی اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے جام ہائے شہادت نوش کر گئے۔ تاریخ ۲۶ رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۴۷ء۔

اللھما غفرلھم وادخلھم فی جنت الفردوس
وقھم من عذاب القبر یارب العلمین ٥ اللھما غفرلی
ولوالدی ولمشائخی وللمومنین یوم یقوم الحساب ٥

تعارف و تبصرہ

از عبدالرشید حنیف جھنگوی

زیر تبصرہ کتاب کا عنوان اربابِ طریقتؒ ہے اس کتاب میں نوے سے زیادہ اولیاء کرامؒ کے نسبی، روحانی اور تاریخی تبلیغی اور تربیتی تعلیمات کو اجاگر کرنے کی سعی کی گئی ہے جو تاریخی شواہد سے اظہر من الشمس ہیں۔ دینی تعلیمات کا ماخذ قرآن و حدیث ہے اور حقیقت تاریخ قرآن و حدیث کے تابع ہے۔

Marfat.com

کیونکہ انسانیت کی تربیت اور اصلاح کے قواعد وضوابط قرآن اور حدیث نے متعین کر دیئے۔ جو انسان ان قواعد وضوابط کی اتباع اور اطاعت میں اپنی ظاہری اور باطنی کیفیت میں انقلاب برپا کرے گا۔ وہ کتاب الٰہی اور لسان نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی وامی وروحی وجسدی وکُلّ شئی ماعندی کے مطابق "کامل ولی" ہوگا۔

عقائد اور اعمال۔ اسلام کی اساس عقائد صحیح اور اعمال صالحہ پر مبنی ہے۔ اس عقیدہ اور عمل کی ترویج اور تعبیر کا نام ولائت ہے۔

جب کہ ہندوستان کی تاریخ میں اسلام کا نام لینا جرم عظیم، عذاب شدید کو دعوت دینا تھا۔ اربابِ طریقتؒ کی حکمت عملی سے عوام کی روحانی جلا کے لیے مراقبہ، مجاہدہ اور سلوک کی راہیں ایجاد کیں۔ تاکہ جادۂ حق سے بھٹکے اور ناآشنا لوگ اسلام کی روح سے منسلک رہتے ہوئے اسلام کی حقانیت کو مجروح نہ ہونے دیں۔ چنانچہ اربابِ طریقتؒ نے اسلام پسندی کی راہوں کو متعین کیا اور اسلام کی پابندی کی دعوت کو اخروی نجات کا محور قرار دیا۔

ہندوستان کی تاریخ کا آغاز اربابِ طریقتؒ کے نام ہی سے ہوتا ہے۔ اگر ہندوستان کی تاریخ میں سے اربابِ طریقتؒ کا نام خارج کر دیا جائے تو وہ تاریخ ادھوری ہی کہلائے گی۔ اربابِ طریقتؒ نے تربیت کے لیے جو سلوک کی راہ اختیار کی اس کی اساس تقویٰ پر مبنی تھی جو تزکیہ نفس کی معراج ہے۔ اسی معراج کے لیے اربابِ طریقتؒ نے مختلف سلوک کی راہیں اختیار کیں چونکہ مقصود اصلاح تھی۔

اس کتاب کو اسی نقطہ نظر سے مصنف نے ترتیب دیا ہے اور اپنی بساط علمی کے تحت اربابِ طریقتؒ کی تعلیمات کو "کوزہ میں دریا بند" کی مثل

Marfat.com

کتاب کو بنا دیا۔ کتاب کو ملتان اور تاریخ ملتان سے شروع کیا ہے۔ کتاب قاری کے ہاتھ میں ہے۔ اسے چاہیے کتاب و سنت کی تعلیمات کے آئینہ میں کتاب کا مطالعہ کرے جو راہ سلوک کتاب و سنت سے متصادم ہو اسے ترک کر دے۔ چونکہ دنیا اور آخروی زندگی نجات کی راہ میں شمع فروزاں قرآن و حدیث ہے۔ اس سے ارباب طریقتؒ کا نام پاک و ہند میں روشن ہے۔

مصنف کے اعلیٰ ذوق سلیم جذبہ عقیدت اور ان کی شبانہ روز کی محنت مرتب کردہ اس کتاب کی اشاعت مجان ارباب طریقتؒ پر احسان عظیم کے مترادف ہے۔

مصنف نے طالبان رشد و ہدائت کے لیے اربابِ طریقتؒ کی تاریخی اور علمی اور عملی تعلیمات کو بڑی عرق ریزی سے اوراق پر منتقل کیا ہے اور اگر اربابِ طریقتؒ کی تعلیمات کو قلب اور دماغ میں سمو دیا جائے تو یقیناً قلب اور دماغ انکی ضیاء النور سے منوّر ہو گا۔

کتاب کے بعض مقامات میں مصنف کا اپنا ذوق عقیدت غالب ہے جس سے تبصرہ نگار کا تعلق نہیں ہے خداوند قدوس حُسنِ ظن کی نعمت سے نوازے اور سوءِ ظن کو کافور بنائے۔

خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدَرَ کے تحت کتاب سے استفادہ کی توفیق بخشے آمین!

عبدالرشید حنیفؔ جھنگوی
خطیب مسجد اہلحدیث سمن آباد جھنگ صدر
۲۶ رجب ۱۴۰۶ھ شب معراج مطابق ۷ اپریل ۱۹۸۶ء سوموار

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ چند

طالب ہاشمی

دنیا کے مختلف ممالک پر مسلمانوں کا عَلَمِ اقتدار صدیوں تک اس شان سے لہراتا رہا کہ دنیا کی کوئی دوسری قوم ان کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔ اگرچہ اب مسلمانوں کو وہ شوکت و قوت حاصل نہیں رہی لیکن بیسیوں ممالک آج بھی بفضلہٖ تعالیٰ فرزندانِ اسلام کے زیرِ اقتدار ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے کبھی اپنی طاقت اور جاہ جلال کو اشاعت اسلام کا ذریعہ نہیں بنایا۔ بلاشبہ ان کا اقتدار کسی نہ کسی حد تک اشاعت اسلام میں معاون ضرور ثابت ہوا۔ لیکن اسلام کو برِ کوچک پاک و ہند اور بہت سے دوسرے ملکوں میں جو ہمہ گیری اور وسعت نصیب ہوئی وہ اُن پاکباز نفوس کی تبلیغی مساعی کا نتیجہ ہے۔ جنہیں عرفِ عام میں صوفیہ یا اولیاء کرام کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اللہ کے ان گلیم پوش اور بوریہ نشین مقدّس بندوں نے ہر قسم کی ذاتی اور دنیوی اغراض سے بے نیاز ہو کر اپنی زندگیاں تبلیغ حق کے لیے وقف کر رکھی تھیں۔ اور فی الحقیقت کرۂ ارض پر کروڑوں مسلمانوں میں بیشتر کا وجود انہی نفوس قدسی کی والہانہ تبلیغی جدوجہد کا مرہونِ منّت ہے لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ بعض لوگ تصوف اور اولیاء کرام کے کمالات سے انکار کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں شریعت و طریقت دو متناقض حقیقتیں ہیں حالانکہ صوفیاء کرام کی اپنی تشریحات کے مطابق شریعت و طریقت محض دو متمائز نام ہیں مگر اصل میں یہ ایک ہی حقیقت کے دو پہلو ہیں اور ہرگز ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں۔

Marfat.com

علماء نے لفظ "تصوّف" کے اصل کے متعلق مندرجہ ذیل توجیہات بیان کی ہیں۔

۱۔ "تصوّف" صفا (پاکیزگی) یا صَوف (یکسوئی) سے مشتق ہے

۲۔ "تصوّف" کی نسبت اصحاب صُفّہ رضؓ سے ہے۔

۳۔ اس لفظ کا ماخذ صُوف (پشمینہ) سے ہے چونکہ حضرات صوفیہ موٹا جھوٹا لباس پہنتے تھے اس لیے صوفی مشہور ہو گئے۔

۴۔ صوفی کا ماخذ صفِ اوّل ہے چونکہ یہ حضرات نماز کے وقت صفِ اوّل میں رہتے تھے اس لیے صوفی کے لیے سے موسوم ہوئے ان میں سے ہر ایک توجیہہ اپنی جگہ صحیح ہے۔ "طریقت" تصوّف ہی کا دوسرا نام ہے۔

شیخ ابو النصر سراجؒ "کتاب اللّمع" میں لکھتے ہیں کہ علم کی دو قسمیں ہیں ظاہری و باطنی۔ جب تک اس کا تعلق زبان و اعضا سے ہے اسے علمِ ظاہری سے موسوم کیا جائے گا اور یہی علم شریعت ہے مثلاً عبادات میں طہارت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج یا احکام میں نکاح، طلاق، کفارہ، قصاص وغیرہ جب اس کا اثر ظاہر سے گذر کر قلب و باطن میں نفوذ کر جاتا ہے تو اس کو علم باطنی یا تصوّف (طریقت) کہا جاتا ہے اور علمِ طریقت میں عبادات و احکام کے بجائے مقامات و احوال کی اصطلاحیں رائج ہیں مثلاً شوق، عشق، محبت، صبر، تسلیم، تقویٰ، توکل وغیرہ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیے کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہے ایک فقیہہ کی نظر جن امور پر جائے گی وہ یہ ہیں کہ کیا اس نے طہارت کی شرائط پوری کی تھیں اور واجبات و سنن اور تعدیل ارکان میں کوئی کمی تو نہیں کی۔ مکروہات و مفسدات صلوٰۃ تو عارض نہیں ہوئے لیکن ایک صاحبِ طریقت کی نظر یہ تلاش کرے گی کہ نماز حضورِ قلب سے ادا ہوئی یا نہیں اور کیا نمازی نے محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ اسے اور وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ یہی اسلامی تصوّف یا طریقت ہے اور اسی کی روح احسان و اخلاص ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احسان

Marfat.com

کی تعریف پوچھی گئی تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنے رب کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم یہ یقین ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ طریقت یا تصوف شریعت سے جداگانہ یا مخالف کوئی چیز ہے وہ گمراہ ہیں. فی الحقیقت شریعت جسم ہے اور طریقت اس کی روح۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

شریعت را مقام دار اکنوں　　حقیقت از شریعت نیست بیروں

سید الطائفہ شیخ جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارا سارا طریقہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پابند ہے۔ جو شخص کلام پاک اور احادیثِ نبوی کا عالم نہیں اس کی تقلید طریقت کے باب میں درست نہیں کیونکہ ہمارے سارے علم (طریقت) کا ماخذ قرآن و حدیث ہیں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ فرماتے ہیں کہ شریعت کے تین اجزا ہیں علم، عمل اور اخلاص جب تک یہ تین اجزاء کامل نہ ہوں شریعت کبھی مستحقق نہیں ہوتی ان اجزاء میں "اخلاص" تصوف یا طریقت کی بنیاد ہے

جب کوئی صاحب طریقت درجہ کمال کو پہنچ جاتا ہے تو وہ "خاصان خدا" یا "اولیاء اللہ" میں شامل ہو جاتا ہے اور اولیاء اللہ وہ نفوسِ قدسی ہیں جن کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (سورہ یونس ع ۱۲)

(آگاہ رہو کہ اولیاء اللہ کو دارین میں کسی قسم کا نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے)

اولیاء "ولی" کی جمع ہے۔ امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ ولی کے معنی ہیں بہت قربت حاصل کرنے والا یا بہت ہی نزدیک رہنے والا جس کا ماحصل یہ ہے کہ اس کی طاعت و عبادت میں کسی قسم کی مصیبت وغیرہ کی وجہ سے خلل واقع نہیں ہوتا۔ وہ لگاتار طاعات و عبادات میں مشغول اور پیہم تقرب الٰہی حاصل کرنے میں مصروف رہتا ہے۔ اس کا کوئی فعل عبادت و طاعت سے خالی نہیں ہوتا اور اس کا دل ہر وقت معرفت الٰہی کے نور سے

Marfat.com

معمور رہتا ہے۔

حضرت ابوبکر شبلیؒ جو اولیائے متقدمین سے ہیں استغراق کے عالم میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

كُلُّ بَيْتٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ　　غَيْرُ مُحْتَاجٍ اِلَى السُّرُجِ

وَجْهُكَ الْمَاْمُوْلُ حُجَّتُنَا　　يَوْمَ يَاْتِي النَّاسُ بِالْحُجَجِ

(اے نورِ معرفت الٰہی!) تو جس گھر میں رہتا ہے اس کو چراغوں کی حاجت نہیں ہے۔ تیرا روئے مقصود ہماری حجت ہے۔ اس دن جبکہ لوگ اپنی اپنی حجتیں پیش کریں گے)۔

آج کل جب کہ بداعتقادی بے یقینی اور بے عملی کے اندھیروں نے ساری فضا پر اپنا تسلط جما رکھا ہے ضرورت ہے کہ صوفیۂ کرام یا اولیاء اللہ کے انوارِ سیرت کو زیادہ پھیلایا جائے۔

الحمد للہ کہ اب تک اس سلسلے میں کافی کام ہو چکا ہے۔ زیرِ نظر کتاب اس سلسلے کی تازہ ترین کڑی ہے۔ فاضل مؤلف مولانا حاجی محمد ادریس بھوجیانی صاحب ایک صاحب نظر اور صاحب دل عالمِ دین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قلب تپاں سے نوازا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے نقشبندی، چشتی، قادری اور سہروردی سلسلوں کے تقریباً ایک سو بزرگوں کے حالات بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ قلمبند کئے ہیں۔ اور امکانی حد تک خاصی تحقیق و تفحص سے کام لیا ہے۔ ان اربابِ طریقت میں بیشتر تعداد برصغیر پاک و ہند کے بزرگوں کی ہے۔ کتاب کے آغاز میں خطۂ اولیاً ملتان کی تاریخ بھی بیان کر دی ہے جس سے اس کی افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

فاضل مؤلف اپنی اس علمی کاوش کے لیے تحسین و ستائش کے مستحق ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے قلم کو ہمیشہ "شاداب" اور رواں دواں رکھے۔

آخر میں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ گو تصوف کے ہر سلسلے اور مسلک

Marfat.com

کے طریقے ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن منزلِ مقصود سب کی ایک ہی ہے۔ اس لیے نہ تو کسی سلسلے کی تنقیص کرنا درست ہے اور نہ کسی ایک سلسلے کو کسی دوسرے سلسلے پر فائق ثابت کرنے کے لیے بحث کرنا مناسب ہے۔ زیرِ نظر کتاب کی ایک خاص خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں تمام سلاسل کے بزرگوں کا ذکر یکساں احترام اور عقیدت سے کیا گیا ہے اور قارئین خواہ وہ کسی بھی سلسلے سے وابستہ ہوں اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اس کا مطالعہ انہیں دوسری بہت سی کتابوں کے مطالعہ سے بے نیاز کر دے گا۔

احقر العباد طالب ہاشمی غفرلہٗ
۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ (جمعۃ المبارک)
۶ جون ۱۹۸۶ء

۱۱۸۔ ڈی / رضوان بلاک
اعوان ٹاؤن۔ ملتان روڈ
لاہور۔ ۱۸

Marfat.com

تعارف ـــــ از ندیم کوموی

برادر محترم حاجی محمد ادریس صاحب بھوجیانی کا جذبۂ عزیمت و استقامت قابل صد ستائش ہے کہ ان کی مایۂ ناز تالیف اول "خاندان نبوتؐ" کو منصہ شہود پر آئے ہوئے ابھی تھوڑے ہی دن گذرے ہیں کہ انہوں نے زیر نظر کتاب "تذکرہ اربابِ طریقتؒ" بھی مرتب کر کے ایک اور علمی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اکابر اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے تذکرہ ہائے جمیل پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ولائت الٰہی کی اساس ایمان و تقویٰ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا ہے یاد رکھو! جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں ان پر نہ تو کسی قسم کا خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ـــــ

جو لوگ ایمان لائے اور تقویٰ کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے دنیا و آخرت میں خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ کی باتیں تبدیل نہیں ہوتیں اور یہی (انکی) سب سے بڑی کامرانی ہے ـــــ

ایمان اور تقویٰ کے بہت سے مدارج ہیں۔ ایک واجب حد تک تو ایمان و تقویٰ ہر مسلمان میں ہونا لازمی ہے۔ اس سے آگے کے درجات اختیاری ہیں۔ جو بندہ خدا جہاں تک چاہے پہنچ سکتا ہے۔ مگر درجہ کمال تک تو وہی اصحاب سعادت پہنچ سکتے ہیں۔ جنہوں نے کتاب اللہ و احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ اسرار و رموز پر گہرا عبور حاصل کرنے کے ساتھ تزکیہ نفس و تطہیر باطن کے تمام مراحل۔ عبادت، ریاضت کی تمام منازل۔ تصوف و طریقت کے تمام مراتب اور راہ سلوکؒ کے تمام مقامات طے کئے ہوں اور ـــــ جن کی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اور اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے دین کی تبلیغ واشاعت کے لیے وقف ہوں۔اور یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہیں اولیاء اللہ کے مناصب جلیلہ حاصل ہیں۔اور جن کے بارہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

جو میرے ولی سے دشمنی رکھتا ہے وہ مجھے دعوت پیکار دیتا ہے۔بندے پر جو فرائض میں نے عائد کیے ہیں صرف انہی کی ادائیگی سے وہ میرا قرب حاصل کرسکتا ہے۔ بندہ میرا قرب نوافل کے ذریعہ حاصل کرسکتا ہے۔یہاں تک کہ میں بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو وہ کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔بس وہ مجھ سے سنتا ہے۔مجھ سے دیکھتا ہے۔مجھ سے پکڑتا ہے اور مجھ سے چلتا ہے (روائت حضرت ابوہرہؓ از صحیح بخاری کتاب الرقاق)

یہ سمجھنا اور کہنا جیسا کہ عموماً سمجھا اور کہا جاسکتا ہے۔کہ صرف تصوف وسلوک کا راستہ اختیار کرنے سے ہی قربت الٰہی اور ولائت الٰہی حاصل ہوسکتی ہے یقیناً غلط ہے کہ اسلام رہبانیت کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔وہ سب عظیم فرزندان اسلام جنہوں نے پاکیزگی نفس اور طہارت باطن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت واقامت کے لیے ہر نوعیت کی جدوجہد کی اور اسی جدوجہد میں داعی اجل کو لبیک کہہ دیا وہ سب اولیاء اللہ کرام ہیں جن میں تابعین تبع تابعین بھی ہیں۔محدثین مفسرین بھی ہیں۔فقہاؒ وآئمہ کرام۔علماء حق اور ارباب طریقتؒ سبھی شامل ہیں۔اور وہ مجاہدین بھی شامل ہیں جنہوں نے راہ حق میں تلوار اٹھائی اور جہاد کیا۔

یہ سب عشاق حق وفدایان محبوب حق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ان کے

Marfat.com

حسن اخلاق ۔ پاکیزہ کردار حسن کلام ۔ فیضان محبت اور جذبہ جنوں اور سوز اندرون نے مخلوق خدا کو اس طرح اپنی طرف کھینچا جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے ان کی نگاہوں کی تیغ بازی نے بندگانِ خدا کی تقدیریں بدل دیں ۔

یہ کتاب ایسے ہی عشاق حق و فدایان راہ حق کی عہد آفرین کی زندگیوں کے احوال و واقعات پر مشتمل ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی سرزمین پر اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت و اقامت اور پرچم توحید کی سربلندی کے لیے تصوّف و طریقت کا راہ اختیار کیا ۔ ان اربابِ صدق و صفا کی اکثریت کا تعلق برصغیر پاک و ہند سے ہے کہ جن میں سلطان العارفین خواجہ خواجگان حضرت شیخ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیریؒ جنہوں نے بت پرستوں کے مرکز میں پہنچ کر اذان توحید دی اور اپنی جلالت ایمانی اور سطوت روحانی سے ایوان اقتدار میں لرزہ پیدا کر دیا ۔ وسط ہند میں اسلام کی اشاعت انہی کے فیوض و برکات کی مرہون منت ہے ۔ اس گروہ عشاق حق میں حضرت خواجہ باقی باللہؒ بانی سلسلہ نقشبندیہ بھی ہیں ۔ اور محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ چشتی بھی ہیں ۔ ان میں مجدّد عصر حضرت شیخ احمد سرہندیؒ مجدّد الف ثانی بھی ہیں جن کی تبلیغی معرکہ آرائیوں نے ایوان حکومت کو لرزہ بر اندام کر دیا ۔ تحریک احیاءِ اقامت دین کے وہ اولین علمبردار تھے ۔ پھر آخری تحریک کا پرچم امام العصر حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ نے بلند کیا ۔ چراغ سے چراغ جلتا رہا اور انہی چراغوں سے اس برصغیر میں کفر و ضلالت کی تاریکی دور ہو کر نورِ توحید کا اُجالا ہوا ۔ بقول حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ ۔ صدیاں گذر گئیں کہ ان عشاق حق کے ذکر میں آج بھی بے حد تاثیر ہے ۔ نہیں معلوم کہ ان کی پاک صورتوں اور پاک محفلوں کی گہرائیوں اور دلربائیوں کا کیا حال ہوگا ۔ اگر حالات صحیح ہیں ۔ تو یہ لوگ انسان نہیں تھے ملاءِ الاعلیٰ مقدس فرشتے تھے ۔ جن

Marfat.com

کو خداوند کریم نے اپنی زمین کی طہارت کے لیے آدمیوں کے ہیکل میں بھیج دیا۔ اور جب بھی کبھی دنیا کی سعادت و برکت کے دن آتے ہیں۔ تو خداوند کریم زمین کے انسانوں میں سے ہی آسمان کے فرشتوں کا کام لے لیتا ہے (تذکرہ)

حضرات اولیاء کرام بالخصوص برصغیر پاک و ہند کے اولیاء کرام ارباب طریقت کے ایماں افروز حالات احوال سوانح پر مشتمل۔ متعدد کتب منصۂ شہود پر آچکی ہیں۔ مگر یہ کتاب اس اعتبار سے انفرادی نوعیت کی حامل ہے کہ اس میں اکابر اولیاء کرام کے سوانح کو مرتب کرنے میں اختصار کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے اور صرف انہی حالات پر اکتفا کیا گیا ہے جو ان اکابرین کا تعارف حاصل کرنے کے لیے ضروری تھے۔ پھر انداز تحریر بے حد آسان اور عام فہم اور اس قدر دلچسپ ہے کہ قاری کے لیے اسے شروع کر کے اختتام تک چھوڑنا مشکل ہوگا۔ فاضل مصنف کے بقول ان کی یہ مایہ ناز تالیف حضرات اولیاء کرام کے حضور ایک نذرانہ عقیدت ہے۔ خداوند کریم ان کے اس نذرانے کو قبول فرمائے۔ اور اس کے لیے اخروی نجات کا باعث بنائے۔

ندیم کومی گوشہ ادب جناح روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ
۲۶ رجب ۱۴۰۶ھ مطابق ۷ اپریل ۱۹۸۶ء شب معراج سوموار

Marfat.com

مقدمہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ ہ (قرآن مجید)

اِتَّقُوْا مِنْ فِرَاسَتِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ (حدیث)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ

وصلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہ واصحابہٖ واہلبیتہٖ

وازواجہ اجمعین ہ

امابعد۔ راقم کو کافی عرصہ سے اربابِ طریقتؒ کی ایک مجمل مگر مستند کتاب لکھنے کا شوق تھا۔ مگر اس موضوع پر مستند کتب کی نایابی راقم کے اس شوق کی تکمیل میں مانع رہی۔ مگر قدرت کاملہ نے راقم کی امداد فرمائی اور چند احباب کے ذریعے اس موضوع سے متعلق مستند ذخیرہ کتب فراہم ہوگیا جن کی مدد سے یہ کتاب مرتب ہوسکی۔

راقم کو صدق دل سے اعتراف ہے کہ یہ کتاب مرتب کرنا راقم کی علمی بساط سے بہت بالاتر ہے لیکن یہ خداوند قدوس کا بے پایاں فضل وکرم تھا جس کی بدولت راقم کا یہ شوق پایۂ تکمیل کو پہنچ سکا۔

راقم اپنے محبوب ترین احباب حضرت مولانا عبدالرشید حنیف جھنگوی صاحب جھنگ صدر، جناب طالب ہاشمی صاحب لاہور وجناب رانا عبدالاحد خاں ندیم کوموی صاحب جنرل سیکرٹری جمعیت اہلحدیث گوشۂ ادب جناح روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا بے حد مشکور ہے جنہوں نے اس کتاب کے ضخیم مسوّدے کو غور سے پڑھ کر راقم کو اپنے گراں مشوروں سے نوازا جن سے اس کتاب کی

53483

Marfat.com

معنوی حُسن میں مزید اضافہ ہوا۔

راقم اپنے قابل قدر احباب جناب قاضی فیض احمد صاحب سرہندی آرٹھنی جناب قاضی عبدالرحیم صاحب سرہندی۔ جناب سید غلام مصطفٰے شاہ صاحب و سید عبدالحق شاہ صاحب سادات منزل۔ چوہدری مراد علی صاحب کونسلر۔ جناب محمد حسین صاحب معمار۔ جناب سید عبدالمجید صاحب سجادہ نشین دربار قادریہ حضرت مولانا نورالدین صاحب کشمیری۔ جناب محمد اعظم صاحب ٹھیکیدار۔ جناب ملک ناصر علی صاحب الیکٹرک سٹور۔ جناب میاں اللہ دتہ زرگر المعصومی صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ جناب میاں محمد شریف خلیق صاحب نقشبندی گوجروی۔ جناب میاں غلام نبی خلیفہ صاحب باغبانپورہ لاہور۔ جناب سید فلک شیر محمد اشرف صاحبان آرٹھتی ٹوبہ کا بھی تہ دل سے مشکور ہے جنہوں نے اس کتاب کی افادیت اور اہمیت کو محسوس کیا جن کی کوشش سے یہ کتاب "اربابِ طریقت" منظر عام پر آرہی ہے۔

خداوند قدوس اس ناچیز خدمت کو قبول فرمائے اور اس کا ثواب راقم کے والدین و اساتذہ کرام کے نامہ ہائے اعمال میں ثبت فرمادے اور راقم کی خطاؤں کو اپنی خاص رحمت بے پایاں سے معاف فرمائے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خاتم النبیین وسیّد المرسلین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ؕ

امیدوار شفاعت :— احقر العباد

محمد ادریس بھوجیانی

بتاریخ ۱۱ رجب ۱۴۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۸۶ء اتوار

Marfat.com

خلاصۂ تاریخ ملتان سن وار

رقبہ ۵۷۱۹ مربعہ میل ہے۔

ملتان کا نام : کاسا پور۔ مولستان پورہ کا بگڑا ہوا نام ہے۔ جس کا مطلب سورج کے مندروں کا شہر ہے۔

ملتان : ملتان موئن جودڑو ہڑپہ کی قدیم تہذیبوں کا ہم پلہ ہے ۴۰۰۰ ہزار قبل مسیح سے ۲۰۰۰ ہزار ق م تک یہاں دراوڑوں کی حکومت قائم رہی۔ ۲۰۰۰ ہزار ق م تک یہاں امیر بن حکومت قوم ہو چکی ہے۔

۲۵۰۰ ق م میں یہاں ایسی مصیبت نازل ہوئی جو زلزلہ یا سیلاب کی شکل میں ہو گی۔ کھنڈروں بازاروں میں بے شمار ڈھانچے ملے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ناگہانی آفت تھی۔

۲۰۰۰ ق م تا ۳۲۵ ق م۔ ملتان صدیوں امیر بن راجاؤں کی حکومت کا مرکز رہا۔

۳۲۲ ق م تا ۳۲۵ ق م : سکندر اعظم مقدونی کے زیر اقتدار آیا۔

۳۲۲ ق م میں چندر گپت موریہ ۲۹۸ ق م تا ۳۲۲ ق م نے یونانیوں کو شکست دے کر ملتان پر قبضہ کیا۔ ۲۷۱ ق م تا ۲۳۲ ق م مہاراجہ اشوک کا ملتان میں عمل دخل تھا۔ اشوک کے ملتان کے حالات تاریکی میں آ گئے۔

ملتان گپتا خاندان کے تحت : چندر گپت ۳۸۰ء تا ۴۱۴ء ـــــ کمار گپتا ۴۱۴ء تا ۴۵۴ء۔

ہن قوم کے تحت : ۴۷۰ء تا ۵۵۰ء تک ہن قوم کا ملتان پر دور دورہ رہا۔

ملتان۔ رائی خاندان کے حکمرانوں کے تحت : (۱) ساہسی رائے سمہ تا ۶۲۰ء (۲) پچ راجہ ۶۲۰ء تا ۶۶۰ء (۳) چندر ۶۶۰ء بمطابق ۴۰ھ تا ۶۶۸ء بمطابق ۴۸ھ

Marfat.com

(۴) راجہ داہر بن چندر بن چچ ۶۶۸ء تا ۷۱۲ء۔ ۷۱۲ء بمطابق ۹۳ھ میں حضرت محمد بن قاسمؒ نے سندھ کی حکومت کا خاتمہ کیا۔ (۵) گور سنگھ برادر راجہ داہر ۷۱۲ء بمطابق ۹۳ھ تا ۷۱۵ء بمطابق ۹۶ھ میں حضرت محمد بن قاسمؓ نے ملتان بھی فتح کر لیا تھا۔

حضرت محمد بن قاسمؓ: ۷۱۵ء بمطابق ۹۶ھ تا ۷۱۶ء بمطابق ۹۷ھ آپ نے امیر داؤد نصر بن ولید عمانیؒ کو حاکم ملتان اور عکرمہ بن ریحان شامیؒ کو ضلع ملتان کا حاکم مقرر کیا۔ (۲) یزید بن ابی کبشہ سکسکیؒ ۷۱۶ء بمطابق ۹۷ھ (۳) حبیب بن مہلبؒ (۴) عمر بن مسلم باہلیؒ ۷۲۷ء بمطابق ۱۰۸ھ (۵) جنید بن عبدالرحمٰن الریؒ ۷۲۷ء بمطابق ۱۰۸ھ تا ۷۳۱ء بمطابق ۱۱۲ھ (۶) تمیم بن زید عقبیؒ ۷۲۸ء بمطابق ۱۰۹ھ تا ۷۲۸ء بمطابق ۱۰۹ھ اس کے زمانہ میں ملتان کی ریاست سندھ سے الگ ہوگئی ۷۲۸ء بمطابق ۱۰۹ھ تا ۷۷۸ء بمطابق ۱۶۲ھ پچاس سال تک ملتان کی مقامی حکومت قائم رہی۔ (۷) ہشام بن عمرؒ والی سندھ ۷۷۸ء بمطابق ۱۶۲ھ تا ۷۸۴ء بمطابق ۱۶۸ھ اس نے ملتان پر حملہ کیا سخت جنگ کے بعد اہل ملتان کو فتح ہوئی۔ اس کے بعد ملتان کے حالات معلوم نہیں۔

عیسیٰ بن جعفر بن منصور عباسیؒ نائب محمد بن عدی ثعلبیؒ۔ ابن عدی نے ملتان پر حملہ کیا۔ اہل ملتان کو شکست ہوئی یہ واقعہ تقریباً ۸۰۷ء بمطابق ۱۹۲-۱۹۱ھ کا ہے ملتان نے علیحدہ ریاست کی پوزیشن اختیار کر لی۔ یہ ریاست سندھ حکومت سے الگ ضرور تھی۔ لیکن یہ یقین سے کہا جاتا ہے۔ کہ ملتان میں مسلمانوں کی حکومت تھی۔ سو سال پھر ہم ملتان کے حالات سے ناواقف ہیں۔

بنو سامہ یا بنو منبہ: ۲۹۰ھ بمطابق ۹۰۳ء میں ابن رستہ نے لکھا ہے کہ ملتان میں بنی منبہ کی حکومت تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد بن قاسمؓ نے داؤد نصر بن ولید عمانیؒ کو ملتان کی حکومت ۷۱۵ء بمطابق ۹۶ھ میں تفویض کی تھی اُسی کی نسل ۳۷۵ھ بمطابق ۹۸۵ء

Marfat.com

تک ملتان پر حکمران رہے؟

ابن رستہ کا بیان ہے کہ بنو سامہ یا بنو منبہ ملتان پر قابض ہو گئے (بنو منبہ سیّد خاندان ہے)

اسد قریشی پہلا ملتان کا حاکم تھا جس نے ۹۱۱ء بمطابق ۲۹۸ھ سے ۹۲۲ء بمطابق ۳۰۹ھ تک حکومت کی۔

۹۱۵ء بمطابق ۳۰۳ھ میں مسعودی ملتان میں آیا۔ اس نے ملتان کے حاکم کا نام "منبہ بن اسد قریشی" لکھا ہے۔ اصطخری نے بھی لکھا ہے کہ ملتان میں بنو سامہ کی حکومت تھی لیکن حکمرانوں کے نام نہیں دیئے۔ سو سال تک بنو سامہ کی حکومت ۱۰۰۴ء بمطابق ۳۹۵ھ قائم رہی۔

حکومت بنو سامہ یا بنو منبہ یا قریشی سیّد خاندان۔ ۹۱۱ء بمطابق ۲۹۸ھ تا ۱۰۰۴ء بمطابق ۳۹۵ھ۔

(۱) اسد قریشی ۹۱۱ء بمطابق ۲۹۸ھ تا ۹۲۲ء بمطابق ۳۰۹ھ۔

(۲) منبہ بن اسد (سادات سیّد)

حکومت اسماعلیہ یا فاطمیہ: ۱۰۰۶ء بمطابق ۳۹۸ھ میں بشاری مقدسی ملتان آیا وہ بیان کرتا ہے کہ ملتان میں اسمٰعیلیوں کی حکومت تھی ۱۰۰۵ء بمطابق ۳۹۶ھ میں جلم بن شیبان نے ملتان پر قبضہ کر کے فاطمی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ ملتان کا مشہور بت اس نے توڑا تھا۔ اس کے بعد شیخ حمید حاکم ملتان ہوا۔ اس کے بعد نصر بن شیخ حمید تخت نشین ہوا۔ ۱۰۰۵ء بمطابق ۳۹۶ھ میں جب محمود غزنوی ملتان پر حملہ کیا۔ تو ملتان پر شیخ ابوالفتوح داؤد بن نصر حاکم تھا۔ یہ ۱۰۰۴ء بمطابق ۳۹۵ھ سے قبل تخت نشین ہوا تھا۔ محمود غزنوی نے ملتان کے مقبوضہ علاقے پر سکھ پال نو مسلم کو مقرر کیا۔

حکومت اسماعیلیہ فاطمیہ: ۹۸۳ء بمطابق ۳۷۳ھ تا ۱۰۰۵ء بمطابق ۳۹۶ھ

جلم بن شیبان ۹۸۳ء بمطابق ۳۷۳ھ تا سنہ ء

Marfat.com

(۲) شیخ حمید سنہ بمطابق سنہ تا سنہ بمطابق سنہ ھ۔

(۳) نصر بن شیخ حمید سنہ بمطابق سنہ تا سنہ بمطابق سنہ ھ۔

(۴) ابوالفتوح داؤد بن نصر سنہ ۳۹۴ھ تا سنہ ۳۹۶ھ۔

حکومت غزنویہ۔ سنہ ۱۰۰۵ء بمطابق سنہ ۳۹۶ھ سکھ پال نومسلم محمود غزنوی کی طرف سے گورنر ملتان مقرر ہوا۔

سنہ ۴۰۱ھ میں محمود غزنوی نے ملتان پر زبردست یورش کی اور ملتان پر قبضہ کر لیا۔ حاکم ملتان شیخ داؤد بن نصر بن حمید کو اپنے ساتھ غزنی لے گیا ـــــ قرامطہ کو تہ تیغ کیا۔

دسویں صدی عیسوی میں قرامطہ ملتان پر قابض ہوئے۔

سلطان بہرام شاہ کے زمانے سنہ ۱۱۱۸ء بمطابق سنہ ۵۱۲ھ تا سنہ ۱۱۵۲ء تا سنہ ۵۴۷ھ میں گردیزی سادات ملتان میں آباد ہوئے۔

شیخ حامد لودھی : راجہ جے پال والئی لاہور کی طرف سے حاکم ملتان مقرر کیا۔

ابوالفتح داؤد شیخ حامد کا پوتا قرامطہ مذہب کا پیرو ہوا۔ محمود غزنوی نے اس پر حملہ کر کے اسے باجگذار کیا۔ (سنہ ۱۰۰۵ء)۔

سنہ ۱۰۳۰ء میں مسعود بن محمود غزنوی نے داؤد بن نصر کو رہا کر کے ملتان کا حاکم مقرر کیا۔

سنہ ۱۰۴۲ء میں نواسہ سلطان محمود غزنوی حاکم ملتان مقرر ہوا۔ سلطان مودود غزنوی نے فوج کشی کر کے اسے قتل کر ڈالا۔ سنہ ۱۱۷۵ء بمطابق سنہ ۵۷۱ھ میں محمد غوری نے ملتان پر دوبارہ حملہ کیا۔

سنہ ۱۲۰۳ء میں محمد غوری کے سردار ایبک نے حاکم ملتان سردار حسین کو دھوکے سے قتل کر کے خود حکومت سنبھال لی۔ سنہ ۱۲۱۰ء بمطابق سنہ ۶۰۷ھ تا سنہ ۱۲۲۷ء بمطابق سنہ ۶۲۴ھ ناصر الدین قباچہ نے علاقہ سندھ و ملتان میں حکومت کی۔

سنہ ۱۲۲۱ء میں مغلوں نے شہزادہ بلا کے زیر کمان ملتان پر حملہ کیا۔

Marfat.com

سنہ ۱۲۳۶ء میں سلطان شمس الدین التمش نے ملتان فتح کر کے عزیز الدین ایاز کو ملتان کا گورنر مقرر کیا۔

سنہ ۱۲۳۶ء میں کبیر خاں حاکم ملتان تھا جس نے رضیہ سلطانہ کو تخت دہلی دلانے میں مدد کی۔ کبیر خاں کے بعد قراقش خاں حاکم ملتان مقرر ہوا۔

وہ آئے بزم میں اتنا تو یاد ہے مجھ کو
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

سنہ ۱۲۳۹ء میں ملتان پر کبیر خاں دوبارہ حاکم ہوا۔ اسی زمانہ میں سیف الدین حسن قرلوغ ترک نے ملتان پر قبضہ کر لیا۔ لیکن کبیر خاں نے اوچ پر قبضہ کر لیا۔ اور وفات سنہ ۱۲۴۱ء تک قابض رہا۔

سنہ ۱۲۴۵ء میں نوئین منگوتہ مغل نے اوچ پر حملہ کیا۔ سیف الدین سندھ کی طرف بھاگ گیا۔

سنہ ۱۲۴۹ء میں ملک حسن قرلوغ حملہ آور ہوا خود مارا گیا۔ لیکن اس کا لڑکا ناصر الدین ملتان کا فاتح ہوا۔ اس وقت شہر کا حاکم اعز الدین بلبن تھا۔ اسی زمانہ سنہ ۱۲۴۹ء شیر خاں حاکم ملتان ہوا۔

سنہ ۱۲۵۰ء میں اعز الدین بلبن اوچ اور ناگور کا حاکم بن بیٹھا۔ شیر خاں نے شکست دی۔ ملک امتیاز الدین قزر یہ فلک شیر خاں کی طرف سے علاقہ ملتان کا حاکم تھا۔

سنہ ۱۲۵۴ء میں شیر خاں معزول و معتوب ہوا۔ سنہ ۱۲۵۵ء میں اعز الدین بلبن دوبارہ حاکم ملتان ہوا۔

سنہ ۱۲۵۷ء میں نوئین صالح مغل نے ملتان پر لشکر بھیجا جس سے ملتان فتح ہو گیا چنگیز خاں مغل حاکم شہر مقرر ہوا۔

سنہ ۱۲۷۰ء میں سلطان محمد بن غیاث الدین بلبن ملتان کا حاکم مقرر ہوا۔ سنہ ۱۲۸۴ء میں مغلوں نے تیمور خاں کے تحت لاہور اور دیپالپور کے نواح میں حملہ کیا سلطان محمد نے دریائے راوی پر مغلوں کو شکست فاش دی۔ لیکن خود بھی چل بسا۔ سنہ ۱۲۸۴ء تا سنہ ۱۲۸۸ء تک شہزادہ کنجر دبن سلطان محمد شہید ملتان کا حاکم رہا۔

Marfat.com

۱۲۸۸ء میں ملک جلال الدین فیروز ملتان کا حاکم ہوا ۱۲۹۰ء میں جلال الدین نے تخت دہلی پر قبضہ کر لیا۔

۱۲۹۰ء میں ارک علی خاں بن ملک جلال الدین فیروز ملتان کا حاکم مقرر ہوا ۱۲۹۵ء میں ملک جلال الدین فیروز دہلی میں قتل ہو گیا۔ اور یہ خاندان ملتان آ گیا لیکن علاؤ الدین خلجی کے ہاتھوں یہ خاندان ظلم و ستم کا نشانہ بن گیا۔ اس کے بعد نصرت خاں حاکم ملتان ہوا ۱۳۰۵ء میں حاکم لاہور و ملتان نے مغلوں کے عظیم لشکر کو پسپا کیا۔

۱۳۲۱ء میں غازی جنگ نے تخت دہلی پر قبضہ کر کے سلطان غیاث کے لقب سے حکومت شروع کی۔ اور تاج الدین کو ملتان کا گورنر مقرر کیا۔ ۱۳۳۴ء میں سیاح ابن بطوطہ ملتان آیا۔

۱۳۴۰ء میں بہرام آبیہ علاقہ ملتان کا حاکم تھا۔ اس کا لقب کشلو خاں تھا۔

۱۳۴۱ء میں بہزاد خاں علاقہ ملتان کا حاکم تھا ۹۶-۱۳۵۹ء تک کئی حاکم ملتان تھے۔

(۱) مقبول نومسلم (۲) ملک مروان۔ (۳) ملک شیخ۔ ملک سلیمان۔ خضر خاں وغیرہ۔

۱۳۹۶ء میں حاکم دیپالپور سارنگ خاں نے علاقہ ملتان پر قبضہ کر لیا ۱۳۹۷ء میں امیر تیمور کے پوتے پیر محمد جہانگیر نے اُوچ پر حملہ کیا۔ اور ملتان فتح کر کے خضر خاں کو حاکم ملتان مقرر کیا اس نے ۱۴۱۴ء میں دہلی میں سلطنت سادات کی بنیاد ڈالی ۱۴۲۷ء میں حاکم ملتان امیرا علاء الملک حاکم ملتان کی وفات ہوئی۔ ۱۴۲۹ء میں امیر ملتان راجہ نادرہ بھی فوت ہو گیا۔

۱۴۲۹ء میں ملک محمد حسین عماد الملک کو صوبہ ملتان کی حکومت تفویض ہوئی۔ حکومت ملتان ملک خیر الدین خانی کو ملی ۱۴۳۱ء میں شیخ علی حاکم کابل نے دوبارہ ملتان پر حملہ کیا بہلول لودھی حاکم ملتان ہوا۔ ۱۴۴۳ء میں شیخ محمد یوسف اور ۱۴۴۵ء میں رائے سہرہ راجہ قطب الدین لنگاہ کے لقب سے ۱۴۶۹ء تک حکومت کی۔ ۱۴۶۹ء میں حسین خاں

Marfat.com

لنگاہ تخت نشین ہوا۔

خاندان لنگاہ ملتان میں : (۱) راجہ قطب الدین لنگاہ ۱۴۶۹ء تا ۱۴۸۵ء اس کا نام سردار سہی رائے تھا۔ شیخ محمد یوسف قریشی کو بید خل کیا ۱۶ سال حکومت کی۔

۲۔ راجہ شاہ حسین لنگاہ ۱۴۸۵ء تا ۱۵۱۹ء۔

۳۔ فیروز شاہ لنگاہ ۱۵۱۹ء عماد الملک وزیر نے زہر دے کر ہلاک کر دیا۔

۴۔ راجہ محمود شاہ لنگاہ ۱۵۱۹ء تا ۱۵۴۶ء عماد گردیزی اس راجہ کے عہد میں ایران سے ملتان آیا اور جاگیر پائی۔

۵۔ راجہ حسین لنگاہ دوم۔ ۱۴۹۹ء میں سلطان محمود سند نشین ہوا۔ ارغون ترکوں نے شہر فتح کر لیا۔ شمس الدین ارغون ترکوں کی طرف سے ملتان کا منتظم مقرر ہوا۔ ۱۵۲۷ء میں ملتان کا انتظام عسکری فرزند بابر کے سپرد ہوا۔

ملتان سلطنت مغلیہ کے تحت ۱۵۲۷ء تا ۱۵۲۸ء مرزا عسکری فرزند بابر ۱۵۲۸ء تا ۱۵۳۰ء لنگر خاں ۱۵۳۰ء میں مرزا کامران نے صوبہ پنجاب پر قبضہ کیا ۱۵۴۰ء میں شیر شاہ سوری برسر اقتدار آیا ملتان بھی اس کی تحویل میں آگیا (کچھ دن کے لیے) میر چکر بلوچ نے ملتان پر قبضہ کر لیا۔ پھر ہیبت خاں نے میر چکر کے بعد فتح جنگ کو حاکم ملتان مقرر کیا ۱۵۶۱ء میں محمد قاسم خاں نیشاپوری کو ملتان جاگیر میں ملا ۱۵۷۰ء میں خاں جہاں لودھی حاکم ملتان ہوا ۱۵۷۷ء میں سعید خاں چغتائی ۱۵۸۶ء میں عبدالصمد خاں ملتان کا دیوان مقرر ہوا۔ ۱۵۹۱ء میں ملتان خاں خافان کو جاگیر میں آیا ۱۵۹۳ء میں ملتان کا بیشتر حصہ مرزا رستم صفوی کو جاگیر میں ملا ۱۵۹۶ء میں ملتان مرزا عزیز بیگ کوکلتاش کو جاگیر میں ملا ۱۶۰۲ء میں صوبہ ملتان سعید خاں چغتائی کو تفویض ہوا۔

زمانہ حکومت جلال الدین اکبر شہنشاہ ہند والد کا نام نصیر الدین ہمایوں اور والدہ کا نام حمیدہ بانو بمقام عمر کوٹ سندھ ۱۵۴۳ء بمطابق ۹۴۹ھ میں پیدا ہوا۔ بعمر ۱۳ سال

Marfat.com

بمقام کلانور ضلع گورداسپور ۹۶۳ھ بمطابق ۱۵۵۶ء کو تاج پوشی ہوئی۔ ۱۵ سال حکومت کی جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ بمطابق ۱۶۰۵ء آگرہ کے قریب سکندر آباد میں وفات پائی۔

زمانہ حکومت نورالدین جہانگیر: ۲۴ر اکتوبر ۱۶۰۵ء کو تخت نشین ہوا۔ دورِ حکومت ۲۳ سال ۹ ماہ ہے۔ پیدائش ۳۰ر اگست ۱۵۶۹ء وفات ۲۸ر صفر ۱۰۳۷ھ بمطابق نومبر ۱۶۲۷ء بعمر ۵۹ سال کشمیر میں انتقال ہوا۔ لاہور شاہدرہ میں دفن کیا گیا۔ ۱۰۳۷ھ مطابق ۱۶۲۷ء میں خاں جہاں حاکم ملتان ہوا۔

زمانہ حکومت شہاب الدین شاہجہان: جمادی الثانی ۱۰۳۷ھ بمطابق ۱۶۲۷ء میں تخت نشین ہوا دورِ حکومت ۳۰ سال ۷ ماہ۔ پیدائش ۱۵۹۲ء۔ وفات ۲۶ر رجب ۱۰۸۶ھ بمطابق ۲ر جنوری ۱۶۶۶ء بعمر ۷۴ سال وفات پائی۔ بیوی کا نام بانو بیگم المعروف ممتاز محل ہے۔

خلیج خاں۔ شہزادہ مراد بخش کو ملتان جاگیر میں ملا۔ نجابت خاں صوبیدار مقرر ہوا۔

محی الدین اورنگ زیب کو جاگیر میں ملا۔ ۱۰۶۳ھ بمطابق ۱۶۵۲ء کو ملتان پھر داراشکوہ کو جاگیر میں ملا ۱½ سال۔ شہزادے نے شیخ موسیٰ گیلانی کو ملتان میں اپنا نائب مقرر کیا۔ ۱۰۶۹ھ بمطابق ۱۶۵۸ء میں اورنگ زیب نے داراشکوہ کو آگرہ کے مقام پر شکست دی۔

ناظمان ملتان بعہد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر ۱۰۶۹ھ بمطابق ۱۶۵۸ء تا ۱۱۱۹ھ بمطابق ۱۷۰۷ء ستمبر ۱۰۶۹ھ بمطابق ۱۶۵۸ء خاں عالم عارضی طور پر حاکم ملتان مقرر ہوا۔ ۱۰۷۱ھ بمطابق ۱۶۶۰ء لشکر خاں ۱۰۷۱ھ بمطابق ۱۶۶۰ء تربیت خاں۔ سیف خاں۔ شہزادہ معظم کو جاگیر میں ملا۔ شہزادہ محمد اکبر۔ صوبیدار اللہ یار خاں۔ کرم خاں ۱۱۰۶ھ بمطابق ۱۶۹۴ء تا ۱۱۰۷ھ بمطابق ۱۶۹۵ء شہزادہ فخرالدین پوتا اورنگ زیب عالمگیر حاکم ملتان رہا۔

Marfat.com

۱۱۲۶ھ بمطابق ۱۷۱۲ء بعہد جہاندار تا ۱۱۲۷ھ بمطابق ۱۷۱۳ء تا ۱۱۲۷ھ بمطابق ۱۷۱۳ء نعمت خاں میراثی گورنر ملتان مقرر ہوا۔ امیر علی مراد خاں کو کلتاش اور نائب شیر افگن خاں۔ بعہد فرخ سیر ۱۱۲۷ھ بمطابق ۱۷۱۳ء تا ۱۱۳۳ھ بمطابق ۱۷۱۹ء نواب خاں زماں۔ شیر افگن خاں۔ عقیدت خاں۔ سید حسین خاں۔

بعہد محمد شاہ: ۱۱۳۳ھ بمطابق ۱۷۱۹ء تا ۱۱۶۳ھ بمطابق ۱۷۴۹ء۔ نواب عبدالصمد خاں مغلیہ ۱۱۴۹ھ بمطابق ۱۷۳۵ء۔ خاں بہادر زکریا خاں۔ حیات اللہ مقلب شاہنواز خاں۔ ۱۱۶۳ھ بمطابق ۱۷۴۹ء تا ۱۱۶۷ھ بمطابق ۱۷۵۳ء حاکم لاہور و ملتان میر منّو کی طرف سے کوڑا مل حاکم ملتان مقرر کیا۔ زاہد سدوزئی خاں فیل کو کوڑا مل لاہور جاتے ہوئے ناظم مقرر کر گیا تھا تا ۱۱۶۷ھ بمطابق ۱۷۵۳ء خواجہ محمد اسحاق۔

پٹھانوں کا دورِ حکومت: ۱۱۶۷ھ بمطابق ۱۷۵۳ء تا ۱۲۳۵ھ بمطابق ۱۸۱۹ء

۱۱۶۷ھ بمطابق ۱۷۵۳ء تا ۱۱۸۲ھ بمطابق ۱۷۶۸ء علی محمد خاکوانی۔

۱۱۷۲ھ بمطابق ۱۷۵۸ء میں مرہٹوں پر تاخت کی اور صالح محمد کو ناظم ملتان مقرر کیا۔ دو سال بعد ۱۷۶۰ء میں علی محمد خاکوانی دوبارہ پٹھانوں کی مدد سے ملتان پر قابض ہو گیا۔ ۱۷۶۱ء میں معطل کیا گیا اور عبدالکریم خاں و اللہ یار خاں مشترکہ حاکم ملتان ہوئے۔ ۱۷۶۴ء تا ۱۷۶۶ء ان دونوں نے مشترکہ حکومت کی ۱۷۶۶ء میں علی محمد خاں خاکوانی تیسری بار ملتان کے حاکم ہوئے۔ لیکن ایک سال کے بعد احمد شاہ ابدالی کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ (۱۷۶۷ء)۔

۱۷۶۴ء تا ۱۷۷۰ء حاجی شریف سدوزئی دھرم جس نے شریف بیگ کو ملتان میں اپنا نائب مقرر کیا۔ ۱۷۷۱ء تا ۱۷۷۹ء تک بھنگی مثل کے سکھوں کا دور ہے۔ ۱۷۷۳ء میں احمد شاہ دُرّانی فوت ہوا۔ ۱۷۷۶ء میں شجاع خاں فوت ہوا۔ ۱۷۷۶ء میں مظفر خاں حاکم ملتان ہوا۔ ۱۷۷۹ء بمطابق ۱۱۹۳ھ تا ۱۸۱۸ء بمطابق ۱۲۳۴ھ مظفر خاں تیمور شاہ دُرّانی کی طرف سے مقرر ہوا۔ اس کے بعد زمان شاہ کی طرف سے ۱۸۰۷ء میں شجاع خاں نے اپنے

Marfat.com

بیٹے عطاء کو ملتان پر حملہ کرنے کو بھیجا جو ناکام رہا۔ مظفر خاں کا مزار حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کے مزار کے دروازے کے سامنے ہے۔ مظفر خاں اپنے پانچ بیٹوں کے ساتھ سکھوں سے جنگ کرتا ہوا شہید ہوا۔ اور پٹھانوں کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ ملتان سکھ حکومت کے قبضہ اقتدار میں آیا۔ مظفر خاں ۱۸۱۸ء بمطابق ۱۲۳۴ھ میں شہید ہوا۔

سکھ دورِ حکومت : ۱۸۱۸ء تا ۱۸۴۹ء (اکتیس سال)

۱۸۱۸ء تا ۱۸۱۹ء سکھ دیال کتھری۔ ۱۸۱۹ء شام سنگھ پشاوری۔

۱۸۱۹ء تا ۱۸۲۰ء بدن ہزاری اور شجاع آباد پر دیوان سیوا مل کا عمل دخل ہوا۔

۱۸۲۰ء میٹھا مل شکارپوریہ۔ ۱۸۲۰ء سیوا مل۔

زمانہ رنجیت سنگھ : ۱۸۱۸ء تا ۱۸۳۹ء رنجیت سنگھ ولد مہان سنگھ پیدائش ۱۷۸۰ء۔ کھڑک سنگھ ولد رنجیت سنگھ والدہ رانی راجکور پیدائش ۱۸۰۳ء دورِ حکومت ۱۸۳۹ء تا ۱۸۴۰ء۔ ۵ نومبر ۱۸۴۰ء بعمر ۳۶ سال فوت ہوا۔ رانی چندر کور دورِ حکومت ۱۰ نومبر ۱۸۴۰ء تا ۱۹ جنوری ۱۸۴۱ء۔

راجہ دھیان سنگھ ڈوگرہ نے زہر دے کر ہلاک کروایا۔ مہاراجہ شیر سنگھ ولد راجہ رنجیت سنگھ والدہ مہتاب کور بنت سردار گور بخش سنگھ (شادی ۱۸۳۶ء) دورِ حکومت ۲۰ جنوری ۱۸۴۱ء تا یکم فروری ۱۸۴۳ء لاہور راجیت سنگھ سندھیاوالے کے ہاتھوں قتل ہوا۔

۱۸۲۱ء تا ۱۸۴۴ء دیوان ساون مل اس کی دورِ حکومت میں عوام فارغ البالی اور خوشحالی سے زندگی بسر کرتے تھے۔ امن وسکون تھا مگر ۱۸۴۴ء میں مسلمان پٹھان سپاہی کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

۱۸۴۴ء تا ۱۹ اپریل ۱۸۴۸ء : دیوان مولراج ولد ساون مل میجر ایڈورڈ اور جنرل وش نے ملتان کو فتح کر لیا۔ اور دیوان کو قید کر لیا جنوری ۱۸۴۹ء۔

مہاراجہ دلیپ سنگھ ولد راجہ رنجیت سنگھ والدہ رانی جنداں کور (پیدائش ۱۸۳۷ء)

Marfat.com

بعمر ۸ سال تخت نشین ہوا۔ دورِ حکومت فروری ۱۸۴۴ء تا ۲۱ر دسمبر ۱۸۴۸ء۔ ۱۸۴۸ء میں ڈاکٹر لوگرہ کے ساتھ لندن جاکر عیسائی کا روپ اختیار کیا۔ ۱۸۹۳ء بعمر ۵۶ سال فوت ہوا۔

۱۸۴۸ء اپریل تا جنوری ۱۸۴۹ء سردار کاہن سنگھ سکھ دربار لاہور کی طرف سے انگریز اگینوا اور اینڈرس کی حمائت میں گورنر ملتان مقرر ہوا۔

انگریزی دورِ حکومت : ۲۱ر جنوری ۱۸۴۹ء تا ۱۳ر اگست ۱۹۴۷ء۔

۲۱ر جنوری ۱۸۴۹ء میں انگریز جنرل وش اور میجر ایڈورڈز نے ملتان کو بھی حکومت لندن میں ضم کر لیا۔ اور ملتان کو کمشنری قرار دے کر حاکم اعلیٰ کمشنر مقرر کر دیا گیا۔ ۱۸۵۷ء میں کمشنر مسٹر بلمن تھا۔

ملتان میں خاندان قریشی۔ گردیزی۔ خاکوانی۔ لنگاہ۔ لغاری آباد ہیں۔

اقتباس از عصیم لائبریری چاپ نمبر ۲۸۴ گ ب رجانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

انڈیا حکومت برطانیہ کے تحت ۱۸۵۸ء تا ۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء کو ملک دو حصوں میں منقسم کیا گیا۔ ایک حصہ بھارت دوسرا حصہ پاکستان لارڈ مونٹ بیٹن جنوری ۱۹۴۷ء تا ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء۔ پیدائش لارڈ مونٹن بیٹن ۱۹۰۰ء بم کے دھماکہ سے شمالی آئرلینڈ لنتی میں ۱۹۷۹ء میں ہلاک ہوا۔

پاکستان کے گورنر جنرل

۱۔ قائداعظم محمد علی جناح ۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء تا ۱۱ر ستمبر ۱۹۴۸ء۔
پیدائش ۲۵ر ستمبر ۱۸۷۶ء وفات ۱۱ر ستمبر ۱۹۴۸ء۔

۲۔ الحاج خواجہ ناظم الدین ۱۲ر ستمبر ۱۹۴۸ء تا ۱۱ر اکتوبر ۱۹۵۱ء
پیدائش ۱۸۹۴ء ڈھاکہ وفات ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۲ء

Marfat.com

۳۔ ملک غلام محمد ۱۲ر اکتوبر ۱۹۵۱ء تا ۸ر اگست ۱۹۵۵ء

۴۔ میجر جنرل سکندر مرزا ۵ر اگست ۱۹۵۵ء قائم مقام۔
۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۵ء سے مستقل تا ۲۲ر مارچ ۱۹۵۶ء

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر

۵۔ میجر جنرل سکندر مرزا ۲۳ر مارچ ۱۹۵۶ء تا ۷ر اکتوبر ۱۹۵۸ء

انقلابی حکومت کے پاکستانی صدر

۶۔ میجر جنرل سکندر مرزا ۷ر اکتوبر ۱۹۵۸ء تا ۲۶ر اکتوبر ۱۹۵۸ء

۷۔ جنرل محمد ایوب خاں ۲۷ر اکتوبر ۱۹۵۸ء تا ۲۴ر مارچ ۱۹۶۹ء چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور صدر

پیدائش ۱۴ر مئی ۱۹۰۷ء وفات ۲۰ر اپریل ۱۹۷۴ء۔ دس سال پانچ ماہ ۱۸ دن

۸۔ جنرل محمد یحییٰ خاں ۲۵ر مارچ ۱۹۶۹ء تا ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۱ء چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور صدر۔

پیدائش ۱۹۱۷ء وفات ۹ر اگست ۱۹۸۰ء دو سال ۸ ماہ ۲۴ دن۔

۱۷ر دسمبر ۱۹۷۱ء مشرقی پاکستان پر بھارت نے روس کی مدد سے قبضہ کر لیا۔

۹۔ ذوالفقار علی بھٹو ۲۱ر دسمبر ۱۹۷۱ء تا ۱۳ر اگست ۱۹۷۳ء چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور صدر۔

پیدائش ۲۰ر جنوری ۱۹۲۸ء پھانسی ۴ر اپریل ۱۹۷۹ء ایک سال سات ماہ بائیس دن۔

Marfat.com

۱۰۔ فضل الٰہی چوہدری ۱۴ اگست ۱۹۷۳ء تا ۱۵ ستمبر ۱۹۷۸ء استعفیٰ دیا۔
پیدائش یکم جنوری ۱۹۰۴ء وفات ۲ جون ۱۹۸۲ء

۱۱۔ جناب جنرل محمد ضیاء الحق ۱۶ ستمبر ۱۹۷۸ء تا ۲۲ مارچ ۱۹۸۵ء چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور صدر۔ ۷ سال ۸ ماہ ۱۷ دن۔

۱۲۔ جناب جنرل محمد ضیاء الحق ۲۳ مارچ ۱۹۸۵ء تا

وزرائے اعظم پاکستان

۱۔ خان لیاقت علی خاں	۱۵ اگست ۱۹۴۷ء تا ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۱ء دو سال دو ماہ ایک دن۔
۲۔ خواجہ ناظم الدین	۱۹ اکتوبر ۱۹۵۱ء تا ۱۷ اپریل ۱۹۵۳ء ایک سال پانچ ماہ اٹھائیس دن۔
۳۔ محمد علی بوگرہ	۱۷ اپریل ۱۹۵۳ء تا ۱۱ اگست ۱۹۵۵ء دو سال تین ماہ چوبیس دن۔
۴۔ چوہدری محمد علی	۱۱ اگست ۱۹۵۵ء تا ۱۲ ستمبر ۱۹۵۶ء ایک سال ایک ماہ اٹھائیس دن۔
۵۔ حسین شہید سہروردی	۱۲ ستمبر ۱۹۵۶ء تا ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء ایک سال ایک ماہ چھ دن۔
۶۔ آئی آئی چندریگر	۱۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء تا ۱۶ دسمبر ۱۹۵۷ء ایک ماہ اٹھائیس دن۔
۷۔ ملک فیروز خاں نون	۱۶ دسمبر ۱۹۵۷ء تا ۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء دس ماہ اکیس دن۔

Marfat.com

۸۔ ذوالفقار علی بھٹو ۱۴ اگست ۱۹۷۳ء تا ۴ جولائی ۱۹۷۷ء
تین سال گیارہ ماہ بیس دن۔

۹۔ جناب محمد خاں جونیجو ۲۳ مارچ ۱۹۸۵ء تا

روزنامہ جنگ ۲۰ مارچ ۱۹۸۵ء

درس والی مسجد : اندرون دہلی گیٹ محلہ کمہاراں ملتان میں درس والی مسجد کے نام سے مقدس جگہ مشہور رہے۔ یہ وہ مسجد ہے کہ جب حضرت محمد بن قاسمؒ ملتان میں تشریف لائے تو آپ کے ہمراہی حضرت سعد بن عبدالرحمن قریشی انصاریؓ نے ملتان کو فتح کرنے کے بعد مسجد کی بنیاد ۹۴ھ میں رکھی۔ جو کہ دو سو سال تک یہ مسجد دینی مرکز بنی رہی۔ جب قرامطیوں نے بعہد سلطان محمود غزنوی ملتان پر قابض ہو کر مسلمانوں کو شہید کرنا شروع کر دیا اور بے شمار مسلمان ان قرامطیوں کے جبر و استبداد کا نشانہ بن گئے۔ تو درس والی مسجد اس وقت ایک محفوظ قلعہ کا کام دے رہی تھی۔ مسلمان مجاہدین اسے اپنا مرکز قرار دے کر ان قرامطیون کا قلع قمع کرتے رہے جب ملتان میں حالات بہت زیادہ مخدوش ہو گئے تو مسلمانان ملتان نے سلطان محمود غزنوی کو ملتان پر حملہ کرنے اور قرامطیوں سے نجات دلانے کی اپیل کی۔ تو سلطان محمود غزنوی نے اپنے لشکر کی خود ملتان کرتے ہوئے ملتان پر حملہ کر دیا۔ قرامطی غزنوی کے حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے فی النار والسقر ہو گئے۔ کوئی قرامطی نہ چھوڑا اور مکمل خاتمہ ہو گیا تو سلطان محمود غزنوی نے اپنے غلام ایاز سمیت درس والی مسجد میں آکر نماز ادا کی۔ یہ مسجد اس وقت بالکل خستہ حالت میں تھی۔ تو سلطان محمود غزنوی نے اسے دوبارہ تعمیر کرانے کا حکم صادر فرمایا۔ پھر اس کے بعد غزنی کو لوٹ گیا۔ سلطان شہاب الدین محمد غوری کے عہد میں تیسری بار یہ مسجد تعمیر ہوئی۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ المتوفی ۶۶۹ھ نے ابتدائی کتابیں حضرت مولانا منہاج الدین ترمذی ملتان متوفی ۶۴۱ھ کے درس میں پڑھیں۔ علاوہ ازیں آپ کے خسر زادے مخدوم

Marfat.com

علاؤ الدین علی احمد صابرؒ نے کتاب وسنت کی تعلیم اسی جگہ حاصل کی تھی۔

حضرت سیدنا عمار بن حسنؓ کا مزار سٹی ریلوے ملتان کے متصل مسجد طوطلاں والی کے قریب واقع ہے (صحابی ہے) اور تابعی حضرت سعد بن عبادؓ کا مزار اندرون محلہ کنگراں موجود ہے۔ حضرت سعدؓ کے مزار کے قریب دوسرا مزار ایک تو مسلم سعید نامی ؒ بزرگ کا ہے اور مزار بہت قدیم نظر آتا ہے۔ اور سن تعمیر ۱۸۰۰ء مرقوم ہے مگر عوام الناس کی ناواقفیت کی بنا پر اسے مغلیہ خاندان کے شہزادگان کا مزار قرار دیا جاتا ہے۔ مگر یہ بات تاریخ حقائق اور شواہد کے بالکل منافی ہے۔ (اخبار آفتاب ملتان ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

ملتان کے مشہور اولیاء عظام کے مختصر حالات لکھے جاتے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے میں حضرت شیخ عبدالقادر محی الدین بغدادی جیلانی ؒ کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں جن کی شہرت عرب وعجم میں ممتاز، محبوب سبحانی اور سلسلہ قادریہ کے بانی ہیں روحانیت میں بہت ہی بلند مقام ہے ؎

غوث اعظم درمیان اولیاء　　چوں محمد درمیان انبیاء

(مثنوی)

Marfat.com

(۱)

حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی) دوست رحمۃ اللہ علیہ

حالات : حضرت ابوصالح موسیٰؒ شہر جیلان کے قصبہ میں ایک خدا پرست ولی کامل آباد تھے۔

عالم شباب : عالم شباب ہی میں آپ زاہد متقی پرہیز گار تھے خشیت الٰہی القاء ورع کی منزلوں کو طے کر کے خاص مقام پر پہنچے گئے تھے۔ ایک روز سخت گرسنگی کے عالم میں ایک سیب جو کہ ندی میں بہتا آرہا تھا۔ نکال کر کھالیا۔ لیکن کھانے کے بعد معاً خیال آیا کہ باغ کے مالک سے اجازت لیے بغیر سیب کھانے کا حق نہ تھا۔ اور نہ ہی وہ میرے لیے حلال تھا۔ سخت پریشانی کے عالم میں باغ کے مالک کی تلاش میں ندی کے کنارے اس جانب چل پڑے جدھر سے پانی بہتا آرہا تھا۔ دور و دراز مسافت طے کر کے آخر کار ایسی جگہ پہنچ گئے۔ جہاں باغ تھا اور اس کی شاخیں پانی پر لٹک رہی تھیں۔ آپ کو یقین ہو گیا کہ یہی وہ باغ ہے۔ جس کا بہتا ہوا سیب میں نے کھایا ہے۔ لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ اس باغ کا مالک کون ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ الصومعیؒ اس باغ کے مالک ہیں۔ اور ان کی رہائش گاہ (صومعہ) اس باغ کے اندر ہے۔ آپ باغ کے اندر پہنچ کر حضرت عبداللہ صومعیؒ کی خدمت میں پہنچے۔ اور آپ نے آنے کی غرض و غائت بیان کی۔ حضرت عبداللہ صومعیؒ اس نوجوان کے زہد و تقویٰ کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اللہ اللہ ایک سیب اور اس کی اجازت کے لیے اس قدر دور و دراز کا سفر حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوستؒ جب طالب معافی ہوئے تو حضرت عبداللہ الصومعیؒ نے آپ کا حسب نسب دریافت کیا اور کچھ دیر خاموش رہ کر کچھ غور و تامل کیا۔ اس کے بعد فرمایا اے نوجوان! میں تم کو اس وقت تک معاف نہیں کروں گا۔ جب تک تم میری

Marfat.com

ایک خواہش پوری نہ کرو۔ حضرت ابوصالح موسیٰؒ نے عرض کیا۔ کہ میں حصول معافی کے لیے آپ کی ہر خواہش بسر و چشم بجالانے کے لیے تیار ہوں حضرت عبداللہ صومعیؒ زاہد متقی متبع شریعت و پرہیز گار تھے آپ نے فرمایا کہ تم میری بیٹی ام الخیر فاطمہؒ کو اپنی زوجیت کے لیے قبول کرلو لیکن یہ سمجھ لو کہ وہ گونگی، بہری، لُولی، لنگڑی، اور اندھی ہے بولو کیا تمہیں منظور ہے حضرت ابوصالحؒ کچھ دیر تو خاموش رہے لیکن پھر خیال آیا کہ معافی اس شرط کو قبول کئے بغیر مل نہیں سکتی سفر کی تکلیفیں صرف معافی کے لیے برداشت کی ہیں۔ آپ کے دل کا تقویٰ فوراً پکار اٹھا کہ حضرت عبداللہ صومعیؒ کی شرط قبول کرلو۔ آپ نے فرمایا کہ اگر خطا کی معافی اس شرط کی تحصیل پر مبنی ہے۔ تو مجھے یہ رشتہ منظور ہے۔ حضرت عبداللہ صومعیؒ نے فوراً خانقاہ عالیہ میں اعلان کرا دیا۔ جب شادی کا سامان ٹھیک ہوگیا۔ تو حضرت عبداللہ صومعیؒ نے خود خطبہ نکاح پڑھا اور اپنی پیاری بیٹی صاحب عفت حضرت ام الخیر فاطمہؒ کو اس نوجوان زاہد متقی پرہیز گار کی زوجیت میں دے دیا۔ جب حضرت ابوصالحؒ مجلّہ عروسی میں پہنچے تو وہاں ایک پیکر حسن و جمال کو دیکھ کر توبہ استغفار کرتے ہوئے فوراً پلٹ پڑے اور دل خوف خدا سے کانپ رہا تھا اور زبان مبارک پر کلمات استغفار تھے۔ آپ حضرت عبداللہ صومعیؒ کی خدمت میں پہنچ کر عرض کیا کہ آپ نے تو میرا عقد ایک اندھی، لُولی، لنگڑی، اپاہج دوشیزہ سے کیا تھا۔ لیکن مجلّہ عروسی میں کوئی نامحرم موجود ہے۔ جوان تمام عیوب سے مُبرّا ہے جن کو آپ نے، ام الخیر سے مُتّصف فرمایا تھا۔ حضرت عبداللہ الصومعیؒ نے فرمایا کہ عزیزم مُجلّہ عروسی میں جو دوشیزہ موجود ہے۔ وہ ہی ام الخیر فاطمہؒ تمہاری زوجہ ہے۔ میں نے اندھی اس لیے کہا تھا کہ اس کی نظر کسی نامحرم پر نہیں پڑی۔ بہری اس لیے کہ اس نے آج تک کوئی بری بات نہیں سنی۔ گونگی اس لیے کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا نہ ہی کسی کی غیبت کی۔ لُولی اس لیے کہ اس نے کوئی کام شریعت کے خلاف نہیں کیا۔ لنگڑی اس لیے کہ اس نے سوائے اللہ

Marfat.com

کی راہ میں آج تک قدم نہیں رکھا۔ اللہ اللہ حضرت ابو صالح موسیٰؒ کی خوش بختی کہ ایسی صالحہ اور ولّیہ خاتون آپ کے عقد میں آئیں۔ حضرت ابو صالحؒ شادی کے بعد کچھ عرصہ وہاں مقیم رہے۔ پھر اپنی زاہدہ عابدہ صالحہ پرہیز گار شب بیدار، تتبع شریعت، صادقہ ہمیشہ سچ بولنے والی بیوی کو ہمراہ لے کر مقام نیف واپس چلے آئے انہی فرشتہ خصال صاحب تقویٰ وطہارت زوجین کے یہاں ۴۷۱ھ میں ایک فرزند ارجمند تولد ہوا۔ جن کا اسم گرامی عبدالقادر رکھا گیا۔ اور احیاء ملت دین کے باعث محی الدین کے لقب سے سربلند ہوئے جب ایسی پاکیزہ خصال، تقوی، پرہیز گاری کی دلدادہ ماں ہو۔ اور ایسا زاہدہ متقی، وارتقاء رکھنے والا باپ ہو تو ظاہر ہے کہ فرزند ارجمند کن صفات بلند کو لے کر دنیا میں آیا ہوگا۔

جب آپ پیدا ہوئے اس وقت حضرت ام الخیر فاطمہؒ عابدہ، زاہدہ، کی عمر ۶۰ سال تھی (ص ۸، ۹)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ کے اساتذہ کرام میں اکثریت ایسے علماء کی تھی جن کا فقہی مسلک حنبلی تھا۔ شائد یہی سبب ہے کہ آپ بھی اس مذہب سے متاثر ہوئے اور آپ نے بھی اس کو اختیار کیا (ص ۱۱ سطر ۷ غنیۃ الطالبین اردو) ؎

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے؟ رہروِ منزل ہی نہیں

تربیت عام تو ہے، جوہر قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گِل ہی نہیں

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

(اقبالؒ)

Marfat.com

(۲)

حضرت شیخ عبدالقادر محی الدین بغدادی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

نام ولقب : آپ کا اسم گرامی عبدالقادر، محی الدین تھا، محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث صمدانی، پیران پیر، سلطان الاولیاء، معشوق الٰہی، شاہ جیلان القاب اور کنیت ابو محمدؒ تھی۔

نسب نامہ پدری : شیخ عبدالقادر بن ابو صالح موسیٰ جنگی دوستؒ بن ابی عبداللہ یحییٰ زاہدؒ بن محمد بن داؤدؒ بن موسیٰؒ بن عبداللہؒ بن موسیٰ الجونؒ بن عبداللہؒ بن حسن المثنیٰؓ بن امام حسنؓ بن علی المرتضیٰؓ۔

نسب نامہ مادری : حضرت ام الخیر فاطمہ بنت عبداللہ الصومعی زاہد بن ابی جمال بن محمد بن محمود بن طاہر بن ابو العطا عبداللہ بن ابی کمال بن عیسیٰؑ بن ابی علاؤ الدین بن محمد بن امام علی رضاؓ بن امام موسیٰ کاظمؓ بن امام جعفر صادقؓ بن امام محمد باقرؓ بن امام زین العابدینؓ بن سید الشہداء حضرت امام حسینؓ بن علی المرتضیٰؓ۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ماہ رمضان المبارک ۴۷۱ھ شہر جیلان کے قصبہ نیف میں ہوئی۔ اسم گرامی عبدالقادر رکھا۔ مگر آپ شیخ عبدالقادر بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ حسباً و نسباً حسنی و حسینی ہیں آپ نجیب الطرفین ہیں۔

زمانہ شیر خوری : آپ کی ولادت رمضان میں ہوئی۔ اس لیے آپ دن کے وقت روزے سے ہوتے۔ بوقت افطاری دودھ نوش فرماتے۔ یہ واقعہ آہستہ آہستہ شہر سے اور علاقہ میں پھیل گیا۔ کہ خاندان سادات میں ایک ایسا مادر زاد ولی پیدا ہوا ہے۔ جو احترام رمضان کے باعث دن کو دودھ نہیں پیتا۔ آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرے اس بیٹے نے ایام شیر خوری ماہ رمضان کے دنوں میں دن کے وقت دودھ نہیں پیا۔

Marfat.com

جب آپ کی ولادت ہوئی اس وقت والدہ ماجدہ کی عمر تقریباً ستھ سال تھی۔

بچپن : آپ کو بچپن میں ہی کھیل کود لہو دلعب سے نفرت تھی۔ اکثر اوقات ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ جو بزرگ آپ کو دیکھتا تو اس کی زبان سے بے ساختہ نکل جاتا تھا کہ یہ بچہ مادرزاد ولی ہے۔

ابتدائی تعلیم : آپ نے ابتدائی تعلیم قصبہ جیلان سے حاصل کی۔ اور قرآن مجید بھی حفظ کر لیا۔ ابھی آپ کی عمر بارہ سال کی بھی نہ تھی کہ سایہ پدری سر سے اٹھ گیا۔ گھر کے کام کاج آپ کے کندھوں پر پڑ گئے۔ لیکن آپ کو تعلیم دینی کا بے حد شوق تھا۔ والدہ ماجدہ ضعیفہ تھیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرے بار بار اصرار پر والدہ نے حصول تعلیم کے لیے اجازت دے دی اور میری صدری میں چالیس دینار سی دیئے اور فرط محبت سے مجھے خالق حقیقی کے سپرد کر دیا۔

والدہ کی نصیحت : بیٹا ! شاید اب قیامت کے دن ہی میری اور تمہاری ملاقات ہوگی۔ بیٹا ! میری نصیحت یاد رکھنا کسی حالت میں کسی وقت میں جھوٹ نہ بولنا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سچ میں نجات اور جھوٹ میں ہلاکت مسلمان مومن جھوٹ نہیں بولتا جھوٹ بولنے والا منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا جھوٹ تمام گناہوں کی کنجی ہے۔ جھوٹ بولنے والے پر خدا کا غضب اور لعنت ہوتی ہے۔

تعلیم کے لیے سفر : آغاز شباب تھا کہ آپ حصول تعلیم کے لیے ایک قافلہ جو بغداد کو جا رہا تھا ساتھ ہو لئے۔ جب یہ قافلہ ہمدان سے آگے میدان دلدل میں پہنچا۔ تو ایک سو ستھ رہزنوں نے ہمارے قافلہ کو گھیرے میں لے کر تمام سامان لوٹا۔ پھر ہر شخص کی جامہ تلاشی لی جو کچھ اس کی جیب وغیرہ سے نکلا نکال لیا۔ میری تلاشی تو نہ لی مگر مجھ سے ایک رہزن نے پوچھا کہ لڑکے تمہارے پاس بھی کچھ ہے ؟ میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے سچ کہہ دیا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ رہزن نے پوچھا کہاں ہیں؟

Marfat.com

میں نے کہا کہ میری صدری کی تہ میں ہیں۔ اس رہزن نے یہ واقعہ آپ نے سردار کو بیان کیا۔ سردار نے حکم دیا کہ اس لڑکے کو میرے پیش کرو۔ چنانچہ مجھے سردار کے سامنے پیش کیا گیا۔ سردار نے سخت لہجہ سے مجھ سے دریافت کیا کہ تیرے پاس کیا ہے ؟ میں نے فوراً کہا چالیس دینار اس نے پوچھا کہاں ہیں ؟ میں نے کہا میری والدہ ماجدہ نے میری اس صدری کی اندر کی تہ میں سی دیئے ہیں۔ میرا یہ جواب سن کر رہزنوں کے سردار نے ایک رہزن کو حکم دیا۔ کہ اس صدری کو ادھیڑ دو۔ جب اس کے ٹانکے کھولے تو واقعی چالیس دینار نکلے۔ سردار بولا اے لڑکے تو بڑا نادان ہے۔ ایسے موقعہ پر تو ایسے مال کو پوشیدہ رکھا جاتا ہے کہ دوسرے ساتھی کو بھی پتہ نہ چلے۔ لیکن تو نے اس پوشیدہ رقم کا صاف اظہار کر دیا آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری والدہ ماجدہ نے رخصت سفر کرتے وقت مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ ہر حالت اور ہر وقت میں سچ بولنا۔ کیونکہ سچ میں نجات ہے اور جھوٹ میں ہلاکت ہے۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے عہد کر لیا تھا۔ کہ میں اس ارشاد گرامی کی ہر حالت میں تعمیل کروں گا۔ رہزنوں کا سردار یہ جواب سن کر حیران ہوا۔ اور اس کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ یہ آپ کی پہلی تبلیغ جھوٹ کے خلاف تھی۔ اس تبلیغ حق کا یہ اثر ہوا۔ کہ قافلہ والوں کا سارا مال واپس کر دیا اور ان سب رہزنوں نے چوری سے توبہ کی۔ اور آپ کے سامنے عہد کیا کہ ہم آج کے بعد سچ بولا کریں گے۔ کسی کو ناحق تنگ نہیں کریں گے۔ بلکہ خدا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکامات لوگوں تک پہنچایا کریں گے۔ یہ بھی منقول ہے کہ اس قافلہ والوں کی انہوں نے پر تکلف دعوت بھی کی اور معافی بھی مانگی۔ سردار کا نام احمد تھا۔ ہمیشہ سچ بولو ! اس میں نجات ہے۔ روحانیت کی منزل تک پہنچنے کا زینہ ہے۔ جھوٹ چھوٹا ہو یا بڑا اس میں ہلاکت، بربادی، تباہی ہے۔

زمانہ تعلیم اور اساتذہ : آپ کی عمر سترہ اٹھارا سال تھی جب آپ بغداد ۴۸۸ھ میں تشریف لائے خلیفہ المقتدر بامر اللہ (بنو عباس) اور اس زمانہ

Marfat.com

بحرالعلوم امام تمیمیؒ کی وفات حسرت آیات کے بعد خلیفہ مستظہر باللہ مسند آرائے خلافت تھے جس کے عہد امن میں بغداد تعلیم الدین اسلام کا سرچشمہ بنا ہوا تھا۔ جس کا نام مدرسہ نظامیہ تھا۔ جس میں دنیا کے چیدہ چیدہ بلند پایہ اساتذہ کرام علم وفضل کے جمع تھے۔ اور اس سرچشمۂ علوم سے فیض یاب ہونے کے لیے طالبان دور و دراز کا سفر طے کر کے آتے اور بعد تکمیل علم قرآن حدیث فقہ ادب وغیرہ کی سندات سے سرفراز ہوتے۔ چنانچہ آپ بھی اس سرچشمۂ علوم میں تشریف فرما ہوئے۔ اور آپ مندرجہ ذیل اکابر وجیّد علماء کے سامنے حصول علم قرآن، حدیث، فقہ وغیرہ کے لیے زانوئے تلمذ ہوئے۔

۱۔ حضرت محمد بن الحسن باقلانیؒ
۲۔ حضرت ابوسعید محمد بن عبدالکریم المخزومیؒ
۳۔ حضرت ابوالمختار محمد بن علیؒ
۴۔ حضرت علی بن میمون الفرسیؒ
۵۔ حضرت ابوبکر احمد بن المظفرؒ
۶۔ حضرت ابوجعفر بن احمد بن الحسین القاریؒ
۷۔ حضرت ابوالقاسم علی بن احمد بن جنان الکرخیؒ
۸۔ حضرت ابوطالب عبدالقادر بن محمد یوسفؒ
۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن احمدؒ
۱۰۔ حضرت ابوالبرکات ہبۃ اللہ بن المبارکؒ
۱۱۔ حضرت ابوالفخر محمد بن المختارؒ
۱۲۔ حضرت ابونصر محمد ابوغالب احمدؒ
۱۳۔ حضرت ابوعبداللہ اولاد علی النباءؒ
۱۴۔ حضرت ابوالحسن المبارک بن الطیوریؒ
۱۵۔ حضرت ابومنصور عبدالرحمٰن انفراز ابوالبرکاتؒ
۱۶۔ حضرت ابوالخیر حماد بن مسلم بن درہ الدیاسیؒ
۱۷۔ حضرت ابوزکریا بن یحییٰ بن علی التبریزیؒ نمبر سولہ اور سترہ سے علم ادب حاصل کیا۔ علم فقہ کی تکمیل آپ نے ان سے کی۔
۱۸۔ حضرت ابووفا علی بن عقیل حنبلیؒ
۱۹۔ حضرت ابوالخطاب محفوظ حنبلیؒ بانی مدرسہ۔
۲۰۔ حضرت قاضی ابوسعید محمد مبارک بن علی المخزومیؒ
۲۱۔ حضرت ابوالحسن محمد بن قاضی ابویعلیٰؒ

Marfat.com

۲۲- حضرت محمد بن الحسین بن محمد انفراء حنبلی رحمۃ اللہ علیہم۔

حضرت قاضی ابو سعید محمد مبارکؒ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ عبدالقادر عنقریب تم مرجع عام و خاص ہو گے اور تمہارے علم و فضل و عمل سے مخلوق خدا کو فیض عام حاصل ہو گا۔ آپ حسین و جمیل اور بہت ہی ذہین ہونہار تھے جو بھی پڑھتے ازبر فرما لیتے۔ چنانچہ آپ نے ۱۳ علوم کی تکمیل کی اور ان تمام علوم اسلامیہ میں ایسے اکمل قرار پائے کہ فسٹ ڈویژن حاصل کی۔ اساتذہ کرام علم الحدیث نے سند حدیث دیتے وقت آپ سے فرمایا۔ اگرچہ ہم لوگ آپ کو علمِ حدیث کی تحریری سند دے رہے ہیں۔ لیکن یہ صرف تحریری دستوری سند ہے ورنہ حق تو یہ ہے کہ حدیث شریف کے حقیقی معانی سے ہم لوگ آپ سے ہی مستفید ہوئے ہیں آپ کے بائیس استاد ہیں۔

بیعت : آپ کو روحانی فیض باطنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوا۔ آپ مادرزاد ولی ہیں۔ ظاہری آپ کے مرشد کا اسم گرامی شیخ قاضی ابو سعید محمد مبارک مخزومیؒ ہیں۔ آپ نے ان سے علم ظاہری و باطنی حاصل کیا۔ اور خرقہ خلافت بھی حاصل کیا آپ کے مرشد نے آپ کو کمال درجہ پر پہنچا دیا۔

سلسلہ درس و تدریس : غرض کہ تکمیل علوم اسلامیہ کے بعد آپ کے استاد و مرشد حضرت شیخ قاضی ابو سعید محمد مبارک المخزومیؒ نے آپ کو اپنے مدرسے (جو محلہ باب الذج میں تھا) کا استاد مقرر فرمایا جس میں آپ نے تدریس کا کام شروع کیا۔ اور آپ ایسے اکمل العلوم ہوئے اور جدید طریقہ تعلیم جاری کرنے کا ملک بغداد میں اس قدر شہرہ ہوا۔ کہ دور و دراز ممالک سے طالبان علم آپ کے سامنے زانو تلمذ کرنا باعث فخر سمجھنے لگے۔

آپ صبح کے وقت اپنے تلامذہ کو تفسیر و حدیث۔ اخلاقیات۔ ادب اصول۔ صرف و نحو کا درس دیتے۔ اور بعد نماز ظہر قرآن مجید کا ترجمہ توحید اور مسائل استنباط قرآن و حدیث فرماتے۔

Marfat.com

مذہب : ابتداء میں آپ حنفیہ المذہب تھے۔ لیکن ازاں بعد حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے اصولات کے حامی بن گئے۔ آپ نے مذہب حنبلی کو اختیار کیا۔ اور آخری وقت مذہب حنبلی پر قائم رہے۔ آپ کے مرشد بھی معلوم ہوتا ہے کہ حنبلی مذہب پر تھے۔

تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے علم و عظمت کی شہرت دنیائے اسلام میں پھیل گئی۔ کہ روز بروز طالبان علم کی اس قدر تعداد ہو گئی کہ مدرسہ کی وسعت ناکافی تھی اس وسعت کے باعث جن طلباء کو مدرسہ میں جگہ نہ ملتی وہ متصل مکانوں بازاروں میں بیٹھ کر درس سے مستفید ہوتے۔ آپ نے ایک دن مدرسہ کی توسیع عمارت کے لیے حاضرین کو خطاب فرمایا آپ کے ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ اسی وقت امراء نے مال و زر آپ کی خدمت عالیہ میں پیش کیا۔ غرباء نے بلا اجرت اپنی خدمات پیش کیں۔ بلکہ عورتوں نے بھی اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں توسیع کا کام مکمل ہو گیا۔ آخر ۵۲۸ھ میں یہ مدرسہ دارالعلوم عظیم الشان عمارت میں تبدیل ہو گیا۔ اور آپ کے اسم گرامی سے منسوب ہو کر مدرسہ یا دارالعلوم "قادریہ" مشہور ہوا۔ اس دینی درسگاہ سے ہزاروں طالبان علم فارغ التحصیل ہو کر علامۃ الدہر و فاضل بے بدل کہلائے۔

اجتہاد و استدلال : حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بعد نماز ظہر ترجمہ قرآن مجید کا آخر وقت میں فروعات مذہبی و اخلاقیات اور ادب وغیرہ پر درس فرمایا کرتے تھے۔ آیت قرآنی کا شان نزول اور وجوہات پر ایسے دلائل فرماتے کہ آئمہ دین سُن کر ششدر رہ جاتے تھے۔

وعظ : آپ کے صاحبزادے سید عبدالوہابؒ فرماتے ہیں کہ آپ ہر ہفتہ میں تین بار وعظ فرمایا کرتے تھے۔ بروز منگل رات کو اور بروز جمعہ دن کے وقت مدرسہ میں اور بروز بدھ صبح کو اپنے مہمان خانے میں آپ کی وعظ سننے کے لیے عام لوگوں کے اژدہام میں طالبان علم بڑے بڑے علماء کرام و فقہائے کرام و مشائخ عظام کثرت سے تشریف

Marfat.com

لاتے اور آپ کے فرمودات کو جمع کرنے کے لیے کم از کم چار سو دواتیں استعمال ہوتی تھیں۔ آپ ایک ایک لفظ کے نقات بیان فرماتے مشکل سے مشکل مضمون کو عام فہم بیان فرماتے۔ آپ ہر علم میں مثل سمندر تھے۔ مشکل سے مشکل کوئی مسئلہ بھی پیش ہوتا یا کوئی فتویٰ ہوتا آپ اس کو آسانی سے حل فرما دیتے آپ اپنے وقت کے مفتی اعظم تھے۔ دور دور سے فتوے آتے آپ مذہب حنبلی طریقہ سے فتوے کا جواب تحریر فرماتے تھے۔

ارشاد گرامی : آپ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ بندہ زیادہ محبوب ہے جو صرف اللہ کے لیے اپنے والدین بیوی اولاد وغیرہ کی محبت بلکہ ان کی فکر معاش تک دل میں نہ رکھے لہذا جب کوئی بندہ اپنے مولیٰ کی محبت میں یہ رتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ تو اوصاف ایزدی سے متصف ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ نہ کسی سے وہ جنا اور نہ کوئی اس سے جنا وہ خدا کی وحدانیت کے مطابق ہر تعلق سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ اس لیے وہ خدا کا محبوب بن جاتا ہے جیسے کہ آپ خدا کے محبوب ہوئے۔

عبادت و ریاضت : شیخ ابو عبداللہ بن ابو الفتح ہرویؒ فرماتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت عالیہ میں چالیس سال رہا۔ اتنے عرصہ میں آپ ہمیشہ باوضو رہے جب کبھی حدث لاحق ہوتا آپ اسی وقت وضو کر کے دو رکعت نماز ادا فرماتے حتیٰ کہ آپ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرمائی۔ آپ رات کے پہلے حصہ میں نفل پڑھتے درمیانی حصہ میں ذکر الٰہی تیسرے حصہ میں ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور پھر ایک طویل سجدہ میں اپنی پیشانی کو زمین پر عجز و انکساری سے رگڑتے آپ کے پاؤں کو کئی مرتبہ ورم آجاتا تھا۔ آپ کا سلسلہ طریقت قادریہ ہے آپ نے اس کو غیر معمولی شہرت بخشی۔

سلسلہ طریقت : شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ شیخ ابو سعید محمد مبارک المخزومیؒ شیخ ابو الحسن ہنکاریؒ شیخ ابو الفرح محمد طرطوسیؒ شیخ ابو الفضل عبدالواحدؒ شیخ عبدالعزیز تمیمیؒ

Marfat.com

شیخ خواجہ ابوبکر شبلیؒ الخ۔

حُلیہ مبارک : آپ کا جسم دبلا، قد درمیانہ، رنگ گندم گون، سینہ چوڑا، داڑھی لمبی اور گنجان آبرو باہم ملے ہوئے، آواز میں رعب اور بھاری، جب آپ خطاب فرماتے تو مجلس گونج اٹھتی۔ آواز میں قدرتی رعب تھا جب آپ مجمع میں خطاب فرماتے تو سننے والے دم بخود ہو کر متوجہ ہوتے۔ کسی کی کیا مجال تھی کہ ادہر ادھر دیکھے۔ خطاب کے وقت جدہر آپ نظر اٹھا کر دیکھ لیتے وہ مطیع ہو جاتے تھے۔

لباس : آپ کی طبیعت نفاست پسند اور مزاج از حد لطیف تھا۔ صفائی آپ کو بہت پسند تھی۔ لباس اعلیٰ درجے کا اور قیمتی ہوتا تھا مگر خلاف شریعت نہیں۔ کیونکہ سب مورخوں کا اتفاق ہے کہ آپ کا لباس عالمانہ ہوتا تھا۔ مگر قیمتی ہوتا تھا۔ کپڑا کسب حلال سے آپ کے لیے خریدا جاتا تھا۔ چنانچہ بغداد کے مشہور بزاز شیخ ابوالفضل احمد بن قاسم قرشی فرماتے ہیں کہ آپ کا خادم ایک دفعہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مجھے ایسا بڑھیا کپڑا درکار ہے۔ جس کی قیمت فی گز ایک اشرفی ہو بزاز فرماتے ہیں مَیں نے پوچھا ایسا کپڑا کس کے لیے درکار ہے۔ خادم نے جواب دیا محبوب سبحانیؒ کے لیے اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ جب فقراء ایسا قیمتی لباس زیب تن کریں گے۔ تو بادشاہ وقت (خلیفہ) کون سا کپڑا پہنے گا۔ کپڑا دینے کے بعد بزاز آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے پہلے ہی محسوس کر لیا۔ تو آپ نے فرمایا اے ابوالفضل! مجھے اپنے معبود کی عزت کی قسم جب تک میرا معبود خود حکم نہیں دیتا میں کوئی قیمتی کپڑا نہیں پہنتا۔ (انوار اصفیاء ص ۱۲۱)

تحفے یا نذر : آپ کی خدمت میں ہدیے تحفے نذریں اس کثرت سے آتی تھیں جس کا شمار نہیں ہو سکتا مگر آپ خود ہاتھ نہ لگاتے خلقت آپ ہی مصلّے کے نیچے رکھ دیتی۔ آپ خادم کو اشارہ کرتے کہ لے جاؤ اور اس رقم کو نانبائی اور سبزی فروش کے حوالہ کر دو۔ آپ کے ماننے والوں کو چاہیئے کہ وہ خود بھی اس حکم کی تعمیل کریں ورنہ جمع خرچ ہے۔

Marfat.com

آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر ساری دنیا کی دولت کا مالک میں بن جاؤں۔ تو سب کی سب دولت بھوکوں اور محتاجوں کو دے دوں۔ میرے ہاتھ میں روپیہ نہیں ٹھہرتا۔ ہزاروں اشرفیاں صبح سے شام تک ہاتھ میں آتی ہیں مگر شام کو میرے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ سب کی سب محتاجوں کو دے دیتا ہوں۔

مفلس کی تلاش : حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ حج کے لیے تشریف لے گئے خدام ساتھ تھے راستہ میں شام ہوگئی ایک بستی قریب تھی آپ نے حکم دیا کہ تلاش کرو کہ اس بستی میں زیادہ مفلس اور غریب کون ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ ایک گھر میں دو بوڑھے مرد عورت محتاج مفلس غریب ہیں اور ایک بچہ ہے۔ آپ اس مکان پر تشریف لے گئے اور ان دونوں سے پوچھا ہم تمہارے مکان پر ٹھہرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا بسر وچشم مکان حاضر ہے۔ مگر ہم خدمت کے لائق نہیں ہیں۔ آپ وہاں بمعہ خدام قیام پذیر ہوئے۔ جب بستی کے مشائخ اور دولتمند کو حال معلوم ہوا۔ وہ سب کے سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی کہ ہمارے مکان حاضر ہیں۔ یہ جگہ آپ کے لیے موزوں نہیں ہے۔ مگر آپ نے کسی کی التجا قبول نہ کی آخر ان لوگوں نے اسی جگہ سامان خورد ونوش لاکر جمع کر دیا اور غلہ بکریاں، سونا چاندی وغیرہ کا ڈھیر جمع ہوگیا۔ آپ نے فرمایا میں اس میں سے کچھ بھی نہ لوں گا۔ یہ تمام سامان اس غریب گھرانہ کا ہے جس کے ہم مہمان ہیں۔ چنانچہ آپ نے وہاں قیام فرما کر اور جمع شدہ سامان ان مفلسوں کو دے کر آگے روانہ ہوگئے۔ انوار اصفیا ص ۱۲۴

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا ارشاد ہے :

۱۔ جو بادشاہوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس کا دل سخت اور وہ مغرور ہو جاتا ہے جو غریبوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے اس سے خداوند کریم اور اس کے رسولؐ خوش ہوتے ہیں۔ ارشاد نبویؐ فطوبیٰ للغربا۔ غربا کے لیے خوشخبری ہے۔

Marfat.com

اسلام غریبوں سے شروع ہوا۔ اور غریبوں میں رہے گا۔ غربا سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

۲۔ جو لڑکوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے اس میں ہنسی مذاق کی عادات پیدا ہو جاتی ہے۔

۳۔ جو عورتوں کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس میں جہالت اور بری خواہش بڑھ جاتی ہیں۔

۴۔ جو فاسقوں کے ساتھ بیٹھتا ہے۔ وہ گناہ کرنے میں دلیر ہو جاتا ہے اور توبہ کرنے کی توفیق نہیں رہتی۔

۵۔ جو عالموں کے ساتھ بیٹھتا ہے۔ وہ پرہیز گار بن جاتا ہے اور علم حاصل کرتا ہے۔

۶۔ اور جو نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے اس میں اطاعت الٰہی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے مقصد میں جلد کامیاب ہو جاتا ہے۔

تلقین طریقت : شیخ محبوب سبحانیؒ فرماتے ہیں کہ جس پیر و مرشد میں یہ پانچ اوصاف نہ ہوں۔ وہ پیر و مرشد نہیں دجّال ہے۔

۱۔ پیر ظاہری شریعت کا عالم ہو۔

۲۔ علم حقیقت جانتا ہو۔

۳۔ اپنے پاس آنے والوں کے ساتھ عمدگی اور خندہ پیشانی سے برتاؤ کرے اور مسافروں کو کھانا کھلاتا ہو۔

۴۔ غربا اور بے حیثیت آدمیوں کے ساتھ قولاً و فعلاً انکساری سے پیش آئے۔

۵۔ یہ کہ مریدوں کی باطنی تعلیم و تربیت کی لیاقت رکھتا ہو۔ اور خود ریا، حسد، طمع، خود بینی غفلت، عیش طلبی سے پاک ہو۔

آپ نے فرمایا جو چیز شریعت میں نہ ہو اسے ترک کرے اور جو فعل شریعت میں ہو اس پر عمل کرنے کو پرہیز گار یا متقی کہتے ہیں۔ اہل اللہ خلاف شریعت کاموں کو ہرگز برداشت نہیں کرتے

ایک واقعہ : آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے سامنے نور عظیم جلوہ ریز ہوا۔ جو

Marfat.com

سارے آفاق پر چھایا ہوا تھا یہ نور آہستہ آہستہ میرے قریب تر گیا۔ پھر اس میں سے مجھے ندا ہوئی۔

"اے عبدالقادر میں تیرا رب ہوں اور میں جملہ محرمات تم پر حلال کرتا ہوں" میں نے سمجھ لیا کہ یہ شیطان لعین ہے چنانچہ میں نے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا تو وہ نور تاریکی سے بدل گیا اور اس سے نہایت بدبو نکلی اور پھر ندا ہوئی کہ اے عبدالقادر تو اپنے علم کی وجہ سے میرے مکر سے بچ گیا۔ ورنہ میں اسی طرح ستر نامور شخصیتوں کو گمراہ کر چکا ہوں۔ میں نے اُس سے کہا۔ مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان نے تجھ سے بچا لیا ہے۔

آپ کی کرامات بے شمار ہیں اور آپ کو غیر معمولی شہرت تھی۔ ہر ملک میں بلکہ عرب و عجم میں آپ کا اسم گرامی احترام سے لیا جاتا ہے۔ اور آپ کے علم و فضل و روحانیت کا چرچہ ہے اولیاء میں آج تک اتنی شہرت کا مالک پیدا نہیں ہوا۔ آپ کا نام محی الدین بھی ہے۔ اس دنیا میں تشریف لانے کے بعد آپ نے دین الٰہی و سنت نبویؐ کو زندہ کیا۔ بے دینوں کو دین کی تعلیم دی جاہلوں کو عالم دین بنا دیا بلکہ چوروں کو ابدال و قطب بنا دیا۔

وفات : بتاریخ ۱۱ ربیع الاوّل ۵۶۲ھ آخری وقت میں آپ کی زبان مبارک پر کلمہ طیبہ جاری تھا۔ کہ روح مبارک جسد خاکی سے پرواز کر کے جنت الفردوس میں پہنچ گئی۔ اور وہ شمع نورانی جس کی پُرنور شعائیں اس عالم فانی کو منور کرتے ہوئے عالم میں پھیلی ہوئی تھیں ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئیں عمر ۹۱ سال آپ کو بغداد میں مدرسہ "قادریہ" جس میں آپ درس فرمایا کرتے تھے دفن کیا گیا۔ ابن اثیرؒ فرماتے ہیں کہ آپ کی وفات حسرت آیات کے دن بغداد شہر کی تمام سڑکوں پر لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ اس انبوہ کثیر کے باعث آپ کی میت کو دفن کرنا ناممکن تھا۔ آخر رات کے وقت آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ اور مدرسہ میں دفن کر کے دروازہ بند کر دیا گیا۔ لیکن صبح کو مدرسہ کا دروازہ کھلتے ہی جوق در جوق ہزار ہا لوگ فاتحہ پڑھنے کے لیے جمع ہو گئے اور کئی دن یہ عمل جاری رہا۔

Marfat.com

سنین کامل دعاشق" تولد وفاتش واں کہ "معشوق الٰہی"
۵۶۲ھ ۴۷۱ھ

شادی : آپ نے ۵۱ سال کی عمر میں سنت نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے پہلی شادی کی۔ پھر تین اور شادیاں کیں۔ (غنیۃ الطالبین اردو ص ۳۰)

تعداد ازواج واولاد

۱۔ **حضرت بی بی مدینہؒ** بنت میر محمد کے بطن سے سیّد سیف الدینؒ۔ سیّد شرف الدینؒ۔ سیّد عیسیٰؒ۔ سیّد عبدالرزاقؒ۔

۲۔ **حضرت صادقہ بی بیؒ** بنت محمد شفیع۔ سیّد عبدالعزیز ابوبکرؒ۔ سید عبدالوہابؒ۔ سیّد سراجدینؒ۔ سیّد عبدالجبار۔ سیّد شمس الدین۔ سیّد تاج دین۔

۳۔ **حضرت مومنہ بی بیؒ**۔ سیّد عبداللہؒ۔ سید ابراہیمؒ۔ سید ابوالفضلؒ۔ سید محمد زاہدؒ۔ سیّد ابوبکر زکریاؒ۔ سیّد عبدالرحمٰنؒ۔ سید محمدؒ۔

۴۔ **حضرت محبوبہ بی بیؒ**۔ سیّد یحییٰ۔ سیّد ضیاء الدینؒ۔ سیّد یوسفؒ۔ سیّد عبدالخالقؒ سیّد سیف الرحمٰنؒ۔ سیّد محمد صالحؒ۔ سیّد حبیب اللہؒ۔ سیّد منصورؒ۔ سید عبدالجبارؒ۔ سیّد ابوموسیٰؒ۔ تعداد ۲۷۔

صاحبزادیاں : سیدہ عافیہ بی بی۔ یٰسن بی بی۔ حلیمہ بی بی۔ تاج بی بی۔ زاہدہ بی بی ذاکرہ بی بی۔ ام الفضل بی بی۔ سیّدہ شریفاں بی بی۔ عابدہ بی بی۔ خدیجہ بی بی۔ رجی بی بی۔ ام الفتح بی بی۔ زہراں بی بی۔ جمال بی بی۔ سیّدہ خیر النساء بی بی۔ شاہ حاتم بی بی۔ شاہ بی بی۔ فاکرہ بی بیؒ۔ تعداد ۱۸۔ (سوانح محبوب ربانی)۔

خلفاء : آپ کے مشہور خلفاء کی تعداد تقریباً اسّی ہے۔ اور مریدان لاتعداد تھے۔ اور لاکھوں آدمی آپ سے علم شریعت و علم باطنی سے سرفراز ہوئے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

Marfat.com

زیارت رسولؐ : آپ فرماتے ہیں کہ ماہ شوال ۵۲۱ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے ہیں لِمَ تَتَکَلَّمُ؟ تم بات کیوں نہیں کرتے ؟ میں نے عرض کیا۔ دادا جان ! میں عجم کا رہنے والا ہوں۔ عرب کے فصحاء کے سامنے کیوں کر زبان کھول سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا منہ کھول۔ میں نے کھول دیا۔ آپؐ نے سات مرتبہ یہ آیت پڑھ کر میرے حلق میں دم فرمائی اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۔ اُسی دن ظہر کی نماز کے بعد میں منبر پر گیا اور چند کلمات وعظ کے کئے۔ جن کو سُن کر سامعین وجد وحال میں آ گئے۔ پھر تو یہ عالم ہو گیا۔ کہ سارے بغداد میں میرے وعظ کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ یہ آپ کی پہلی وعظ تھی۔ (انوار اصفیا ص ۱۱۹)

ارشاد گرامی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ

۱۔ **نماز کی فرضیت کے منکر کا حکم** : اگر کوئی شخص نماز کی فرضیت کا منکر ہے اور نماز ترک کرے تو کافر ہو جاتا ہے اور اس کا قتل واجب ہو جاتا ہے (امام احمدؒ کے مذہب میں) اگر فرضیت کا عقیدہ رکھتا ہے۔ لیکن بے پروائی اور سستی کے باعث نماز چھوڑ دی ہے، نماز کے لیے اس کو بلایا گیا مگر اس نے نہیں پڑھی اور اس نماز کے بعد والی نماز کا وقت بھی تنگ ہو گیا اس وقت یہ شخص بھی کافر ہو جائے گا۔ اور دونوں صورتوں میں اس پر مرتد کا حکم ہو گا۔ تین روز تک اس سے توبہ کرائی جائے گی اگر وہ توبہ نہ کرے گا۔ تو اس کو تلوار سے قتل کر دیا جائے گا اس کا مال ضبط کر کے بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور اس کے جنازے کی نماز نہیں پڑھی جائے گی نہ مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

امام احمدؒ کی دوسری روایت میں ہے کہ بے نمازی کو جس نے سستی اور غفلت کی بنا پر نماز نہیں پڑھی فوراً قتل کرنا واجب نہیں ہے جب تک وہ تین نمازوں کو ترک کر کے چوتھی نماز کا وقت بھی اس نے تنگ کر دیا تو ایسے شخص کو شادی شدہ زانی کی طرح حد شرعی میں قتل کر دیا جائے گا۔ مگر اس کا حکم مسلمانوں کے مردوں جیسا ہو گا۔ یعنی اس کا مال اس کے

Marfat.com

وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں۔ اس کو قتل نہیں بلکہ قید کیا جائے گا اور اس وقت تک قید میں رکھا جائے گا۔ جب تک وہ توبہ کر کے نماز نہ پڑھے ورنہ تمام عمر قید میں رہے گا اور قید ہی میں مر جائے گا (غنیۃ الطالبین اردو ص ۵۱۵)

۲۔ **اہلِ بدعت سے اجتناب**: مومن پر یہ بھی لازم ہے کہ اہلِ بدعت سے تعلق نہ رکھے اور نہ ان کی محبت و قربت اختیار کرے نہ ان کو سلام کرے، ہمارے امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ جس نے کسی اہلِ بدعت کو سلام کیا وہ گویا اس سے محبت رکھتا ہے (اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ باہم سلام کی کثرت کریں تاکہ محبت بڑھے) یہ بھی لازم ہے کہ ہم بدعتیوں کا ہم نشین نہ بنے نہ اس کے پاس جائے اور نہ ان کو عیدوں اور خوشی کے مواقع پر مبارک دے نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھے۔ جب ان کا ذکر آجائے تو ان کے لیے دعائے رحمت بھی نہ کرے بلکہ ان سے الگ رہے اور محض اللہ کے لیے ان سے عداوت رکھے۔ اہلِ بدعت کے مذہب کو باطل ہونے کا یقین رکھے اور اس پر عظیم اجر و ثواب کا یقین رکھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اہلِ بدعت کو محض اللہ کے لیے اپنا دشمن جانا اس کے دل کو اللہ تعالیٰ ایمان سے بھر دیتا ہے اور جو شخص ان کو خدا کا دشمن جان کر ملامت کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو امن و ایمان سے رکھے گا۔ اور جو شخص ایسے لوگوں کو ذلیل کرے اس کو بہشت میں سو درجے ملیں گے اور جو بدعتی سے کشادہ روی اور خندہ پیشانی سے ملا۔ اس نے اس دین کی توہین کی جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا تھا۔ حضرت ابو مغیرہؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک بدعتی بدعت کو ترک نہ کر دے اللہ اس کے (نیک) عمل کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔ حضرت فضیل بن عیاضؓ روایت کرتے ہیں کہ اہلِ بدعت کے

Marfat.com

ساتھ دوستی رکھنے والے کے نیک اعمال ضائع کر دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے دل سے نور ایمان نکال دیتا ہے اور جو شخص اہلِ بدعت سے دشمنی رکھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ خواہ اس کے نیک اعمال تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ جب تم کسی بدعتی کو راستے میں دیکھو تو دوسرا راستہ اختیار کر لو۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ کہتے تھے کہ میں نے خود سفیان بن عیینہؒ کو یہ کہتے سنا کہ جو شخص بھی بدعتی کے جنازے کے ساتھ جائے۔ تو جب تک واپس نہیں لوٹ آتا اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر نازل ہوتا رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدعتی پر لعنت فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا ہے جس نے دین میں کوئی نئی بات پیدا کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت اللہ تعالیٰ نہ اس کے صرف یعنی فرض کو قبول فرماتا ہے اور نہ اس کے عدل یعنی نفل کو، حضرت ابوایوب سجستانیؒ نے فرمایا کہ اگر تم کسی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرو اور وہ کہے اس کو رہنے دو قرآن میں جو کچھ ہے وہ بیان کرو تو سمجھ لو کہ وہ گمراہ ہے۔

اہلِ بدعت کی نشانیاں : اہلِ بدعت کی بکثرت نشانیاں ہیں۔ جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ایک علامت تو یہ ہے کہ وہ محدثین کو برا کہتے ہیں۔ اور ان کو حشویہ جماعت کا نام دیتے ہیں۔ اہلِ حدیث کو فرقہ حشویہ اقرار دینا زندیق کی علامت ہے۔ اس کا مقصد ابطال حدیث ہے۔ فرقہ قدریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ محدثین (اہلِ الآثار) کو مجبریہ کہتے ہیں۔ اہلسنت کو مشتبہ قرار دینا فرقہ جہمیہ کی علامت ہے۔ اہلِ الآثار (اہلِ حدیث) کو ناصبی کہنا رافضی کی علامت ہے۔ یہ تمام باتیں اہلسنت کے ساتھ ان کے تعصب اور ان کے غیض و غضب کے باعث ہیں۔ حالانکہ ان کا تو صرف ایک نام اہلِ حدیث ہے۔ بدعتی ان کو جو لقب دیتے۔ وہ ان کو چمٹ نہیں جاتے جس طرح مکہ کے کافر رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جادوگر، شاعر، مجنوں مغتون اور کاہن

Marfat.com

کہتے رہتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے ملائکہ انس وجن اور تمام مخلوق کے نزدیک آپ ان تمام عیبوں سے پاک تھے۔ اور کوئی لقب موزوں نہ تھا۔ آپؐ کا لقب رسول اور نبی علیہ السلام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ! دیکھو انہوں نے تمہارے لیے کیسی مثالیں گڑھ رکھی ہیں بس وہ گمراہ ہیں راستہ نہیں پاسکے (غنیۃ الطالبین اردو ص۱۷۰)

آپ کے مشہور فرزندوں کے مختصر حالات

۱۔ حضرت شیخ عبدالوہابؒ ولادت ماہ شعبان ۵۲۲ھ آپ نے اپنے والد ماجد سے تعلیم دینی وروحانی حاصل کی۔ اور مدرسہ قادریہ میں تدریس کا کام سرانجام دیتے رہے۔ عالم باعمل، فقیہ، زاہد، متقی، ادیب، حنبلی، خطیب، تبع شریعت، صوم وصلوۃ کے پابند، لوگوں میں بے حد مقبول تھے۔ خلیفہ ناصر الدین نے ستم رسیدہ کی اعانت کے لیے آپ کو مامور کیا تھا۔ ایوان شاہی سے خط وکتابت ہوتی رہتی تھی۔

وفات: بتاریخ ۲۵ رشعبان ۵۹۳ھ بعمر ۷۱ سال آپ نے انتقال کیا اور مقبرہ حلب (حلبہ) میں دفن کیا گیا۔

۲۔ حضرت شیخ عیسیٰؒ آپ نے تعلیم دینی وروحانی اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ آپ کے والد ماجد نے کتاب فتوح الغیب ان کی تعلیم کے لیے تصنیف فرمائی تھی۔ والد ماجد کے انتقال کے بعد ملک شام کو چلے گئے تھے پھر مصر تشریف لے آئے۔ وہاں پر تبلیغ جاری رکھی۔ آپ عالم دین اور روحانیت میں اکمل، حنبلی، زاہد، متقی پرہیزگار تبع شریعت، اور شاعر بھی تھے۔ رمضان ۵۷۳ھ مصر میں انتقال ہوا۔

۳۔ حضرت شیخ ابوبکر عبدالعزیزؒ آپ کی ولادت ۲۷ رشوال ۵۳۲ھ میں ہوئی۔ انہوں نے دینی وروحانی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ حضرت منصور عبدالرحمٰن بن محمد انصارؒ سے بھی علم حاصل کیا۔ آپ عالم باعمل وروحانیت میں اکمل، زاہد، متقی، تبع شریعت، فقیہہ حنبلی اور عالم دین تھے ۵۸۰ھ میں آپ جبال تشریف لے گئے

Marfat.com

تھے وہاں کے لوگوں کو تبلیغ کے ذریعہ مستفیض فرمایا۔ ۲۸ ربیع الاول ۶۰۳ھ جبال میں بعمر ۷۰ سال انتقال ہوا۔

۴۔ حضرت شیخ عبدالجبار رح آپ نے تعلیم دینی و روحانی اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ زاہد، متقی، حنبلی، تبع شریعت، فقیہ اور خوش نویس تھے۔ عالم شباب میں اور اپنے والد ماجد کی حیاتی میں ۹ ذوالحجہ ۵۵۵ھ بغداد میں انتقال ہوا۔ محلہ عُلیہ اپنے والد ماجد کے مسافر خانے میں دفن کیا گیا۔

۵۔ حضرت شیخ حافظ عبدالرزاق رح آپ کی ولادت ۱۸ ذیقعدہ ۵۲۱ھ میں ہوئی۔ انہوں نے تعلیم دینی و روحانی اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ آپ جیّد عالم، حافظ، فقیہ، متقی زاہد، اور حنبلی مذہب تھے۔ امراء سے کنارہ کش رہتے۔ آپ کے انتقال کا جب اعلان کیا گیا تو شہر کے اندر اور باہر نماز جنازہ کئی مرتبہ پڑھی گئی۔ بروز ہفتہ ۷ شوال ۶۰۳ھ بغداد میں آپ کا انتقال ہوا بعمر ۸۳ سال باب حلبہ میں دفن کیا گیا۔

۶۔ حضرت شیخ ابراہیم رح آپ نے بھی تعلیم دینی و روحانی اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ آپ حنبلی اور عالم باعمل۔ زاہد، متقی، مبلغ، تبع شریعت، صاحب حال و قال ان اوصاف میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ بغداد سے واسطہ تشریف لے گئے اور تازندگی وہاں تبلیغ حق کی اور وہاں ۵۹۲ھ میں انتقال ہوا۔

۷۔ حضرت شیخ محمد زاہد رح انہوں نے بھی تعلیم دینی و روحانی اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ اور حضرت سعید بن النباء رح و دیگر مشائخوں سے بھی تعلیم حاصل کی۔ آپ جید عالم فاضل باعمل تھے۔ متقی، پرہیزگار، تبع شریعت، روحانیت میں اکمل، مستجاب الدعاء، اسم بامسمیٰ زاہد و فقیہ تھے۔ آپ کا بغداد میں ۶۰۰ھ میں انتقال ہوا۔ اور مقبرہ حلبہ میں آپ کو دفن کیا گیا۔

Marfat.com

۸۔ حضرت شیخ عبداللہؒ آپ کی ولادت ۵۲۸ھ میں ہوئی۔ انہوں نے بھی تعلیم دینی و روحانی اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ آپ بلند پایہ عالم دین، متقی، پرہیزگار، تبع شریعت اور فقیہ حنبلی تھے۔ آپ نے ۶۰۹ھ میں بعمر ۸۱ سال انتقال کیا۔

۹۔ حضرت شیخ ابوموسیٰ نصرؒ آپ کی ولادت ماہ ربیع الاول ۵۳۵ھ میں ہوئی۔ انہوں نے بھی تعلیم دینی و روحانی اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ آپ بلند پایہ عالم دین تھے متقی، پرہیزگار، زاہد، تبع شریعت، روحانیت میں اکمل، فقیہ، مستجاب الدعا اور حنبلی مذہب تھے۔ خلیفہ وقت الظاہر بامراللہ کی طرف سے آپ قاضی القضاۃ مقرر ہوئے۔ لیکن المستنصر باللہ کے ابتدائی عہد خلافت میں عہدہ قضا سے استعفیٰ دیکر گوشہ نشین ہو گئے تھے۔

دمشق میں ۶۱۸ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ اور محلہ عقبہ اپنے سب برادران کے بعد مدفون ہوئے (عمر ۸۳ سال)

۱۰۔ حضرت شیخ سید یحییٰؒ آپ کی ولادت ۵۵۰ھ میں ہوئی۔ آپ سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے تعلیم دینی و روحانی اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ اور حضرت محمد بن البانیؒ اور دیگر اساتذہ کرام سے بھی علم القرآن والحدیث فقہ ادب کی تعلیم حاصل کی۔ آپ اپنے وقت میں جیّد عالم دین اور اعلیٰ مدرس، خطیب فقیہ، زاہد، متقی پرہیزگار، حنبلی، تبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، روحانیت میں اکمل، ان اوصاف حمیدہ میں اپنی مثال آپ تھے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد عالم باعمل اور روحانیت میں یکتا تھے۔ نیک اولاد اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص فضل ہے۔ جسے چاہے نوازدے۔ آپ اپنے والد ماجد کی وفات حسرت آیات کے بعد صغر سنی (اس وقت آپ کی عمر ۱۱ سال تھی) مصر تشریف لے گئے۔ مزید تعلیم وہاں حاصل کی۔ اور آپ نے مصر میں شادی کر لی خداوند قدوس نے آپ کو لڑکا

Marfat.com

عطا فرمایا۔ اس کا نام عبدالقادر رکھا گیا۔ آخری عمر میں آپ بغداد تشریف لے آئے بغداد میں سنہ ۶۰۰ھ بعمر ۵۰ سال انتقال کیا اور والد ماجد کے مسافر خانے میں اپنے برادر اکبر شیخ عبدالوہابؒ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ اور آپ کی اولاد حنبلی مذہب کے پیروکار تھے۔ کیونکہ آپ کے مرشد پاک حنبلی تھے۔

اللّٰھُمّ صلّ علیٰ مُحمّد وعلیٰ اٰل مُحمّد واصحاب مُحمّد وبارک وسلّم علیہ ابداً ابداہٗ

ولایت، بادشاہی، علم اشیا کی جہانگیری
یہ سب کیا ہیں؟ فقط ایک نقطہ ایماں کی تفسیریں (اقبالؒ)

شجرہ نسب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بن ابوصالح موسیٰ جنگی دوستؒ

سیّد سیف الدینؒ — سیّد شرف الدینؒ — سیّد عیسیٰؒ — سید الرزاقؒ

(۱ حضرت بی بی مدینہ بنت میر محمد چار لڑکے)

سیّد عبدالعزیز ابوبکرؒ — سیّد عبدالوہابؒ — سیّد سراج الدینؒ — سیّد عبدالجبارؒ

سیّد شمس الدین — سیّد تاج الدین (۲ حضرت صادقہ بی بی بنت محمد شفیع چھ لڑکے)

سیّد عبداللہؒ — سیّد ابراہیمؒ — سیّد ابوالفضلؒ — سیّد محمد زاہدؒ — سیّد ابوبکر زکریاؒ

سیّد عبدالرحمٰن — سیّد محمد (۳ حضرت مومنہ بی بیؒ سات لڑکے) (جاری ہے)

Marfat.com

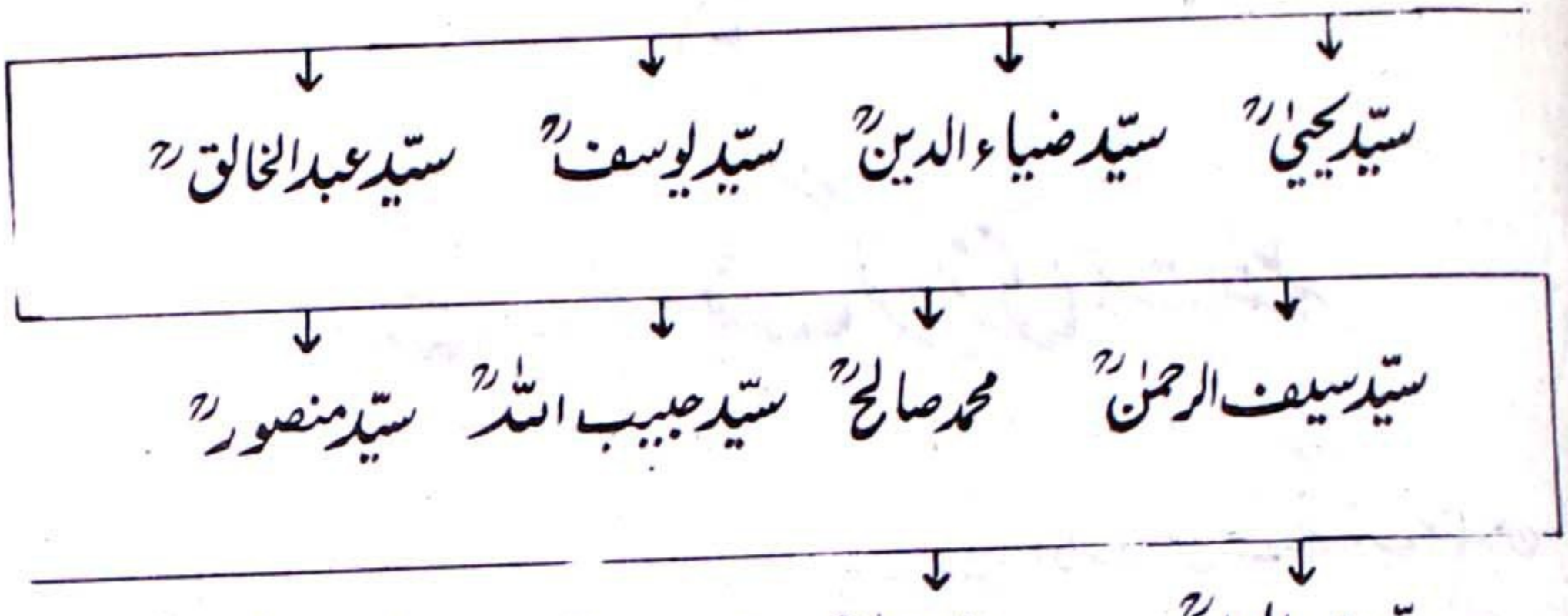

صاحبزادیاں

سیّدہ عافیہ بی بی۔ لیسن بی بی۔ حلیمہ بی بی۔ تاج بی بی۔ زابدہ بی بی۔ ذاکرہ بی بی۔ ام الفضل بی بی۔ سیّدہ شریفاں بی بی۔ عابدہ بی بی۔ خدیجہ بی بی۔ ام الفتح بی بی۔ زہراں بی بی۔ جمال بی بی۔ سیّدہ خیر النساء بی بی۔ شاہ حاتم بی بی۔ شاہ بی بی۔ فاکرہ بی بی۔ تعداد ۱۸۔

Marfat.com

(۳)

حضرت سیّد یوسف گردیزی رحمۃ اللہ علیہ

حالات : حضرت سیّد یوسف گردیزیؒ۔ گردیز کے سادات میں سے تھے۔ آپ کا خاندان پہلے بغداد میں آباد تھا۔ لیکن بعد میں آپ کے بزرگ کسی وجہ سے بغداد سے گردیز میں آباد ہو گئے اسی نسبت سے آپ گردیزی کہلائے۔

سلطان بہرام شاہ کے زمانہ (۱۱۵۲ء ۱۱۱۸ء) میں گردیزی سیّد ملتان میں آباد ہوئے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت مقام گردیز ۴۶۲ھ مطابق ۱۰۶۹ء میں ہوئی۔ ملتان میں جب آپ تشریف لائے تو اس وقت عہد سلطان بہرام شاہ غزنوی المتوفی ۵۵۲ھ تھا۔

رُشد و ہدایت : آپ ملتان میں آخری وقت تک رشد و ہدایت میں مصروف رہے اور آپ کی تبلیغ سے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا بعض نے لکھا ہے کہ آپ شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے ہم عصر ہیں۔ آپ اپنے وقت میں عالم دین، متقی پرہیز گار، تبع شریعت، روحانیت میں مکمل مستجاب الدعاء تھے۔

وفات : آپ کا ۵۴۷ھ بمطابق ۱۱۵۲ء میں ملتان میں انتقال ہوا (عمر ۸۵ سال) آپ کا مزار ملتان کے مشہور مزاروں میں شمار ہوتا ہے۔ متعدد شاہان وقت نے آپ کی درگاہ کے لیے جاگیریں بطور معافی عطا کی تھیں۔ مگر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے یہ جاگیریں ضبط کرلیں۔ (تذکرہ صوفیائے پنجاب)

Marfat.com

(۴)

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت : آپ کی ولادت باسعادت (علاقہ خراسان) کے قصبہ ہارون میں ہوئی۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی نیک خصال کے حامل تھے۔ آپ نے خاص توجہ سے تعلیم حاصل کی۔ آپ نے کئی اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کر کے خاص مقام حاصل کیا۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالمِ دین تھے۔

مرشد : آپ کے مرشد حضرت حاجی شریف زندنی رح ہیں آپ بخارا کے نواح میں مقام زندنہ کے رہنے والے تھے اور خواجہ مودود چشتی رح کے مرید اور خلیفہ اکبر کامل تھے۔ بتاریخ ۶ رجب ۵۸۶ھ میں مقام زندنہ بعمر ۱۲۰ سال ان کا انتقال ہوا۔ اور وہیں مزار مرجع خلائق ہے۔

بیعت : حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح تکمیل علم دین کے بعد آپ روحانی پیشوا کی تلاش میں تھے۔ کہ مرشد کامل فی الدنیا والاخرۃ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ نے حضرت شیخ حاجی شریف زندنی رح کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔ شیخ حاجی شریف زندنی رح نے خرقہ خلافت کے بعد آپ کے سر مبارک پر چہار ترکی کلاہ رکھا اور فرمایا عثمان ! اس کے چار گوشوں سے مراد چار چیزوں کا ترک ہے۔ یعنی ترک دنیا، ترک عقبیٰ، ترک خورد و خواب مگر بہ ضرورت اور ترک خواہش نفس۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ کلاہ اس شخص کو اپنے سر پر رکھنا جائز ہے جو ان چاروں چیزوں کو ترک کر دے اور سب لوگوں کو اپنے سے بہتر اور اپنے آپ کو سب سے کمتر جانے۔ جس میں یہ باتیں نہ ہوں۔ وہ اس کلاہ کا اہل نہیں اور اس کے لیے یہ حرام ہے۔ خواجہ عثمان ہارونی رح نے اپنے پیر طریقت کی ان تمام باتوں پر پورا پورا

Marfat.com

عمل کیا۔ شدید ریاضت اور مجاہدوں میں مصروف ہو گئے۔ اور تین سال تک ایسی زندگی بسر کرتے رہے جب آپ کے پیر و مرشد نے امتحان لیا۔ اور دیکھا کہ آپ ہر طرح سے کامیاب ثابت ہوئے ہیں تو بڑی شفقت سے خرقہ خلافت عنایت فرمایا اور اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ پیر و مرشد کی اجازت سے آپ نے سفر اختیار کیا۔ اور آپ نے بہت دور دراز علاقوں کا سفر کیا۔ دوران سفر علماء اور مشائخوں سے ملاقاتیں کیں۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کو مرید کرنے کے بعد آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو خواجہ اجمیریؒ بھی ہمراہ تھے۔ پھر آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے پھر بدخشاں آئے وہاں پر بزرگانِ دین اور مشائخوں سے ملاقاتیں کیں۔ دس سال سیاحت جاری رکھی۔ پھر آپ بغداد تشریف لائے اور معتکف ہو گئے۔ کچھ مدّت کے بعد پھر دوبارہ عزم سفر ہوئے۔ اور دس سال سفر میں گذار کر آپ پھر بغداد تشریف لے آئے۔

منقول ہے کہ جب خواجہ اجمیریؒ خرقہ خلافت حاصل کر کے رخصت ہو گئے۔ تو خواجہ عثمان ہارونیؒ محبت کے تقاضوں کی بنا پر خواجہ اجمیریؒ کے پاس پہنچنے کے لیے چل کھڑے ہوئے۔ اتفاق سے راستہ میں ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں آتش پرست رہتے تھے اور یہ لوگ آگ کے پجاری تھے۔ خواجہ عثمان ہارونیؒ اس مقام سے قدرے فاصلہ پر ایک ندی کے کنارے تشریف فرما ہوئے۔ اور فخر الدین خادم کو بھیجا کہ قریبی بستی سے جا کر آٹا اور آگ لے آؤ تاکہ کھانا تیار ہو جائے خادم بستی میں گیا وہاں سے آٹا خریدا پھر آتشکدہ کے پاس آیا اور آگ مانگی مگر انہوں نے آگ دینے سے انکار کر دیا خادم نے واپس آ کر سارا واقعہ بیان کیا۔ خواجہ صاحبؒ خود ان کے پاس تشریف لے گئے۔ اور آگ کے پجاریوں کو تبلیغ کی کہ آگ کے پوجنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے جو کہ تھوڑے سے پانی سے فنا ہو جاتی ہے۔ اسے بقا نہیں ہے اس لیے ایسی چیزوں کی پرستش بے معنی ہے جو اپنا وجود قائم نہ رکھ سکے جواب دسوال ہوئے اور آپ نے ان پجاریوں کو راہِ حق

Marfat.com

کی تبلیغ فرمائی۔ وہ لوگ آپ کی کلام سے اس قدر متاثر ہوئے کہ سب نے توبہ کی اور انہوں نے اسلام کو قبول کر لیا۔

سلسلہ طریقت : حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ۔ خواجہ حاجی شریف زندنیؒ حضرت مودود چشتیؒ۔ خواجہ ابو یوسف چشتیؒ۔ خواجہ ابو احمد بن احمد ابدال چشتیؒ۔ خواجہ ابو احمد بن فرستافہ الچشتیؒ الخ

ارشادات : آپ نے فرمایا کہ علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم وہ ہے جو صرف خدائے ذوالجلال کے لیے حاصل کیا جائے۔ اور ایک علم وہ ہے جو بہ طریق عوام سیکھا جائے۔ اسی طرح عمل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ عمل جو خاص اللہ کے لیے کیا جائے یہ خواص کا عمل ہے دوسرا وہ عمل ہے جو لوگوں کے لیے کیا جائے یعنی محض نمائش کے طور پر اس عمل کا کرنا اچھا نہیں ہے اور نہ ہی اس کا بدلہ ملتا ہے۔

ارشاد گرامی ہے کہ ایک ایمان وہ ہے جو کہ بندہ زبان سے تو اقرار کرتا ہے مگر دل میں شبہ رکھے یہ منافقوں کا ایمان ہے۔ دوسرا ایمان یہ ہے کہ زبان اور دل دونوں سے اقرار کرے۔ یہ نیک لوگوں کا ایمان ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ مومن وہ ہے جو تین چیزوں کو درست رکھے۔ موت، فاقہ اور درویشی، فرمایا حلال کھانا کھاؤ اور حلال کمائی کا کپڑا پہنو اور توبہ کرو، پھر فرمایا۔ حسد بُری چیز ہے اسے دل میں ہرگز ہرگز جگہ نہ دو، توکل رکھو، دنیا و آخرت میں مبتلا نہ ہو۔ آپ دن اور رات میں دو مرتبہ قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

خواہش : آپ کی ہمیشہ دو خواہش تھیں۔ اوّل یہ کہ میرا مدفن مکہ معظمہ ہو۔ دوم خواجہ اجمیریؒ کو مقام ولائت نصیب ہو۔ چنانچہ دونوں خواہشیں آپ کی پوری ہو گئیں۔ (انوار اصفیاء ص ۱۴۱)

وفات : آپ کا بتاریخ ۱۶ رشوال ۶۰۷ھ کو مکہ معظمہ میں انتقال ہوا۔

Marfat.com

جنت المعلی اور بیت اللہ کے درمیان آپ کی قبر ہے۔

شادی : آپ کی شادی اور اولاد کا ذکر نہیں ہے بلکہ آپ مجرد تھے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر ہے۔ مگر چار خلفاء مشہور ہوئے۔

۱۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ ۲۔ حضرت شیخ سعدی لنگوہیؒ

۳۔ حضرت خواجہ محمد ترکؒ ۴۔ حضرت خواجہ نجم الدین صغریٰؒ

(شیخ عبدالقدوس گنگوہی ص ۵۲)

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے — پر نہیں، طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے — دہر میں اسم محمد سے اُجالا کر دے

(اقبالؒ)

(۵)

خواجہ معین الدّین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی خواجہ معین الدین، حسن سنجری، لقب غریب نواز، ہندالولی چشتی ہیں۔

نسب نامہ پدری ۱ : خواجہ معین الدین بن خواجہ غیاث الدین بن سید کمال الدین حسن بن سید احمد حسن بن سیّد نجم الدین ظاہر بن سید عبدالعزیز بن سیّد ابراہیم بن امام علی موسیٰ رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم۔

نسب نامہ پدری ۲ : خواجہ معین الدین بن سیّد غیاث الدین بن سیّد سراج الدین بن سید عبداللہ بن سید عبدالکریم بن سیّد عبدالرحمٰن بن سید اکبر بن سید محمد بن سید علی بن سید جعفر بن سید قاسم بن سید باقر بن سید محمد بن سید علی بن سید محمد اکبر بن سید ابراہیم بن امام موسیٰ کاظمؓ ریاض الانساب ص ۷۶۔

Marfat.com

نسب نامہ مادری : والدہ ماجدہ ام الورع ماہ نور بنت سید محمد داؤد بن حضرت عبداللہ شاہ حنبلی بن سید محمد یحییٰ زاہد بن سید محمد مؤرث بن سیّد محمد داؤد بن سید موسیٰ بن سید عبداللہ بن سید حسن مثنّٰی بن امام حسن رضی اللہ عنہم۔

پیدائش : آپ کی ولادت بتاریخ ۱۴ رجب ۵۳۷ھ مقام قصبہ سنجر (علاقہ خراسان) بوقت صبح صادق ہوئی۔ اسم گرامی حسن رکھا گیا۔ مگر آپ خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی، خواجہ غریب نواز، ہندالولی، اجمیری کے ناموں سے مشہور ہوئے۔

حالات : آپ کے والد ماجد ملک کی بدانتظامی وغیرہ سے دل برداشت ہو کر خراسان تشریف لے آئے مگر وہاں بھی سکون حاصل نہ ہوا۔ آخر ۵۵۱ھ کو اس دنیائے فانی سے انتقال کر گئے۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد آپ کی والدہ ماجدہ بھی رحلت فرما گئیں۔ اب آپ یتیم اور مسکین ہو گئے۔ وراثت میں آپ کو نقدی اور ایک باغ اور ایک پن چکی ملی۔ ایک دن آپ اپنے باغ میں تشریف فرما تھے کہ ایک بزرگ حضرت ابراہیم قندوزیؒ باغ میں آرام کی خاطر تشریف لائے۔ آپ نے آرام کرنے کے لیے انتظام کیا۔ اور پھل وغیرہ سے انہوں کی خدمت بھی کی۔ حضرت ابراہیم قندوزیؒ نے آپ کو توجہ سے دیکھا بلکہ آپ کے دل کو دنیا کے مال و متاع سے بے نیاز کر دیا۔ آپ نے دنیا کا مال و متاع کو چھوڑ کر حصول تعلیم کے لیے کمر بستہ ہو گئے۔

تعلیم : ابتدائی تعلیم تو آپ نے والدین سے حاصل کی تھی۔ باقی تعلیم حضرت مولانا حسام الدین بخاریؒ پہلے قرآن مجید حفظ کیا۔ پھر تفسیر، حدیث، فقہ، فلسفہ، منطق و دیگر علوم کاملہ کی تعلیم حاصل کی۔ آپ جیّد عالم دین ہو گئے۔

بیعت : آپ علمِ دین کی تکمیل کے بعد نیشاپور کے قریب موضع ہارون میں شیخ المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔

Marfat.com

انہوں نے آپ کی پیشانی پر آثار تقدس دیکھ کر سمجھ گئے کہ معین الدینؒ دنیا کے لیے فیض عام ہو گا۔ آپ کا سلسلہ چشتیہ ہے اس کو غیر معمولی شہرت بخشی۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ نے حضرت شیخ عثمان ہارونیؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ بوقت بیعت وہاں اولیاء کرام و مشائخ عظام بھی موجود تھے۔

ارشاد گرامی مرشد: میرے مرشد خواجہ عثمان ہارونیؒ نے میری طرف متوجہ ہو کر حکم دیا کہ معین الدینؒ دو گانہ نفل نماز ادا کرو۔ میں نے تعمیل ارشاد کی۔ پھر حکم ہوا روبقبلہ بیٹھ، حکم کی تعمیل کی۔ ارشاد ہوا سورہ البقر پڑھ میں نے نہایت رقت و عقیدت سے سورہ پڑھی۔ پھر حکم ہوا کہ اکیس مرتبہ کلمہ تمجید پڑھ۔ حکم کی تعمیل کی تو میرے مرشد پاک خود کھڑے ہو کر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ میں نے تجھے خدا تک پہنچا دیا اس کے بعد قطب عالم مرشد کامل نے مجھے ایک وضع کی ٹوپی (چہار گوشہ) میرے سر پر پہنائی اور اپنا کمبل اوڑھا کر فرمایا بیٹھ جا۔ میں بیٹھ گیا تو ارشاد ہوا کہ ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ۔ میں نے تعمیل ارشاد کی۔ آپ نے فرمایا ہمارے مشائخ کے طریقہ میں آٹھ پہر کا مجاہدہ ہے۔ لہٰذا جا آج کی رات اور دن مجاہدہ میں مشغول رہ میں نے حکم کے مطابق ایک روز اور ایک شب یاد خدا میں گذارے۔ دوسرے روز میں حاضر خدمت ہوا۔ حکم ہوا بیٹھ جا۔ میں بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اُوپر دیکھ میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو دریافت فرمایا کہ تجھے کہاں تک دکھائی دیتا ہے؟ میں نے عرض کیا عرش معلّٰی تک پھر ارشاد ہوا۔ نیچے دیکھ۔ میں نے نیچے دیکھا تو فرمایا کہاں تک دکھائی دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ تحت الثریٰ تک۔ اس کے بعد ارشاد ہوا کہ پھر ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ میں نے تعمیل حکم کی۔ اور بہت سے مشاہدے کروائے۔ پھر ارشاد ہوا بس اب تیری تعلیم روحانی مکمل ہو گئی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ وہاں دینار پڑے ہیں۔ ان کو اٹھا کر فقیروں میں خیرات کر دے۔ میں نے حکم کی تعمیل کی۔ صرف دو دن میں سلوک کی منازل طے کروا دیں۔

Marfat.com

خواجہ معین الدین چشتیؒ اپنے مرشد پاک کی خدمت اڑھائی سال عبادت، ریاضت، تزکیہ نفس میں اس طرح گذارے کہ لگاتار روزے رکھتے بوقت افطاری برائے نام کھانا کھاتے۔

فرمان مرشد پاک : آپ کا ارشاد ہے کہ ہمارا معین الدین خدا کا محبوب ہے اور مجھے اس کی مریدی پر فخر ہے۔

خرقہ خلافت : آپ کے مرشد کامل نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ مصلیٰ نعلین عصاء اور دیگر تبرکات پیران عظام حاصل کر کے سند ولائت حاصل کی اور رخصت کیا گیا۔

سلسلہ طریقت : خواجہ معین الدین چشتیؒ۔ خواجہ عثمان ہارونیؒ۔ خواجہ حاجی شریف زندنیؒ۔ خواجہ مودود چشتیؒ۔ خواجہ ابو یوسف چشتیؒ۔ خواجہ ابو احمد بن احمد ابدال چشتیؒ۔ خواجہ ابو احمد بن فرسنافۃ الچشتیؒ۔ خواجہ ابو اسحٰق شامی المعروف چشتیؒ الخ

سفر : پہلے آپ مکہ معظمہ گئے وہاں سے بزرگوں سے فیض روحانی حاصل کیا۔ پھر آپ مدینہ منورہ تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک پر پہنچ کر حاضری دی اور مراقبہ کیا۔ کئی دن وہاں قیام کیا۔ ایک روز خواب میں زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ آپؐ نے جمال پرانوار سے سرفراز فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ تیرا نام معین الدین ہے اس جہاں کو ظلمت وکفر سے نور ایمان سے روشن کرو تمہاری امداد خداوند قدوس فرمائیں گے۔ مدینہ طیبہ سے بغداد کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں قصبہ سجاد ہے وہاں شیخ نجم الدین کبریٰؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر سعادت حاصل کی۔ بغداد پہنچ کر حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے آپ کو سینہ سے لگا کر سینہ اسرار الٰہی سے منور فرماتے ہوئے دعا فرمائی۔ کئی ماہ آپ نے بغداد میں قیام فرمایا۔ وہاں کے علماء وصوفیہ کرام

Marfat.com

سے بھی فیض حاصل کیا اور فیض دیا۔ وہاں پر شیخ اوحدالدینؒ کو آپ کی تشریف آوری کا علم ہوا۔ تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے ان کو سند ولائت و خرقہ خلافت عطا کیا۔ یہ آپ کا پہلا مرید ہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ بھی بغداد میں موجود تھے۔ آپ کے فیوض اور برکات سے مستفید ہوئے۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ مسجد ابواللیث سمرقندی میں آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ آپ نے ان کو منازل سلوک و عرفان طے کروا کر ان کو اوڑھنے کی کملی عطا فرمائی۔ اور سند خلافت سے سرفراز فرمایا یہ آپ کا دوسرا مرید ہے۔

بغداد سے آپ ہمدان، تبریز، اصفہان تشریف فرما ہوئے۔ ہمدان میں شیخ یوسف ہمدانیؒ تبریز میں شیخ ابوسعید تبریزیؒ اصفہان میں شیخ محمود اصفہانیؒ سے مشرف ملاقات ہوئے۔ اور ان سے فیض حاصل کیا۔ اور آپ نے غیر مسلموں کو حلقۂ اسلام میں داخل فرمایا۔ اور سبزوار کے ظالم اور فاسق حاکم یادگار محمد نامی کو بُرے کاموں سے توبہ کروائی۔ اور وہ بادشاہ حاکم آپ کے حلقہ میں شامل ہو گیا بلخ اور غزنی سے ہوتے ہوئے ہندوستان کا سفر اختیار فرمایا۔ ہندوستان کا دارالخلافہ لاہور تھا۔ پہلے آپ لاہور تشریف لائے۔ اور درگاہ مخدوم علی ہجویریؒ کے ایک حجرے میں بیٹھ کر چلہ کیا (چالیس روز) سنہ ۵۶۰ھ میں آپ نے وہاں ایک شعر فرمایا ؎

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا　　ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

لاہور سے دہلی اور سونی پت، سمانہ سیر و سیاحت تبلیغ راہ ہدایت فرماتے ہوئے اجمیر پہنچ گئے۔ واقعہ طویل ہے۔ اجمیر میں غیر کلمہ گو لوگوں کو مشرف باسلام کیا۔ اور ان میں بعض کو نواولیاء اللہ بنا دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مبارک (خواب میں) سے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے۔ بتاریخ ۱۰ محرم سنہ ۵۶۱ھ میں آپ اجمیر میں تشریف لائے مگر تاریخ میں اختلاف ہے۔ اجمیر میں آپ کی کرامات بیشمار

Marfat.com

ظہور ہوئیں۔ آپ مجسمہ کرامات تھے۔

شادی: آپ نے تمام عمر تبلیغ حق اور جہاد نفس میں گذارے۔ چنانچہ آپ کی عمر مبارک اسّی یا نوّے سال تھی کہ سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے شادی کی۔

۱۔ پہلی شادی عصمت بی بی بنت سید وجیہ الدینؒ۔ اولاد۔ خواجہ ابوسعید فخر الدینؒ خواجہ قمر الدینؒ۔ خواجہ حسام الدینؒ۔

۲۔ دوسری شادی بی بی امتہ اللہؒ اولاد۔ دو لڑکے دونوں چھوٹی عمر میں انتقال کر گئے۔ ایک لڑکی بی بی حافظہ جمال۔ بی بی حافظہ جمالؒ ان سے بے شمار عورتوں نے فیض حاصل کیا۔ ان کی شادی شیخ رضی الدینؒ سے ہوئی تھی۔ بی بی حافظہ جمالؒ اجمیر میں رہیں اور وہاں تبلیغ فرماتی رہیں۔ اجمیر میں ان کا انتقال ہوا وہیں ان کا مزار ہے۔ بی بی امتہ اللہؒ۔ (اجمیر میں ہندو راجہ کے ساتھ جنگ ہوئی اس راجے ہندو کی لڑکی ہاتھ آئی۔ مسلمان کر کے امتہ اللہ نام رکھا۔ اور ان سے عقد ہوا)۔

اولاد: خواجہ ابوسعیدؒ بچپن میں ابدالوں کے ہمراہ چلے گئے تھے اور ان کے حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

۲۔ خواجہ قمر الدینؒ صاحب کشف و کرامات، متقی پرہیز گار، متبع شریعت روحانیت کے مالک اور عالم دین تھے اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد چالیس ۴۰ سال تک زندہ رہے تبلیغ حق فرماتے رہے اور لوگوں کو راہ ہدائت دکھائی عمر تقریباً ترسیٹھ ۶۳ سال قصبہ سراوڑ میں انتقال ہوا۔ ان کا مزار اسی جگہ زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

۳۔ خواجہ حسام الدینؒ آپ بہت ہی عبادت گذار صاحب کشف ہیں۔ متقی پرہیز گار متبع شریعت اور زاہد تھے۔ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ کے ہم عصر تھے۔ آپ کا قصبہ سانبر میں انتقال ہوا۔ زیارت گاہ عام و خواص ہے۔

وفات: خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ جس مقدس فریضہ کے لیے آپ

Marfat.com

ہندوستان تشریف لائے تھے وہ تبلیغ اسلام مکمل ہوگئی تھی۔ اس لیے دنیاء فانی سے عالم جاودانی میں تشریف لے جانے کا وقت بھی آپہنچا۔ ۶ رجب ۶۳۳ھ آپ نماز عشاء ادا کر کے اپنے حجرہ میں تشریف لے گئے اور اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ صبح کی نماز کا وقت آ گیا۔ خدام نے دروازہ کھٹکھٹایا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔ مجبوراً کسی نہ کسی طرح سے دروازہ کھولا۔ تو آپ کا وصال ہو چکا تھا حَبِیْبُ اللّٰہ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہ۔ خدا کا دوست خدا کی محبت میں فوت ہوا۔ مقام اجمیر عمر ۹۶ سال آپ کا وصال ہوا۔ زیارت گاہ عام وخواص بلکہ بادشاہان وقت ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر تھی۔ مگر مشہور خلفاء خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ۔ خواجہ برہان الدینؒ۔ شیخ حمید الدین ناگوریؒ۔ بی بی حافظہ جمالؒ۔ شیخ وجیہ الدینؒ۔ سلطان مسعود غازیؒ۔

نماز کی تاکید : آپ نے فرمایا نماز مسلمان کی معراج ہے جنت کی کنجی ہے۔ جس قدر انسان کو مشغول نماز میں اطمینان قلبی حاصل ہوتا ہے۔ اس قدر وہ اپنے پروردگار کے قریب ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہر روز دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔ ایک اعلان کرتا ہے کہ جس سے فرض خداوندی دانستہ ترک ہوا۔ وہ خدا کی ضمانت سے باہر ہو گیا۔ پھر دوسرا فرشتہ اعلان کرتا ہے۔ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو ترک کیا۔ وہ قیامت کے روز شفاعت سے محروم رہے گا۔ ارشاد گرامی جو ہمیشہ پانچوں وقت پابندی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے۔ قیامت کے دن اس کی نماز اس کی محافظ ونگہبان ہو گی۔ تارک نماز درویش نہیں بن سکتا کیونکہ نماز روحانیت کا آغاز ہے۔ پہلا سبق نماز ہے نماز میں معراج ہے اور محشر کے روز پہلا لازمی پرچہ بھی نماز ہے۔

فرمان نبویؐ ہے مسلمانوں اور دیگر لوگوں میں فرق نماز ہی کا ہے۔ فرمان الٰہی :

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ نماز ادا کرو اور مشرکوں سے نہ ہو۔

Marfat.com

بوقت بیعت خواجہ اجمیریؒ کو مرشد پاک نے پہلے نماز ادا کروائی تھی۔ راہ ہدایت کے لیے اکثر حضرات پیر طریقت کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ مگر نماز کی پابندی نہیں کرتے۔ حالانکہ بلندی کا پہلا قاعدہ نماز پنجگانہ ہے۔ جتنا وقت بلندی نماز پنجگانہ پر سختی سے صرف کرے گا اتنا ہی خداوند کریم کے قریب تر ہوتا جائے گا۔ آخر یہی نماز معراج کا باعث بنے گی اور تمام حجاب دور ہو جائیں گے۔ اور راہ سلوک کی منازل جلدی طے ہوتی جائیں گی۔ گناہوں سے بچنے کے لیے نماز پنجگانہ ہی ذریعہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ	بے شک نماز روکتی ہے فحش اور
وَالْمُنْکَرِ ؕ	برے کاموں سے۔
قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ	بے شک مومن فلاح پا گئے جو اپنے
ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ ؕ	نمازوں میں خشوع کرتے ہیں (اللہ
	سے ڈرتے ہیں روتے ہیں)

قائم: جس شخص نے صبح کی نماز ادا کی اور نماز ظہر تک گناہوں سے بچا رہا اس کی صبح کی نماز قائم ہو گئی اسی طرح پانچوں وقت عمل کرتا رہا اس کی نماز قائم ہے۔

بزرگان دین روحانی پیشواؤں کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ اپنے اپنے مریدوں کو نماز پنجگانہ کی ادائیگی کی تاکید فرماویں۔ تاکہ نماز کی وساطت سے راہ سلوک آسان اور جلدی طے ہو سکے۔ اور مرید اپنی منزل پر جلدی پہنچ سکے۔ اوّل مرید کو نماز پڑھنے کی سختی سے تاکید فرمائیں پھر مرید کا امتحان لو اگر وہ نماز پڑھنے کے پرچے میں پاس ہو۔ تو پھر اس کو نماز قائم کرنے کی ابتدا کراؤ اور اس کو کمال تک پہنچا دو۔ تاکہ آئندہ بھی صدقہ جاریہ رہے ایسا نہ ہو کہ اہلِ اللہ اہلِ نظر اس دنیائے فانی سے آہستہ آہستہ کوچ فرما جاویں۔ اور بعد میں صحیح جانشین پیدا ہی نہ ہو۔ اور دنیائے عالم روحانیت سے خالی ہو جائے۔

آستانہ: خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے آستانہ کا حلقہ نہائت وسیع ہے۔

Marfat.com

اس میں کئی مشہور تاریخی عمارات ہیں۔ جو مختلف اوقات میں رؤسار، امرار، سلاطین اور نوابوں نے اخلاص و عقیدت کے ساتھ تعمیر کرائی تھیں۔ یہ تمام عمارتیں خوبصورتی رفعت اور خوشنمائی کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہیں۔ درج ذیل ہیں۔

مزار۔ آپ کا مزار سب سے پہلے خواجہ حسین ناگوریؒ نے سلطان غیاث الدین خلجی کی امداد سے تعمیر کروایا۔ مزار کی دیوار میں ایک شعر کندہ ہے اس سے تاریخ ۹۳۹ھ نکلتی ہے آج کل قبہ پر ایک تاج نما طلائی کلس نصب ہے۔ جو والئے رام پور نے ۱۸۸۸ء میں نذر کیا تھا اندر لاجوردی اور سنہری بیل بوٹے بنے ہوئے ہیں۔ چھت کاشانی مخمل کی زریں لگی ہوئی ہے چاروں گوشوں میں طلائی قمقمے سنہری زنجیروں کے ساتھ آویزاں ہیں۔ قدآدم شیشے دیواروں میں نصب ہیں۔ بالائے مزار کی مسہری چوبی تھی۔ اگرچہ اس پر سیپ کا کام کیا ہوا ہے۔ مگر کلکتہ کے ایک متمول میمن نے کثیر رقم صرف کر کے اس پر طلائی نقرئی پترا چڑھا کر ایک مسہری کے چاروں گوشوں پر بھی طلائی قمقمے آویزاں ہیں۔ مسہری کے زرد وزی مخملی شاندار چار پردے ہیں۔ جن کی قیمت تقریباً چالیس ہزار روپے ہے۔ مزار مبارک، سنگِ مرمر کا ہے اور اس میں فیروزہ سنگ یشب موسیٰ وغیرہ کی پچکاری ہے۔ اور ایک بہت بڑا لعل ہے۔ جو کسی اسلامی بادشاہ نے تحفہ دیا تھا۔ غلاف نہایت قیمتی مخمل زردوزی کے ہوتے ہیں۔ بدل بدل کر کام میں آتے ہیں۔ گنبد بالکل سفید ہے جس کی چوٹی پر کلس لگا ہوا ہے۔

مسجد صندلی : یہ مسجد درگاہ شریف کے ابتدائی حصہ میں ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں اختلاف ہے بعض نے سلطان محمود خلجی کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور بعض نے نورالدین جہانگیر کی طرف منسوب کیا۔ دوسری روایت قرین تحقیق معلوم ہوتی ہے۔

جامع مسجد شاہجہان : بادشاہ شاہجہان نے یہ مسجد تعمیر کروائی۔ مزار سے مغرب کی طرف ہے تمام سنگِ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ اُس زمانہ میں اس پر دو لاکھ

Marfat.com

چالیس ہزار روپے لاگت آئی تھی۔ چودہ سال میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔

نقارخانہ عثمانی : نواب شہر یار دکن نواب آصف جاہ میر عثمان علی دکن ۱۹۱۲ء میں اجمیر تشریف لے گئے۔ انہوں نے اپنی یادگار قائم رکھنے کے لیے اس نقارخانہ کی تعمیر کا حکم دیا۔ اس عالیشان عمارت پر تقریباً ایک لاکھ روپے لاگت آئی۔

نقارخانہ شاہجہان : بادشاہ شاہجہاں نے تعمیر کروایا۔ اس کا فرش اور زینہ و چھت وغیرہ سب سرخ و سفید پتھر سے بنے ہوئے ہیں۔ اس میں نقاروں کی بہت بڑی جوڑی پڑی ہے۔

اکبری مسجد : یہ مسجد ایک مربع شکل میں ہے۔ بلند جگہ پر واقعہ ہے اس کے دونوں بازوؤں پر سنگِ مرمر کے نہائت خوبصورت مینار کھڑے ہیں۔ اس کے صحن میں ہشت پہلو حوض ہے۔

بلند دروازہ : سلطان محمود خلجی کی یادگار ہے۔ یہ دروازہ اپنی بلندی کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہے۔ بلندی تقریباً ۷۵ فٹ ہے۔ سرخ پتھر سے بنا ہوا ہے۔ اس دروازے کے قریب دیگ کلاں اور دیگ خورد نصب ہیں۔ دیگ کلاں شہنشاہ اکبر نے تیار کروائی تھی۔ جس کا محیط تیرہ گز ہے۔ دیگ خورد نورالدین جہانگیر بادشاہ نے شہر آگرہ میں تیار کروا کر بھیجی تھی۔ خود جہانگیر بادشاہ نے اس میں کھانا پکوا کر فقراء کو کھانا کھلایا۔ جو تقریباً پانچ ہزار تھے۔

محفل خانہ : یہ محفل خانہ نواب بشیر الدولہ دکن نے ۱۸۹۱ء میں تعمیر کرایا تھا۔ خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔

حوض شاہی : جامع مسجد شاہجہانی زائرین کے وضو کے لیے یہ حوض بنایا۔ پانی سے لبالب اور قابل دید ہے۔

لنگرخانہ : احاطہ صحن کے جانب مشرق کے ایک دالان ہے۔ لنگرخانہ کی بنیاد

Marfat.com

عہد اکبری میں قائم کی گئی تھی۔ اس کے سب اخراجات اور کفیل شہر یار دکن تھے۔

کرناٹک دالان : یہ دالان سنگِ مرمر کا نواب کرناٹک ۱۳۰۷ھ میں تعمیر کروایا۔ ساخت خوشنما ہے۔

جھالرہ : آستانہ کی شمالی دیواریں سے ملحق ایک تالاب ہے جس کے غربی حصہ میں پانی رہتا ہے

سولہ کھنبہ : یہ مقبرہ سنگِ مرمر کا شیخ علاؤالدینؒ نے تعمیر کیا تھا بعد وفات اسی جگہ دفن کئے گئے۔

احاطہ چار یار : یہ احاطہ شاہجہانی کے عقب میں ہے۔ بہت سے فقراء علماء اس جگہ دفن ہیں۔

مزار نظام سقہ : بیگمی دالان کے قریب نظام سقہ کی قبر ہے۔ خوبصورت چبوترہ سنگِ مرمر کا ہے۔ یہ وہی نظام سقہ ہے۔ جس نے نصف دن سلطنت کی تھی۔

اولیاء مسجد : یہ ایک چھوٹی سی مسجد خواجہ غریب نوازؒ نے بنوائی تھی۔ بعد میں یہ سنگِ مرمر کی بنائی گئی ہے۔

صحن چراغ : درگاہ کے شمالی مغربی دالان کے آگے گنبد کی شکل ایک ہشت پہلو چھتری ہے۔ اس میں ایک بہت بڑا چراغ ہے مشہور ہے کہ اکبر بادشاہ نے قلعہ چتوڑ سے لاکر اس جگہ رکھا تھا۔

بیگمی دالان : یہ دالان درگاہ سے مشرقی دروازہ کی جانب واقع ہے۔ شہزادی جہاں آرا بیگم نے ۱۰۵۳ھ میں تعمیر کروایا جو کہ تمام سنگِ مرمر کا ہے چاروں طرف بلوری جھاڑ ہیں گرداگرد سنگِ مرمر کا کٹہرا ہے۔

مزار بی بی حافظہ جمالؒ : گنبد سفید کے باہر ایک خوبصورت چار دیواری کے اندر بی بی حافظہ جمالؒ کا مزار ہے۔

Marfat.com

مزار خواجہ حسین ناگوریؒ : احاطہ چار یار کے باہر خواجہ حسین ناگوریؒ کا مزار ہے۔ گنبد کا اندرونی حصہ سنگ مرمر کا بیرونی حصہ چونے کا یہ وہ ہی بزرگ ہیں جنہوں نے خواجہ اجمیریؒ کے مزار کی عمارت بنوائی تھی۔

سلاطین کی عقیدت : شہنشاہ اکبر۔ نورالدین جہانگیر۔ شاہجہاں۔ جہاں آرا بیگم۔ سلطان محمود خلجی۔ بادشاہ اورنگ زیب۔ نہائت عقیدت کی بنا پر حاضر ہوتے تھے۔ تعمیرات بھی کروائیں جب یہ آتے تو غریبوں محتاجوں کی حاجتیں بھی پوری کرتے تھے۔ (سوانح خواجہ معین الدین چشتی)

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری — کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
اذاں ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی — نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی

(اقبالؒ)

خداوند قدوس اپنے خاص فضل سے میری کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف فرمائے آمین۔ (مولف)

(۶)

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی بختیار اور قطب الدین لقب تھا۔ عرف عام میں خواجہ کاکی کہلائے۔

ولادت : آپ کی ولادت باسعادت قصبہ اوش ماوراالنہر ۵۸۳ھ میں ہوئی۔

سلسلہ نسب : خواجہ قطب الدین بختیار کاکی بن سیّد کمال الدین بن موسیٰ بن احمد اوشی بن کمال الدین بن محمد بن احمد بن رضی الدین بن حسام الدین بن رشید الدین

Marfat.com

بن جعفر بن امام نقی الخ

بچپن : آپ کی عمر ڈیڑھ سال تھی کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے بڑی محنت سے آپ کی پرورش کی۔

ابتدائی تعلیم و بیعت : آپ کی عمر پانچ سال ہوئی تھی کہ آپ کو مولانا ابوالحفصؒ کے سپرد برائے دینی تعلیم کیا۔ ابتدائی تعلیم آپ نے انہوں سے حاصل کی۔ مولانا ابوالحفصؒ نے آپ کو تعلیم دینی و باطنی سے سرفراز کیا۔ اور بہترین تربیت کی آپ ریاضیتوں اور مجاہدوں میں مشغول ہو گئے۔ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اوش تشریف لائے تو آپ نے ان سے بیعت کی۔ اور سترہ سال کی عمر میں خرقہ خلافت حاصل کیا۔

سلسلہ طریقت : خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ۔ خواجہ معین چشتیؒ خواجہ عثمان ہارونیؒ۔ خواجہ حاجی شریف زندنیؒ خواجہ مودود چشتیؒ۔ خواجہ ابو یوسف چشتیؒ الخ۔ آپ اپنے مرشد خواجہ معین الدین چشتیؒ کے ہمراہ خراسان سے ہندوستان تشریف لائے۔ پھر آپ کو خواجہ اجمیریؒ نے دہلی جانے کا حکم دیا۔ آپ ملتان ہوتے ہوئے دہلی پہنچے۔ آپ ہمیشہ استغراق میں رہتے تھے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، شب بیدار، کامل مرد تھے۔ آپ نے سلسلہ چشتیہ کو غیر معمولی شہرت بخشی۔ جب آپ دہلی پہنچے تو سلطان شمس الدین التمش اس وقت دہلی کا بادشاہ تھا۔ اس نے آپ کا نہایت شاندار استقبال کیا۔ التمش چاہتا تھا کہ آپ اندرون شہر قیام فرما دیں مگر خواجہ بختیار کاکیؒ نے شہر سے باہر کیلوکھری میں سکونت اختیار کی۔ سلطان التمش ہفتہ میں دو بارہ بڑی پابندی سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور فیض روحانی سے مستفیض ہوتا۔ سلطان شمس الدین التمشؒ کے بار بار اصرار کرنے پر آپ شہر دہلی میں منتقل ہو گئے اور ملک اعز الدین کی مسجد کے قریب قیام فرمایا۔ اسی زمانہ میں شیخ بدر الدین غزنویؒ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شرف بیعت ہوئے اور خرقہ خلافت سے مشرف ہوئے۔ اسی زما

Marfat.com

ہیں دہلی کے شیخ الاسلام جمال دین محمد لبطامیؒ نے وفات پائی۔ سلطان التمشؒ نے شیخ الاسلام پر خواجہ بختیار کاکیؒ کا تقرر کرنا چاہا۔ مگر آپ نے انکار کر دیا آپ کے انکار پر شیخ نجم الدین صغریٰ کو اس خدمت پر مامور کیا گیا۔ شیخ نجم الدین صغریٰؒ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید اور خواجہ اجمیریؒ کے دوست اور پیر بھائی تھے۔ لیکن حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ کو جو شہرت اور حسن قبول عوام و خواص میں حاصل تھا۔ اسے دیکھ کر شیخ نجم الدین صغریٰ ایک قسم کا رشک اور حسد رکھتے تھے۔ خواجہ بختیار کاکیؒ نے دہلی سے اپنے پیر و مرشد خواجہ اجمیریؒ کی خدمت میں خط لکھا اور اشتیاق قدم بوسی کی آرزو ظاہر کر کے اجمیر میں حاضری کی اجازت چاہی تو خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ خود ان کی ملاقات کے لیے دہلی تشریف لائے۔ آپ کی تشریف آوری کی خبر سن کر دہلی کے علماء کرام و مشائخ عظام اور خاص و عام آپ کی زیارت کے لیے پروانہ وار ٹوٹ پڑے۔ مگر شیخ نجم الدین صغریٰ اس وقت بھی نہ آئے۔ حضرت خواجہ اجمیریؒ نے ان کے نہ آنے کو محسوس کیا۔ دوسرے یا تیسرے روز خواجہ اجمیریؒ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ اس وقت وہ اپنے گھر کے صحن میں چبوترہ بنوا رہے تھے اس وقت بھی پرتپاک سے پیش نہ آئے جیسا کہ پیش آنا چاہیے تھا۔ خواجہ اجمیریؒ نے ان کی سرد مہری کو دیکھ کر ان سے فرمایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام کے مرتبہ نے تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے۔ شیخ نجم الدین نے جواب دیا میں تو آپ کا ویسا ہی مخلص و معتقد ہوں لیکن آپ نے شہر دہلی میں ایک ایسا مرید چھوڑا ہے جو میری شیخ الاسلامی کو ذرے کے برابر نہیں سمجھتا۔ آپ نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا "اچھا پریشان نہ ہو" میں قطب الدینؒ کو اپنے ساتھ اجمیر لیے جاتا ہوں۔ واپس تشریف لائے تو آپ نے خواجہ قطب الدینؒ سے فرمایا۔ کہ بابا بختیار! تم ایک بار خلق میں اس طرح مشہور ہو گئے ہو کہ لوگوں نے تمہاری شکایات کرنا شروع کر دی ہیں۔ تم یہاں سے چلو اور اجمیر میں بیٹھ جاؤ میں تمہارے سامنے کھڑا رہوں گا۔ خواجہ بختیارؒ نے عرض کیا کہ میں اس موقعہ کی تلاش میں ہوں کہ آپ کے

Marfat.com

سامنے خدمت کے لیے دست بستہ کھڑا رہوں یہ کیسے ممکن ہے کہ میں بیٹھوں اور آپ کھڑے رہیں۔ پھر آپ نے خواجہ بختیارؒ کو اپنے ساتھ اجمیر چلنے کا حکم دیا۔ جیسے ہی یہ خبر دہلی میں مشہور ہوئی۔ دہلی کے لوگ آپ کی جدائی کے خطرے سے بیتاب ہو گئے اور شہر میں تہلکہ مچ گیا۔ اہل شہر دہلی سلطان التمشؒ کے ساتھ ان کے پیچھے روانہ ہوئے۔ جہاں خواجہ بختیار کاکیؒ قدم رکھتے تھے لوگ اس جگہ کی خاک کو تبرکاً اٹھا لیتے تھے اور نہایت بے قراری وزاری کرتے تھے حضرت خواجہ اجمیریؒ نے جب لوگوں کا یہ حال دیکھا تو فرمایا بابا بختیار! تم یہیں رہو کیونکہ لوگ تمہارے جانیسے بے حد مضطرب اور بے قرار ہیں۔ میں اسے ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ اہل دہلی کے تمام لوگ پریشان ہوں۔ جاؤ! میں نے اس شہر دہلی کو تمہاری پناہ میں چھوڑا۔ پھر سلطان التمشؒ نے خواجہ اجمیریؒ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ اور شیخ قطب الدینؒ کے ہمراہ نہایت خوش خوش شہر کی طرف روانہ ہوا۔ اور خواجہ اجمیریؒ اجمیر کو روانہ ہو گئے۔

حاسد لوگ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ جہاں پھول ہو وہاں کانٹا بھی ہوتا ہے خداوند کریم حسد سے بچائے۔

خواجہ بختیار کاکیؒ یاد الٰہی میں استغراق کا یہ عالم تھا۔ کہ جب کوئی ملنے آتا تو بہت دیر کے بعد ہوشیار ہوتے ہمیشہ مراقبہ میں رہتے۔ نماز کے وقت غسل فرماتے اور تجدید وضو کرتے پھر نماز ادا فرماتے آخری عمر میں آپ نے قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ ہر روز دو مرتبہ قرآن مجید ختم کرتے تھے۔

خواجہ بختیار کاکیؒ آپ کی وفات کے کچھ دن پہلے اجمیر آپ کی زیارت کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔ اس موقعہ پر بہت سے درویش اور آپ کے عزیز ومرید موجود تھے۔ اتفاق سے ملک الموت کا اس مجلس میں تذکرہ ہوا۔ خواجہ اجمیریؒ نے فرمایا۔ دنیا موت کے مقابلے میں ایک دانہ کے برابر قیمت نہیں رکھتی۔ لوگوں نے پوچھا کیوں! آپ نے فرمایا

Marfat.com

موت تو ایک پل ہے۔ جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ عارفین آفتاب کی طرح ہیں۔ جو تمام عالم کو روشن بنائے ہوئے ہیں۔ اور ان کے نور سے تمام عالم روشن ہے۔ پھر فرمایا اے درویشو! ہمیں اس جگہ اس لیے لایا گیا ہے کہ ہمارا مدفن اس جگہ پر ہوگا اور ہم چند روز میں اس دنیا سے سفر کریں گے۔ پھر خواجہ بختیار کاکیؒ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ پھر آپ نے اپنے کاتب شیخ علی سنجریؒ سے فرمایا۔ کہ شیخ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے نام تحریر کرو کہ وہ دہلی جائیں۔ ہم نے ان کو خلافت و سجادہ عطا کیا ہے۔ دہلی ان کا مقام ہوگا جب یہ تحریر مکمل ہوگئی تو وہ تحریر آپ نے مجھے عطا فرمائی اور فرمایا قریب آو! میں آپ کے قریب ہوگیا۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے دستار اور ٹوپی میرے سر پر رکھی اور خواجہ عثمان ہارونیؒ کا عصاء میرے ہاتھ دیا اور مجھے خرقہ پہنایا۔ قرآن مجید، مصلّٰی اور نعلین مجھے بخشے اور فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ امانت تھی۔ جو خواجگان چشت سے ہم کو ملی تھی۔ ہم نے تم کو سونپی تم اس کا ویسا ہی حق ادا کرو جیسا ہمارے خواجگان ادا کرتے رہے۔ تاکہ قیامت کے دن ہم اپنے خواجگان کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔ میں قدم بوس ہوا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ اس کے بعد آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف روئے مبارک اٹھا کر فرمایا جاؤ! ہم نے تمہیں خدا کے سپرد کیا۔ اور تم کو منزل تک پہنچا دیا۔ رخصت کرتے وقت کئی نصیحتیں فرمائیں اور الواع کیا۔ خواجہ بختیار کاکیؒ فرماتے ہیں کہ میں سفر طے کرتا ہوا دہلی پہنچا۔ کیونکہ مجھے آپ کی وصیت تھی کہ جاؤ اور دہلی میں قیام کرو۔ دہلی میں قیام کے ابھی چالیس دن گذرے ہوئے ہوں گے کہ مجھے آنے والے نے خبر دی کہ تمہارے روانہ ہونے کے بعد خواجہ اجمیریؒ بیس روز بعد اس دنیائے فانی سے انتقال کر گئے۔

وفات: خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کو سماع سے بہت رغبت تھی۔ اخبار الاخیار میں ہے کہ شیخ علی سنجریؒ کے مکان پر محفل سماع برپا تھی حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ اس

Marfat.com

محفل میں موجود تھے قوالوں نے شیخ احمد جامؒ کی غزل شروع کی جب یہ شعر گایا ؎

بر سر بازار جانبازانِ عشق　　زیر ہر داری جوانی دیگرست

کشتگان خنجر تسلیم را　　ہر زمان از غیب جانی دیگرست

تو آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔ اور تڑپنے لگے اور مدہوش ہو گئے۔ چار روز دن رات یہی حالت رہی۔ جب نماز کا وقت ہوتا تو ہوش میں آجاتے پھر مدہوش ہو جاتے۔ پانچویں رات بتاریخ ۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ھ بعمر ۵۱ سال واصل الی اللہ ہوئے۔ آپ کا مزار شہر دہلی سے باہر بستی میں ہے۔ مرجع خلائق زیارت گاہ خواص و عام ہے۔

وصیت : مولانا ابوسعیدؒ نے کہا کہ ہمارے خواجہ بختیار کاکیؒ نے وصیت فرمائی ہے۔ کہ میری نماز جنازہ وہ شخص پڑھائے۔

(۱) جو زنا کا مرتکب نہ ہوا ہو　(۲) عصر کی سنتیں قضا نہ کی ہوں۔

(۳) نماز باجماعت اس کی تکبیر اُولیٰ فوت نہ ہوئی ہو۔

جنازہ تیار ہوگیا۔ سلطان شمس الدین التمشؒ بھی وہاں موجود تھے۔ کوئی شخص نماز جنازہ پڑھانے کے لیے آگے نہ بڑھا تو سلطان شمس الدین التمشؒ نے مجبور ہو کر اپنے آپ کو امامت کے لیے پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ کوئی شخص میرے حال سے واقف نہ تھا۔ چونکہ ہمارے مرشد پاک کی وصیت ہے اور میں اس کے مطابق ہوں اس لیے میں نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۝

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر تھی مگر مشہور نامور خلفاء شیخ فرید الدینؒ مسعود گنج شکرؒ۔ سلطان شمس الدین التمشؒ۔ شیخ بدر الدین غزنویؒ۔ شیخ برہان الدین بلخیؒ۔ شیخ ضیاء الدین رومیؒ۔ قاضی حمید الدین ناگوریؒ۔ مولانا برہان الدین حلوائی۔ شیخ نجم الدین قلندر رحمۃ اللہ علیہم۔

Marfat.com

(۷)

حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی شہاب الدین عمر کنیت ابوالفتوح، ابوالحفص تھی والد کا نام محمد بکری تھا۔

ولادت : آپؒ کی ولادت باسعادت مقام سہرورد ۵۴۹ھ میں ہوئی۔ یہ جگہ عراق وعجم میں زنجان و ہمدان کے درمیان "سہرورد" ہے اور بہت مشہور ہے۔ کیونکہ اس جگہ کئی ولی اللہ پیدا ہوئے ہیں۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی نیک خصال کے مالک اور کھیل کود سے نفرت تھی اور پڑھائی کی طرف رغبت۔

تعلیم : آپ نے حضرت امام مجدالدین الجیلیؒ سے تعلیم حاصل کی حکمت اور اصول فقہ کا درس بھی لیا آپ بہت ہی ذہین اور ہونہار تھے اور بہت کم عرصہ میں آپ نے تعلیم مکمل کر لی بلند پایہ عالم تھے۔

بیعت : آپ نے اپنے چچا ضیاء الدین ابونجیب سہروردیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور روحانی فیض حاصل کیا۔ بغداد میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی صحبت سے بھی فیض حاصل کیا۔ آپ اپنے وقت کے بلند پایہ عالم دین۔ متبع شریعت، صاحب علم و فضل تھے۔

مناظرے : آپ سے مقام حلب متعدد علماء فقہاء سے زبردست مناظرے ہوئے یہ مناظرے مختلف مسائل نزاعی پر تھے۔ مگر وقت کے علماء و فقہاء مناظروں میں کامیاب نہ ہوئے اور ان مناظروں کا نتیجہ یہ نکلا کہ فقہاء و علماء آپ کے مخالف بلکہ دشمن ہو گئے۔ آپ کے خلاف طنز و طعن کرنے لگے۔ اور آپ کے خلاف فتویٰ دینا شروع کر دیا کہ یہ ملحد

Marfat.com

اور زندیق ہے اور آپ کے خلاف باقی علماء کو بھی اکسایا گیا۔ (واللہ اعلم)

ابن الوقت علماء: ابن الوقت علماء ہمیشہ اللہ کے بندوں کو پریشان کرنے کی کوشش میں مصروف رہے ہیں۔ اگر اس پر کام نہ چلتا تو شرعی احکام کا سہارا لے کر اور اپنے علم کی بساط سے اللہ کے بندوں پر کفر کا فتویٰ دے کر واجب القتل قرار دے دیتے۔ اور پھر وقت کے بادشاہ کو قتل کروانے پر اکساتے۔ جب وہ اللہ کا بندہ قتل ہو جاتا تو پھر یہی علماء ابن الوقت اپنے کیے پر نادم ہوتے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ، حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ، حضرت امام مالکؒ، حضرت امام محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ الرحمہ ان سب کو اپنے اپنے وقت میں سزائیں دی گئیں۔ روحانی اماموں کو زہر سے یا پھر قتل کروایا گیا۔ کسی کو پتھروں سے مروایا گیا۔ اور کسی کو سولی پر لٹکایا گیا۔ کسی کو قید کروا کر مصیبتوں میں پھنسایا گیا۔ غرضیکہ ابن الوقت علماء اللہ کے بندوں سے نفرت، حسد، بغض، عداوت، عناد کینہ اور مخالفت رکھی۔ اور اللہ کے بندوں کے نشانات مٹانے میں مصروف عمل رہے۔ پھر بھی اللہ کے بندے وقتاً فوقتاً اس دنیا میں تشریف لاتے رہے۔ اور اپنی روحانیت سے عالم دنیا کو منور فرماتے رہے۔ ابن الوقت علماء ظاہری علم کے مالک ہوتے ہیں مگر اللہ کے بندے ظاہری اور باطنی دونوں کے مالک ہوتے ہیں۔ ان ہی اساتذہ سے علم حاصل کرنے کے بعد۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے مصداق ہو جاتے ہیں۔ اور مشاہدات ربانی اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور اسی کی پاداش میں ان کو سزا ملتی رہی ہے جن کو ابن الوقت علماء نہ دیکھ سکے۔ فرمان نبویؐ ہے:

اِتَّقُوْا مِنْ فِرَاسَتِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ۔	مومن (اللہ کے بندے) کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

Marfat.com

اللہ کے بندے علم ظاہری و باطنی حاصل کر کے مومن بن گئے۔ ابن الوقت علمار ظاہری علم حاصل کرنے کے بعد وقت کے محدّث، مولانا، عالم، مفتی و مفتی اعظم کہلائے (الا ماشاء اللہ) حضرت شیخ احمد فاروقی مجدّد الف ثانی سرہندیؒ کے خلاف بھی ابن الوقت علمار نے فتویٰ قتل دیا تھا۔ مگر نتیجہ وقت کے لوگوں کے سامنے آگیا۔ ان علمار نے بادشاہ جہانگیر کو خوش کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر وہ علمار ابن الوقت (علمار سوء) کے نام سے یاد کئے جانے لگے۔

راقم کی دِلی دعا ہے کہ خداوند قدوس ان علمار کو چشم بصیرت عطا فرمائے۔ جو مشاہدات ربّانی اللہ کے بندے اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں یہ علمار بھی دیکھ سکیں آمین۔

حضرت شیخ شہاب الدین ابو الحفص عمر سہروردیؒ کی شکایات سلطان صلاح الدین ایوبی کے گوش گذار کی گئیں۔ اس نے اپنے بیٹے الظاہر سلطان حلب کو لکھا کہ حضرت سہروردیؒ کو قتل کر دیا جائے۔ اس نے باپ کے حکم کی تعمیل کی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کے قتل کا حکم خود سلطان الظاہر نے دیا تھا۔

قتل : ۵۸۷ھ بعمر ۳۸ سال میں آپ قتل کئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ

دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت شہاب الدین ابو الحفص عمر سہروردیؒ کو جب علم ہوا۔ کہ علمار فقہار شہر حلب ان کے قتل کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ تو آپ نے سلطان الظاہر سے استدعا کی کہ ایک مکان میں مجھے قید کر دیا جائے۔ وہاں آپ کھانے پینے سے بالکل ہاتھ اٹھالیں یہاں تک کہ وفات پا جاؤں۔ چنانچہ سلطان الظاہر نے ایسا ہی کیا۔ لیکن ان دونوں واقعات میں صحیح اور قرین صواب پہلا واقعہ ہے یعنی سلطان صلاح الدین ایوبی تک آپ کی شکایات پہنچی۔ حلب کے فقہار نے آپ کے خلاف قتل کا فتویٰ دیا۔ اور سلطان الظاہر شہر حلب کے حکم سے آپ قتل کئے گئے۔

Marfat.com

حضرت سہروردیؒ کو حکمت قدمیہ سے بہت شغف تھا۔ چنانچہ وہ اس کے حقائق تک پہنچے۔ اور اس کے دقائق انہوں نے حاصل کئے۔ فارس اور یونان کے حکما کے اقوال کا خاص طور پر مطالعہ کیا اور خود بھی اس موضوع پر کتابیں لکھیں۔ اور رسائل تحریر کئے ان تصانیف میں حقائق عقلیہ پر آپ نے روشنی ڈالی۔ تعلیم صوفیا سے آپ نے بحث کی۔ اور انہیں ایک خاص رنگ میں پیش کیا۔ اذواق روحیہ کی کیفیتیں بیان کیں۔ آپ نے سلسلہ سہروردیہ کو غیر معمولی ترقی دی۔

رمز واشارہ : آپ نے اپنی کتابوں میں شرح و وضاحت کی بجائے رمز واشارہ پر اکتفا کیا۔ آپ نے ایسی وجدانی باتیں لکھیں۔ جن میں آپ کی تعلیم کے معانی پوشیدہ تھے۔ چنانچہ معاصرین میں سے بعض نے آپ کے عقیدہ اور ایمان پر جرح کی اور شک وشبہ کا اظہار کیا۔ چنانچہ آپ نے فقہا حلب کو اپنے قتل کی خود ترغیب دی۔ مشہور روایت ہے کہ آپ شہر حلب میں جب علم میں مشغول تھے تو آپ کے بارے میں لوگوں کی دو رائیں پائی جاتی تھیں ایک گروہ آپ سے بدظنی رکھتا تھا۔ دوسرا گروہ آپ سے عقیدت رکھتا تھا اور آپ کو کرامات میں سے سمجھتا تھا۔

شخصیت : آپ کی شخصیت اسلام کی حیات روحیہ کی تاریخ میں بہت زیادہ اہمیت اور عظمت رکھتی ہے۔ اس لیے نہیں کہ آپ بڑے صوفی تھے اور صوفیائے اولین کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ اس لیے بھی نہیں کہ آپ بڑے فلسفی تھے اور معاملات ومسائل پر خالص فلسفیانہ نقطہ نظر سے غور وفکر کے عادی تھے۔ بلکہ اس لیے کہ آپ کا مذہب ومسلک حکمت اشراق پر مبنی تھا۔ اور یہ وہ مذہب ہے جو تصوف اور فلسفہ کے مابین ایک خلیج کی طرح حائل تھا۔ چنانچہ خود آپ نے اس سلسلہ میں اپنی کیفیات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حکمۃ الاشراق : جن کتابوں نے مسلمانوں کی تاریخ فکر وروح پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ان میں "حکمۃ الاشراق" کا بہت بڑا حصہ ہے۔ یہ کتاب دو قسموں میں منقسم ہے۔

Marfat.com

پہلی قسم میں منطق اور استدلال سے مسائل ومعاملات پر بحث وگفتگو کی گئی ہے۔
دوسری قسم میں انوار الٰہی اور تجلیات ربانی کی روشنی میں معاملات ومسائل کا ذکر ہے
قسم ثانی پانچ مقالات پر مشتمل ہے۔

مقالہ اوّل : اس میں نور اور حقیقت پر بحث کی گئی ہے۔

مقالہ دوم : اس میں تربیت وجود پر گفتگو کی گئی ہے۔

مقالہ سوم : اس میں نور الانوار اور انوار قاہرہ کے موضوع پر گفتگو کی گئی ہے۔

مقالہ چہارم : تقسیم برازخ اور ان کی ہیئت وترکیب پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

مقالہ پنجم : مسئلہ نبوت، مسئلہ خواب اور مسئلہ حشر پر گفتگو کی گئی ہے۔

ان پانچ مقالات میں خواجہ سہروردیؒ نے رموز واشارات کی زبان میں گفتگو کی ہے

خواجہ سہروردی کا مذہب : آپ کا کیا مسلک ومذہب تھا۔ حکمت اشراق سے وہ کیا مراد لیتے تھے۔ ذات الٰہی کے صفات وافعال کی لذت اور معرفت علم کلام، فلسفہ اور تصوف میں مشترک ہے اور یہ لذت دو طریقوں سے حاصل ہوتی ہے۔ پہلا طریقہ فلسفہ اور استدلال عقلی کا ہے۔ دوسرا طریقہ ذوق روحی اور وجد صوفی کا ہے۔

جو لوگ پہلے طریقہ پر عامل ہیں وہ اسلام کی تعلیمات کو دلیل عقلی سے ثابت کرتے اور مانتے ہیں یہی حضرات متکلمین کہلاتے ہیں۔ اور جو لوگ صرف نظر عقلی کو کافی سمجھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو حکمائے مشائین کہلاتے ہیں۔

لیکن جو لوگ دوسرے طریقہ پر مائل ہیں۔ وہ اسلام کی تعلیمات کو مانتے ہیں اس کے نصوص اور احکام کی حسب موقع تاویل کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو صوفیا کہلاتے ہیں۔

اسی گروہ میں جو لوگ اس راستے سے ذرا ہٹ کر چلتے ہیں یعنی ذوق اور وجدان کو مقدم رکھتے ہیں یہ لوگ حکماء اشراقی کہلاتے ہیں۔

Marfat.com

اس تعریف کی روشنی میں حکمت اشراق ایک روحانی فلسفہ ہے اس مذہب کا قوام ذوق اور وجدان ہے۔ یہی خواجہ سہروردیؒ کا مذہب تھا۔

حکمائے مراتب : خواجہ سہروردیؒ کے نزدیک حکماء کے چند مراتب ہیں۔

۱۔ حکیم الٰہی : یہ لوگ الٰہیت میں بہت زیادہ غلو کرتے ہیں۔ صوفیاء میں ان لوگوں کی مثال حضرت ابویزید بسطامیؒ۔ سہل بن عبداللہ التستریؒ اور حسین بن منصور حلاجؒ وغیرہ اصحاب الٰہیت ہیں۔

۲۔ حکماء مشائین : یہ لوگ الٰہیت میں شغف نہیں رکھتے یہ لوگ ارسطو کے متبعین میں ہیں مثلاً فارابی اور ابن سینا وغیرہ۔

''امام شیرازی'' کا قول ہے وہ حکیم الٰہی جو الٰہیت سے بحث کرتا ہو اور اس مسئلہ میں اپنا خاص مسلک رکھتا ہو۔ خواجہ سہروردیؒ خود ہیں۔ اس میدان میں ان سے بڑا کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔ دوسری جگہ اس طرح ہے۔ کیونکہ اس کا علم ذوقی اور عقلی ہوتا ہے اس حکیم میں صفات الٰہیہ کا عنصر شامل ہوتا ہے۔ چنانچہ خواجہ سہروردیؒ اس کے بارے میں فرماتے ہیں ایسا امام متالہ ہے وہ ظاہر بھی ہوتا ہے اور مخفی بھی ہوتا ہے۔ اس کو عرف عام میں قطب کہتے ہیں اور یہی مملکت روحیہ کا صحیح معنی میں تاجدار ہوتا ہے۔

صحبت : آپ حضرات شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ کی صحبت میں رہے اور فیض حاصل کیا۔ ان کے علاوہ اور بہت سے مشائخوں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیض روحانی حاصل کیا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ جزیرہ عبادان میں بعض ابدالوں کے ساتھ رہے اور آپ نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات بھی کی تھی۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے آپ سے فرمایا تھا کہ تم عراق کے آخر مشہور ہونے والوں میں سے ہو۔ حضرت شیخ سعدالدین حمویؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے شیخ محی الدین ابن عربی کو کیسا پایا۔ انہوں نے فرمایا وہ ایک دریا موجیں مارنے والا ہے جس کی کوئی

Marfat.com

انتہا نہیں پھر اس نے پوچھا کہ آپ نے شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کو کیسا پایا۔ فرمایا اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو نور سہروردی کی پیشانی میں چمکتا ہے وہ دوسرا ہی ہے۔ شیخ شہاب الدینؒ اپنے وقت کے شیخ الشیوخ تھے ارباب طریقت سے ان کے پاس مسائل طریقت پوچھنے کے لیے آتے تھے۔

وفات یا قتل : آپ کا ۶۳۳ھ میں انتقال ہوا (۵۸۷ھ میں قتل کئے گئے) یا واقعہ گذشتہ آپ کو سلطان الظاہر نے شہر حلب میں ۵۸۷ھ میں قتل کیا (شہید ہوئے)

سلسلہ طریقت : شیخ شہاب الدین ابوالحفص عمر سہروردیؒ۔ شیخ ابونجیب ضیاء الدین سہروردیؒ۔ شیخ وجیہ الدین سہروردی۔ شیخ ابو محمد بن شیخ عبداللہؒ۔ شیخ ابواحمد دنیوریؒ۔ شیخ ابواسحٰق شامیؒ۔ خواجہ ممشاد علی دنیوریؒ۔ شیخ جنید بغدادیؒ۔ شیخ سری سقطیؒ۔ شیخ معروف کرخیؒ۔ شیخ داؤد طائیؒ۔ خواجہ حبیب عجمیؒ الخ

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر تھی مشہور خلفاء۔ شیخ نورالدین مبارک غزنویؒ۔ شیخ ضیاء الدین رومیؒ۔ قاضی حمیدالدین ناگوریؒ۔

شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ انہوں نے سلسلہ سہروردیہ کو ہندوستان میں غیر معمولی ترقی دی۔ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ (قرآن مجید)

Marfat.com

(۸)

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی بہاؤالدین زکریا کنیت ابو محمد ابوالبرکات تھی۔

حالات : آپ کے والد کا نام وجیہ الدینؒ اور دادا کا نام سیّد کمال الدین علیؒ تھا۔ جو خاندان قریش میں تھے۔ حضرت کمال الدین علی شاہؒ پہلے مکہ معظمہ سے خوارزم آئے۔ اور وہاں سے ملتان تشریف لائے۔ آپ کے نانا مولانا حسام الدین ترمذیؒ منگولوں کے حملے میں وطن چھوڑ کر ہندوستان تشریف لے آئے اور مقام کوٹ کروڑ مضافات ملتان میں سکونت اختیار کی۔ حضرت کمال الدین شاہؒ نے اپنے صاحبزادے شیخ وجیہ الدینؒ کی شادی مولانا حسام الدین ترمذیؒ کی صاحبزادی سے کی۔

ولادت : آپ کی ولادت باسعادت ۵۶۲ھ مقام کوٹ کروڑ علاقہ ملتان میں ہوئی۔

سلسلۂ نسب : شیخ بہاؤالدین زکریا بن شیخ محمد غوث وجیہ الدین بن شیخ ابابکر کمال الدین بن شیخ علاؤالدین بن سلطان محمد حسن بن سلطان عبداللہ بن سلطان علی حسین بن سلطان خذیمہ بن امیر عالم بن تاج الدین بن مطرقہ بن عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن بن ہبار (عیاز) بن اسد بن مطلب بن اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب (ریاض الانباب ص ۶۳)

بچپن : آپ بچپن ہی میں ہوشیار تھے۔ کھیل کود سے نفرت تھی۔ اور عجیب و غریب باتیں کیا کرتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ اور والد ماجد سُن کر ہنسی سے خاموش ہو جاتے۔ آپ کی عمر مبارک ابھی بارہ سال کی ہوئی تھی کہ آپ کے والد ماجد کا سایہ شفقت سر سے اٹھ گیا۔

Marfat.com

تعلیم : آپ اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد خراسان چلے گئے۔ سات برس تک علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی پھر آپ بخارا پہنچے یہاں بھی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بہت سے بزرگوں کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ پھر حرمین شریفین حاضر ہوئے حج و زیارت سے مشرف ہوئے۔ پانچ سال تک مدینہ منورہ شیخ کمال الدین محمد یمانیؒ محدّث سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ شیخ کمال الدین محمدؒ نے ترپن سال تک خادم کی حیثیت سے حرم نبوی کی خدمت کی تھی۔ حدیث کی تعلیم کے بعد شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ نے روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کے لیے مجاہدہ شروع شروع کیا پھر وہاں سے بیت المقدس پہنچے اور مسجد اقصیٰ اور انبیاء علیہم السلام کی مقابر کی زیارت سے مشرف ہوئے وہاں سے بغداد تشریف لائے سلسلہ طریقت سہروردی ہے آپ کی وجہ سے ہندوستان میں اس سلسلہ کو شہرت ہوئی۔

بیعت : آپ نے بغداد میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ کی زبانی فوائد الفواد میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ اپنے مرشد پاک کے پاس صرف سترہ دن ٹھہرے تھے کہ انہیں روحانی نعمتیں اور خرقہ خلافت مل گیا۔ دوسرے مریدوں نے حضرت شیخ شہاب الدینؒ سے شکایت کی کہ ہم سالہا سال سے ریاضیتوں اور مجاہدوں میں مشغول ہیں۔ اور ابھی تک خلافت سے مشرف نہیں ہوئے۔ لیکن یہ ہندوستانی چند روز ہی میں آپ سے خلافت سے سرفراز ہو گیا۔ شیخ شہاب الدینؒ نے فرمایا۔ کہ تم لوگ گیلی لکڑیاں لے کر آئے تھے جن میں آگ دیر میں لگتی ہے اور بہاؤالدین زکریاؒ خشک لکڑیاں لایا تھا جنہوں نے فوراً آگ پکڑ لی۔

سلسلہ طریقت : حضرت بہاؤالدین زکریاؒ ملتانی۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ شیخ ابو نجیب ضیاء الدین سہروردیؒ۔ شیخ وجیہ الدین سہروردیؒ۔ شیخ ابو احمد بن شیخ عبداللہؒ۔ شیخ ابو احمد دینوریؒ۔ شیخ ممشاد علی دینوریؒ الخ۔

Marfat.com

ملتان واپسی : خرقہ خلافت سے سرفراز کے بعد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کو حکم دیا۔ کہ ملتان جاکر رشد و ہدایت کے نور کو عام کریں چنانچہ آپ اپنے شیخ کے حکم کے مطابق ملتان کے لیے روانہ ہونے لگے تو حضرت شیخ جلال الدین تبریزیؒ بھی جو اس وقت وہاں مقیم تھے۔ انتہائے محبت میں حضرت شیخ شہاب الدینؒ سے اجازت لے کر آپ کے ساتھ ہو گئے۔ جب یہ دونوں بزرگ نیشاپور پہنچے۔ تو شیخ جلال الدین تبریزیؒ حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ کی ملاقات کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ ملاقات کے بعد جب واپس ہوئے تو حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ نے ان سے پوچھا۔ کہیے آج کی ملاقاتوں میں کس درویش کو سب سے بہتر پایا۔ جواب ملا شیخ فریدالدین عطارؒ کو حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ نے اُن سے پوچھا کہ اُن سے کیا صحبت رہی جواب ملا کہ انہوں نے مجھے ملتے ہی پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں ؟ میں نے جواب دیا کہ ہم بغداد سے آرہے ہیں۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ وہاں کون درویش حق میں مشغول ہے ؟ میں خاموش رہا۔ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ نے فرمایا کہ تم نے اپنے پیر و مرشد کا نام کیوں نہ لیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس وقت شیخ فریدالدین عطارؒ کی عظمت میرے دل میں اس قدر بیٹھی ہوئی تھی کہ میں شیخ شہاب الدینؒ کو بھول گیا یہ سُن کر حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کو رنج ہوا۔ اور آپ حضرت جلال الدین تبریزیؒ سے علیٰحدہ ہو کر ملتان تشریف لے آئے۔ اور حضرت جلال الدین تبریزیؒ شمالی ہندوستان کے راستے بنگال چلے گئے۔

رُشد و ہدایت : ملتان میں واپس آنے کے بعد آپ نے اصلاح و تربیت کا کام بڑے پیمانہ پر انجام دیا اور آپ کے فیوض و برکات سے سارا ہندوستان منوّر ہو گیا۔ ملتان سندھ اور بلوچستان کے علاقے کو تو آپ کی روحانی سلطنت کہا جاتا تھا۔ تلاوت قرآن مجید سے آپ کو غیر معمولی شغف تھا۔

ایک دفعہ آپ نے اپنے خلفاء سے کہا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو دو رکعت نماز

Marfat.com

کی نیت باندھے اور ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کرے اور چار پارے اور پڑھے۔ آپ کی یہ بات سُن کر سب خاموش رہے اور کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ پھر آپ خود ہی نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز کی نیت باندھ کر پہلی رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کیا اور چار پارے مزید پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھی۔

آپ کی عادت مبارک تھی کہ تہجد کی نماز کی سنتوں تک پورا قرآن مجید ختم کر لیتے تھے حضرت شیخ نظام الدین محبوب الہٰیؒ سے منقول ہے کہ بابا فرید الدین گنج شکرؒ کثرت سے روزے رکھے تھے۔ اگر آپ کو بخار بھی ہو جاتا تب بھی روزہ نہ چھوڑتے۔ اور حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ روزے کم رکھتے تھے۔ لیکن طاعت اور عبادت بہت کرتے تھے اور یہ آیت بہت پڑھتے تھے۔ یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۝

آپ کی فیاضی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے مریدوں نے ایک نذر مانی تھی۔ اور ان کی طرف سے خواجہ فخر الدین گیلانیؒ یہ نقد رقم جواہر لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مجموعی رقم چاندی کے ستر لاکھ ٹنکے ہوتے تھے۔ آپ نے یہ رقم قبول کر لی مگر تین دن کے اندر یہ تمام رقم فقراء و مساکین میں تقسیم کر دی۔ مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ آپ ہمیشہ مسافروں محتاجوں مہمانوں اور درویشوں کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے تھے۔ حلم و بردباری میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔

بیعت لیتے وقت نصیحت: آپ جب کسی کو اپنے حلقہ ارادت میں داخل فرماتے۔ تو بیعت لیتے وقت اُس کو چند نصیحتیں فرماتے جب تم مجھ سے بیعت کر رہے ہو۔ اور مجھے اپنا پیر و مرشد بنا رہے ہو تو تمہیں لازم ہے کہ اب اور کسی دروازے پر نہ جاؤ صرف ایک دروازے کو مضبوطی سے پکڑو۔ اگر تم نے میری اس نصیحت پر عمل کیا تو منزل مقصود دور نہیں کہ تم اپنی منزل کو جلدی پا لو گے (پھر آپ بیعت فرماتے) اور پابندی شریعت صوم و صلوٰۃ کی تلقین فرماتے کیونکہ نماز ہی سے روحانیت شروع ہوتی۔ اور نماز ہی مومن کی معراج ہے۔

Marfat.com

وفات : آپ کا ملتان میں بتاریخ ۷، صفر ۶۶۱ھ بعمر ۹۵ سال انتقال ہوا۔ مگر تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔

حضرت نظام الدین محبوب الہیؒ نے فرمایا کہ ایک بزرگ صورت شخص ظاہر ہوئے۔ اور ایک لفافہ آپ کے صاحبزادے شیخ صدرالدینؒ کو دیا اور کہا کہ یہ لفافہ اپنے والد مکرم کو دے کر باہر آئے تو دیکھا کہ قاصد جا چکا ہے۔ خط پڑھتے ہی شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کی روح قفس عنصری سے پرواز ہوگئی۔ اور آواز آئی دوست بدوست رسید۔

یہ آواز سنتے ہی شیخ صدرالدینؒ حجرے میں گئے۔ دیکھا کہ آپ وصال فرما چکے تھے۔

مزار : آپ کا مزار ملتان میں قلعہ کے پاس مرجع خلائق زیارت گاہ خاص وعام ہے

اولاد : آپ کے صاحبزادے شیخ صدرالدینؒ آپ کے وصال کے بعد مسند خلافت ہوئے۔

خلفاء : شیخ عثمان مروندیؒ (لعل شہباز قلندر) شیخ صدرالدین عارفؒ (صاحبزادہ) شیخ رکن الدین ابوالفتحؒ (شاہ رکن عالم) (پوتا) حضرت جلال الدین بخاری سرخؒ۔ شیخ حسن افغانیؒ۔ شیخ فخرالدین عراقیؒ۔ شیخ جمال خندانؒ۔ سید صدرالدین احمد بن نجم الدین ہرویؒ شیخ نجیب الدین برغشؒ۔

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے (اقبالؒ)

Marfat.com

(۹)

حضرت مخدوم شیخ عثمان مرَوندی لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی عثمان تھا۔ لعل، شہباز قلندر لقب آپ کے مرشد نے عطار کئے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام سید کبیر ہے۔ آپ حضرت امام جعفر صادقؓ کی اولاد سے ہیں

سلسلہ نسب : حضرت عثمان مروندی بن سید کبیر بن شمس الدین بن نور شاہ بن محمود شاہ بن احمد شاہ بن ہادی شاہ بن مہدی شاہ بن منتخب باللہ بن غالب الدین بن سیّد منصور بن اسمٰعیل بن امام محمد بن امام جعفر صادقؓ الخ۔

وطن : آپ کے آباؤ اجداد کا وطن مروند ہے جس کو مہمند بھی کہتے ہیں یہ مقام ہرات کے قریب افغانستان میں ہے۔

ولادت : آپ کی ولادت باسعادت ۵۷۳ھ میں مقام مروند میں ہوئی (افغانستان)

تعلیم : آپ نے تعلیم دینی مقام مروند میں حاصل کی۔ آپ بچپن میں نیک خصال کے حامل تھے۔ اور آپ بہت ہی ذہین تھے جو بھی پڑھتے ازبر فرما لیتے۔ آپ نے دینی تعلیم مکمل کی۔

بیعت : آپ نے حضرت بابا ابراہیمؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ان سے شرف بیعت ہوئے اور ایک سال کی مختلف مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خلافت حاصل کی۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ نے شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کے خلیفہ اکبر تھے۔ اور ان کو آپ سے بے حد محبت تھی (کامل مرید تھے)۔ آپ نے شیخ منصورؒ کی خدمت میں کچھ دن گذارے۔ اس وقت آپ عالم شباب میں تھے ان سے بھی فیض حاصل کیا۔

سیاحت : آپ نے روحانی کسب و کمال کے لیے ہندوستان کے بڑے بڑے

Marfat.com

شہروں میں گھومتے رہے اور مختلف بزرگوں کی صحبتوں سے مستفیض ہوئے۔ جن میں حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ۔ شیخ صدرالدین عارفؒ۔ شیخ فریدالدین گنج شکرؒ۔ حضرت جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاںؒ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ ان سے فیض روحانی حاصل کیا۔

سلسلہ طریقت : شیخ عثمان مروندیؒ (لعل شہباز قلندر) حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ۔ شیخ۔ شیخ ابو نجیب ضیاء الدین سہروریؒ۔ شیخ وجیہ الدین سہروردیؒ الخ۔

عقیدت : سلطان غیاث الدین بلبن کا بیٹا سلطان محمد خاں شہیدؒ آپ کا بے حد معتقد تھا۔ خاں شہید کی آرزو تھی کہ آپ ملتان میں قیام فرمادیں آپ کے لیے خانقاہ تعمیر کرادی جائے گی۔ مگر آپ نے ملتان میں قیام کرنا پسند نہ فرمایا۔ کبھی کبھی خاں شہید کے پاس جاتے۔ اور شیخ صدرالدین عارف بن بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کی مجلس میں سماع میں شریک ہو جاتے۔

سندھ میں آمد : آپ سیر و سیاحت کرتے ہوئے۔ حضرت شاہ بو علی قلندرؒ پانی پتیؒ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ انہوں نے فرمایا ہند میں تین سو قلندر موجود ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ سندھ تشریف لے جاویں۔ ان کے مشورہ سے سندھ میں پہنچ کر سیوستان (سیون) میں قیام فرمایا۔

پہلی کرامت : اتفاقاً سیوستان میں آکر آپ جس محلہ میں مقیم ہوئے۔ وہ محلہ بازاری عورتوں کا تھا آپ کی تشریف آوری کا پہلا یہ اثر ہوا۔ کہ اس محلہ میں زناکاری اور فحاشی کا بازار سرد پڑ گیا۔ نیکی اور پرہیز گاری کی طرف لوگوں کے دل مائل ہونے لگے اور زانیہ عورتوں نے آپ کے دست پر توبہ کر لی۔ اور بگڑے ہوئے لوگوں کو راہ ہدایت پر لگایا ان کے اخلاق کو سنوارا۔ اور لوگوں کے دلوں میں نیکی و سچائی اور محبت کی لگن پیدا کر دی۔ اور ان کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے رہنا سکھایا۔ آہستہ آہستہ وہ

Marfat.com

لوگ آپ سے مانوس ہونا شروع ہو گئے۔ اور کبھی کبھی آپ کے پاس بیٹھتے۔ اور آپ ان کو راہ حق تبلیغ فرماتے۔ آپ کی زبان مبارک اتنی پُر تاثیر تھی۔ جو آدمی بھی ایک لمحہ آپ کے پاس بیٹھ جاتا۔ آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ آپ تقریباً چھ سال تک سیبوستان میں رہ کر تبلیغ اسلام کو پھیلاتے رہے۔ اور ہزاروں انسانوں نے آپ سے راہ ہدایت پائی۔ اور بہت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا رشتہ اللہ سے جوڑا۔

جذب و سُکر : آخر عمر میں آپ پر جذب و سکر کی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ اور قلندریہ شرب اختیار کر لیا تھا۔ آپ کے قلندروں کو شہبازیہ کہتے ہیں۔ آپ کا سلسلہ طریقت سہروردیہ تھا۔

شاعری : آپ کو شعر و سخن سے بھی دلچسپی تھی۔ عثمان تخلص فرماتے تھے ؎

زعشق دوست ہر ساعت دردن نامی رقصم — گہے بر خاک سی غلطم گہے بر خار می رقصم
بیا اے مطرب مجلس سماع ذوق را دردہ — کہ من از شادی وصلش قلندر وار می رقصم
شد بدنام اور عشقش بیا اے پارسا اکنوں — نمی ترسم ز رسوائی بہر بازار می رقصم !
مرا خلقے ہمی گوید گدا چیزیں چہ می رقصم — بدل داریم اسرارے از آں اسرار می رقصم
منم عثمان مروندی کہ یار خواجہ منصورم — ملامت می کند خلقے و من بر وار می رقصم

وفات : آپ نے ۲۱ رشعبان ۶۷۳ھ مطابق ۱۲۷۴ء بعمر ۹۷ سال سیون (سندھ) میں انتقال ہوا۔

مزار : آپ کا مزار سیون میں مرجع خلائق ہے۔ فیروز شاہ تغلق کی حکومت میں ملک رکن الدین عرف اختیار الدین والئے سیبوستان نے آپ کے مزار کو تعمیر کیا۔ اس کے ۹۹۳ھ میں ترخانی خاندان کے آخری بادشاہ مرزا جانی بیگ ترخانی نے مزار کی توسیع و ترمیم کرائی پھر ۱۰۰۹ھ میں مرزا جانی بیگ ترخانی کے بیٹے مرزا غازی بیگ نے اپنی صوبہ داری کے زمانہ میں اس میں دوبارہ ترمیم کی۔

Marfat.com

(۱۰)

حضرت جلال الدین منیر شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (جلال الدین سُرخ)

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد جلال الدین اور لقب جلال الدین سرخ تھا۔ والد ماجد کا نام سید ابوالموید علی تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ سلطان محمود بادشاہ توران کی صاحبزادی تھیں۔

سلسلہ نسب : حضرت سید جلال الدین منیرؒ بن ابوالموید علی بن سیّد جعفر بن سیّد محمد بن سیّد محمود بن سیّد احمد بن سید عبداللہ بن سید علی اصغر بن سید جعفر ثانی بن امام علی نقیؒ الخ۔

ولادت : آپ کی ولادت باسعادت ۵۹۰ھ میں مقام اُوچ بخاری سادات میں ہوئی۔

بچپن : آپ بچپن ہی میں نیک خصال تھے کھیل کود سے بے رغبتی تھی۔ آپ کی پیشانی مبارک سے آثار ولائت نمایاں تھے۔ اور پڑھائی کی جانب آپ کی طبیعت مائل رہتی تھی آپ ہونہار تھے۔

بزرگی وعظمت : آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم باعمل اور بزرگ تھے۔ اور روحانیت میں خاص مقام تھا۔

آمد بھکر : آپ بخارا سے پہلے بھکر تشریف لائے اور وہاں سکونت اختیار کی۔ آپ کا سلسلہ طریقت سہروردیہ ہے۔

بیعت : آپ نے ملتان میں شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کے مرشد نے جلال سرخ کا لقب عطا فرمایا ۱ شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ ۲ شیخ فرید الدین گنج شکرؒ ۳ سیّد عثمان مروندی لعل شہباز قلندرؒ ۴ سیّد جلال فیر شاہ بخاری سرخ پوشؒ یہ

Marfat.com

بزرگ آپس میں چار یار کہلاتے ہیں۔

سلسلہ طریقت : سیّد جلال الدین منیر بخاریؒ۔ شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ۔ شیخ ابو نجیب ضیاء الدین سہروردیؒ۔ شیخ وجیہ الدین سہروردیؒ الخ

شادی : بھکر کے قیام کے دوران ایک مشہور بزرگ وامیر سیّد بدرالدین بن سیّد صدرالدین خطیب اور اعلیٰ صفات سے متصف تھے۔ کی چھوٹی صاحبزادی سے نکاح ہوا۔ یہ شادی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی۔ حضرت سیّد بدرالدینؒ کو خواب میں حکم ہوا تھا۔ کہ اس چھوٹی لڑکی کی شادی جلال الدین سرخؒ سے کر دی جائے حضرت سیّد بدرالدینؒ زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نواز ے گئے۔

ترکِ وطن : آپ خویش واقارب کے رشک وحسد کی بنا پر بھکر سے اُوچ تشریف لے گئے اور دیوگڑھ میں آباد ہوئے۔ وہاں ایک محلہ بخاریاں آباد کیا۔ آپ کی بدولت اُوچ میں اسلام کی غیر معمولی اشاعت ہوئی۔ وہاں کے راجے نے آپ کی مخالفت کی اور بالآخر ریاست سے ہاتھ دھونے پڑے۔ اور یہ شہر اسلام کا مرکز بنا آپ نے شہر جھنگ سیالاں کی بنیاد رکھی۔ اور بہت دنوں تک مغربی پنجاب میں اعلائے کلمۃ الحق اور تبلیغ اسلام فرماتے رہے۔ اور آپ کی کوششوں سے راجپوتوں کے کئی قبیلوں نے اسلام قبول کیا۔

وفات : آپ نے بتاریخ ۱۹ جمادی الاول ۶۹۰ھ مقام اوچ میں بعمر ۹۸ سال وصال فرمایا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

اولاد : آپ کے چار صاحبزادے تھے۔

(۱) سیّد علیؒ (۲) سید جعفرؒ (۳) سیّد محمد غوثؒ

(۴) سید احمد کبیرؒ۔ سیّد احمد کبیرؒ کے دو صاحبزادے تھے ۱۔ سیّد جلال الدین بخاریؒ (مخدوم جہانیاں جہاں گشت) ۲۔ سیّد راجو قتالؒ آفتاب ولائت تھے۔

Marfat.com

(۱۱)

حضرت صدرالدین عارف رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی صدرالدین اور عارف لقب تھا۔ والد ماجد کا نام شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۶۱۲ھ مقام ملتان میں ہوئی۔

سلسلہ نسب : شیخ صدرالدین عارفؒ بن شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ بن شیخ وجیہ الدینؒ بن ابابکر کمال الدین علی شاہ الخ ہبار (عیاز) بن اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب سے جاملتا ہے (مطلب اور فاطمہؓ بنت اسد دونوں بہن بھائی ہیں) حضرت فاطمہؓ بنت اسدؓ حضرت علی المرتضیٰؓ کی والدہ ماجدہ ہیں۔

بچپن : آپ بچپن میں نیک اوصاف کے مالک تھے آپ کی پیشانی سے نور ولائت نمایاں تھے۔

تعلیم : آپ نے ابتداء سے انتہاء تک تعلیم ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد سے تکمیل کی۔ اور اپنے زمانہ میں جلیل القدر شیوخ میں شمار ہوتے تھے اور جلیل القدر عالم دین تھے۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کا سلسلہ طریقت سُہروردیہ تھا۔

سلسلہ طریقت : شیخ صدرالدین عارفؒ شیخ بہاؤالدینؒ۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ۔ شیخ ابونجیب ضیاء الدین سہروردیؒ۔ شیخ وجیہ الدین سہروردیؒ الخ

مسند سجادگی : آپ اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد مسند سجادگی ہوئے اور

Marfat.com

رشد وہدایت میں مصروف ہوئے اور آپ نے اصلاح وتربیت کا کام بڑے پیمانے پر انجام دیا۔ اور آپ نے فیض اور برکات سے اہلِ ملتان اور اردگرد کے لوگوں کو مستفیض کیا۔

آپ جب قرآن مجید کی تلاوت فرماتے نئے نئے عوارف بیان فرماتے۔ اسی وجہ سے آپ کو عارف کا لقب ملا۔ صاحب کشف وکرامات تھے۔

دولت سے بے نیازی: آپ کو اپنے والد ماجد کے ترکے میں سات لاکھ ٹنکے ملے لیکن آپ نے یہ سب کی سب رقم غرباء اور فقراء میں تقسیم کر دی کسی نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کے والد ماجد اپنے خزانے میں اس قدر رقم جمع رکھتے تھے۔ اور اسے آہستہ آہستہ خرچ کرنا پسند کرتے تھے۔ مگر آپ نے ایک ہی روز میں یہ تمام دولت خرچ کر دی حضرت شیخ صدرالدین عارفؒ نے اس کو مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ میرے والد ماجد دنیا پر غالب تھے۔ اس لیے ان کو اتنی دولت جمع ہونے پر بھی دنیا سے کوئی خطرہ نہ تھا۔ لیکن میں اس بلند مرتبے پر فائز نہیں ہوں۔ اس لیے میں ڈرتا ہوں کہ دنیا کی دلفریبیوں میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ اس لیے میں نے یہ ساری دولت اپنے سے جدا کر دی تاکہ قطعی طور پر یکسوئی ہو کر یادِ الٰہی میں مشغول ہو جاؤں۔

شیخ رکن الدین فردوسیؒ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ دہلی سے ملتان آیا اور میں شیخ صدرالدین عارفؒ سے بھی ملنے گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے پاس بہت سے علماء اور فقراء موجود تھے تھوڑی دیر بعد کھانے کا وقت آگیا۔ اس پر تکلف دسترخوان کو دیکھ کر شاہی دسترخوان کا گمان ہوتا تھا۔ میں اگرچہ ایام بیض کے روزے رکھ رہا تھا۔ مگر تبرکاً کھانے میں شریک ہو گیا شیخ صدرالدین عارفؒ نے مجھے اپنے قریب بٹھالیا۔ میں نے آپنے میزبان کے اصرار پر روزہ تو افطار کر لیا۔ مگر اس کشمکش میں تھا کہ صرف چکھنے پر اکتفا کروں یا کچھ کھالوں۔ آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جو شخص باطنی حرارت سے کھانے سے نور بنا کر حق تک پہنچا سکے اس کے لیے کم کھانے کی پابندی

Marfat.com

ضروری نہیں۔

وصیت : آپ اپنے مریدوں کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میرا قلعہ ہے جو اس قلعے میں داخل ہو گیا۔ وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔ اور اس قلعے میں آنے کے تین طریقے ہیں ظاہر، باطن اور حقیقت۔

۱۔ ظاہر یہ ہے کہ بندہ خوف اور امید سوائے خدا کے کسی سے نہ رکھے اگر تمام لوگ اس کے دشمن ہو جائیں تو اس سے فکر مند نہ ہو۔ اور اگر تمام لوگ اس کے دوست ہو جائیں۔ تو اس سے خوش نہ ہو کیونکہ خدا کے حکم کے بغیر کوئی نفع نقصان اور خیر و شر اس کو نہیں پہنچا سکتا کیونکہ قرآن مجید میں ہے۔ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۝

۲۔ باطن یہ ہے کہ آدمی کو اس کا یقین ہو کہ موت سے پہلے اس دنیائے فانی جو کچھ اس کو پیش آتا ہے وہ آنی و فانی ہے اور خداوند قدوس کا قلم اس کے فانی ہونے پر چل چکا ہے۔ كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ۝

۳۔ حقیقت یہ ہے کہ آدمی کے دل میں نہ جنت کی آرزو ہو، نہ دوزخ کا خوف، صرف اللہ ہی اللہ ہو۔ جب آدمی کے دل میں یہ سچائی جاگزین ہو جاتی ہے تو فردوس بریں کے قریب اور دوزخ سے دور ہو جاتا ہے بلکہ قرب خداوندی حاصل ہو جاتی ہے۔ مستجاب الدعا اور لوگوں میں بے حد مقبول ہو جاتا ہے۔

اٹھارہ سال تک آپ اپنے والد ماجد کی مسند خلافت پر رشد و ہدائت اور مریدوں کی اصلاح و تربیت اور تبلیغ میں مصروف رہے۔ اور مخلوق خدا کو اپنی عنایتوں سے مستفیض فرماتے رہے۔ آخر وہ وقت بھی آگیا۔ کہ جس تبلیغ روحانی و ظاہری کے لیے آپ تشریف لائے تھے وہ مکمل ہو گئی۔

Marfat.com

وفات: آپ کا ۲۳ ذوالحجہ ۶۸۴ھ ملتان میں انتقال ہوا۔ اور سن وفات میں اختلاف ہے۔

مدفن: آپ کو اپنے والد ماجد شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے پہلو میں دفن کیا گیا مرجع خلائق ہے۔

خلفاء: ۱ شیخ احمد بن محمد المعروف معشوق قندہاریؒ ۲ شیخ حسام الدین ملتانیؒ ۳ شیخ صلاح الدین درویشؒ ۴ شیخ علاؤالدین خجندی ملتانیؒ ۵ شیخ جمال خندانؒ۔

نامور مشہوران پانچ خلفاء کے مختصر حالات لکھے جاتے ہیں۔

ارشاد گرامی: آپ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد ہر روز دوبار قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ جب قرآن مجید نماز میں پڑھتے تو کثرت سے روتے تھے۔ بعض دفعہ آواز بلند ہو جایا کرتی تھی۔

(۱۲)

حضرت شیخ احمد بن محمد المعروف بہ شیخ احمد معشوق قندہاریؒ

نام: آپ کا اسم گرامی شیخ احمد بن محمد قندہاری تھا۔ اور شیخ احمد معشوق آپ کا لقب ہے۔

پیدائش: آپ کی پیدائش قندہار (افغانستان) میں ہوئی اور والد ماجد کا نام محمد قندہاریؒ تھا۔

حالات: آپ قندہار کے رہنے والے تھے اور باپ بیٹا قندہار میں تجارت کرتے تھے۔ کوچہ تصوف میں آنے سے پہلے دولت کی فراوانی کی وجہ سے شیخ احمد عیش و عشرت میں مشغول رہے تھے اور شراب کے اس قدر عادی تھے۔ کہ ایک لمحہ بھی بغیر بادہ و ساغر کے بسر نہ ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ شیخ احمد تجارت کے سلسلہ میں ملتان آئے اور بازار میں ایک دوکان کرایہ پر لے کر اپنا کاروبار شروع کیا اتفاق سے ادھر سے شیخ صدرالدین عارفؒ گذرے۔ آپ کی نظر اس پر پڑی جب آپ اپنی خانقاہ میں پہنچے۔

Marfat.com

تو آپ نے شیخ احمدؒ کو اپنے خادم کے ذریعہ بلوایا۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو گرمی کا موسم تھا۔ شیخ صدرالدین عارفؒ کے لیے شربت لایا گیا۔ آپ نے اس میں تھوڑا سا شربت پی کر شیخ احمدؒ کو دیا۔ شربت پینے کے بعد ان پر عجیب کیفیت طاری ہو گئی دوکان پر جا کر تمام مال فقرا میں تقسیم کر دیا۔

بیعت : شیخ صدرالدین عارفؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوئے اور اپنے پیر و مرشد کی خانقاہ میں مجاہدوں اور ریاضتوں میں مشغول ہو گئے۔ استغراق کا یہ عالم تھا کہ سات سال تک ایک کرتے اور ایک تہہ بند میں گذارے۔ اور اپنے پیر و مرشد سے تربیت پاتے رہے۔ دنیا کی شراب کا نشہ ختم ہو گیا۔ اب آنکھوں کی مے سے ہر وقت مخمور رہنے لگے کیونکہ یہ مے مرشد نے آنکھوں سے پلائی تھی۔

چلّہ : خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں۔ ایک رات چلّہ کرنے (شیخ احمد) باہر آئے سردی کا موسم تھا بہتے ہوئے پانی میں جا کر کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا یا الٰہی میں اس وقت اس جگہ سے باہر نہیں نکلوں گا جب تک مجھے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ میں کیا ہوں۔ غیب سے ندا آئی! کہ تمہاری وجہ سے بہت سے لوگ دوزخ سے محفوظ رہیں گے۔ آپ نے کہا صرف اس بات پر اکتفا نہیں کر سکتا۔ آواز آئی کہ قیامت کے دن تمہاری عنائت کی وجہ سے بہت سے لوگ بہشت میں جائیں گے۔ شیخ احمدؒ نے کہا کہ میری اس سے بھی تسلّی نہیں ہوئی میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میں کیا ہوں ؟ ندا آئی کہ تمام درویش اور عارف میرے عاشق ہیں تم ہمارے معشوق ہو! یہ سُن کر شیخ احمدؒ پانی سے باہر آ گئے۔ اور شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں جو شخص آپ سے ملتا۔ السلام علیکم یا شیخ احمد "معشوق" کہتا۔ آپ کا سلسلہ سُہروردیہ ہے۔

سلسلہ طریقت : شیخ احمد بن محمد المعروف بہ شیخ احمد معشوق قندہاریؒ۔ شیخ صدرالدین عارف ملتانیؒ۔ شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ۔ شیخ شہاب الدین سُہروردیؒ۔

Marfat.com

شیخ ابو نجیب ضیاء الدین سُہروردیؒ الخ

دلگداز واقعہ : حضرت نظام الدین اولیاءؒ اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد زار و قطار رونے لگے۔ کسی شخص نے اس مجلس میں کہا کہ میں نے سنا ہے کہ شیخ احمدؒ نماز نہیں پڑھتے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب ان سے کہا جاتا۔ کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے تو کہتے نماز پڑھوں گا۔ مگر سورہ فاتحہ نہیں پڑھوں گا۔ پھر اس پر کہا جاتا کہ بغیر سورہ فاتحہ کے نماز درست نہ ہو گی۔ جب ان سے اصرار کیا جاتا تو فرماتے کہ سورہ فاتحہ پڑھوں گا مگر اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ نہ پڑھوں گا۔ پھر ان سے کہا جاتا کہ اس کے بغیر سورہ فاتحہ درست نہ ہو گی اور نہ ہی نماز صحیح ہو گی۔ اب بحث و تمحیص کے بعد وہ نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ پر پہنچتے تو ان کے ہر بال (بُن مُو) کی جڑ سے خون جاری ہو جاتا۔ بعض دفعہ نماز مکمل کرتے اور بعض دفعہ نماز توڑ دیتے۔ اور حاضرین سے فرماتے کہ ایسی حالت میں نماز کیسے جائز ہے۔

نماز کا مقام : فرمان الٰہی :

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝

بے شک مومن نجات پا گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ سے ڈر گئے)

حدیث :

تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کر جیسا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے۔

الصلوٰۃ معراج المومن — نماز مومن کی معراج ہے۔

ابتدائی قاعدہ روحانیت نماز ہے اور آخری منزل بھی نماز ہی ہے۔ اسی لیے خدا وند قدوس نے دن میں پانچ وقت مختص فرمائے ہیں۔ اور قرآن مجید میں نماز کی تاکید

Marfat.com

کے متعلق ساڑھے سات سو مرتبہ حکم فرمایا ہے۔ محشر کے دن پہلا پرچہ امتحان نماز ہی کا ہے۔ کیونکہ نماز ہر حالت میں فرض عین ہے۔ ماسوائے بے ہوشی کے یا فاتر العقل یا مجذوب کے۔ بیماری کی حالت میں اگر مریض کھڑا نہیں ہو سکتا تو بیٹھ کر اگر بیٹھ نہیں سکتا تو لیٹ کر بلکہ اشارہ سے بھی نماز ادا کر سکتا ہے۔ نماز ایک مقدس فریضہ ہے جو تندرستی اور بیماری میں معاف نہیں ہوتا۔ جو شخص نماز کے معاملے میں سستی کرتا ہے یا عمداً نہیں پڑھتا وہ اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا خداوند کریم ہم سب کو نماز ادا کرنے کی نیکی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

وفات: آپ کا ۳۳ھ ملتان میں انتقال ہوا۔ اور مزار ملتان میں مرجع خلائق ہے

(۱۳)

حضرت شیخ حسام الدین مُلتانی رحمۃ اللہ علیہ

نام و حالات: آپ کا اسم گرامی شیخ حسام الدین ملتانیؒ ہے اور شیخ صدر الدین عارف بن بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم المرتبت خلفاء میں سے تھے۔ آپ قاضی جمال کے لقب سے بھی مشہور تھے۔ ایک دن آپ کے دل میں خیال آیا کہ اگر شیخ صدر الدین عارفؒ مجھے ایک گز زمین قبر کے لیے مزار حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کے نزدیک عطاء فرما دیں۔ تو میری خوش بختی ہو گی۔ مگر شیخ صدر الدین عارفؒ نے ان کے اس خیال کو معلوم کر لیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے جگہ دینے میں کوئی تامل نہیں ہے۔ تمہاری قبر کے لیے نواح بدایون میں جگہ تجویز فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ جب آپ اپنے مرشد کے حکم سے بدایوں تشریف لائے اور آخر تک وہیں ہی رہے اور تبلیغ رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔ آپ متبع شریعت، صوم و صلوۃ کے پابند، فیاض تھے۔

Marfat.com

وفات : آپ کا ۶۸۷ھ بدایوں میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے سلسلہ سہروردیہ ہے۔

(۱۴)

حضرت شیخ صلاح الدّین درویش رحمۃ اللہ علیہ

نام وحالات : آپ کا اسم گرامی شیخ صلاح الدین درویشؒ ہے اور شیخ صدرالدین عارف کے مرید اور عظیم المرتبت خلیفہ تھے اور حضرت نصیر الدین چراغ دہلویؒ کے ہمسایہ عصر تھے۔ سلطان محمد بن تغلق شاہ سے جو ایذائیں اور تکالیف مشائخ الوقت کو پہنچتی تھیں۔ شیخ نصیرالدینؒ اپنے شیخ کی وصیت کے مطابق انہیں خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے۔ لیکن شیخ صلاح الدین درویشؒ بادشاہ وقت سے سختی سے پیش آتے تھے۔ وہ ملتان سے دہلی آکر مقیم ہوئے۔ آپ اپنے وقت کے باعمل درویش بے خوف، متوکل، متبع شریعت شب بیدار، فیاض، صوم وصلوۃ کے پابند ان اوصاف کے آپ حامل تھے آپ بادشاہوں اور اعلیٰ حکام سے کبھی خوف نہ کھاتے۔ آپ کا سلسلہ طریقت سہروردیہ ہے۔

وفات : آپ کا شہر دہلی میں انتقال ہوا۔ آپ کی قبر شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلویؒ کے مقبرے کے نزدیک ہے۔

Marfat.com

(۱۵)

حضرت شیخ مولانا علاؤالدین خجندی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی مولانا علاؤالدین خجندیؒ اور آپ شیخ صدرالدین عارفؒ کے مرید و خاص خلیفہ تھے۔ آپ کا سلسلہ طریقت سہروردیہ ہے۔ آپ بلند پایہ عالم دین متبع شریعت، صلوم وصلوٰۃ کے پابند، شب بیدار، بلند اخلاق، علم و عرفان میں اکمل تھے اور آپ اپنے مرشد کے نزدیک بلند مقام رکھتے تھے اور مرشد کامل نے ان کو محبوب اللہ کے خطاب سے سرفراز فرمایا تھا۔ حضرت مولانا علاؤالدینؒ کے حضرت سیّد جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کے ساتھ بے حد مراسم تھے۔

وفات : آپ کا ۷۴۰ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۶)

حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی (شاہ رکن عالمؒ)

نام : آپ کا اسم گرامی رکن الدین کنیت ابوالفتح تھی والد ماجد کا نام شیخ صدرالدین عارفؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۶۴۷ھ ملتان میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ بی بی راستی اسم بمسمّٰی زاہدہ، حافظہ، تہجد گذار اور روزانہ ایک قرآن مجید ختم کرتی تھیں۔ اور حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ سے غیر معمولی عقیدت رکھتی تھیں۔ ایک دن سلام کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس وقت شیخ رکن الدینؒ پیٹ میں تھے۔ شیخ بہاؤالدین زکریاؒ ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے۔ حضرت بی بی راستیؒ خضر کے خلاف

Marfat.com

معمول طرزِ عمل دیکھ کر متعجب ہوئیں۔ شیخ بہاؤالدینؒ ان کے استعجاب کو محسوس کر کے فرمایا یہ تعظیم تمہاری نہیں بلکہ یہ اس بچے کی تعظیم ہے۔ جو تمہارے پیٹ میں ہے۔ اور جو ہمارے خاندان کا روشن چراغ ہوگا۔ آپ کا تعلق سلسلہ سہروردیہ سے ہے۔

سلسلہ نسب : شیخ رکن الدین شاہ رکن عالم بن صدرالدین عارف بن شیخ بہاؤ الدین زکریا بن وجیہہ الدین بن سیّد کمال الدین الخ۔

بچپن : آپ بچپن میں نیک خصال کے مالک تھے آپ کی پیشانی میں نور ولائت چمکتا تھا۔ ابھی آپ کی عمر چار سال کی تھی کہ کھیلتے ہوئے اپنے دادا شیخ بہاؤ الدین زکریاؒ کی چارپائی کے قریب آگئے۔ اس وقت آپ کے والد ماجد بھی اپنے والد مکرم کے پاس مؤدبانہ بیٹھے ہوئے تھے اور شیخ بہاؤ الدین زکریاؒ نے اپنی دستار مبارک اتار کر چارپائی کے پائے پر رکھی ہوئی تھی۔ شیخ رکن الدینؒ کھیلتے کھیلتے وہ دستار مبارک اٹھائی اور اپنے سر پر رکھ لی آپ کے والد ماجد نے آپ کو ڈانٹا اور کہا بیٹا! یہ بے ادبی ہے۔ شیخ بہاؤ الدین زکریاؒ نے فرمایا بیٹا! اسے مت روکو یہ ہماری دستار کا حق دار ہے اور ہم یہ دستار اسے عطا کرتے ہیں۔ چنانچہ جب اپنے والد مکرم کے انتقال کے بعد آپ مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے تو وہی دستار آپ کے سر مبارک پر رکھی گئی۔ آپ شاہ رکن عالمؒ کے نام سے مشہور ہوئے ہیں۔

تعلیم : آپ نے علوم ظاہری کی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کر کے سند لی۔

بیعت : آپ نے اپنے دادا جان حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریاؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کے والد ماجد اور دادا جان یہ دونوں بزرگ آپ سے بے حد محبت رکھتے تھے۔ اور آپ بھی ان دونوں بزرگوں کا بے حد احترام کرتے تھے کبھی آپ آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتے تھے۔ آپ کے اس ادب کو دیکھ کر حضرت شمس الدین تبریزیؒ نے آپ کو "رکن الدین عالم" کا

Marfat.com

خطاب دیا تھا۔ جس کے وجہ سے آپ "شاہ رکن عالم" کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ نے دونوں بزرگوں سے ظاہری و باطنی کمالات حاصل کئے۔

سلسلہ طریقت : حضرت شیخ ابوالفتح رکن الدینؒ "شاہ رکن عالم" حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ۔ حضرت شیخ ابو نجیب ضیاء الدین سہروردیؒ الخ

رُشد و ہدایت : آپ شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کے مرید تھے اور اپنے والد ماجد شیخ صدرالدین عارفؒ کے خلیفہ تھے۔ چھتیس سال کی عمر میں آپ اپنے والد مکرم کی مسند رشد و ہدایت پر رونق افروز ہوئے اور ملتان میں فیض عام ہوا۔ جو کوئی باہر سے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا۔ اپنے دامن گوہر مراد سے بھر کر جاتا تھا۔

سلاطین وقت : آپ سے سلطان علاؤ الدین خلجی کو بڑی عقیدت تھی۔ آپ اس کی زندگی میں دو دفعہ دہلی تشریف لائے۔ سلطان نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ سلطان نے دو لاکھ ٹنکے آپ کی تشریف لانے پر اور پانچ لاکھ ٹنکے آپ کو رخصت کے وقت پیش کئے۔ آپ نے یہ رقم لے کر مستحقین اور غربا میں تقسیم کر دی۔ دہلی میں خواجہ محبوب الٰہیؒ سے ملاقات کی ایک دوسرے نے روحانی آپس میں فیض حاصل کیا۔ اور دونوں ایک دوسرے کی انتہائی تعظیم و توقیر کرتے تھے۔

ایک دفعہ شیخ رکن الدینؒ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ کو ملنے کے لیے تشریف لے گئے لیکن خواجہ محبوب الٰہیؒ بیمار تھے آپ کو دیکھ کر تعظیماً چارپائی سے اترنا چاہتے تھے مگر شدّت ضعف کی وجہ سے نیچے نہ اتر سکے۔ اور آپ کو چارپائی پر بیٹھنے کے لیے کہا لیکن آپ تعظیماً چارپائی پر نہ بیٹھے۔ آپ کے لیے کرسی لائی گئی۔ آپ اس پر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ انبیاءؑ کو زندگی اور موت کا اختیار دیا جاتا ہے۔ اور جو اولیاء انبیاء کے جانشین ہوتے ہیں۔ انہیں بھی اختیار ملتا ہے۔ کاش! ان کی زندگی کچھ ہوتی۔ تاکہ ناقصوں کو یہ کمال تک

Marfat.com

پہنچا سکتے۔ یہ سُن کر خواجہ محبوب الہیؒ اشکبار ہو گئے اور فرمایا کہ میں نے خواب میں یہ دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نظام تم سے ملنے کو بڑا اشتیاق ہے۔ آپ نے یہ سنا تو رونے لگے۔ یہاں تک کہ حاضرین مجلس پر گریہ طاری ہو گیا۔ اس ملاقات کے بعد حضرت محبوب الہیٰؒ اس دنیا سے اللہ کو محبوب ہو گئے۔ نماز جنازہ آپ نے پڑھائی۔ آپ اس سعادت پر ہمیشہ فخر کرتے تھے۔

وفات: آپ نے تین ماہ پہلے لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا اور بات چیت کرنا بھی چھوڑ دی۔ صرف نماز باجماعت کے لیے حجرے سے باہر تشریف لاتے تھے۔ آخر بتاریخ ۱۹ رجب ۷۳۵ھ کو بوقت عصر کے بعد اپنے مرید مولانا ظہیر الدین محمدؒ کو حجرے میں بلا کر فرمایا کہ ہماری تجہیز و تکفین کا سامان تیار رکھو۔ اسی روز نماز مغرب کے بعد صلوٰۃ الاوابین پڑھ رہے تھے کہ عین سجدہ کی حالت میں وصال فرمایا۔ اولاد نہ ہے اس لیے آپ کے وصال کے بعد آپ کے بھائی شیخ محمد اسمٰعیلؒ سجادہ مشیخت پر رونق افروز ہوئے۔

مزار: آپ کا مزار قلعہ کہنہ ملتان میں اپنے دادا جان اور اپنے والد ماجد کے مزار کے نزدیک واقع ہے۔ زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر تھی۔ مگر مشہور خلفاء حضرت جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہان گشتؒ۔ شیخ وجیہ الدینؒ۔ سیاح سنامیؒ۔

شیخ حمید الدینؒ ـــــ ابو حاکم ہنکاری قریشی ـــــ شیخ فخر الدین عراقیؒ

آپ کا مزار قلعہ ملتان کے اندر ایک بہت بڑے عالیشان روضے میں ہے۔ اصل میں یہ روضہ غیاث الدین تغلق نے (شیخ بہاؤ الدین زکریاؒ کے قریب دفن ہونے کی آرزو میں) اپنے لیے تعمیر کرایا تھا۔ لیکن اس نے دہلی میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوا۔

اس کے بیٹے سلطان محمد بن تغلق نے یہ روضہ شیخ رکن عالمؒ کی تدفین کے

Marfat.com

لیے دیا۔ اس روضے کی بلندی سو فٹ کے قریب ہے۔

لیکن چونکہ اس کی بنیاد ہی پچاس فٹ کے قریب بلند ہے اس لیے عمارت بہت اونچی ہو گئی ہے اور تیس تیس میل سے صاف نظر آتی ہے۔

جب کشلو خاں نے سلطان کے خلاف بغاوت کی اور سلطان نے اسے شکست دے کر حکم دیا کہ اہل ملتان کے خون سے نہریں بہا دو۔ اور قاضی شہر کریم الدین کی کھال کھنچوا دی تو شیخ رکن عالمؒ ننگے پاؤں بادشاہ کے پاس گئے۔ اور اہلِ شہر کی سفارش کر کے ان کی جانیں بچائیں (آب کوثر ص ۲۶۴)

ملتان علوم شریعت و روحانیت کا مرکز رہا ہے۔ بزرگان دین کے مشہور مزارات اور بعض غیر معروف ہیں۔ ملتان کی گرد۔ گرمی۔ گداگری۔ گورستان بھی مشہور ہیں۔

(۱۷)

حضرت سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہان گشتؒ

نام: آپ کا اسم گرامی سید جلال الدین بخاری اور ابو عبد الحسین کنیت تھی۔ مخدوم جہانیاں اور جہان گشت لقب ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سیّد احمد کبیرؒ ہے۔

ولادت: آپ کی ولادت باسعادت شعبان ۷۰۷ھ مقام اوچ میں ہوئی۔ آپ کی پیشانی سے نور ولایت چمکتا تھا۔

تعلیم: آپ کی عمر سات سال تھی کہ آپ کے والد ماجد شیخ جمال خنداںؒ کی خدمت میں لے گئے۔ ابتدائی تعلیم ان سے حاصل کی اور سیّد محمد بخاریؒ سے بھی تعلیم حاصل کی۔ پھر آپ اُوچ کے قاضی علاو الدینؒ سے ہدایہ تک کتابیں پڑھیں۔ قاضیؒ کی وفات کے بعد آپ تعلیم کے لیے ملتان تشریف لائے۔ اور اپنے والد کے مرشد شیخ ابو الفتح رکن الدین

Marfat.com

کی خانقاہ میں ٹھہرے۔ شیخ رکن الدینؒ آپ کے ساتھ نہایت شفقت و مہربانی سے پیش آئے۔ آپ کو مولانا موسیٰؒ و مولانا مجدالدینؒ کے سپرد کیا۔ جب تعلیم مکمل ہوگئی تو شیخ رکن الدینؒ نے آپ کو کشتی میں سوار کر کے اُوچ واپس بھیج دیا۔ مزید تعلیم کے لیے آپ مکہ معظمہ و مدینہ منوّرہ چلے گئے۔ آپ نے قرآن مجید کو ساتوں قراتوں سے پڑھا۔ مکہ معظمہ میں شیخ مکہ عبداللہ یافعیؒ سے اور مدینہ منورہ میں شیخ عبداللہ مطریؒ سے مختلف کتابیں پڑھیں اور صحاح ستّہ بھی ان بزرگوں سے پڑھا۔ شیخ عبداللہ مطریؒ آپ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ کھانا خود لاکر دیتے۔ مخدومؒ نے عرض کی کہ میں خود حاضر ہو کر کھانا لے آیا کروں گا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم آلِ نبیؐ ہو۔ آپ کو (یعنی مخدوم) کو مسجد نبوی میں امامت کی بھی سعادت حاصل ہوئی تعلیم حاصل کر کے واپس وطن تشریف لائے۔ شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ نے لکھا ہے۔ کہ مخدوم جہانیاںؒ کو چودہ خاندانوں میں سے خلافت حاصل کی تھی۔

بیعت : آپ نے پہلے اپنے والد ماجد سید احمد کبیرؒ سے بیعت کی۔ پھر اپنے چچا شیخ صدرالدین بخاریؒ سے بیعت کی۔ پھر آپ نے ملتان آکر شیخ ابوالفتح رکن الدین (شاہ رکن عالمؒ) سے بیعت کی اور علم ظاہری و باطنی ان سے حاصل کیا اور خرقہ خلافت بھی حاصل کیا اور سلسلہ سہروردیہ میں شامل ہوئے آپ نے چودہ خاندانوں میں خلافت حاصل کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

سلسلہ طریقت سہروردیہ : شیخ جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاںؒ شیخ رکن الدین شاہ رکن عالمؒ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ شیخ ابونجیب سہروردیؒ الخ۔

سلسلہ نسب : شیخ جلال الدین بخاریؒ بن سیّد احمد کبیرؒ بن سیّد جلال الدین سرخ بخاریؒ بن ابی المؤید علی بن جعفر بن محمد بن محمود بن احمد عبداللہ بن علی اصغر بن عبداللہ جعفر بن امام علی نقی رحمۃ اللہ علیہم۔

Marfat.com

حالات : نقل ہے کہ ایک روز حضرت رکن الدینؒ اپنے گھر سے نکلے۔ جب انہوں نے گھر کے دروازے کی پہلی سیڑھی پر قدم مبارک رکھا فوراً ہی آپ یعنی سید جلال الدینؒ دہلیز کی دوسری سیڑھی پر لیٹ گئے تاکہ شیخ رکن الدینؒ کا قدم مبارک آپ کے سینہ پر رکھا جائے۔ شیخ رکن الدینؒ نے فرمایا کہ اے سید! نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے رہا رتبہ ولائت تو تم اس مرتبہ پر فائز ہو کہ "مخدوم جہانیاں" ہو یہ کہہ کہ انہوں نے ہاتھ پکڑا اور سینے سے لگا لیا اور نعمت وافر سے سرفراز کیا۔ اس وقت سے آپ مخدوم جہانیاں کہلائے۔ اور جہاں گشت بھی۔

سیر و سیاحت : آپ نے بہت وقت سیاحت میں گذارا۔ مصر، شام، عراقین، بلخ بخارا کے سفر کیے اور اس دوران چھتیس حج کئے اور بہت سے بزرگوں سے آپ نے فیض حاصل کیا۔ اس لیے آپ کو "جہاں گشت" کہہ کر پکارا جانے لگا۔

رشد و ہدایت : آپ واپس وطن آکر مقام اُوچ قیام فرمایا۔ اور رشد و ہدایت میں مصروف ہو گئے آپ لوگوں کو سلوک و معرفت کی تعلیم شریعت کے مطابق دیتے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی بڑی سختی سے پابند تھے۔ غیر شرعی امور پر نہایت شدت سے تنبیہ فرماتے۔ اپنے مریدوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی سخت تاکید فرماتے۔ اور عوام کو بھی نماز باجماعت کی تاکید فرماتے اور تارک نماز کو بدعتی اور روحانیت سے محروم فرماتے۔ اوّل قاعدہ روحانیت نماز ہے اور آخری منزل معراج المومن بھی نماز ہے۔ نماز میں نجات ہے۔

بے نماز کے متعلق : شیخ عبدالقادر محی الدین جیلانی بغدادیؒ کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز کی فرضیت کا منکر ہے اور نماز ترک کرے تو کافر ہو جاتا ہے اور اس کا قتل واجب ہو جاتا ہے (امام احمدؒ کے مذہب میں) اگر فرضیت کا عقیدہ رکھتا ہے لیکن بے پرواہی اور سستی کے باعث نماز چھوڑ دی ہے نماز کے لیے اس کو بلایا گیا۔

Marfat.com

مگر اس نے نہیں پڑھی اور اس نماز کے بعد والی نماز کا وقت بھی تنگ ہو گیا۔ اس وقت یہ شخص بھی کافر ہو جائے گا۔ اور دونوں صورتوں میں اس پر مرتد کا حکم ہو گا۔ تین دن تک اس سے توبہ کرائی جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کرے گا تو اس کو تلوار سے قتل کر دیا جائے گا۔ اس کا مال ضبط کر کے بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور اس کے جنازے کی نماز نہیں پڑھی جائے گی نہ مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں اس کو قتل نہیں بلکہ قید کیا جائے گا۔ اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو عمر بھر اس کو قید خانے میں رکھا جائے گا۔ اور قید میں ہی مر جائے گا (غنیۃ الطالبین اردو ص ۵۱۵)

ہزاروں آدمیوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ آپ بے حد متبع شریعت تھے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ حقیقت شریعت ہے اور جب تک کوئی شریعت کو مضبوط نہ پکڑے گا حقیقت تک نہ پہنچ سکے گا۔ یہ بھی آپ نے فرمایا جو شیخ طریقت حقیقت کو جانتا ہے لیکن شریعت سے واقف نہیں۔ وہ شیخ نہیں جاہل ہے۔ کوئی شخص صالح اس وقت تک ولی اللہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ شریعت اور طریقت کا علم اس کو نہ ہو۔ علم ظاہری بے حد ضروری ہے۔

وفات : وہ شمع نورانی جو لوگوں کے لیے راہ ہدایت بن کر آئی تھی اور اس عالم دنیاء کو اپنی روشنی سے منوّر کیا تھا۔ آخر وہ شمع نورانی اپنا کام کر کے بجھ گئی۔ عید الضحیٰ کے دن عین عید کے وقت ۸۸۵ھ بعمر ۷۰ سال مقام اُوچ بخاریاں مضافات ملتان میں واصل الی اللہ ہو گئے۔ آپ کا مزار اُوچ میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

اولاد : سید شمسؒ۔ سیّد ماہؒ۔ سیّد صدر الدینؒ۔ سیّد سلطان محمود ناصر الدینؒ

خلفاء : آپ کے مریدوں کی تعداد کثیر تھی۔ مشہور خلفاء سید صدر الدین (راجو قتال)ؒ۔ شیخ اخیؒ۔ سید علم الدینؒ۔ حافظ سراج الدینؒ۔ سید اشرف الدین مشہدیؒ۔ بالو تاج بکھریؒ۔ سید محمود شیرازیؒ۔ سید سکندر شاہؒ سید علاؤ الدینؒ۔ سید شرف الدینؒ

Marfat.com

ارشاد گرامی : ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ میں مکہ معظمہ سے بھکرّ (سندھ کا شہر ہے) واپس آیا۔ وہاں کے لوگوں نے مجھے کہا۔ کہ اُلور (جو روہڑی سے سات میل دور سندھ میں ہے) کے پاس ایک پہاڑی کی غار میں ایک درویش رہتا ہے۔ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نماز معاف کر دی ہے یہ سُن کر میں اس کے پاس گیا۔ اُمرار اور دوسرے لوگوں کا ہجوم تھا۔ میں اُس کے قریب گیا میں نے اسے سلام نہیں کیا بلکہ اس کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مومن اور کافر کے درمیان نماز کا فرق ہے۔ اس نے جواب دیا میرے پاس جبرئیلؑ آتے ہیں اور جنت سے کھانا لاتے ہیں۔ اور خدا کا مجھے سلام پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارے لئے نماز معاف کر دی گئی ہے۔ اور تم خدا کے خاص مقرب ہو۔ میں نے اس درویش سے کہا کیا بیہودہ بکواس کرتے ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تو نماز معاف نہیں ہوئی۔ تجھ جیسے جاہل کے لیے کیسے معاف ہو سکتی ہے۔ وہ جبرئیلؑ نہیں ابلیس ہے۔ جو تیرے پاس آتا ہے اور تجھے دھوکہ دیتا ہے۔ جبرائیلؑ تو وحی لانے والا فرشتہ ہے۔ جو سوائے پیغمبروں کے کسی کے پاس نہیں آتا۔ رہا کھانا جو تمہارے پاس آتا ہے وہ تو سراسر غلیظ ہے۔ اس نے کہا وہ کھانا بہت مزیدار ہوتا ہے۔ اور اس میں لذت محسوس کرتا ہوں۔ میں نے کہا۔ اب اگر وہ فرشتہ آئے تو تم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنا۔ میں دوسرے دن پھر اس کے پاس گیا۔ وہ مجھے دیکھ کر میرے قدموں پر گر پڑا۔ اور اس نے کہا کہ میں نے آپ کے کہنے پر عمل کیا۔ جب وہ فرشتہ آیا تو میں نے لاحول پڑھی وہ فوراً میرے سامنے غائب ہو گیا اور وہ کھانا جو اس نے مجھے دیا تھا وہ غلیظ ہو کر میرے ہاتھ سے گرا اور میرے کپڑے ناپاک ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے اس بے نمازی درویش کو توبہ کرائی۔ اور اس کی جتنی نمازیں فوت ہوئی تھیں ان کی قضا پڑھائی۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ۝

Marfat.com

(۱۸)

حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد موسیٰ پاک لقب شہید اور والد گرامی کا نام سیّد حامد حسنی گیلانیؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت بمقام اُوچ بخاریاں میں ہوئی۔ آپ مادرزاد ولی اور حسین وجمیل تھے۔

بچپن : آپ بچپن میں ہونہار تھے اور پیشانی مبارک میں ولائت نمایاں تھی۔ کھیل کود سے نفرت یادِ الٰہی کی طرف رغبت اور بہت ہی ذہین تھے۔ جو بھی پڑھتے ازبر فرما لیتے تھے۔

تعلیم : آپ نے اپنے والد ماجد کے روبرو تعلیم ظاہری اور باطنی مکمل کی۔ آپ بلند پایۂ عالم دین تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت ابوالحسن جمال الدین شناؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ بعض نے لکھا ہے کہ آپ کو روحانی فیض حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ سے ہوا تھا۔ اور روحانیت کی خاص نسبت تھی ہر وقت حضور رہتا تھا۔ فنا فی الرسولؐ عاشق رسولؐ تھے۔ اور صدہا دفعہ بیداری و خواب میں زیارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفید ہوئے۔ تمام عمر آپ نے ریاضت و مجاہدوں اور تعلیم و تلقین میں گذار دی۔ آپ صاحب کشف اور مستجاب الدعا تھے۔

مرید : آپ کے بڑے بڑے علماء و فضلاء مرید تھے۔ چنانچہ حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ بھی آپ کے مرید تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جس پر چاہے کر دے

Marfat.com

وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ملازمت: آپ نے اپنا وطن چھوڑ کر اکبر بادشاہ کے دربار میں آ گئے اور یہاں شہنشاہ اکبر نے آپ کو پانچ سو کا منصب دیا۔

مُلّاں بدایونی کا بیان ہے کہ آپ مذہبی معاملات میں بادشاہ کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اگر آپ بادشاہ کے حضور میں ہوتے اور نماز کا وقت آجاتا تو دیوان خانہ میں خود اذان دے کر نماز باجماعت شروع کر دیتے تھے اور کسی کو آپ کے روکنے کی جرأت نہ ہوتی۔ آپ بہت ہی نڈر بے خوف تھے۔

ارشاد: آپ کا ارشاد ہے کہ نماز روحانیت کا آغاز ہے دل کا سکون ہے جنت کی کنجی ہے محشر کے روز پہلا پرچہ ہے دین کا ستون ہے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور آخری منزل روحانیت ہے مومن کی معراج ہے روح کی غذا ہے مومن کا نور ہے معراج کا تحفہ ہے اللہ سے سرگوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکرانہ ہے۔ تارک الصلوۃ مسلمانوں کی صف سے باہر ہے۔

شہید: ۹۹۸ھ میں آپ ملتان میں قوم لنگاہ کے ہاتھوں سے شہید ہوئے۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے (حدیقۃ الاولیاء ص ۴۰)

Marfat.com

۱۹

حضرت مولانا جلال الدّین رومی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی محمد تھا۔ جلال الدین، مولانا روم لقب اور والد ماجد کا نام بہاؤالدین بن حسین بلخی تھا۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۶۰۴ھ میں مقام بلخ ہوئی۔ آپ حضرت شمس الدین تبریزیؒ کے مرید تھے۔

ابتدائی تعلیم: آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ پھر آپ نے سید برہان الدینؒ سے علم حاصل کیا۔ ۱۸ یا ۱۹ سال کی عمر میں آپنے والد ماجد کے ہمراہ قونیہ (ترکستان) میں آئے اور والد ماجد کے انتقال کے بعد آپ حلب تشریف لائے اور مدرسہ حلاویہ کے بورڈنگ میں قیام کیا۔ اس مدرسہ کے مدرس شیخ کمال الدین بن ندیم حلبیؒ تھے۔ منقول ہے ان کا اسم گرامی عمر بن احمد بن ہبۃ اللہ ہے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ وہ محدّث، فقیہہ، حافظ، مؤرخ، مفتی، کاتب اور ادیب تھے۔ انہوں سے تکمیل علم کی اور سند حاصل کی۔ اور مولانا روم عالم فاضل ہو گئے تھے۔

ملاقات شمس تبریزیؒ: آپ ایک دن گھر تشریف فرما تھے شاگرد آس پاس بیٹھے تھے چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ اتفاقاً حضرت شمس تبریزیؒ کسی طرف سے آنکلے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اور مولاناؒ کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا کہ یہ (کتابوں کی طرف اشارہ کر کے) کیا ہے۔ مولاناؒ نے کہا یہ وہ چیز ہے جس کو تم نہیں جانتے یہ کہنا تھا۔ کہ تمام کتابوں کو آگ لگ گئی۔ مولاناؒ نے کہا یہ کیا ہے۔ حضرت شمس تبریزیؒ نے کہا یہ وہ چیز ہے

Marfat.com

جسے تم نہیں جانتے۔ حضرت شمس تبریزیؒ یہ کہہ کر چل دیئے۔ حضرت مولانا رومؒ سب کچھ چھوڑ کر ملک ملک پھرے مگر شمس تبریزیؒ کا کہیں پتہ نہ چلا۔ حضرت مولانا رومؒ کی عجیب کیفیت ہوگئی تھی۔ جو بیان سے باہر ہے اور قصہ بہت طویل ہے صرف اختصار سے لکھا جاتا ہے۔

مولوی ہرگز نہ شُد مولائے روم　　تا غلامی شمس تبریزی نہ شُد

یہ شعر مثنوی مولانا رومؒ کا ہے۔ آپ نے مثنوی ان کے فراق میں لکھی جس میں بار بار نام شمس تبریزیؒ کا آتا ہے۔ آخر طویل عرصہ کے بعد حضرت شمس الدین تبریزیؒ سے ملاقات ہوئی اور بیعت سے سرفراز ہوئے اور خرقہ حاصل کیا۔ حضرت مولانا رومؒ بلند پایہ عالم دین تھے بلکہ ان کے زمانہ میں آپ بے بدل عالم متقی زاہد پرہیز گار تھے۔ روحانیت میں اکمل، عاشق رسولؐ، شب بیدار، صبر و رضا کے پیکر، مصنف ان اوصاف میں آپ یکتا تھے۔

وصیّت: آپ نے بیماری کی حالت میں وصیت فرمائی تھی کہ میری نماز جنازہ حضرت مولانا صدرالدینؒ پڑھائیں۔

وفات: آپ کا مقام قونیہ (ترکستان) ۵ جمادی الثانی ۶۷۲ھ بروز اتوار بوقت مغرب انتقال ہوا۔

جنازہ: رات کو تجہیز و تکفین کا سامان مہیا کیا گیا۔ صبح کے بعد آپ کا جنازہ اٹھا۔ بچے بوڑھے۔ جوان۔ امیر و غریب عالم وغیرہ ہر مکتبہ فکر کے آدمی جنازے کے ساتھ چشم پرنم تھے۔ عیسائی یہودی بھی جنازے کے آگے آگے توراۃ انجیل پڑھتے اور نوحہ کرتے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ بادشاہ وقت وزراء بھی جنازے میں شریک تھے۔ جنازہ قبرستان پہنچا۔ تو شیخ مولانا صدرالدینؒ نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے لیکن چیخ مار کر وہ بے ہوش ہو گئے۔ آخر قاضی سراج الدینؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کا مزار قونیہ ترکستان میں مرجع خلائق ہے۔ (انوار اصفیاء ص ۲۷۴)۔

Marfat.com

(۲۰)

حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی مسعود تھا۔ لقب فریدالدین، بابا فرید، گنج شکر مگر آپ گنج شکر سے مشہور ہوئے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۵۸۲ھ تا ۵۸۴ھ مقام قصبہ کھوتوال (چاؤلی مشائخاں) مضافات ملتان میں ہوئی۔

حالات : آپ کے والد ماجد جمال الدین سلیمانؒ سلطان شہاب الدین غوری کے زمانہ میں چنگیزی حملے کی وجہ سے ہجرت کر کے کابل سے لاہور تشریف لائے اور کچھ دن قصور میں رہے۔ پھر بادشاہ کے حکم سے ملتان آئے۔ اور وہیں انہوں نے مولانا وجیہ الدین خجندیؒ کی صاحبزادی قرسم خاتون سے شادی کی۔ اور پھر ملتان کے نزدیک قصبہ کھوتوال (چاؤلی مشائخاں) میں مقیم ہو گئے۔ آپ کا تعلق چشتی خاندان سے ہے۔

سلسلہ نسب : آپ کا سلسلہ نسب آٹھ واسطوں سے فرخ بادشاہ کابل اور سترہ واسطوں سے سلطان ابراہیم بن ادہمؒ اور بیس واسطوں سے حضرت عمر فاروقؓ سے ملتا ہے۔ شیخ فریدالدین گنج شکرؒ بن جمال الدین سلیمان بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ محمد بن شیخ شہاب الدین بن شیخ احمد بادشاہ فرخ کابل بن نصیرالدین بن محمود بن سامان شاہ بن سلیمان بن مسعود بن عبداللہ بن ابوالفتح بن اسحاق بن ابراہیم بن ادہمؒ الخ۔

تعلیم : آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے قصبہ کھوتوال کے ایک مکتب میں پائی۔ اور بہت کم عرصے میں علوم دینیہ کے حصول میں غیر معمولی ترقی کی۔ پھر مزید تعلیم حاصل

Marfat.com

کرنے کے لیے "ملتان" تشریف لائے۔ اور وہاں مولانا منہاج الدینؒ کی "درس والی مسجد" میں قیام فرمایا۔ اور ان سے فقہ کی مشہور کتاب (نافع) پڑھی۔ اس زمانے میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ ملتان تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک روز خواجہ بختیار کاکیؒ اس "درس والی مسجد" میں تشریف لے گئے۔ آپ کی نظر کرم حضرت فرید الدین گنج شکرؒ پر پڑی۔ آپ نے پوچھا صاحبزادے کون سی کتاب پڑھتے ہو۔ آپ نے جواب دیا "نافع" فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ نافع تمہارے لیے نافع ہو گی۔ حضرت فرید الدین گنج شکرؒ کے قلب پر اس بات کا اس قدر اثر ہوا کہ اس وقت حضرت بختیار کاکیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

بیعت : آپ نے خواجہ بختیار کاکیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ چشتیہ میں داخل ہوئے سخت مجاہدوں اور ریاضیتوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کثرت سے روزے رکھتے تھے۔

سلسلہ طریقت : حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ۔ خواجہ عثمان ہارونیؒ۔ خواجہ حاجی شریف زندنیؒ الخ۔

مرشد کی نصیحت : خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ جب ملتان سے دہلی روانہ ہونے لگے تو بابا فرید گنج شکرؒ بھی آپ کے ساتھ جانے کا ارادہ کیا۔ خواجہ بختیار کاکیؒ نے فرمایا کہ بابا فرید! ابھی ملتان میں ہی رہ کر تعلیم حاصل کرو۔ اس سے فارغ ہو کر میرے پاس دہلی آجانا۔ حضرت فرید الدین گنج شکرؒ نے اس ارشاد کی تعمیل کی۔ پانچ سال تک ملتان میں تحصیل علم میں مصروف رہے۔ اس کے بعد غزنی، بغداد، میوستان، بدخشاں اور قندہار وغیرہ میں علوم ظاہری اور باطنی کی تعلیم حاصل کرتے رہے اور بہت سے بزرگوں سے روحانی فیض حاصل کیا۔

Marfat.com

دہلی میں حاضری: اس طویل سیاحت کے بعد آپ اپنے پیر و مرشد خواجہ بختیار کاکیؒ کی خدمت اقدس میں دہلی حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ کے ٹھہرنے کے لیے اپنی اقامت گاہ کے قریب ایک جگہ منتخب کی جہاں آپ ریاضیتوں اور مجاہدوں میں مشغول ہو گئے۔ آپ نے بہت ہی ریاضت کی اور آپ بہت روزے رکھتے تھے۔ آپ کو "جہد الانبیاءؑ" کا لقب ملا۔ آپ نے بہت ہی جہد فرمایا ایک دفعہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ دہلی تشریف لائے۔ اور حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ نے اپنے خلفاء کو آپ کے سامنے پیش کیا۔ خواجہ اجمیریؒ نے ان میں سے ہر ایک کو بقدر طاقت کے مطابق نعمت باطنی سے سرفراز فرمایا۔ آخر میں خواجہ اجمیریؒ نے پوچھا۔ کہ آپ کے مریدوں میں سے کوئی باقی تو نہیں رہا۔ خواجہ بختیار کاکیؒ نے عرض کی کہ مسعود نامی ایک درویش چلّہ میں بیٹھا ہوا ہے۔ دونوں بزرگ اس حجرے میں تشریف لائے۔ جہاں بابا فرید گنج شکرؒ مجاہدوں اور ریاضیتوں میں مصروف تھے۔ حجرے کا دروازہ کھولا لیکن بابا فرید گنج شکرؒ ضعف کی وجہ سے تعظیم کے لیے نہ کھڑے ہو سکے۔ اس مجبوری کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ خواجہ اجمیری چشتیؒ نے ان کو دیکھ کر خواجہ بختیار کاکیؒ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ اے قطب الدینؒ ! اس بے چارے کو کب تک مجاہدوں کی آنچ میں جلاؤ گے۔ آؤ ! ہم اور آپ جو کچھ اسے دینا ہے عطا کریں۔ یہ کہہ کر ان کا داہنا بازو خواجہ معین الدین اجمیریؒ اور بایاں بازو خواجہ بختیار کاکیؒ نے پکڑ کر اٹھایا۔ پھر خواجہ معین الدین اجمیریؒ نے آسمان کی طرف منہ اٹھا کر فرمایا۔ اے جل جلالہٗ فرید کو قبول فرما اور اکمل ترین درویشوں کے مرتبے پر پہنچا۔ غیب سے آواز آئی ہم نے فرید کو قبول کیا فرید فرید ہے اور وحید عصر ہے۔ پھر حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ نے ان کو اپنا خلعت خاص عطا فرمایا۔ اور خواجہ بختیار کاکیؒ نے اپنی دستار مبارک اور لوازمہ خلعت عطا فرمائے۔ اس محفل میں قاضی حمید الدین ناگوریؒ۔ مولانا علاؤ الدین کرمانیؒ۔ سیّد

Marfat.com

نورالدین مبارک غزنویؒ۔ شیخ نظام الدین ابوالمویدؒ۔ مولانا شمس الدین ترکؒ۔ خواجہ محمود مونیہ دوزا اور دوسرے مشائخ حاضر تھے۔ ایک شاعر جو اس وقت موجود تھا۔ ان کی مدح میں کہا ؎

بخشش کونین از شیخین بہ گرفتہ فرید
بادشاہی یافتہ از بادشاہانِ جہاں

دہلی سے حضرت فریدالدین گنج شکرؒ ہانسی تشریف لے گئے۔ لیکن جب ہانسی میں آپ کی شہرت ہوئی۔ اور لوگوں کا ہجوم بڑھنے لگا تو آپ اجودھن (پاکپٹن) تشریف لائے اور آخری عمر تک وہیں رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔ آہستہ آہستہ پاکپٹن میں آپ کی عبادت ریاضت کی شہرت پھیلی اور لوگوں کا ہجوم ہونے لگا آپ کے رُشد و ہدایت کے اثرات سے نہ صرف پنجاب متاثر ہوا۔ بلکہ شمال ہند تک آپ نے سلسلہ چشتیہ کی تعلیمات کو عام کیا۔ دور دور سے لوگ طلب حق کے لیے آپ کے آستانہ پر حاضر ہوتے اور رُشد و ہدایت سے فیض یاب ہو کر جاتے۔ راحت و آرام کے اسباب ہونے کے باوجود آپ نے ساری عمر فقیرانہ شان اور درویشانہ بے نیازی کے ساتھ گذاری۔ آپ بے حد حلیم الطبع تھے۔ اکل حلال پر سختی سے عمل کرتے اگر کسی کھانے پر ذرا بھر شبہ ہو جاتا تو آپ قے کر کے نکال دیتے۔ آپ بلند پایہ عالمِ دین تھے۔ تدریس کا کام بڑے شوق سے سرانجام فرماتے ایک ایک لفظ کی تشریح فرما کر حاضرین کے ذہن نشیں کرتے اور ایسے نقطے بیان فرماتے کہ وقت کے علما بھی حیران رہ جاتے۔ مریدوں کو تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرماتے مریدوں میں سے کسی کمی کو دیکھتے تو ان کو خاص توجہ فرما کر اصلاح فرماتے مریدوں کو سختی سے نماز پنجگانہ یا جماعت ادا کرنے کی تاکید فرماتے۔ کیونکہ پہلا سبق نماز اور آخری منزل نماز ہے۔ اس کے بغیر نجات نہیں ہے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ زکوٰۃ کی تین قسمیں ہیں۔ زکوٰۃ شریعت۔ زکوٰۃ طریقت۔ زکوٰۃ حقیقت۔

Marfat.com

۱۔ زکوٰۃ شریعت یہ ہے کہ جب دوسو درم ہوں تو پانچ درم زکوٰۃ ادا کرے۔

۲۔ زکوٰۃ طریقت یہ ہے دوسو درہم میں صرف پانچ درم اپنے لیے رکھے باقی راہِ خدا میں دے دے۔

۳۔ زکوٰۃ حقیقت یہ ہے کہ دوسو درم راہ خدا پورے کے پورے دے دے۔ یہاں تک کہ اللہ اور رسولؐ کے سوا اس کے پاس کچھ نہ رہے۔

ارشاد گرامی ہے جو شخص زکوٰۃ نہیں دیتا اللہ تعالیٰ اس کے دل سے برکت اٹھا لیتا ہے۔ جو شخص قربانی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس سے عافیت چھین لیتا ہے جو شخص نماز پنجگانہ نہیں پڑھتا اللہ تعالیٰ مرنے کے وقت اس سے ایمان کو جدا کر دیتا ہے۔

وفات: ایک دن عشار کی نماز کے بعد آپ بے ہوش ہو گئے اور دیر تک بے ہوش رہے۔ جب ہوش آیا تو آپ نے مولانا بدرالدین اسحٰقؒ سے پوچھا کہ میں نے عشار کی نماز پڑھی ہے یا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے وتروں کے ساتھ نماز عشاء ادا فرمائی ہے۔ پھر آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آئی تو آپ نے فرمایا کہ میں دوسری مرتبہ نماز عشاء ادا کروں گا۔ خدا جانے پھر موقع نماز ادا کرنے کا نہ ملے۔ مولانا بدرالدین اسحٰقؒ کا بیان ہے کہ آپ نے اس رات تین مرتبہ نماز عشاء ادا کی پھر آپ نے فرمایا کہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ دہلی میں ہے میں بھی اپنے پیر و مرشد کے وصال کے وقت ہانسی میں تھا۔ مولاناؒ کے کان میں آپ نے آہستہ سے فرمایا کہ میرے انتقال کے بعد وہ خرقہ جو مجھے خواجہ بختیار کاکیؒ سے ملا تھا وہ نظام الدین درویش بدایونیؒ کو پہنچا دینا۔ پھر آپ نے وضو کیا۔ اور دوگانہ ادا فرمائی پھر آپ سجدے میں گئے اور زبان مبارک پر یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ تھا اور آپ سجدہ کی حالت میں وصال کیا۔ مجسمہ شریعت نماز ادا کرتے کرتے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ بتاریخ ۵ محرم الحرام ۶۶۴ھ بروز منگل بعمر ۸۰، ۹۰ سال آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کا مزار پاکپٹن میں مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

شادی : بعض نے نقل کیا کہ آپ کی تین شادیاں تھیں۔ تعداد ازواج واولاد۔

۱۔ مجیب النساء ہمشیرہ شیخ محمد زکریا سندھیؒ۔ اولاد چار لڑکے۔

۲۔ بی بی ہرمزہ خاتون بنت سلطان غیاث الدین بلبنؒ۔ اولاد سات لڑکے تین لڑکیاں۔

۳۔ ام کلثوم بی بیؒ۔ اولاد تین لڑکے دو لڑکیاں۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر تھی مگر مشہور خلفاء شیخ جمال الدین ہانسویؒ شیخ نجیب الدین متوکلؒ (برادر حقیقی) مولانا بدرالدین اسحٰقؒ (داماد) حضرت شیخ نظام الدین اولیاء بدایونی محبوب الٰہی۔ شیخ علاؤالدین علی احمد صابرؒ (بھانجہ اور داماد) شیخ شمس الدین ترک پانی پتی۔ شیخ یعقوبؒ۔ شیخ نظام الدینؒ۔ شیخ بدرالدین سلیمانؒ شیخ شہاب الدینؒ پسران گنج شکر۔ شیخ نصیر الدینؒ۔ شیخ دہارویؒ۔ شیخ زین الدین دمشقی شیخ علی شکر بزؒ۔ شیخ علی شکر یارؒ۔ شیخ محمد سراجؒ۔ شیخ جمال کاملؒ۔ شیخ عارف سیوستانیؒ شیخ صابرؒ۔ مولانا داؤد پالہیؒ۔

شجرہ نسب گنج شکرؒ

شیخ محمد جمال الدین سلیمانؒ بن شیخ شعیب

- فرید الدین مسعود گنج شکرؒ
- نجیب الدین متوکلؒ
- عزیز الدین محمودؒ
- ہاجراں بی بیؒ (والدہ ماجدہ حضرت علی احمد صابرؒ)

- نعیم الدین
- عزیز الدین
- سلطان الدین
- فرید بخش

- کریم الدین
- فہیم الدین
- شہاب الدین
- بدرالدین نظام الدین

(جاری ہے)

Marfat.com

محمد یعقوب۔ عبداللہ فاطمہ بی بی شریفاں بی بی منشورہ بی بی

شیخ محمد خضر فرید یوسف احمد ہاجراں بی بی زینب بی بی

۱۔ والدہ ماجدہ مجیب النساء چار لڑکے

۲۔ والدہ ماجدہ بی بی ہرمزہ خاتون سات لڑکے تین لڑکیاں

۳۔ والدہ ماجدہ ام کلثوم بی بی ؒ تین لڑکے دو لڑکیاں

تذکرہ صوفیائے پنجاب ـــــ اعجاز الحق قدوسی

اس کتاب میں حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ایک بیوی جس کا نام بی بی ہرمزہ خاتون بنت سلطان غیاث الدین بلبن ؒ ہے لکھا ہے۔ اولاد سات لڑکے تین لڑکیاں لکھی ہیں۔ مگر حیات گنج شکر ؒ۔ مرزا محمد اکرم انصاری اس کتاب میں آپ کی تین بیویاں اور اولاد۔ ۱۴ لڑکے ۵ لڑکیاں لکھی ہیں۔

شکر گنج : ایک دفعہ آپ (حضرت فرید الدین گنج شکر ؒ) نے مواتر روزے رکھے ایک دن افطار میں کھانے کو کوئی چیز نہ ملی۔ رات کا ایک حصّہ گذار تھا کہ آپ کو ضعف اور بھوک کا اس قدر غلبہ ہوا۔ کہ آپ بے قرار ہو کر کچھ سنگ ریزے منہ میں ڈال لئے یہ سنگ زیرے خدا کی قدرت سے منہ میں شکر ہو گئے۔ جب دوسرے دن آپ نے یہ واقعہ اپنے پیر و مرشد حضرت بختیار کاکی ؒ سے بیان کیا۔ تو انہوں نے فرمایا! تم نے خوب کیا کہ ان سے افطار کیا۔ وہ شکر عالم غیب سے عطا کی گئی تھی اور جو چیز غیب سے عطا ہوتی ہے۔ وہ پاک اور بے عیب ہوتی ہے۔ جاؤ تم بھی مخلوق خدا میں مثل شکر کے ہو گے اسی دن سے آپ "شکر گنج" کہلائے۔

گرو گرنتھ صاحب : گرو گرنتھ صاحب۔ سکھ مذہب کی مقدّس کتاب ہے۔ آپ (حضرت بابا فرید گنج شکر ؒ) پنجابی زبان میں اکثر کلام فرمایا کرتے تھے۔ جس کو سکھوں

Marfat.com

نے جمع کر کے اپنی مذہبی مقدس کتاب گرو گرنتھ صاحب میں درج کیا۔ باباجی گنج شکرؒ پنجابی۔ فارسی کے بہت بڑے شاعر تھے۔ پنجابی میں دوہڑے آپ کی بہت مشہور و مقبول ہیں۔

شلوک فریدی :

اٹھ فریدا وضو ساز صبح نماز گذار — جو سر سائیں نہ نوے سو سر کپ آتار
جو سر سائیں نہ نوے سو سر کیجیے کائے — کنھے ہیٹھ جلائے بالن سندے تھائے
اُٹھ فریدا ستیا تو چل دل مسیت — توں ستا رب جاگدا تیری ڈہاڈے نال پریت
فریدا بے نمازا کتیا ایہ بھلی نہ ریت — کدہی چل نہ آیا پنجے وقت مسیت
فریدا روٹی میری کاٹھ دی لان میری بکھ — جہناں کھادی چوپڑی گھنے سہن گے دکھ
دیکھ فریدا جو تھیا داہڑی ہوئی بھور — اگا نیڑے آیا پچھا رہیا دور
کاگا سب تن کھائیو چن چن کھائیو ماس — دو نین مت کھائیو پر دیکھن کی آس

بھگت کبیر : بھگت کبیر کا نام روی داس تھا اور وہ چمار تھے۔ سکھ قوم (مذہب) کے گرو (پیر) تھے ان کا کلام بھی گورو گرنتھ صاحب میں ہے۔

کلام بھگت کبیر :

اوّل اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے — ایکو نور سے سب جگ اپجیا کون بھلے کون مندے
کبیر اتیری جھونپڑی کل کٹیوں کے پاس ! — کرن گے سو بھرن گے تم کیوں ہوئے اُداس
رنگی کو نارنگی کہیں بنے دودھ کا کھویا — چلتی کو گاڑی کہیں دیکھ کبیر ارویا !

(کبیرؔ)

Marfat.com

(۲۱)

حضرت شیخ جمال الدّین (جمال) ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی جمال الدین احمد تھا۔ مگر بابا گنج شکرؒ آپ کو جمال کہہ کر پکارتے کبھی فرماتے جمال میرا جمال ہے۔

بیعت : آپ نے حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

سلسلہ طریقت : شیخ جمال الدین ہانسویؒ۔ حضرت فریدالدین گنج شکرؒ خواجہ بختیار کاکیؒ۔ خواجہ معین الدین اجمیری چشتیؒ الخ۔

محبت مرشد : آپ حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کے عظیم المرتبت خلفاء میں سے تھے اور آپ سے انہوں کو بے حد محبت تھی حضرت فرید گنج شکرؒ ان کی محبت میں عرصہ بارہ سال ہانسی میں رہے۔ شیخ فریدالدین گنج شکرؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جمال ہمارا جمال ہے کبھی فرماتے جمال میں چاہتا ہوں کہ تم پر قربان ہو جاؤں۔ آپ کو بھی اپنے مرشد پاک سے بے حد پیار تھا۔ شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ نے ایک دفعہ حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کو لکھا۔ کہ تمام مرید و خلفاء کو لے لو اور جمال الدینؒ ہانسوی کو مجھے دے دو۔ مرّوت کی بات یہ ہے کہ سودا درہم برہم نہ کیا جائے۔ حضرت فریدالدین گنج شکرؒ نے ان کو جواب میں لکھا۔ جمال میرا جمال ہے۔ معاوضہ مال میں ہو سکتا ہے۔ نہ کہ جمال میں۔

مقام جمال الدینؒ : آپ کو بابا فریدالدین گنج شکرؒ کی بارگاہ میں اس قدر تقرّب و اختصاص حاصل تھا کہ حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ جس مرید کو خلافت نامہ عطا فرماتے۔ اس کو ارشاد فرماتے کہ پہلے جمالؒ کے پاس جاؤ اگر وہ تصدیق کریں گے تو

Marfat.com

تمہاری خلافت درست ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ بڑے بڑے خلفار بھی اس سے مستثنیٰ نہ تھے۔
حضرت علاؤالدین علی احمدؒ کو جب مرشد پاک نے خلافت نامہ دیا تھا اس کو بھی ارشاد ہوا کہ اس کو جمال الدین ہانسویؒ سے تصدیق کروالو (تصدیق خلافت نامہ پیا صابرؒ کے تذکرہ میں درج ہے) پیا صابر رحمۃ اللہ علیہ حقیقی بھانجے اور داماد اور عظیم خلفار سے ہیں۔ خلافت نامہ تصدیق کرنا روحانیت میں بہت بڑا اعزاز ہے۔

حضرت نظام الدین اولیار محبوب الہیٰؒ کو جب خلافت نامہ عطار کیا۔ تو اس کو حکم ہوا کہ یہ خلافت نامہ شیخ جمال الدینؒ کو ہانسی میں اور شیخ نجیب الدین متوکلؒ کو دہلی میں دکھانا جب انہوں نے اپنا خلافت نامہ ہانسی میں شیخ جمال الدینؒ کو دکھایا تو انہوں نے نہایت خوش ہو کر تصدیق فرما دی۔ اور شعر فارسی کا پڑھا ؎

خدائے جہاں راہزراں سپاس
کہ گوہر سپردہ بگوہر شناس!

آپ کا سلسلہ طریقت چشتیہ تھا۔ آپ کی وجہ سے اس سلسلہ کو بہت وسعت ہوئی۔

وفات: آپ کا ۶۵۹ھ میں ہانسی میں انتقال ہوا وہاں آپ کا مزار ہے اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

اولاد: آپ کے دو بیٹے تھے۔ بڑے صاحبزادے مجذوب تھے۔ چھوٹے صاحبزادے مولانا برہان الدینؒ تھے اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے مرید تھے۔ دینی و روحانی تعلیم آپ سے پائی۔ مولاناؒ بلند پایہ عالم دین اور روحانیت میں اکمل ہوئے۔ ان کے بیٹے شیخ قطب الدینؒ نے خواجہ محبوب الہیٰؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ بلند پایہ بزرگ تھے۔ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلویؒ اور شیخ قطب الدین دونوں پیر بھائی تھے۔

Marfat.com

(۲۲)

حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی نجیب الدین اور والد ماجد کا نام شیخ محمد جمال الدین سلیمانؒ تھا

بیعت : آپ نے اپنے حقیقی بھائی شیخ فریدالدین گنج شکرؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

سلسلہ طریقت : شیخ نجیب الدین متوکلؒ۔ شیخ فریدالدین گنج شکرؒ۔ خواجہ بختیار کاکیؒ۔ خواجہ معین الدین اجمیری چشتیؒ الخ۔

حکم مرشد : آپ شیخ فریدالدین گنج شکرؒ کے حقیقی برادر۔ مرید اور عظیم المرتبت خلیفہ تھے۔ علم ظاہری و باطنی ان سے حاصل کیا۔ آپ کے مرشد پاک کا حکم ہوا کہ دہلی میں قیام کرو۔ چنانچہ آپ دہلی آکر منڈی دروازے میں مقیم ہو گئے۔ یاد الٰہی میں اس قدر مستغرق رہتے تھے کہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو گئے۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جب مال ہاتھ آئے تو راہ خدا میں خرچ کر دو۔ کیونکہ خرچ کرنے سے کمی نہیں ہوتی۔ جب مال ہاتھ سے چلا جائے تو اس کی پرواہ نہ کرو۔ اور خداوند قدوس پر پورا پورا توکل رکھو۔ اسی وجہ سے آپ کا نام متوکل پڑ گیا۔

ملاقات مرشد : آپ کا معمول تھا کہ ہر سال دہلی سے حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کی زیارت ملاقات کے لیے پاکپٹن تشریف لاتے۔ جب واپسی ہوئی تو آپ بابا حضرت فریدالدین گنج شکرؒ سے عرض کرتے کہ میرے لیے دعا فرمائیں کہ آئندہ سال پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں آپ دعا فرما کر فرماتے انشاء اللہ تعالیٰ بار بار ہمارے پاس آؤ گے اس طرح آپ انیس ۱۹ مرتبہ پاکپٹن میں آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے۔ انیسویں مرتبہ جب آپ روانہ ہونے لگے تو حسب عادت دعا کے لیے عرض کی لیکن اس مرتبہ بابا فریدالدین گنج شکرؒ نے دعا نہ فرمائی

Marfat.com

جب آپ دہلی پہنچے تو انتقال ہوگیا اور دہلی میں ہی آپ کا مزار ہے۔

آپ دہلی میں خلفاء کے خلافت نامے تصدیق فرمایا کرتے تھے۔ روحانیت میں بہت اونچا مقام ہے۔ اخبار الاخیار (ص ۱۳۵) نے ولادت ۵۵۹ھ اور وفات ۶۷۱ھ لکھا ہے دہلی جے منڈل کے سامنے آپ کی قبر ہے۔

(۲۳)

حضرت مولانا بدرالدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی بدرالدین تھا اور آپ کے والد ماجد کا نام علی اور دادا کا نام اسحٰق تھا۔

حالات: آپ نے دہلی میں علم تفسیر قرآن، حدیث، فقہ، ادب، منطق اور صرف نحو پڑھی فارغ التحصیل کے بعد سند تعلیم حاصل کی۔ آپ اپنے وقت میں علم و فضل کی اس منزل عالی پر فائز ہوئے۔ کہ دہلی کے علماء کرام میں آپ کا کوئی جواب نہ تھا۔ بعض علمی مسائل جو دہلی میں حل نہ ہو سکے تھے۔ آپ نے شہر بخارا کا ارادہ کیا۔

پاکپٹن میں حاضری: آپ سفر کی منزلیں طے کرتے کرتے جب پاکپٹن پہنچے تو اس وقت حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کے علم و ولائت کی شہرت عالم دنیا میں پھیل چکی تھی۔ اور طالبان حق دور دور سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت مولانا بدرالدین اسحٰقؒ کو ہم سفر دوست نے اصرار کیا کہ حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان علمی مسائل کو حل کریں۔ جن کے لیے آپ طویل سفر طے کر رہے ہیں چنانچہ اپنے دوست کے اصرار پر حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے پہلی ہی صحبت میں تمام علمی مسائل کو اس طرح حل کر دیا۔ کہ مولانا بدرالدین اسحٰقؒ حیران

Marfat.com

رہ گئے۔ انہوں نے ایسے علمی نقطے بیان فرمائے کہ جو مشکل سے مشکل مسئلہ تھا بالکل آسان طریقہ سے بیان فرما دیئے۔ مولاناؒ نے بخارا کا سفر ملتوی کر دیا۔

بیعت : آپ نے اسی وقت حضرت فرید الدین گنج شکرؒ کے دست حق پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

سلسلہ طریقت : حضرت مولانا بدر الدین اسحٰقؒ حضرت مولانا شیخ فرید الدین گنج شکرؒ حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ۔ خواجہ معین الدین اجمیریؒ الخ۔

شادی : آپ کی شادی فاطمہ بی بی بنت حضرت فرید الدین گنج شکرؒ سے ہوئی۔ داماد گنج شکرؒ ہونے کا اعزاز ملا۔

خشوع : جب آپ نماز پڑھتے تو نماز میں بہت رویا کرتے تھے اور سجدہ کی جگہ آنسوؤں سے تر ہو جایا کرتی تھی ؎

پیش سیاست غمش روع چہ نطق منیزند　　اے زہزار صعوہ کم پس تو نواچہ میزنی

آپ تمام دن اس شعر کو ذوق کی وجہ سے عالم تحیر میں رہے اور آنسو جاری تھے۔ شام کا وقت ہو گیا۔ حضرت فرید الدین گنج شکرؒ نے ان کو امامت کے لیے حکم دیا۔ انہوں نے قرأت کے وقت یہی شعر پڑھا اور بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو حضرت باباجیؒ نے دوبارہ امامت کے لیے حکم دیا اور فرمایا کہ آپ ہی رہو اس دفعہ نماز مکمل ختم ہوئی۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝

وفات : آپ کا سنہ ۶۹۰ھ پاکپٹن میں انتقال ہوا۔ جامع مسجد کے صحن میں دفن کئے گئے۔ سید مبارک کرمانیؒ فرمایا کرتے تھے کہ مولانا بدر الدینؒ جلتی ہوئی شمع کی طرح آئے تھے اور جلد ہی کمالات کو پہنچے۔ اور جلد ہی حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ سے جا ملے۔ آپ کا سلسلہ طریقت چشتی تھا۔

اولاد : آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ خواجہ محمد امامؒ۔ خواجہ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہم۔

Marfat.com

(تذکرہ صوفیائے پنجاب ص۱۳۳)

آپ کے انتقال کے بعدان دونوں صاحبزدگان اوران کی والدہ ماجدہ فاطمہ بی بیؒ کو حضرت نظام الدین محبوب الہٰیؒ نے دہلی بلوالیا۔ دونوں صاحبزادوں کو تعلیم ظاہری مکمل کروائی۔ اورپھر دونوں کو اپنا مرید کرکے روحانی تربیت کی اور علم روحانیت سے سرفراز فرمایا۔ اورپھر دونوں نے تعلیم ظاہری اور باطنی سے لوگوں کو مستفیض کیا۔

(۲۴)

حضرت شیخ بدرالدّین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کے تیسرے صاحبزادے ہیں جو علم وعرفان زہد و تقویٰ اور روحانیت میں مکمل تھے۔ آپ اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد مسند سجادہ ہوئے اور رشد وہدایت اور تبلیغ اور روحانیت سے لوگوں کو مستفیض کیا۔ ان کی سجادگی کے وقت ان کے تمام بھائی اور مرید وخلفار حضرت باباجیؒ کے پاکپٹن میں موجود تھے شیخ بدرالدینؒ مشہور شیخ تھے۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو آپ کو اپنے والد ماجد کے گنبد میں دفن کیا گیا۔

Marfat.com

(۲۵)

حضرت شیخ علاؤالدین پاک پٹن رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی علاؤالدینؒ تھا اور والد ماجد کا نام بدرالدین سلیمان اور دادا جان حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ تھے۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی ہونہار تھے اور آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولائت چمکتا تھا۔ سیّد محمد مبارکؒ اور آپ دونوں رضاعی بھائی ہیں۔

تعلیم : آپ اور سید محمد مبارکؒ اور آپ کے چچا خواجہ محمد یعقوبؒ اور دوسرے لڑکے حضرت مولانا بدرالدین اسحٰقؒ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور باقی تعلیم مکمل کر کے۔ مجاہدوں اور ریاضیتوں میں مشغول ہو گئے۔ بچپن میں آپ کھیلتے ہوئے جانماز پر جا بیٹھے جو حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کے لیے بچھایا گیا تھا۔ خادم عیسیٰ نامی یہ دیکھ کر حیران ہوئے تو باباجیؒ نے فرمایا۔ انہیں بیٹھنے دو مت روکو اور آپ نے دیکھ کر مسکرایا۔ چنانچہ آپ کی دعا سے دو قرن کے بعد شیخ علاؤالدینؒ آپ کے سجادہ پر اس طرح بیٹھے کہ سوائے جمعہ کے سجادہ سے ہلتے نہ تھے۔ خواہ ان کے پاس بادشاہ وقت ہی کیوں نہ آتا۔

سجادگی : آپ نے سولہ سال کی عمر میں حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کے سجادہ پر متمکن ہوئے اور چون سال تک اس سجادہ پر متمکن رہ کر رشد و ہدایت، ارشاد و تلقین فرماتے رہے اور آپ کی ولائت کا شہرہ عالم میں پھیل گیا۔ اور آپ صام الدہر تھے کسی نے آپ کو سوائے عیدین اور ایام تشریق کے دن کے وقت کھاتے نہیں دیکھا۔ خود روزہ رکھتے۔ لیکن درویشوں کے لیے دو وقت دسترخوان بچھتا جس سے عام و خاص بہرہ ور ہوتے۔

Marfat.com

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد شیخ بدرالدین سلیمانؒ سے بیعت کی۔ اور روحانی تعلیم حاصل کی۔

سلسلہ طریقت : شیخ علاؤالدین سلیمانؒ حضرت فریدالدین گنج شکرؒ۔ خواجہ بختیار کاکیؒ۔ خواجہ معین الدین اجمیریؒ الخ۔

سلسلہ نسب : شیخ علاؤالدینؒ بن شیخ بدرالدین سلیمانؒ بن حضرت فریدالدین گنج شکرؒ بن جمال الدین سلیمانؒ الخ۔

پاکپتن : ایک روز حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے پوتے شیخ رکن الدینؒ دہلی سے ملتان جاتے ہوئے پاکپتن تشریف لائے۔ مزار پر حاضری دی فاتحہ پڑھ کر باہر آئے تو خواجہ علاؤالدینؒ سے پہلے مصافحہ کیا پھر معانقہ کیا۔ انہوں نے محبت بھرے لفظوں سے کہا کہ جدائی گوارہ نہیں لیکن متعلقین کی محبت آپ سے جدا کر رہی ہے اور رخصت ہو گئے۔ شیخ علاؤالدین اسی وقت گھر آئے غسل کر کے کپڑے تبدیل کئے۔ لوگوں نے شیخ رکن الدینؒ سے ذکر کیا کہ یہ تکبر ہے بزرگی نہیں ہے کہ آپ جیسے پاک سے مل کر یہ عمل کیا۔ شیخ رکن الدینؒ نے ان لوگوں سے کہا کہ تم ان کی قدر نہیں جان سکتے ہو۔ وہ بزرگ ہیں اور ہم سے دنیا کی بُو آتی ہے اور وہ اس سے قرا ہیں وہ دنیا سے دور رہ کر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ شیخ علاؤالدینؒ وفات کے بعد حضرت بابا گنج شکرؒ کے روضہ میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

(۲۶)

حضرت نظام الدّین اولیا محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد نظام الدین، اولیار، محبوب الٰہی، زرزربخت لقب تھے اور والد ماجد کا نام احمد اور دادا کا نام علی تھا جو شہر بخارا کے رہنے والے تھے۔ آپ کے دادا علی بخاری اور نانا خواجہ عرب دونوں بخارا سے آکر پہلے لاہور مقیم ہوئے پھر وہاں سے بدایوں چلے گئے اور وہاں سکونت اختیار کر لی۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ماہ صفر ۶۳۴ھ / ۱۲۳۸ء مقام بدایون ہوئی۔ والدہ ماجدہ کا نام بی بی زلیخاؒ تھا۔

سلسلہ نسب : آپ کا سلسلہ نسب سید محمد بن سیّد احمد بن سیّد علی بخاری بن عبداللہ خلمی بن علی مشہدی بن ابی عبداللہ بن علی اصغر بن جعفر ثانی بن امام ہادیؒ۔

سلسلہ طریقت : حضرت نظام الدین اولیاءؒ۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ۔ حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ۔ خواجہ معین الدین اجمیریؒ الخ۔

بچپن : بچپن میں ہی آپ نیک خصال کے حامل تھے۔ ابھی آپ کی عمر پانچ سال تھی کہ والد کا سایہ شفقت سر سے اٹھ گیا۔

تعلیم : آپ نے ابتدائی تعلیم مولانا علاؤ الدین اصولیؒ سے بدایون سے حاصل کی پھر آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو تعلیم کے لیے دہلی لائیں۔ اور مولانا شمس الدینؒ سے مقامات حریری وغیرہ کتابیں پڑھیں۔ اور مولانا کمال الدین زاہدؒ سے سند حدیث لی۔ بعض نے مولانا احمد تبریزیؒ لکھا ہے۔ جب آپ بدایون میں تعلیم حاصل کر رہے تھے اس وقت آپ کی عمر بارہ سال تھی۔ ابوبکر قوال ملتان سے بدایون آکر مولانا علاؤ الدین اصولیؒ کی خدمت

Marfat.com

میں حاضر ہوکر اور ملتان کے بزرگوں کا تذکرہ کرنے لگا۔ اس نے شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ میں شیخ صاحب کے سامنے گا رہا تھا۔ میں ایک شعر پر پہنچا تو اتفاق سے مجھے دوسرا مصرعہ یاد نہ آیا۔ تو شیخ صاحب نے فوراً ہی مجھے دوسرا مصرعہ بتایا۔ پھر شیخ صاحب کی عبادت ریاضت کی تعریف کرتے ہوئے کہنے لگا۔ کہ ان کی ریاضت و عبادت حد سے باہر ہے۔ یہاں تک کہ ان کی کنیزیں بھی چکی پیستے ہوئے ذکر الٰہی کرتی ہیں۔ اس طرح کی بہت باتیں بیان کرتا رہا۔ پھر آپ سے کہنے لگا کہ میں ملتان سے پاکپٹن آگیا۔ میں نے وہاں ایک ماہتاب ولایت کو دیکھا۔ جنہوں نے اپنی تابانی اور درخشانی سے عالم کو منور کر رکھا ہے۔ ابوبکر قوّال کی زبان سے حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کا ذکر سن کر خواجہ محبوب الٰہی کے دل میں ان کی محبت کا چراغ روشن ہوگیا۔ اور یہ کیفیت ہوگئی۔ کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے آپ حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کا ذکر کرتے تھے۔

خواجہ محبوب الٰہیؒ تعلیم کے لیے جب دہلی میں تشریف لائے تھے۔ تو آپ نے ہلال طشت دار کی مسجد نیچے ایک حجرے میں رہتے تھے۔ اس کے قریب ہی حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کے چھوٹے حقیقی بھائی شیخ نجیب الدین متوکلؒ کا مکان تھا۔ جن کی صحبت سے حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ ملاقات اور زیارت کا شوق اور بھی بڑھا۔ آخر آپ ۱۵ رجب ۶۵۵ھ بعمر ۲۱ سال حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کی خدمت اقدس میں پاکپٹن حاضر ہوئے۔ آپ کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کی تو حضرت بابا جیؒ نے مجھے دیکھ کر سب سے پہلے یہ شعر پڑھا ؎

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ　　سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

اور اسی وقت کلاہ چہار ترکی سر سے اتار کر میرے سر پر رکھ دی۔ میں نے چاہا کہ میں حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ سے عرض کروں۔ لیکن میں خوف و دہشت سے کچھ نہ کہہ سکا۔ میری دہشت کو دیکھ کر آپ نے فرمایا ہر داخل ہونے والے کے لیے دہشت ضروری ہے۔ میں اسی

Marfat.com

دن آپ کی بیعت سے مشرف ہوا۔

بیعت : آپ نے حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کے دست حق پر بیعت کی۔ بیعت کے بعد میں نے عرض کیا کہ اب میرے لیے کیا ارشاد ہے۔ کیا تعلیم دینی کو چھوڑ کر وظائف میں مشغول ہو جاؤں ؟ انہوں نے یعنی (باباجیؒ نے) فرمایا تعلیم کو جاری رکھو اور مکمل کرو۔ اور وظائف کو بھی پابندی سے کرو۔ آپ ۶۵۵ھ تا ۳ ربیع الاسنہ ۶۵۶ھ مدّت ایک سال اپنے شیخ حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کی خدمت میں رہ کر تعلیم و تربیت حاصل کرتے رہے آپ نے چھ پارے قرآن مجید کے تجوید سے حضرت باباجیؒ سے پڑھے اور عوارف کے چھ ابواب بھی پڑھے۔ آپ نے تعلیم مکمل کر کے سند حاصل کی۔ اور پھر تعلیم روحانی اور تربیت ریاضیتوں اور مجاہدوں کے بعد حضرت فریدالدین گنج شکرؒ نے آپ کو سند خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اور دہلی جانے کی اجازت دی۔ اور حکم فرمایا کہ اپنی سند خلافت شیخ جمال الدینؒ کو ہانسی میں اور شیخ نجیب الدین کو دہلی میں دکھانا۔ جب آپ نے اپنا خلافت نامہ ہانسی میں شیخ جمال الدین ہانسویؒ کو دکھایا تو انہوں نے نہایت خوش ہو کر تصدیق فرما دی اور شعر پڑھا ؎

خدائے جہاں را ہزاراں سپاس کہ گوہر سپرد یگو ہر شناس !

آپ نے دہلی جا کر خلافت نامہ شیخ نجیب الدین متوکلؒ کو دکھایا تو انہوں نے بھی فرط مسرت سے تصدیق فرما دی۔ اور محلہ غیاث پورہ میں سکونت اختیار کی گھر میں غریبی تنگدستی فقر و فاقہ تھا۔ وقت تنگی سے بسر ہوتا تھا۔ مولانا برہان الدین غریبؒ اور مولانا کمال الدین یعقوب پٹنیؒ آپ کی خانقاہ میں مصروف ریاضت تھے ایک روز چار روز کا فاقہ تھا۔ پڑوس کی ضعیفہ عورت نے یہ حال دیکھا۔ تو کچھ آٹا بھیجا۔ شیخ کمال الدین یعقوب پٹنیؒ نے آٹے کو مٹی کی ہانڈی میں ڈال کر آگ پر رکھ دیا۔ اتنے میں ایک درویش گدڑی پوش آیا۔ اور کچھ کھانے کو مانگا۔ حضرت محبوب الٰہیؒ نے وہ ہنڈیا اٹھا کر درویش کے سامنے رکھ دی۔ اس درویش نے اس میں سے چند گرم گرم لقمے منہ میں رکھ لیے۔ اور

Marfat.com

ہنڈیا پٹک کر یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ کہ شیخ فرید الدین گنج شکرؒ نعمت باطنی شیخ نظام الدین اولیاءؒ ارزانی داشت، ومن دیگ فقر ظاہری اور شکستم، حالا سلطان ظاہری و باطنی شدی۔

منقول ہے کہ اس روز کے بعد حضرت محبوب الہیؒ کی تنگی و تنگدستی جاتی رہی۔ جب سلطان معزالدین کیقباد نے غیاث پورے کے پاس کیلوکھڑی میں ایک نئے شہر کی بنیاد رکھی۔ اور اپنا محل بنوایا تو وہاں امراء اور ارکین سلطنت کا ہجوم ہو گیا۔ اور خواجہ محبوب الہیؒ کی خدمت میں لوگوں کا ہجوم رہنے لگا۔ اس ہجوم کو دیکھ کر آپ گھبرانے لگے۔ اور آپ نے غیاث پورے کی سکونت ترک کرنے کا ارادہ کر لیا۔ ایک نوجوان خوبصورت آیا اس نے فارسی کے دو شعر پڑھے۔ اور اس نے کہا کہ اوّل آدمی کو مشہور نہ ہونا چاہیے۔ اگر مشہور ہو جائے تو پھر لوگوں کو تبلیغ حق کرے اور راہ مستقیم دکھاوے تاکہ قیامت کے دن اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے شرمندگی نہ ہو۔ مخلوق سے کنارہ کر کے حق کے ساتھ مشغول ہو جانا آسان ہے لیکن مردانگی یہ ہے کہ انجمن میں بھی ان کی خلوت ہو۔ اور مخلوق خدا کے ہجوم کے باوجود ان کی مشغولی حق میں فرق نہ آئے۔ حضرت محبوب الہیؒ نے یہ سُن کر ترک سکونت کا ارادہ ترک کر دیا بلکہ آپ نے فرمایا کہ اب میں یہاں سے کہیں نہ جاؤں گا۔

ریاضت: حضرت محبوب الہیؒ کی ریاضتوں اور مجاہدوں کا یہ عالم تھا۔ جوانی میں تیس سال بڑے سخت مجاہدے کئے۔ اور باقی حصہ زندگی کا اس سے بھی سخت مجاہدوں میں گذرا۔ آپ تمام عمر صائم الدہر رہے۔ رات اور دن میں آپ چار پانچ سو رکعتیں نماز پڑھا کرتے تھے۔ اگرچہ خانقاہ میں آپ کا قیام کوٹھے پر تھا۔ مگر اسّی سال کی عمر میں بھی آپ کوٹھے سے اتر کر نماز باجماعت ادا کرتے۔ فجر، اشراق، اور چاشت کی نمازوں کے بعد آپ جماعت خانے میں مسند رشد و ہدایت پر تشریف فرما ہوتے۔ اس وقت اکابر علماء اور جلیل القدر صوفیاء کا اجتماع ہوتا۔ آپ تصوف اور سلوک کے اہم نکات بیان فرماتے پھر شہر کے فقراء

Marfat.com

مساکین آتے ان کو نقد، غلہ اور دوسرے تحائف دیتے۔ آپ کا ارشاد تھا کہ خانقاہ کی ساری چیزیں غربا میں تقسیم کر دی جائیں۔ نماز ظہر کے بعد مجلس ہوتی۔ اس میں آپ زیادہ تر علمی مسائل بیان فرماتے۔ عصر کی نماز کے بعد کوٹھے پر مجلس ہوتی۔ آپ حاضرین کو راہ ہدایت کی تبلیغ فرماتے۔ اور حاضرین کی تواضع خشک اور تر میووں اور شربتوں سے ہوتی۔ عشار کی نماز باجماعت ادا کر کے اپنے حجرے میں تشریف لے جاتے۔ اس وقت آپ کا مرید اور خلیفہ خاص حضرت امیر خسروؒ آتے اور کچھ حکائتیں سناتے۔ آپ ان کو راہ سلوک و روحانیت کی منزلوں سے ارشاد فرماتے آپ اکثر فرماتے نماز راہ نجات ہے۔ تارک الصلوٰۃ روحانی منازل طے نہیں کر سکتا۔ کیونکہ نماز پنجگانہ عین فرض ہے۔ جو شخص نماز پنجگانہ ادا نہیں کرتا۔ اس کو اللہ تعالیٰ مشرکوں کے ٹولے میں شمار کرے گا۔ فرمان الٰہی ہے:

اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین ۵	نماز پڑھو اور مشرکوں سے نہ ہو

فرمان: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ اگر کوئی شخص نماز کی فرضیت کا منکر ہے اور نماز ترک کر دے تو کافر ہو جاتا ہے اور اس کا قتل واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا ارشاد ہے کہ اس بے نماز کو قید کر دیا جائے۔ اگر توبہ کر لے تو قید سے رہا کر دیا جائے۔ ورنہ قید میں ہی مر جائے۔

معراج کے مقدس مقام پر تحفہ نماز کا ہی دیا گیا تھا۔ معلوم ہوا کہ نماز کا اہم مقام ہے۔ اس کے بغیر خلاصی نہیں ہے نماز بیماری اور تندرستی میں کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہوتی۔ پہلا قاعدہ پہلی تعلیم دین اسلام کی نماز ہے اور آخری مقام بھی نماز ہے فرمان نبویؐ ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔

حضرت امام حسینؓ نے بوقت شہادت نماز ادا کر کے نماز کی اہمیت کو بیان کر دیا۔

خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر آپ سے

Marfat.com

سلسلہ نظامیہ چشتیہ کا آغاز ہوا۔

خواب : آپ نے اپنی وفات سے چند دن پہلے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے فرما رہے ہیں کہ نظام تم سے ملنے کا بڑا اشتیاق ہے۔ اس خواب کے بعد سفر آخرت کے لیے بے چین رہے۔ اور وفات سے چالیس روز پہلے کھانا پینا بالکل چھوڑ دیا۔ جب لوگ کھانے کے لیے اصرار کرتے تو آپ فرماتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشتاق ہو وہ دنیا کا کھانا کیسے کھائے۔ مرض کی شدت ہو گئی دوا پینے کو کہا تو آپ نے فرمایا دردمندے عشق را دارو بجز دیدار نیست۔ وفات کے روز لنگر خانے اور آپ کی ملکیت میں جتنی چیزیں تھیں۔ تمام غربا اور مساکین میں تقسیم کر دیں۔ تاکہ خدائے تعالیٰ کے یہاں کسی چیز کا مواخذہ نہ ہو۔ خادم نے درویشوں کے لیے کچھ غلہ رکھ لیا تھا آپ کو علم ہوا۔ آپ نے فرمایا اس کو بھی راہ خدا میں دے دو۔ اور ہر توشے خانے میں جھاڑو دے دو ارشاد کی تعمیل ہوئی۔ نماز کا وقت آتا تو آپ ایک نماز کو کئی کئی دفعہ پڑھتے۔

وفات سے پہلے تبرکات خاص مختلف خلفاء کو دیئے اور ان کو خاص خاص مقامات پر جانے کا حکم دیا۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلویؒ کو حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کا دیا ہوا مصلّی، خرقہ تسبیح اور لکڑی کا پیالہ دے کر فرمایا کہ تم نے دہلی میں رہنا ہے۔ تمام خلفاء کو نصیحتیں فرمائیں اور ان کو الوداع کیا۔ آپ نے فرمایا کہ وضو کرایا جاوے پھر آپ نے صبح کی نماز پڑھی یہ آپ کی آخری نماز تھی۔

وفات : وہ شمع نورانی جو عالم کو منور کرنے کے آئی تھی۔ بوقت طلوع آفتاب بجھ گئی۔ دہلی میں ۱۸ ربیع الاول ۷۲۵ھ بعمر ۹۰ سال آپ انتقال ہوا۔ آپ کا مزار دہلی میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کا مزار سلطان محمد تغلق نے تعمیر کروایا تھا۔ شادی اور اولاد کا ذکر نہیں ہے

بہ درگاہ حضرت محبوب الٰہی دہلی

فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا　　بڑی جناب تری، فیض عام ہے تیرا

Marfat.com

ستارے عشق کے تیری کشش سے ہیں قائم
نظام مہر کی صورت نظام ہے تیرا

تیری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی
مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا

نہاں ہے تیری محبت میں رنگ محبوبی!
بڑی ہے شان، بڑا احترام ہے تیرا

(بانگ درا ص ۲۱)

خلفاء: آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر تھی۔ مگر مشہور خلفاء حضرت ابوالحسن یمین الدین امیر خسرو، شیخ شرف الدین بوعلی قلندرؒ۔ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ۔ شیخ قطب الدین منور ہانسویؒ۔ شیخ حسام الدین ملتانیؒ۔ شیخ بریان الدین غریبؒ۔ شیخ حسام الدین سوختہؒ شیخ حسن دہلویؒ۔ شیخ منتخب الدین خلد آبادیؒ۔ (تذکرہ صوفیائے پنجاب ص ۳۰۰)

آپ کے محبوب: حضرت شیخ رکن الدینؒ (شاہ رکن عالم) ملتانیؒ آپ کے بہت ہی محبوب تھے۔ یہ ملتان سے دہلی تشریف فرما تھے۔ اور سلطان محمد تغلق بادشاہ دہلی کے مہمان تھے۔ غیاث پورہ میں آپ کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے۔ خواجہ محبوب الٰہی نے شیخ رکن الدینؒ کو دیکھ کر تعظیماً چارپائی سے اترنا چاہتے تھے۔ مگر شدت ضعف کی وجہ سے آپ اتر نہ سکے۔ آپ نے شیخ رکن الدین ملتانیؒ کو چارپائی پر بیٹھنے کے لیے کہا۔ لیکن وہ تعظیماً چارپائی نہ بیٹھے۔ ان کے لیے کرسی لائی گئی اور بیٹھ گئے۔ عیادت فرمائی اور شیخ رکن الدین (شاہ رکن عالم) ملتانیؒ نے کہا۔ کاش آپ کی زندگی اور ہوتی کہ ناقصوں کو آپ کمال تک پہنچا دیتے۔ خواجہ محبوب الٰہی کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور مجلس پر گریہ طاری ہو گیا۔ خواجہ محبوب الٰہیؒ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نظام تم سے ملنے کا بڑا اشتیاق ہے۔ شیخ رکن الدینؒ نے یہ سنا تو رونے لگے یہاں تک کہ حاضرین مجلس پر ایسا گریہ طاری ہوا کہ سب رونے لگے۔ اس ملاقات کے بعد حضرت خواجہ محبوب الٰہیؒ نے انتقال کیا۔ اور آپ کی نماز جنازہ شیخ رکن الدینؒ نے پڑھائی۔ وہ اس سعادت پر ہمیشہ فخر کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

آپ کی بیماری : آپ بیمار ہو گئے۔ آخر مرض نے شدّت اختیار کی۔ دوائی لائی گئی لیکن آپ نے دوائی پینے سے انکار کر دیا۔ سلطان محمد تغلق بادشاہ نے اپنا شاہی طبیب بھیجا۔ طبیب شاہی آپ کی چارپائی کے قریب آیا۔ اس وقت آپ نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ اور عالم سکوت میں تھے طبیب نے نبض پر ہاتھ رکھا تو آپ نے آنکھیں کھولیں۔ آپ کو بتایا گیا کہ سلطان نے اپنا شاہی طبیب آپ کے علاج کے لیے بھیجا ہے آپ نے یہ سن کر کچھ جواب نہ دیا اور خاموشی سے طبیب کے چہرہ پر نظریں جمائے رکھیں پھر دھیمی آواز سے فرمایا۔ دردمندِ عشق را دارو بجز دیدار نیست بیماری بڑھتی گئی صبح کی نماز پڑھ کر ہم سب حاضر خدمت ہو گئے۔ اور ہم نے سنا کہ آپ نے صبح کی نماز کئی مرتبہ پڑھی ہے اور خواجہ سیّد محمد امام ؒ کو قریب بلا کر کان میں کچھ فرمایا بعد ازاں آپ نے فرمایا۔ حضرت شیخ العالم تشریف لائے۔ مجھے تعظیم کے لیے اٹھاؤ۔ ہم سب آگے بڑھے تاکہ آپ کو سہارا دے کر اٹھایا جائے۔ اچانک آپ پر سکوت طاری ہو گیا۔ اور سانس کی حرکت بند ہو گئی۔ اس وقت ہم سب بے جان ہو گئے کہ آفتاب عالم غروب ہو گیا۔ وہ شمع جو عالم دنیا کو منور کرنے کے لیے اس جہاں میں آئی تھی وہ بجھ گئی۔ ہم سب بے خود ہو گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے مگر ضبط اور صبر سے کوئی شخص بھی بلند آواز سے نہ روتا تھا۔ تمام کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ

لحد و قبر : آپ کے انتقال کی خبر شہر دہلی میں آگ کی طرح پھیل گئی سلطان محمد تغلق بادشاہ اور شیخ رکن الدین ملتانی ؒ (شاہ رکن عالم ؒ) تشریف لائے۔ بادشاہ نے آپ کے پلنگ کے قریب آکر چہرہ مبارک کھول کر زیارت کی اور بہت رویا پھر پوچھا کہ دفن کا انتظام کہاں ہو گا۔ خواجہ سید حسین کرمانی ؒ نے بادشاہ کو آپ کی وصیت کا ذکر کیا۔ بادشاہ نے اسے پسند کیا۔ سلطان نے حکم دیا کہ احمد ایاز خواجہ یہاں شاہی مزدوروں کا انتظام کرے۔ حکم کی تعمیل ہوئی۔ بمطابق وصیت تالاب کو بھر دیا گیا اور وہاں آپ کی قبر تیار کر دی گئی۔

Marfat.com

شیخ رکن الدین شاہ عالم ملتانیؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بادشاہ کے علاوہ ان لوگوں نے بھی میت کو کندھا دیا جو آپ کی زندگی میں آپ کے مخالف تھے۔ نماز جنازہ میں ایک انبوہ کثیر تھا۔ ہر طرف آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔

بادشاہوں سے بے نیازی: آپ ہمیشہ بادشاہوں کی صحبت سے بے نیاز بلکہ گریز کرتے تھے۔ اور ان سے ملنا تک پسند نہ فرماتے۔ اور آخر عمر تک اس اصول پر سختی سے کاربند رہے سلطان جلال الدین خلجی کو آپ سے بے حد عقیدت تھی۔ اور آپ سے ملاقات کا بہت شوق تھا۔ مگر جانتا تھا کہ آپ بادشاہوں سے ملنا پسند نہیں کرتے۔ اس لیے ملاقات سے محروم رہا۔ حضرت امیر خسروؒ اس کے دربار کے متعلق تھے۔ چنانچہ بادشاہ جلال الدین خلجی نے حضرت امیر خسروؒ کے ذریعہ ملاقات کرنی چاہی اور ان سے اپنی خواہش کا ذکر کیا۔ حضرت امیر خسروؒ نے بادشاہ سے کہا کہ اجازت طلب کی گئی تو حضرت محبوب الہیؒ ملاقات کی اجازت نہیں دیں گے۔ میں آپ کو ساتھ لے چلوں گا۔ بادشاہ جلال الدین خلجی خوش ہو گیا کہ ملاقات ہی مقصود ہے۔ مگر حضرت امیر خسروؒ مرید باصفا نے خواجہ محبوب الہیؒ سے عرض کر دی۔ کہ بادشاہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے۔ خواجہ محبوب الہیؒ پروگرام سے پہلے ہی پاکپٹن کو روانہ ہو گئے۔ تاکہ اپنے پیر و مرشد کی زیارت کر آئیں۔ جب بادشاہ کو اس کا پتہ چلا تو حضرت امیر خسروؒ سے دریافت کیا۔ کہ تم نے خواجہ محبوب الہیؒ سے ملاقات کی اجازت کیوں طلب کی بلکہ طے شدہ پروگرام کے مطابق مجھے ساتھ لے جاتے حضرت امیر خسروؒ نے کہا کہ اگر تم اس بات سے ناراض ہو گئے تو مجھے کوئی فکر نہیں (صرف جان کی ہو سکتی ہے) لیکن اگر پیر و مرشد ناراض ہو جائے تو میرے ایمان کا خطرہ ہے۔ بادشاہ کو یہ جواب پسند آیا اور مسکرایا۔ اولیاء اللہ سے وقت کے بادشاہ وزراء خوف کھاتے رہے ہیں کیونکہ بادشاہ دنیادار ہوتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ اپنے وقت کے شہنشاہ ہوتے ہیں۔ اور ہر چیز سے بے خوف ہوتے ہیں (انوار اصفیاء ص ۳۴۳)۔

Marfat.com

(۲۷)

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی یمین الدین تھا ابوالحسن کنیت اور لقب خسرو تھا۔ والد کا ماجد کا نام امیر سیف الدین محمود تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۶۵۱ھ قصبہ پٹیالی ضلع اٹہ میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد ترکستان سے ہندوستان تشریف لائے۔ اور قصبہ پٹیالی میں سکونت اختیار کی۔

بچپن : آپ بچپن میں ذہین اور ہونہار تھے۔ اور نور ولائت آپ کی پیشانی میں نمایاں تھا۔

تعلیم : آپ نے پندرہ سال کی عمر میں علم اور فنون حاصل کر لئے تھے۔ جو بھی آپ پڑھتے ازبر فرما لیتے تھے۔

بیعت : آپ تعلیم حاصل کرنے کے بعد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔ خواجہ محبوب الٰہیؒ آپ پر نہایت شفقت فرماتے اور تمام مریدوں سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ خواجہ محبوب الٰہیؒ آپ کو خسرو کہہ کر پکارا کرتے تھے مگر آپ امیر خسروؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔

قصہ بیعت : ایک دن آپ کے والد ماجد امیر سیف الدین محمودؒ نے مجھ کو اور میرے بڑے بھائی کو خواجہ محبوب الٰہیؒ کے پاس لے گئے۔ میں نے اپنے والد ماجد سے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ اس وقت میری عمر چھوٹی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ تم کو اور تمہارے

Marfat.com

بڑے بھائی کو خواجہ محبوب الٰہیؒ کا مرید کرانا چاہتا ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس دروازے پر بیٹھ جاؤں اور تم بڑے بھائی کو اندر لے جائیے اور ان کو مرید کروائیے میں یہاں آپ کا انتظار کروں گا میرا یہ جواب سن کر میرے والد مسکرائے اور میرے بڑے بھائی کو ساتھ لے کر اندر چلے گئے۔ میں نے اپنے دل میں ایک شعر موزون کیا۔ اس خیال سے کہ اگر حضرت کامل ہیں۔ تو اپنے نور باطن سے اس شعر کا حال معلوم کریں گے اور مجھے اس شعر کا جواب شعر سے دیں گے۔ تب میں اندر جاکر مرید ہوں گا۔ ورنہ والد ماجد کی واپسی پر ان کے ساتھ گھر چلا جاؤں گا۔ ترجمہ شعر فارسی۔ تو ایسا بادشاہ ہے کہ تیرے محل کے کنگوارے پر کبوتر آن بیٹھے تو تیری برکت سے وہ کبوتر باز بن جائے۔ پس ایک غریب حاجت مند تیرے دروازے پر آیا ہے وہ اندر آئے یا واپس چلا جائے۔

میں تو باہر بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔ اندر سے حضرت خواجہ محبوب الٰہی کا ایک خادم باہر آیا۔ اور مجھ سے کہا کہ خواجہ محبوب الٰہیؒ نے مجھے حکم دیا ہے۔ دروازے کے باہر ایک ترک زادہ بیٹھا ہے اس کے سامنے یہ شعر پڑھ دو اور واپس چلے آؤ۔ (ترجمہ شعر فارسی) حقیقت کے میدان کا مرد اندر چلا آئے تاکہ ہمارے ساتھ کچھ دیر ہمراز بن جائے اور اگر وہ آنے والا ناسمجھ اور نادان ہے تو جس راستہ یہاں آیا ہے اسی راستے واپس چلا جائے۔

آپ فرماتے ہیں جب خادم نے شعر سنا دیا۔ تو میں وہاں سے اٹھا اور دیوانوں کی طرح خادم کے ساتھ اندر چلا گیا۔ میرے والد اور بھائی سیّد محمد کرمانیؒ وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ خواجہ محبوب الٰہیؒ میری طرف دیکھ کر مسکرا کر غور سے دیکھ رہے ہیں میں نے دوڑ کر آپ کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ خواجہ محبوب الٰہیؒ نے فرمایا آجا آجا اے مرد حقیقت اور ایک دم کے لیے ہمارا راز دار بن جا میں نے سامنے بیٹھ کر بیعت ہونے کی درخواست کی۔ اور خواجہ صاحب نے مجھے بیعت کا شرف بخشا اور مجھے

Marfat.com

اپنا محبوب بنا لیا۔

سلسلہ طریقت : حضرت امیر خسروؒ۔ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ۔ شیخ فرید الدین گنج شکرؒ۔ خواجہ بختیار کاکیؒ۔ خواجہ معین الدینؒ الخ۔

حالات : ابتداً آپ سلطان بلبن کے امیر کشلو خاں (ملک چھجو) کے نام سے مشہور تھا۔ ملازم ہوئے پھر سلطان بلبن کا بیٹا بغرا خاں آپ کو اپنے ساتھ بنگال لے گیا بغرا خاں اور اس کے میر منشی شمس الدین دبیر نے آپ کو بنگال میں روکنا چاہا۔ مگر آپ واپس چلے آئے ۱۲۸۰ء کو آپ بلبن کے دوسرے بیٹے خان شہید کے ملازموں میں داخل ہوئے۔ اور ان کے ساتھ آپ ملتان تشریف لائے ۱۲۸۵ء میں جب سلطان خاں شہید مغلوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ آپ ملتان سے واپس ہوئے۔ پہلے قصبہ پٹیالی آئے اور اپنی والدہ ماجدہ کی زیارت سے مشرف ہو کر دہلی پہنچے اور سلطان بلبن کے دربار میں خان شہید کا وہ پُر درد مرثیہ پڑھا۔ کہ سارے درباریوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ سلطان بلبن اس قدر رویا کہ اُسے بخار ہو گیا۔ اس بخار اور صدمے سے اس نے تیسرے روز وفات پائی۔ سلطان بلبن کی وفات کے بعد اس کا پوتا کیقباد تخت پر بیٹھا۔ اس کا وزیر ملک نظام الدین حضرت امیر خسروؒ کے خلاف تھا۔ لیکن کیقباد آپ کا بے حد معرف تھا۔ اس نے حضرت امیر خسروؒ سے خواہش ظاہر کی کہ اس کی اور اس کے والد بغرا خاں کی ملاقات کو نظم کریں۔ چنانچہ آپ نے ۱۲۸۹ء میں "قرآن السعدین تصنیف" کی ایک سال بعد کیقباد نے وفات پائی اور سلطان جلال الدین خلجی اس کی جگہ تخت نشین ہوا۔ سلطان خلجی خود بھی شاعر اور سخن فہم تھا۔ اس نے معقول تنخواہ پر حضرت امیر خسروؒ کو اپنا مصاحب مقرر کیا۔ اور مصحف داری اور امارت کا عہدہ آپ کو تفویض کیا۔ اسی وقت سے حضرت امیر خسروؒ "امیر" کہلائے آپ نے سلطان جلال الدین خلجی کی تاج پوشی اور اس کے حالات کو "مفتاح الفتوح" میں منظوم کیا ہے۔ سلطان جلال الدین خلجی کے جب علاوہ الدین تخت نشین ہوا۔ تو حضرت

Marfat.com

امیر خسرو نے اس کے حالات کو "خزائن الفتوح" میں نظم کیا۔ "خمسہ نظامی" کے جواب میں آپ نے پانچ مثنویاں لکھی ہیں۔ علاؤالدین کے بعد اس کا بیٹا قطب الدین تخت نشین ہوا۔ وہ حضرت امیر خسروؒ کا تمام گذشتہ فرماں رواؤں سے زیادہ قدر دان تھا۔ جب حضرت امیر خسرو نے مثنوی "نہ سپہر" اس کے نام سے معنون کیا۔ تو اس نے ہاتھی کے برابر تول کر روپے دیئے قطب الدین کے بعد اس کا غلام خسرو خاں تخت پر بیٹھا صرف چار ماہ حکومت کی اس کے بعد غیاث الدین تغلق تخت پر بیٹھا۔ وہ بھی حضرت امیر خسروؒ کا نہائت قدر دان تھا۔ آپ نے "تغلق نامہ" میں سلطان غیاث الدین تغلق اور خسرو خاں کی کشمکش کا حال بیان کیا ہے حضرت امیر خسروؒ بادشاہوں میں رہ کر درویش ہو گئے بہت بڑی کرامت ہے۔ حضرت امیر خسروؒ ملازمت بھی کرتے اور دین حق کی تبلیغ میں مصروف بھی رہتے تھے اور اپنے مرشد پاک کا دیا ہوا سبق بھی دہراتے رہتے تھے۔

حضرت امیر خسروؒ اپنے دور کے باکمال فارسی کے شاعر تھے۔ آپ کا کلام بے حد شیریں، موثر اور عشق بھرا ہوتا تھا۔ چنانچہ خواجہ محبوب الہیؒ آپ کا کلام بہت پسند کرتے تھے۔ امیر خسروؒ کو بھی خواجہ محبوب الہیٰ سے خاص دلی وابستگی اور عقیدت تھی۔

کلام امیر خسروؒ:

تو آں شاہے کہ بر ایوانِ قصرت — کبوتر گر نشیند باز گردد!
غریبے مستمندے بر در آمد — بیائد اندروں یا باز گردد

جواب محبوب الہیؒ:

بیا یہ اندروں مرد حقیقت — کہ با ما یک نفس ہمراز گردد!
اگر ابلہ بود آں مرد ناداں! — ازاں راہے کہ آمد باز گردد

محبوب الہیٰ کا محبوب: پیر و مرشد کو بھی امیر خسروؒ سے اس قدر محبت تھی۔ کہ اکثر فرمایا کرتے تھے اگر شریعت اس بات کی اجازت دیتی۔ تو میں وصیت کرتا کہ امیر خسروؒ

Marfat.com

کو مرنے کے بعد قبر میں میرے ساتھ دفن کرنا۔ تاکہ ہم دونوں ایک ہی جگہ رہیں۔ تاہم آپ نے وصیت فرمائی کہ امیر خسروؒ میرے بعد زندگی نہ چاہیں گے۔ جب وفات پا جاویں تو انہیں میرے پہلو میں دفن کرنا۔ اور میں ان کے بغیر بہشت میں قدم نہ رکھوں گا۔ ایک دفعہ امیر خسروؒ نے عرض کیا کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ قیامت کے دن مجھے فرشتے خسرو کے نام سے یاد کریں۔ کیونکہ یہ نام متکبروں کا ہے۔ حضرت خواجہ محبوب الٰہیؒ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارا نام محمد کا سہ لیس ہوگا۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میرے شیخ مجھے "ترک اللہ" کہہ کر پکارتے تھے۔

مرشد کے وفات کی خبر : جب خواجہ محبوب الٰہیؒ کا انتقال ہوا۔ اس وقت آپ سلطان غیاث الدین تغلق کے ساتھ لکھنوتی (بنگال) میں تھے۔ آپ کو وفات کی خبر ملی۔ تو آپ گریہ کنان دہلی پہنچے۔ اور اپنے شیخ کے مزار پر حاضر ہوئے اور روتے ہوئے کہا سبحان اللہ آفتاب زمین کے نیچے ہے۔ اور خسرو زندہ زمین کے اُوپر۔ اب شیخ کے بعد ہماری زندگی بھی کچھ زیادہ نہیں۔ چنانچہ اسی رنج و غم میں خواجہ محبوب الٰہیؒ کی وفات کے چھ ماہ بعد اس دنیا رفانی سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

وفات : آپ کا ۱۸ رشعبان یا رمضان ۷۲۵ھ بمطابق ۱۳۲۸ء بعمر ۷۳ سال دہلی غیاث پورہ میں انتقال ہوا۔ خواجہ محبوب الٰہیؒ کے قدموں کی جانب چند گز کے فاصلہ پر آپ کو دفن کیا گیا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

(تذکرہ صوفیائے پنجاب ص ۳۶۵)

موجد موسیقی : آپ موسیقی کے موجد ہیں کئی راگنیاں ایجاد کیں۔ ستار کے موجد بھی آپ سمجھے جاتے ہیں۔

عجیب موقعہ : بوقت انتقال خواجہ عثمان ہارونیؒ۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ اجمیر میں تھے اور بوقت انتقال خواجہ معین الدین چشتیؒ۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

Marfat.com

دہلی میں تھے اور بوقت انتقال خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ، شیخ فرید الدین گنج شکرؒ ہانسی میں تھے۔ اور بوقت انتقال شیخ فرید الدین گنج شکرؒ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ دہلی میں تھے۔ اور بوقت انتقال خواجہ محبوب الٰہی حضرت امیر خسروؒ لکھنوتی بنگال میں تھے۔

(۲۸)

حضرت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ

نام:۔ آپ کا اسم گرامی شیخ شرف الدین تھا بوعلی، قلندر لقب تھے۔ آپ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی اولاد سے ہیں۔

سلسلہ نسب: شیخ شرف الدین بوعلی قلندر بن سالار فخر الدین سالار عزیز بن ابوبکر غازی بن فارس بن عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم بن محمد بن وانک بن ثابت بن نعمان امام ابوحنیفہ۔

حالات: آپ کے والد ماجد سالار فخر الدین ۶۰۰ھ میں ملک عراق سے ہندوستان تشریف لائے۔ بلند پایہ عالم دین، زاہد متقی، متبع شریعت، روحانیت کے مالک تھے ان کی پہلی شادی حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ لیکن وہ لاولد فوت ہوگئی۔ ان کے بعد مولانا سید نعمت اللہ ہمدانی کرمانیؒ کی ہمشیرہ بی بی حافظہ جمال نیک خصال، صاحب کمال سے نکاح ہوا۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۶۰۵ھ میں مقام پانی پت میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حافظہ جمال بی بی تھا۔

بچپن: آپ بچپن میں ہونہار اور ذہین تھے۔ آپ کی پیشانی میں نور ولائت

Marfat.com

نمایاں تھا۔

تعلیم : آپ چھوٹی عمر میں تعلیم دین۔ تفسیر، حدیث، صرف نحو منطق سے فارغ التحصیل ہو گئے۔

درس تدریس : آپ کا دہلی میں قطب مینار کے پاس بیس سال تک درس تدریس کا فیض جاری رہا۔ دہلی کے اکابر علماء کرام مولانا قطب الدینؒ۔ مولانا وجیہ الدین پاٹلیؒ۔ مولانا قاضی ظہور الدین بخاریؒ قاضی حمید الدین صدر شریعتؒ۔ مولانا فخر الدین پاٹلیؒ وغیرہ آپ کے علمی تبحر اور فضیلت کے معترف تھے (آپ حضرت جمال الدین ہانسویؒ کے خالہ زاد بھائی تھے) خزینہ کرم ص۵۱۲۔

بیعت : آپ نے دہلی میں حضرت نظام الدین محبوب الٰہیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ اور مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔ خواجہ محبوب الٰہیؒ نے ان کو آنکھوں سے ایسی مے پلائی کہ آپ نے کوچہ تصوف میں قدم رکھا کہ آپ پر جذب وسکر ایسا طاری ہوا۔ آپ کے پاس جو بھی کتابیں موجود تھیں۔ تمام کی تمام دریا میں ڈال کر جنگل کی راہ لی۔ پانی پت کے مضافات باگھونی اور کرنال کے نواح بڈھا کھیڑہ میں آخر تک مقیم رہے۔ سکر اور مستی کا یہ عالم تھا کہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو گئے تھے کہ آپ کی مونچھیں شرعی حد سے بڑھ گئی تھیں۔ کسی کو تراشنے کی ہمت نہ تھی۔ آپ کے ہمعصر بزرگ مولانا ضیاء الدین سنامیؒ شریعت پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ انہوں نے بڑی ہمت سے شیخ بو علی قلندرؒ کی ریش مبارک پکڑ کر مونچھیں درست کر دیں۔ جب وہ تراش کر چلے گئے۔ تو شیخ بو علی قلندرؒ اپنی ڈاڑھی پکڑ کر بار بار فرماتے تھے۔ کہ یہ ریش کیسی مبارک ہے کہ شرع محمدیؐ کی راہ میں پکڑی گئی۔

سلسلہ طریقت : شیخ شرف الدین بو علی قلندرؒ۔ حضرت نظام الدین اولیاءؒ۔ حضرت بابا گنج شکرؒ۔ خواجہ بختیار کاکیؒ الخ۔

Marfat.com

ارشادات : آپ نے فرمایا اے برادر! عاشق ہو جاؤ۔ اور دونوں عالم کو معشوق کا حُسن جانو۔ اور اپنے آپ کو معشوق کا حُسن کہو۔ عاشق نے اپنے عشق سے تمہارے وجود کا مالک بنایا۔ تاکہ اپنے حُسن و جمال کو تمہارے آئینہ میں دیکھے۔ اور تم کو محرم اسرار جانے (انسان میرا بھید ہے) تمہاری شان میں آیا ہے۔ عاشق ہو جاؤ۔ تاکہ حسن کو ہمیشہ دیکھو اور دنیا و عقبیٰ کو پہچانو۔ عقبیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ملک ہے اور دنیا شیطان کی ملکیت ہے دونوں میں فرق کرو۔ اے برادر! نفس کی اچھی طرح سے پہچان کرو۔ اگر تم اس کی پہچان کرلو گے۔ تو دنیا کو بھی پہچان سکو گے اگر روح کو پہچان لو گے تو عقبیٰ کو بھی پہچان لو گے۔ اے برادر! دنیا کفر میں جو حسن رکھا گیا ہے۔ عاشق جانتے ہیں کہ اس نے (یعنی حسن نے) کفر کو اپنے عاشقوں کے سامنے کس قدر آراستہ کر دیا۔ جو دنیا کا عاشق ہے۔ اس کا معشوق کفر کا حُسن ہے۔ اے برادر! اپنی جستجو میں رہو اور اپنے آپ کو پہچانو۔ جب تم اپنے نفس کو پہچان لو گے۔ تو عشق کو جان سکو گے اور جب عشق کو اپنے حسن پر دیکھو گے۔ تو حقیقی احساس کی کیفیت اپنے میں پاؤ گے۔ عاشق ہو جاؤ۔ اور معشوق کو اپنی گود میں دیکھو اور حسن کو اپنے دل کے آئینہ میں معائنہ کرو۔ قارئین کرام آپ کے ارشادات کو بار بار پڑھ کر ان پر عمل کریں اور فلاح پا دیں۔ آپ مشرب قلندر تھے کئی کرامات آپ سے ظاہر ہوئیں۔ بے سروپا حکایات آپ کی طرف منسوب ہیں۔ مگر ان کا کوئی ثبوت نہیں ملا آپ کا سلسلہ چشتیہ نظامیہ تھا۔

وفات : آپ کا بتاریخ ۱۳ رمضان المبارک ۷۲۴ھ کرنال میں انتقال ہوا اور وہیں دفن کیے گئے۔ منقول ہے کہ آپ کے اعزّہ اقرباء نے رات کے وقت نعش کو نکال کر پانی پت میں دفن کر دیا چنانچہ کرنال۔ پانی پت۔ بڈھا کھیڑہ اور باگھانی میں آپ کے معتقدین کا ہجوم رہتا ہے۔ زیارت گاہ خاص و عام ہے (انوار اصفیاء ص ۲۶۵)۔

آپ کی شادی و اولاد اور خلفاء کا ذکر نہیں ہے (واللہ اعلم)

Marfat.com

(۲۹)

حضرت شیخ مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی علی احمد اور علاؤالدین، صابر لقب تھے۔

سلسلہ نسب پدری: مخدوم علاؤالدین احمد صابرؒ بن سیّد عبداللہ بن سیّد عبدالرحیمؒ بن سیّد عبدالسلام بن سید سیف الدینؒ بن سید عبدالوہابؒ بن شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بن سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوستؒ حضرت امام حسنؓ تک جا ملتا ہے۔

سلسلہ نسب مادری: ہاجرہ بی بی بنت سیّد محمد جمال الدین سلیمانؒ بن شیخ محمد شعیب بن شیخ احمد شیخ یوسفؒ بن شیخ محمدؒ الخ۔

آٹھ واسطوں سے فرخ شاہ کابل اور سترہ واسطوں سے سلطان ابراہیم بن ادہمؒ اور بیس واسطوں سے حضرت عمر فاروقؓ سے جا ملتا ہے۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۱۹ ربیع الاول ۵۹۲ھ مقام کھوتوال (چاولی مشائخاں) ملتان سے دس میل پر ہے بروز جمعرات بوقت تہجد ہوئی۔ رات کی تاریکی جا رہی تھی اور صبح روشن ہو رہی ہے۔ آفتاب عالم اس دنیا میں تشریف لائے۔

ایام رضاعت: آپ نے ولادت کے بعد کچھ عرصہ والدہ ماجدہ کا دودھ نوش نہیں فرمایا۔ پھر دودھ پینا شروع کیا۔ آپ ایک روز دودھ نوش فرماتے اور ایک روز نہ پیتے گویا روزے سے رہتے ایک سال تک ایسے ہی گذرا۔ دوسرے سال آپ ایک روز دودھ پیتے اور دو روز نہ پیتے۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ آپ کی عمر ابھی پانچ سال کی نہ ہوئی تھی کہ سایہ پدری سر سے اٹھ گیا۔

والد ماجد: آپ کے والد ماجد شیخ الوقت زاہد، متقی، عابد، اور پرہیزگار تھے

Marfat.com

ان کے انتقال کے بعد آپ ایک سال تک بالکل خاموش رہے

بچپن : آپ بچپن ہی اکثر روزے رکھا کرتے تھے۔ افطاری کی وقت معمولی کھانا کھاتے آپ نے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔ آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولائت نمایاں تھا۔

تعلیم : آپ کی عمر آٹھ سال کی تھی کہ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے حقیقی ماموں حضرت فریدالدین گنج شکرؒ پاکپٹن میں حاصل کی۔ پھر آپ ملتان آئے وہاں حضرت مولانا منہاج الدینؒ سے درس والی مسجد میں تعلیم مکمل کی۔ آپ بچپن سے ریاضتوں اور مجاہدوں میں مشغول رہتے۔ جو بزرگ بھی آپ کو دیکھتا اس کی زبان سے بے ساختہ نکل جاتا تھا کہ یہ فرزند اللہ کا ولی ہے اور بڑا ہو کر اس کے فیض سے بہت سے لوگ فیض یاب ہوں گے۔ اور ان کا فیض دور دور تک ہو گا۔ دوران تعلیم آپ پوری توجہ سے پڑھتے ایک ایک لفظ کو ذہن نشین فرماتے آپ بہت ہی ذہین تھے۔ جو پڑھتے ازبر فرما لیتے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے تعلیم مکمل کر کے اپنے ماموں حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ انہوں نے جب آپ کو دیکھا تو باباجیؒ بے حد خوش ہوئے اور دعا فرمائی کہ مولا کریم اس کی عمر دراز فرما تا کہ اس کے فیض سے زیادہ سے زیادہ لوگ فیض یاب ہوں۔ باباجیؒ نے مسکرا کر گلے لگا لیا۔ اور باطنی علم سے منور کر دیا۔ شیخ فریدالدین گنج شکرؒ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ بار بار آ رہے تھے کہ میرا بیٹا علی احمدؒ ولی ہے اور صابر بھی مخدوم علی احمد صابرؒ نیچے نگاہیں کئے ہوئے مؤدبانہ کھڑے تھے اور ہر طرف ایک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ اہل مجلس حضرات بھی باادب کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ بعض کی آنکھیں فرطِ مسرت سے پرنم تھیں۔ اور بعض حضرات مراقبہ میں آئندہ آنے والے حالات کو دیکھ رہے تھے اور خوشی سے جھوم رہے تھے۔ اور تمام حاضرین کی زبان پر یہی الفاظ تھے۔ کہ اللہ کے ولی کی آمد ہے نادر زاد ولی کی آمد ہے۔ آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ کی آمد : آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو اپنے حقیقی بھائی کے

Marfat.com

سپرد کر کے فرمایا۔ کہ میرے اس پیارے لختِ جگر کی خبر رکھنا کسی امر کی تکلیف نہ ہو۔ بشرطِ زندگی انشاء اللہ پھر حاضر ہوں گی اور آبدیدہ ہوگئیں۔ حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کو بھی جوشِ محبت آیا اور مخدوم علی احمد صابرؒ کو بلا کر حکم دیا کہ لنگر پکوایا کرو اور کھلایا کرو یہ تمہارے سپرد کام ہے یہ کلمات زبان مبارک پر اس لیے لائے تاکہ ہمشیرہ صاحبہ کے دل کو تسکین ہو جائے لنگر کا کام مخدوم پاکؒ کے سپرد ہو گیا اور آپ کی والدہ ماجدہ اپنے عزیز بھائی سے الوداع ہو گئی۔ اور مخدوم پاک اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔ آپ ایک حجرے میں تشریف رکھتے تھے جس میں نہ چارپائی نہ بستر تھا آپ محوِ عبادت رہتے اور دو وقت لنگر تقسیم کرتے مگر خود کچھ نہ کھاتے اور کئی سال گذر گئے۔ حضرت علی احمد صابرؒ پہلے ہی بہت قلیل کھانا کھاتے اکثر روزے رکھتے اب صابری کا پہلا پرچہ امتحان شروع ہو گیا۔

لنگر: جس دن لنگر کا کام آپ کے سپرد ہوا۔ اس دن تاریخ ۲۰ شوال ۶۰۳ھ تھی۔ آپ اپنے حجرے سے دو وقت لنگر تقسیم کے لیے تشریف لاتے یا نماز کے وقت تشریف لاتے۔ باقی تمام وقت حجرے میں گذارتے اور زبان اور دل پر ذکرِ الٰہی ساری اور جاری رہتا ریاضتوں اور مجاہدوں میں مشغول رہتے۔ آپ بہت ہی کم بولتے تھے صرف ذکرِ الٰہی میں ہمہ وقت مشغول رہتے۔ اب بھی وہ حجرہ محفوظ اور زیارت گاہ ہے۔

تاریخ اجرا لنگر: حضرت فریدالدین گنج شکرؒ خانہ بتاریخ ۵ محرم الحرام ۶۰۰ھ سے جاری ہوا تھا۔ دن میں دو مرتبہ لنگر تقسیم ہوتا۔ بعد نماز اشراق صبح کو اور بعد نماز مغرب شام کو۔ اب بجائے اشراق کے دن کے گیارہ بجے اور بعد نماز مغرب تقسیم ہوتا۔ فقراء مساکین اور خدام و مسافر کھانا کھاتے تھے۔

مصارف: شہر سرخس ضلع خراسان (ایران) کا ایک رئیس حضرت عمر بن اسحٰق بن داؤد بن اصغر رحمۃ اللہ علیہ ایک سال کا خرچہ پیشگی بھیج دیتا تھا۔ اور ایک سال کا خرچہ جمع رہتا تھا۔ یہ رئیس حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کا باصفا مرید تھا۔ ساڑھے تیرہ سال

Marfat.com

لنگر تقسیم ہوتے ہو گئے تب یہ رئیس مشرف بیعت ہوا تھا۔

منتظم لنگر: حضرت ابوالقاسم گرگانیؒ باورچی تھے۔ان کا معمول تھا کہ جب کھانا تیار ہو جاتا۔تو یہ دونوں وقت مخدوم علی احمد صابرؒ کی خدمت میں حجرے کے دروازے پر عرض کرتا۔کہ آپ باہر تشریف لا دیں اور لنگر تقسیم فرمائیں آپ باہر تشریف لاتے اور زبان مبارک پر درود مسنون نبویؐ جاری ہوتا۔لنگر تقسیم کے بعد آپ حجرے میں داخل ہو کر اندر سے دروازہ بند کر لیتے۔لنگر سے خود کچھ نہ کھاتے تھے۔آپ کا محبوب وظیفہ یہ تھا:

"اللھم اجعل فی قلبی نوراً وفی بصری نوراً وفی سمعی نوراً و عن یمینی نوراً وعن یساری نوراً وفوقی نوراً وتحتی نوراً و امامی نوراً واجعل لی نوراً وفی لسانی نوراً۔عصبی ولحمی و دمی وشعری وبشری نوراً واجعل فی نفسی نوراً واعظم لی نوراً۔"

آپ کا ارشاد ہے کہ یہ وظیفہ پڑھنے سے دل روح اور جسم میں بلکہ ہر اعضا میں خداوند قدوس اپنی خاص رحمت سے نور عطا فرماتے ہیں۔

اس وظیفہ کو رحمت دو عالم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں کے بعد دائیں جانب لیٹ کر ہمیشہ پڑھتے رہے ہیں۔اور اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی پڑھا کرتے تھے اس وظیفے کا خاص مقام ہے۔ہمیشہ پڑھنے والے کے دل اور روح میں نور پیدا ہو جاتا ہے۔

لنگر میں یہ اشیاء ہوتی تھیں۔

گندم عمدہ	گوشت بکرا	دل نخود	برنج عمدہ	گھی دیسی	نمک خوردنی
۵۰۰ رطل	۲۰۰ رطل	۱۰۰ رطل	۷۰ رطل	۵۰۰ مثقال	۱۰۰ مثقال

مرچ سرخ ۷۰ مثقال اور مصالحہ جات۔اس وزن سے حضرت فریدالدین گنج شکرؒ اور مخدوم علی احمد صابرؒ کے وقت میں دونوں وقت تیار ہوتا تھا۔مذکورہ بالا لنگر پکا ہوا تین

Marfat.com

سو افراد روزانہ مساکین فقراء وخدام کارکنان مسافران وغیرہ کے لیے کافی ہوتا تھا۔ بعد میں کمی بیشی ہوتی رہی ہے۔

تقسیم لنگر : مخدوم علی احمد صابرؒ تقریباً بارہ سال تک لنگر تقسیم کرتے رہے مگر اس عرصہ میں آپ نے کچھ نہ کھایا۔ کسی آدمی نے آپ کو لنگر سے کچھ کھاتے نہیں دیکھا۔ حالانکہ شیخ فریدالدین گنج شکرؒ نے کھانے سے منع نہیں فرمایا تھا۔ آپ نے اس حکم کی سختی سے پابندی کی کہ باباجیؒ نے لنگر پکوانے اور کھلانے کو فرمایا ہے۔ بلا اجازت میں کس طرح کھاؤں۔

باباجیؒ کا حکم : بابا فرید گنج شکرؒ نے اپنے خادموں کو سختی سے حکم دیا تھا۔ خبردار! علی احمد صابرؒ کے جسم کو ہاتھ مت لگانا۔ نہ ان کے حجرے میں جانا۔ اور ادب سے پیش آنا اور اگر کسی نے کوئی بے احتیاطی کی تو وہ خود ذمہ وار ہوگا۔ میرے بچوں نے لاپرواہی کی ان کا حال تم سب کے سامنے ہے۔

والدہ ماجدہ کی آمد : آپ کی والدہ ماجدہ عرصہ بعد تشریف لائیں۔ اور اپنے بیٹے کو دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ آپ بہت ہی کمزور ہو چکے تھے۔ والدہ ماجدہ نے اپنے لختِ جگر کا ہاتھ پکڑ کر اپنے محبوب بھائی بابا فرید گنج شکرؒ کے روبرو پیش کیا۔ اور جو کچھ کہنا تھا کہا۔ جو بہن بھائیوں کا حق ہوتا ہے۔ مگر باباجیؒ بالکل خاموش رہے۔ آخر باباجیؒ نے اپنی پیاری ہمشیرہ صاحبہ سے کہا۔ کہ میں نے تمہارے روبرو خدمت لنگر سپرد کی تھی۔ مجھے خود دریافت کرنے دو۔ باباجیؒ نے خواجہ علی احمد صابرؒ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ علاؤالدینؒ کیا حال ہے۔ آپ نے نہایت ادب سے عرض کی کہ مجھے لنگر پکوانے اور کھلانے کا حکم ملا تھا۔ میں نے اس حکم پر پورا پورا عمل کیا ہے مگر مجھے خود کھانے کا حکم نہ تھا۔ بلا حکم میں کس طرح کھاتا۔ بس یہ کلمہ باباجیؒ نے سُن کر فوراً سینے سے لگایا۔ اور لقب صابر عطا فرمایا۔ صابر علی احمد صابرؒ ہے۔

بیعت : آپ نے ۲۵ شوال ۶۱۳ھ مقام پاکپٹن میں حضرت فریدالدین گنج شکرؒ

Marfat.com

کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ اس وقت سترہ مشائخ موجود تھے اور بھی حاضری تھی۔ بہ رسم بعد نماز عصر ادا ہوئی اور کشمش ۔ نخود بریاں۔ کھجور مدنی یہ چیزیں منگوا کر حاضرین میں تقسیم کی گئیں۔ اور مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد آپ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ آپ کے سر مبارک پر اپنا کلاہ پہنا کر اپنا خرقہ پہنا دیا۔ اس روز سے آپ پر استغراق کمال رہنے لگا۔ تمام سلوک کی منازل پہلے ہی طے کر چکے تھے۔

منزل فنا فی اللہ۔ اَیْنَ مَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ جدھر دیکھتا ہوں اللہ ہی اللہ کی ذات موجود ہے۔

سلسلہ طریقت : حضرت علاؤ الدین علی احمد صابرؒ۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ۔ خواجہ بختیار کاکیؒ الخ

خلافت نامہ : آپ کے مرشد پاک نے آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ اس وقت شہد خالص سات سیر کا شربت تقسیم کیا گیا۔ اور باباجیؒ نے خطاب فرمایا۔ بادشاہ مخدوم علی احمد علاؤ الدین صابر۔ سلطان الاولیاء اور فرمایا علم ظاہری اور باطنی اور دل بھی صابر لے چلے (بوقت خلافت عمر ۵۸ سال تھی) بعد خلافت چالیس سال مجاہدوں اور ریاضتوں میں گذارا۔ حضرت علیم اللہ ابدالؒ بھی آپ کو عطا ہوا۔ یہ ابدال یوم ولادت سے مخفی اور بوقت خلافت ظاہری خادم مقرر ہوئے۔ علیم اللہ ابدالؒ ہفت اقلیم کے ابدالوں کے سردار ہیں۔ حضرت جمال الدین ہانسویؒ کے مرید ہیں۔

ابدال : ابدال ایک اردلی ہوتا ہے حکم احکام لانے اور لیجانے کا کام اس کے سپرد ہوتا ہے۔ جیساکہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کو کمال الدینؒ ابدال عطا ہوا تھا۔ ہمہ وقت خدمت میں رہتا ہے۔

بوقت عطیہ خلافت حضرت فرید الدین گنج شکرؒ نے آپ کو اپنی کلاہ آپ کے سر پر رکھی عمامہ سبز اپنے دست مبارک سے آپ کے سر پر باندھا۔ جبہ زیب بدن فرمایا۔ قنبچی۔

Marfat.com

عصار۔ پیالہ۔ مصلّٰے (جانماز) اپنا عطا فرمایا۔

اور ولائت نامہ رقم فرما کر دہلی کے لیے روانہ فرمایا۔ اور ارشاد کیا۔ کہ پہلے حضرت قطب جمال الدین ہانسویؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر مہر خلافت تصدیق کروالینا پھر دہلی جانا۔ حضرت علی احمد صابرؒ آداب بجالائے اور خوشی خوشی راہ سفر اختیار کیا۔ سفر طے کرتے کرتے ہانسی میں حضرت جمال الدین ہانسویؒ کی خدمت میں بعد نماز مغرب پہنچے۔ انہوں نے احترام سے استقبال کیا اور خاطر تواضع کی۔ آپ نے فرمایا کہ میرے ولائت نامے کی تصدیق فرما دو۔ انہوں نے کہا کہ رات ہے اور روشنی کا انتظام نہیں ہے۔ یہ کام صبح ہو جائے گا۔ آپ نے اپنی شہادت کی انگلی پر اسم اعظم پڑھ کر دم کیا وہ روشن ہو گئی۔ انہوں نے اپنی دو انگلیاں روشن کر دیں۔ آپ نے پانچوں انگلیاں روشن کر دی۔ القصہ انہوں نے ولایت نامہ چاک کر دیا۔ بعض نے لکھا ہے کہ انکار کر دیا۔

آپ واپس پاکپٹن تشریف لے آئے۔ اور سارا واقعہ اپنے پیر و مرشد کو سنایا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت علی احمد صابرؒ اور حضرت جمال الدین ہانسویؒ دونوں پیر بھائی ہیں قصہ طویل ہے۔ حضرت فرید الدین گنج شکرؒ نے دوسرا ولائت نامہ رقم کر کے عطا کیا۔ اور لکھا کہ علی احمد صابرؒ کو حاکم پیران کلیر کر کے روانہ فرما دیا۔ اور علیم اللہ ابدالؒ کو ساتھ بھیجا۔ اور تاکید فرمائی کہ ہمہ وقت آپ کی خدمت میں رہے۔ کلیر جا کر ایک ضعیفہ عورت گلزاری بنت عبدالواحد بن قطب الدین انصاری کے مکان پر قیام فرمایا۔ اور رئیس شہر کلیر کو باباجیؒ کا خط پہنچایا۔ اور آپ نے جامع مسجد میں امامت کے فرائض انجام دیئے۔ اور حاضرین کو تبلیغ حق سے روشناس کرایا۔ مگر رئیس کا قاضی تبرک آپ کی آمد سے ناخوش تھا۔ کیونکہ جو بھی آدمی آپ کو دیکھتا آپ کی تعظیم کرتا۔ قاضی تبرک حسد کرنے لگا واقعہ بہت ہی طویل ہے (اختصار) قاضی تبرک آپ سے مقابلہ

Marfat.com

رکھنے لگا۔ ہر وقت رئیس کو آپ کے خلاف اکساتا رہتا۔

آپ جب وعظ فرماتے یا خطبہ جمعہ دیتے تو تعداد خاصی ہو جاتی۔ لوگ دور دور سے آپ کی وعظ سننے کے لیے آتے اور قاضی تبرک حسد سے جلتا۔ آخر کار وہ حسد کا پہاڑ سب کو لے ڈوبا۔ دوران نماز جمعہ جامع مسجد از خود شہید ہو گئی۔ حاضرین نمازی بمعہ رئیس اور قاضی حاسد سب کے سب مسجد میں ہلاک ہو گئے۔ اور ہر طرف ویرانی ہو گئی۔ بلکہ دور دور تک تباہی و بربادی ہو گئی۔ حسد کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے۔

اوّل مرید: آپ کا پہلا مرید حضرت سیّد حافظ شمس الدین ترک پانی پتیؒ ہیں۔ یہ پہلے حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کے مرید ہوئے بعد میں انہی کے حکم سے آپ کے مرید ہوئے تھے۔

آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے شمس اب تو میرا بیٹا ہے اور ۱۴ صفر ۶۸۶ھ بروز جمعرات بوقت صبح آپ نے فرمایا۔ کہ اے شمس الدین ہم نے تم کو شاہ ولائت کر دیا۔ اور لوازمہ خلافت عطار فرمائے کہ اب میرے پاس آؤ۔ آپ نے خاندان چشتیہ۔ فریدیہ۔ صابریہ کے علیحدہ علیحدہ طریقے سمجھائے۔ اور اجازت دی۔ کہ یہاں سے اب چلے جاؤ۔ اور سلطان غیاث الدین بلبن کی فوج میں ملازم ہونا۔ یہ بادشاہ چڑھائی پر تھا۔ حضرت شمس الدین ترکؒ وہاں جا کر فوج میں ملازم ہو گئے اور انہیں کی دعا سے فتح ہوئی۔

آپ کا ارشاد: آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ بیٹا! شمس الدین جب تمہاری کرامت ظاہر ہو گی۔ اس وقت میرے انتقال کا وقت ہو گا۔ اور ہماری تجہیز و تکفین تم نے ہی کرنی ہے۔ سیّد شمس الدینؒ سے جب دعا کی کرامت ظاہر ہوئی تو بادشاہ ان پر بہت خوش ہوا اور انعام دینا چاہتا تھا مگر انہوں نے بادشاہ سے رخصت لے کر پیران کلیر پہنچ گئے۔ اور تجہیز و تکفین کا انتظام کیا۔

وفات: آپ کا ۱۳ ربیع الاوّل ۶۹۰ھ میں مقام پیران کلیر (ضلع سہارنپور) انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔ آپ کا مرید اور خلیفہ سیّد شمس الدین ترک پانی پتیؒ تھے۔

Marfat.com

(۳۰)

حضرت سیّد شمس الدّین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی شمس الدین اور شمس الارض شمس الاولیاء آپ کے خطاب ہیں آپ ماوراءالنہر ترکستان سے ہندوستان تشریف لائے اسی وجہ سے آپ ترک کہلائے آپ شیخ احمد لیسوی کی اولاد سے ہیں۔ آپ کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت محمد ابن الحنفیہ سے جا ملتا ہے۔

سلسلہ نسب : خواجہ حافظ شمس الدین ترک بن سیّد ابوالفتح محمد بن سیّد احمد بن سیّد ناصر الدین الخ۔

بیعت : آپ نے علم دین حاصل کرنے کے بعد تلاش حق میں بہت لمبا سفر طے کیا آپ نے ماوراءالنہر ترکستان میں بہت بزرگوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور ان سے فیض روحانی بھی حاصل کیا۔ مگر دل کی تسلی نہ ہوئی۔ آخر آپ ہندوستان تشریف لائے اور پاکپٹن شیخ فریدالدین گنج شکرؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور دست بیعت کی۔ ریاضتوں اور مجاہدوں میں مشغول ہو گئے۔ پھر حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کے حکم سے آپ نے مخدوم علی احمد صابرؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ حضرت مخدوم علی احمد صابرؒ نے آپ کو شمس الارض اور شمس الاولیاء کے خطابوں سے نوازا تھا۔ آپ کی کرامات بہت ہیں۔

سلسلہ طریقت : حضرت حافظ شمس الدین ترک پانی پتیؒ مخدوم حضرت علاؤالدین علی احمد صابرؒ حضرت شیخ فریدالدین گنج شکرؒ۔ حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ الخ۔

Marfat.com

آپ کے مرشد نے حکم دیا تھا کہ پانی پت میں جاکر سکونت اختیار کرو۔ آپ وہاں تشریف لے گئے اور آخری عمر تک رُشد و ہدایت میں مصروف رہے۔ اور فیض روحانی سے لوگوں کو مستفیض کرتے رہے۔ آپ کا سلسلہ طریقت فریدیہ، اور صابریہ ہے۔ آپ نے ہر دو سلسلوں کو غیر معمولی شہرت بخشی۔ منقول ہے کہ جب آپ پانی پت تشریف لے گئے۔ تو وہاں حضرت بو علی قلندرؒ بھی موجود تھے۔ آپ نے ایک پیالہ دودھ کا بھر کر خادمؓ کے ہاتھ حضرت شرف الدین بو علی قلندرؒ کی خدمت میں بھیجا۔ انہوں چند پنکھڑیاں گلاب کی دودھ میں ڈال کر پیالہ واپس بھیج دیا۔ دونوں کو ایک دوسرے سے بے حد عقیدت تھی۔ جب کہیں دونوں کی ملاقات ہو جاتی تو دونوں ایک دوسرے سے محبت و اخلاص و اخلاق سے پیش آتے۔

وفات: آپ کا ۱۰ جمادی الثانی ۶۳۶ھ پانی پت میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے مرجع خلائق و زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

مقام سیّد: منقول ہے کہ آپ اپنے وطن میں ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ اور بہت سے اکابر اور زیادہ تعداد میں سیّد تھے۔ ایک سیّد بڑی شہرت کا مالک تھا۔ آپ سے استہزا کیا کہ تمہارے پاس سیّد ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ آپ نے اپنا سلسلہ نسب بیان کیا۔ اس شخص نے کہا یہ بھی ثبوت کا محتاج ہے۔ یہ سُن کر آپ جلال میں آگئے۔ فرمایا کہ عوام میں مثل مشہور ہے کہ سیّد کے جسم کو آگ نہیں جلا سکتی اس سے بہتر کوئی دلیل نہیں۔ کہ گڑھے میں آگ روشن کی جاوے اور ہم دونوں اس میں داخل ہوں۔ جسے آگ نہ جلائے وہ سیّد ہے۔ لوگوں نے یہ بات قبول کر لی۔ اور آگ جلائی گئی جب اچھی گرمی شدت اختیار کر گئی تو آپ اس آگ میں داخل ہو گئے۔ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ آپ نے اُس سیّد زادے کو آواز دی کہ آؤ تم بھی اس آگ میں بیٹھ جاؤ کیوں دیر کر رہے ہو۔ وہ سیّد زادہ شرم کے مارے اور اپنی آن رکھنے کی خاطر آگے بڑھا۔ مگر آگ کی حدت دیکھ کر بدحواس ہو گیا۔ جونہی گڑھے کے قریب پہنچا اس کے کپڑوں

Marfat.com

کو آگ لگ گئی۔ اور وہ شور و فریاد کرنے لگا۔ حضرت شمس الدین ترکؒ گڑھے سے باہر آ گئے۔ اور اپنا دست مبارک اس کے کپڑوں پر پھیرا آگ فوراً بجھ گئی۔ یہ کرامت دیکھ کر وہ سید زادہ آپ کے قدموں پر گر پڑا اور معافی مانگی۔ حاضرین اس واقعہ سے بہت حیران ہو گئے۔ اللہ کے بندوں سے ہر چیز خوف کھاتی ہے بلکہ حفاظت کرتی ہے۔

واپسی : آپ پانی پت میں تشریف لانے کے بعد خلق اللہ کی ہدایت میں مشغول ہو گئے اور علاقہ کے لوگوں کو بہت فیض پہنچایا۔

مرید و خلفاء : آپ کے بکثرت سے لوگ مرید تھے۔ ان کو سلوک منزل تک پہنچایا اور آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر سب سے زیادہ مشہور خلیفہ شیخ محمد جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتیؒ ہوئے ہیں۔ انہوں کو آپ نے آخری وقت خلافت عطا فرمائی اور اپنا جانشین مقرر کیا۔

(۳۱)

حضرت محمدؐ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی محمدؐ تھا۔ جلال الدین و کبیر الاولیاء آپ کے خطاب ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا نام محمود تھا۔ آپ سیدنا عثمان غنی ذوالنورینؓ کی اولاد سے ہیں۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۶۹۵ھ میں ہوئی۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ جو کچھ زبان سے فرماتے وہ ہو کر رہتا۔ بچپن ہی میں والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا آپ یتیم اور مسکین تھے۔ آپ کے چچا نے آپ کی پرورش احسن طریقے سے کی۔ آپ بچپن میں ہی خواجہ بو علی قلندرؒ کے منظورِ نظر تھے۔ خواجہ بو علی قلندرؒ آپ کو دیکھنے کے لیے روزانہ آیا کرتے تھے اور آپ سے بے حد محبت تھی۔ آپ کی کرامات بہت زیادہ ہیں۔ آپ نے چھوٹی عمر میں علم

Marfat.com

ظاہری حاصل کر لیا تھا۔ پھر آپ روحانیت حاصل کرنے کے لیے راہ حق کی تلاش میں مشغول ہو گئے۔

بیعت: آپ نے حضرت سیّد شمس الدین ترک پانی پتیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کی۔ آپ لوگوں میں بے حد مقبول تھے۔ آپ کئی سال جنگلوں میں پھرے۔ اور دو مرتبہ حرمین شریفین میں تشریف لے گئے اور حج کی سعادت حاصل کی۔ وہاں مشائخوں اور بزرگوں کی صحبت میں رہ کر فیض حاصل کیا۔

سلسلہ طریقت: حضرت محمد جلال الدین پانی پتیؒ حضرت سید شمس الدین ترک پانی پتیؒ حضرت شیخ علاؤالدین علی احمد صابرؒ الخ۔

عقیدت: آپ کو خواجہ بو علی قلندرؒ سے بے حد عقیدت تھی۔ مگر انہوں کو آپ سے بے حد محبت تھی۔ حضرت بو علی قلندرؒ سے آپ نے کہا کہ مجھے رُشد و ہدایت سے مستفیض فرمائیں آپ نے فرمایا بیٹا! آپ کو چند دنوں کے بعد مرد کامل سے ملاقات ہو گی آپ صبر کریں۔ چنانچہ جب حضرت شمس الدین ترکؒ پانی پت میں تشریف لائے ان کے مرید ہوئے حضرت بو علی قلندرؒ کی محبت و پیار نے آپ کو پہلے ہی کندن بنا دیا تھا۔ اب حضرت شمس الدین ترکؒ کی بیعت کے بعد آپ آفتاب ولائت ہو گئے۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ بچپن میں ہی آپ سیف الزبان تھے۔ اسی لیے آپ بلند درجے پر جلدی پہنچ گئے۔

مقام: روایت ہے۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا درجہ عطا فرمایا تھا۔ کہ دور و دراز کا سفر طرفۃ العین میں طے کر لیتے۔ پھر اپنی جگہ پر واپس آجاتے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ آپ جمعہ کی نماز خانہ کعبہ میں ادا کیا کرتے تھے۔ (انوار اصفیاء ص ۳۸۰)

آپ کا ارشاد ہے کہ میں نے نماز پنجگانہ میں بہت کچھ دیکھا اور بہت کچھ پایا نماز مومن کی معراج ہے۔

فقر و فاقہ۔ اگرچہ آپ کے ہاں سے روزانہ سینکڑوں آدمی کھانا کھاتے تھے۔ مگر اپنا یہ حال تھا۔ کہ اکثر فاقوں سے بسر ہوتا۔ آپ بہت ہی بڑے فیاض اور جود سخیٰ کے

Marfat.com

مالک تھے۔ آپ نے کبھی کسی کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے ہمیشہ کچھ نہ کچھ دے دیا کرتے تھے۔ آپ کے صاحبزادے بھی فقر و فاقہ سے زندگی گذارتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک کیمیاگر نے ان سے کہا کہ کیمیاگری سیکھ لو بہت دولت کماؤ گے۔ انہوں نے یہ بات اپنے والد ماجد سے بیان کر دی۔ حضرت خواجہؒ نے یہ سُن کر قریب کی ایک دیوار پر تھوک دیا۔ ساری دیوار سونا بن گئی۔ پھر بیٹوں سے فرمایا تم کیمیاگری کیا کرو گے۔ کہ اس میں جان کا خوف بھی ہوتا ہے۔ وہ کیمیائے سعادت حاصل کرو کہ تمہارا تھوک جس شے پر پڑے وہ سونا بن جائے۔ نماز خشوع سے ادا کرنے سے زبان خود بخود کیمیاگر بن جاتی ہے۔ نماز مقدس فریضہ ہے۔

نماز : آپ پر ہمیشہ استغراق رہتا تھا۔ نماز کا وقت آنے پر خادم آپ کے کان مبارک میں تین مرتبہ حق حق حق کہتا تو آپ ہوش میں آجاتے۔ اور نماز ادا کرتے پھر وہی کیفیت طاری ہو جاتی اور آپ ہر مرتبہ نماز کے لیے تازہ وضو فرماتے۔ آپ اپنے مریدوں کو نماز کے ادائیگی کا سختی سے حکم دیتے اور ارشاد فرماتے کہ نماز ہی روحانیت کی ابتداء ہے اور آخری منزل بھی مومن کی معراج ہے اور جنت کی کنجی ہے

وفات : آپ کا ۱۳ ربیع الاوّل ۶۶۵ھ پانی پت میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

خلفا : آپ کے خلفاء کی تعداد چالیس تھی۔ لیکن سب سے زیادہ مشہور شیخ احمد عبدالحقؒ ہوئے۔

اولاد : خواجہ عبدالقادرؒ۔ خواجہ ابراہیمؒ۔ شیخ شبلیؒ۔ خواجہ کریم الدینؒ۔ خواجہ عبدالواحدؒ۔

Marfat.com

(۳۲)

حضرت شیخ احمد (عبدالحق) ردولی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی احمد تھا اور عبدالحق خطاب تھا حضرت عمر فاروق رضؓ کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی عمر بن داؤد تھا۔

آپ کے والد ماجد عالم دین۔ زاہد متقی اور پاکیزہ سیرت پرہیز گار تھے اور والدہ ماجدہ بلند اخلاق زاہدہ متقیہ اور تہجد گذار تھیں۔ آپ کے جد امجد بلخ کے رہنے والے تھے۔ ہلاکو خاں کی تباہ کاریوں کے زمانہ میں ہندوستان گئے تھے۔ اس زمانہ میں سلطان علاؤالدین خلجی دہلی کے تخت پر متمکن تھا۔ چنانچہ مقام ردولی میں مقیم ہو گئے۔ سلطان نے آپ کے معاش کے لیے وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔

پیدائش: شیخ احمد (عبدالحق)ؒ توشہ مقام ردولی ضلع بارہ بنکی ۶۶۷ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے بڑے بھائی کا نام تقی الدین تھا اور دہلی میں مقیم تھے۔

بچپن: آپ بچپن ہی میں نیک خصال کے حامل تھے۔ بلکہ سلیم الزبان تھے۔ آپ کی عمر سات سال کی تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ تہجد کے لیے اٹھتی۔ تو آپ بھی چپکے سے اٹھ کر ایک کونے میں نماز تہجد ادا فرماتے۔ ایک دن آپ کی والدہ ماجدہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے شفقت سے فرمایا کہ تم ابھی بچے ہو منع فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ان کے منع فرمانے پر اس وقت سوچتا تھا۔ کہ میری والدہ مجھے عبادت الٰہی سے روکتی ہیں

(شیخ عبدالقدوس گنگوہی ص ۱۳۰)

تعلیم: آپ بارہ سال کی عمر میں تحصیل علم کے ارادے سے دہلی پہنچے۔ وہیں آپ اپنے بھائی شیخ تقی الدین کے مقیم ہوئے۔ جو خود بھی ایک عالم دین تھے۔ انہوں نے

Marfat.com

آپ کو تعلیم دینی چاہی مگر آپ نے فرمایا کہ مجھے علم باطنی معرفت سکھائیں۔ آخر وہ عاجز ہو کر آپ کو دہلی کے ممتاز اساتذہ کے پاس لے گئے۔ اور کہا میں اس بچے کو پڑھاتا ہوں تو یہ پڑھتا نہیں۔ آپ حضرات اس بچے کو نصیحت فرمائیں۔ شاید آپ کی نصیحت مؤثر ہو۔ ان حضرات نے آپ کے سامنے میزان الصرف رکھی اور پڑھانا چاہا "ضَرَبَ یَضْرِبُ" کی گردان پر پہنچے معنی بیان کئے تو آپ نے فرمایا راہ خدا میں مرنا اور مارنا عوام وخواص کے لیے بڑی فضیلت ہے۔ بشرطیکہ وہ اللہ کے لیے ہو۔ اور انتقام کے لیے نہ ہو پھر فرمایا۔ مجھے تو آپ حضرات معرفت الٰہی کا درس دیجئے۔ تاکہ میں اس کو پہچان لوں اور دوست رکھوں۔ پھر آپ وہاں سے اٹھے اور اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔ تعلیم ظاہری حاصل نہ کی۔ ممتاز علمار کرام اس کی بات سمجھ نہ سکے کیونکہ ان حضرات کے پاس علم ظاہری تھا۔ اور علم باطن سے وہ واقف نہ تھے آخر آپ پیر طریقت کی تلاش میں نکلے۔ مختلف مقامات کا سفر کیا اور پانی پت تشریف لے آئے۔

بیعت: آپ نے شیخ محمد جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی ؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور شیخ ؒ نے اپنی ٹوپی آپ کے سر مبارک پر رکھی۔ اور اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔ شیخ محمد جلال الدین ؒ نے فرمایا۔ کہ میں حیات وممات میں تمہارے کمال کی انتہا نہیں دیکھتا۔

وصیت: آپ کے مرشد پاک نے وصیت فرمائی کہ پریشانی کے وقت میرے لڑکوں کی مدد کرنا۔ پھر اپنے لڑکوں کو وصیت کی کہ پریشانی کے وقت شیخ احمد عبدالحق ؒ تمہاری مدد کے لیے کافی ہیں۔ مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد آپ اپنے مرشد سے رخصت ہوئے۔ مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے اپنے وطن ردولی تشریف لائے

(شیخ عبدالقدوس گنگوہی ص ۱۳۱)

ردولی میں آپ رشد وہدایت میں مشغول ہو گئے۔ طالبان حق دور دور سے آنے

Marfat.com

اور مستفیض ہو کر جاتے آپ نے اپنے مرشد شیخ جلال الدینؒ کے انتقال کے بعد پانی پت گئے۔ اور وصیت کے مطابق صاحبزادوں اور سجادہ صاحب کو تعلیم روحانی اور تربیت دی۔

اور آپ نے فرمایا کہ اگر میں نہ آتا تو شاید صاحبزادے تعلیم و تربیت سے محروم رہ جاتے۔ آپ کے مرشد شیخ جلال الدینؒ نے اپنے انتقال کے وقت اپنا خرقہ مبارک اور دوسرے تبرکات اور اسباب اپنے بیٹے خواجہ شبلیؒ کو دے کر فرمایا کہ یہ امانت شیخ احمد عبدالحقؒ کی ہے جب وہ پانی پت تشریف لائے تو خواجہ شبلیؒ نے وہ امانت آپ کے حوالہ کر دی شیخ احمد عبدالحقؒ نے وہ خرقہ پہنا۔ اور پھر اپنی طرف سے یہ سب چیزیں خواجہ شبلیؒ کو عطا فرمائیں۔ اور ان کی تعلیم باطنی و تلقین کر کے ان کو معرفت و سلوک کے اعلیٰ منازل پر پہنچایا۔ پھر واپس وطن تشریف لائے۔

آپ اپنے مریدوں کی طرف خاص توجہ فرماتے تھے۔ جو اس میں کمی ہوتی دور فرماتے۔ اور نماز وقت پر ادا کرنے کا حکم فرماتے کیونکہ نماز پنجگانہ روحانیت کی ابتدا رہے۔ مومن کی معراج ہے آنکھوں کی ٹھنڈک قبر و حشر میں ساتھی ہے۔

عبادت و ریاضیت: آپ کی عبادت و ریاضت یہ کیفیت تھی۔ کہ آپ اوّل وقت جامع مسجد تشریف لاتے اور اپنے ہاتھ سے ساری مسجد میں جھاڑو دیتے۔ تقریباً چالیس پچاس سال تک آپ جامع مسجد میں نماز ادا فرماتے رہے۔ لیکن آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ مسجد جامع کدھر ہے۔ آپ کے مرید خاص شیخ بختیارؒ آگے آگے حق حق کہتے چلتے۔ آپ ان کی آواز سُن کر چلتے۔ آپ ہمیشہ استغراق میں محو اور آنکھیں بند کئے ہوئے رہتے تھے۔

آپ نے سلسلہ صابریہ کو غیر معمولی شہرت و مقبولیت بخشی۔ آپ کی خانقاہ ردولی میں رُشد و ہدائت کا گہوارہ تھی۔

اولاد: شیخ احمد عارفؒ اور عبدالعزیزؒ جو بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔

وفات: آپ کا ۱۵ جمادی الثانی ۸۳۷ھ ردولی میں انتقال ہوا۔ آپ کا مزار

Marfat.com

مرجع خلائق ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء کی تعداد کافی تھی مگر مشہور خلفاء شیخ احمد عارفؒ (صاحبزادہ) شیخ بختیار (خادم خاص) شیخ بہرامؒ۔ شیخ برہانؒ۔ میاں فریدؒ۔

سلسلہ طریقت: شیخ احمد عبدالحقؒ۔ شیخ محمد جلال الدین پانی پتیؒ۔ سید شمس الدین ترک پانی پتیؒ۔ خواجہ علی احمد صابرؒ الخ

(۳۳)

حضرت شیخ احمد عارف ردولیؒ

نام: آپ کا اسم گرامی احمد تھا۔ اور شیخ احمد عبدالحق ردولی کے فرزند تھے اور عارف آپ کا لقب تھا۔

پیدائش: آپ کی پیدائش ۸۱۶ھ ردولی میں ہوئی۔ شیخ احمد عارفؒ اسم بمسمّٰی تھے۔

حالات: آپ اپنے وقت میں عالم دین علم ظاہر میں مکمل، زاہد متقی، متبع شریعت صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔

بیعت: آپ نے بیعت اپنے والد ماجد شیخ محمد عبدالحقؒ سے کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ نے رشد ہدائت کی تبلیغ میں نمایاں حصہ لیا۔ خداوند قدوس نے آپ کو فرزند عطا فرمایا جس کا نام محمد رکھا دینی و روحانی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کر کے دونوں بزرگوں یعنی باپ بیٹے نے سلسلہ صابریہ کو بڑی وسعت دی۔ لیکن شیخ محمد نے سلسلہ صابریہ کو حیات نو عطا کی اور دور دور تک ان کا چرچہ ہو گیا۔ آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین اور خلیفہ اعظم تھے۔

Marfat.com

سلسلہ طریقت: شیخ احمد عارفؒ، شیخ احمد عبدالحقؒ، شیخ محمد جلال الدین پانی پتیؒ، سیّد شمس الدین ترک پانی پتیؒ مخدوم علاؤالدین علی احمد صابرؒ الخ۔

وفات: آپ کا ۸۵۶ھ بعمر ۴۰ سال مقام ردولی میں انتقال ہوا۔ آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

(۳۴)

حضرت شیخ محمدؒ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۸ھ)

شیخ احمد عارفؒ کے انتقال کے بعد شیخ محمد سجادہ نشین اور خلیفہ اعظم بنے آپ نے اپنے والد ماجد کی عطا کردہ روحانیت کو لوگوں میں عام کیا۔ اور آپ کے فیض سے کثرت سے لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ آپ تتبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، زاہد متقی اور پرہیزگار تھے خلاف شرع کوئی بات برداشت نہ کرتے تھے۔ آپ کے مرید کثرت سے ہیں مگر خلیفہ اعظم مولانا عبدالقدوس گنگوہی تھے۔

(۳۵)

حضرت شیخ مولانا عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی عبدالقدوس اور والد کا نام شیخ محمد اسمٰعیل اور دادا قاضی صفی الدین دانش مند تھے۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۸۶۰ھ مقام ردولی میں ہوئی۔ اس وقت سلطان بہلول لودھی کا زمانہ تھا۔

Marfat.com

تعلیم: آپ کے والد ماجد نے بچپن ہی سے آپ کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی اور تربیت بھی اچھی طرح سے کی۔ اور تعلیم کے ساتھ ساتھ خوشخطی بھی سکھائی۔ آپ تعلیم اور خوشخطی پر خاص توجہ دیتے۔ مگر رات کو عبادت میں مشغول رہتے۔ آپ بہت ہی ذہین تھے جو پڑھتے ازبر فرما لیتے آپ کے اساتذہ کرام آپ سے بڑی محبت کرتے کیونکہ آپ ہونہار تھے اور صاحب اسرار بھی تھے۔ آپ نے دوران تعلیم "بحر الانشعاب" کتاب لکھی۔ یہ آپ کی پہلی تصنیف تھی۔ اساتذہ کرام نے اس کتاب کو دیکھ کر فرمایا کہ علم صرف کے لیے یہی کتاب کافی ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس پر چاہے کر دے۔

ترکِ تعلیم: آپ نے کافیہ شروع کیا اور اس کتاب کو بحث مبنیات ہی تک پڑھ پاتے تھے۔ کہ جذبہ عشق ربانی نے زندگی کی اصل حقیقتوں کو آپ پر روشن کر دیا۔ اور محبت الٰہی کی آگ سینہ میں اس طرح روشن ہوئی۔ کہ آپ نے کتاب کافیہ پھاڑ کر تعلیم ظاہری چھوڑ کر اور ماسوی اللہ سے انقطاع کر کے خرقہ پوشی اختیار فرمائی اور ایک جذب کی کیفیت آپ پر طاری ہو گئی۔

بیعت: آپ نے اگرچہ براہ راست فیض شیخ احمد عبدالحق ردولویؒ سے حاصل کیا تھا۔ لیکن آپ، مرید حضرت شیخ محمد کے ہوئے شیخ محمد شیخ احمد عبدالحقؒ کے پوتے ہیں۔ شیخ احمد عبدالحقؒ اور شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے ہم عمر تھے۔ بیعت کے بعد آپ سخت مجاہدوں اور ریاضتوں میں مشغول ہو گئے۔ اور ایک طویل عرصے تک گدڑی جس میں متعدد پیوند لگے ہوئے تھے پہنتے رہے اس میں بیسیوں پیوند لگے ہوئے اور پاجامے کے بجائے بھی ایک پرانا کپڑا تھا جس میں پیوند لگے ہوئے تھے۔ سر پر جو ٹوپی تھی وہ بھی مختلف پیوندوں کی تھی۔ آپ کی عادت یہ تھی کہ جس طرح آپ روزانہ نماز، روزہ عبادات اوراد و وظائف کو پابندی سے پورا کرتے۔ اسی طرح ہر روز پابندی کے ساتھ ایک پیوند اپنی گدڑی میں لگاتے۔ آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ طریقت : مولانا شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ۔ شیخ محمد احمد عارفؒ۔ شیخ احمد عبدالحقؒ ردولویؒ۔ شیخ محمد جلال الدین پانی پتیؒ۔ شیخ سید شمس الدین ترک پانی پتیؒ۔ شیخ علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ الخ۔

شادی : آپ کی شادی شیخ عارفؒ کی بیٹی سے ہوئی۔ جو شیخ محمدؒ کی ہمشیرہ اور شیخ احمد عبدالحقؒ کی پوتی ہے۔ شادی کا واقعہ بھی عجیب ہے مگر طویل ہے آپ کی بیوی زاہدہ متقیہ تھیں معلوم ہوتا ہے کہ شادی کے بعد ہی آپ کو شیخ محمد نے خرقہ خلافت عطا فرمایا تھا سلسلہ حشتیہ نظامیہ اور سلسلہ سہروردیہ میں بھی داخلہ لے کر خرقہ خلافت و اجازت حاصل کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔

ترکِ وطن : آپ ردولی سے شاہ آباد ضلع کرنال میں تشریف لائے۔ کیونکہ ردولی میں حکومت کی کمزوری کے باعث کفار کا غلبہ ہوا۔ سنہ ۹۱-۱۴۹۰ء ردولی کے حالات خراب ہو گئے۔ شعارِ اسلام مٹائے جانے لگے۔ کھلے بندوں بازاروں میں سور کا گوشت فروخت ہونے لگا۔ آپ وطن چھوڑ کر شاہ آباد آ گئے اس جگہ آپ نے اڑتیس ۳۸ سال تک رُشد و ہدایت میں مصروف رہے۔ پھر آپ آخری عمر میں گنگوہ ضلع سہارنپور تشریف لے آئے۔

وفات : آپ کا گنگوہ میں بعمر ۸۲ سال ۹۴۲ھ / ۱۵۳۷ء میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا عالی شان مزار ہے۔

اولاد : شیخ حمید الدینؒ۔ شیخ احمد۔ شیخ رکن الدینؒ۔ شیخ محمد بعض نے ان ناموں میں اضافہ کیا ہے۔ شیخ عبدالسلامؒ۔ شیخ محمد محدثؒ۔ شیخ قطب الدینؒ۔ شیخ ابوسعید محی الدینؒ۔ شیخ نظام الدینؒ۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد ایک ہزار تھی۔ مگر نامور خلفاء شیخ رکن الدینؒ شیخ محمدؒ شیخ علیؒ۔ شیخ حمید الدین (چاروں فرزند ہیں) شیخ عبدالاحد سرہندیؒ (والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی) شیخ جلال الدین تھانیسریؒ۔ شیخ عبدالغفور اعظم پوریؒ

Marfat.com

شیخ عزیز اللہؒ۔ شیخ حبیب اللہؒ بن شیخ محمد اسمٰعیلؒ۔

بنی اغیار کی اب چاہنے والی دنیا ... رہ گئی اپنے لیے ایک خیالی دنیا!
ہم تو رخصت ہوئے اوروں نے سنبھالی دنیا ... پھر نہ کہنا ہوئی توحید سے خالی دنیا!

(اقبال)

(۳۶)

حضرت شیخ جلال الدّین تھانیسر رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی جلال الدین تھا۔ اور والد ماجد کا نام عمری تھا بلخ یا کابل کے رہنے والے تھے۔

تعلیم: آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ اور سترہ سال کی عمر میں آپ تمام علوم سے فارغ التحصیل ہو گئے تھے۔ آپ بہت ہی ذہین تھے جو بھی پڑھتے ازبر فرما لیتے۔

تدریس: آپ نے درس اور تدریس کا کام شروع کیا۔ اور ہر طالب علم کو ایک ایک لفظ کی تشریح کر کے ذہن نشین فرماتے۔ مشکل مسائل کو آسان طریقہ سے سمجھاتے۔

بیعت: آپ علم ظاہری کے بعد علم روحانیت حاصل کرنے کے لیے شیخ الوقت مولانا عبدالقدوس گنگوہیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور استغراق و سُکر کی کیفیت طاری ہو گئی آپ ہمیشہ استغراق میں رہتے۔ نماز کے وقت ہوش میں آتے نماز ادا کرنے کے بعد پھر استغراق ہو جاتا۔ آپ کی عمر نوّے سال سے زیادہ تھی اور بہت ضعیف ہو چکے تھے جس وقت آپ اذان سنتے فوراً بغیر سہارا اٹھتے خود طہارت کرتے اور وضو کر کے

Marfat.com

نماز ادا کرتے۔ آپ کا فرمان ہے کہ شریعت محمدی میں سب کچھ نماز میں پنہاں ہے اور نماز روحانیت کی ابتدا ہے اور منتہی منزل بھی نماز ہے اس کو لازم جانو۔ نماز کے بغیر نجات نہیں ہے محشر کے روز پہلا پرچہ لازمی ہے۔

اکبر بادشاہ آپ کی بے حد تعظیم کرتا تھا۔ لیکن آپ نے گوشہ فقر کو چھوڑ کر دربار سے وابستگی نہ کی۔ آپ مصنف بھی تھے۔

وفات: آپ کا ۱۴ ذوالحجہ ۹۸۹ھ میں انتقال ہوا۔ خواجہ نظام الدین تھانیسرؒ آپ کے خلیفہ اعظم تھے۔

(۳۷)

حضرت شیخ نظام الدّین تھانیسرؒ

نام: آپ کا اسم گرامی نظام الدین تھا اور آپ کے والد کا نام شیخ عبدالشکور تھا۔ سلسلہ نسب فاروقی تھا۔

بیعت: آپ نے حضرت جلال الدین تھانیسریؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خلافت حاصل کی۔ اور علم باطنی میں کمال حاصل کیا باوجودیکہ آپ ان پڑھ تھے۔ مگر علم باطنی میں مکمل تھے اور مصنف بھی تھے مرشد کے انتقال کے بعد مسند سجادگی پر بیٹھے۔ جہانگیر آپ سے غیر معمولی عقیدت رکھتا تھا۔ اس کا لڑکا خسرو باپ سے باغی ہو کر پنجاب کی طرف بھاگا راستہ میں تھانیسر شیخ نظام الدینؒ سے ملا اور طالب دعا ہوا۔ آپ نے اس کو ہر چند سمجھایا مگر وہ نہ مانا اور بیاس کی طرف چلا گیا۔ شیخ نظام الدینؒ کے مخالفوں نے جہانگیر کو بھڑکایا کہ شیخ نظام الدینؒ خسرو شاہ کے لیے سلطنت کی دعا کر رہے ہیں۔ جہانگیر نے رنجیدہ ہو کر حکم جاری کیا کہ شیخ نظام الدینؒ ہندوستان چھوڑ

Marfat.com

دیں۔ اور پھر واپس نہ آدیں۔ شیخ نظام الدینؒ پہلے مکہ معظمہ حاضر ہوئے اور حج ادا کیا پھر مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور چند سال وہاں قیام فرمایا۔ وہیں آپ نے شرح لمعات تصنیف کی۔ پھر آپ بلخ آئے باقی حصہ عمر بلخ میں گذارا۔ بلخ کا بادشاہ امام قلی خاں ازبک آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوا۔ آپ کے روحانی فیض سے تقریباً سات سو افراد فیض یاب ہوئے۔

وفات: آپ کا ۸ رجب ۱۰۳۶ھ کو بلخ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء: خلیفہ اکبر شیخ ابوسعید گنگوہیؒ۔ شیخ ولی محمدؒ۔ سید اللہ بخشؒ۔ شیخ عبدالکریم لاہوریؒ۔ شیخ محمد صادق برہان پوریؒ تھے۔

(۳۸)

حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی ابوسعید بن شیخ نور محمد بن محمد علی تھا آپ مولانا عبدالقدوس گنگوہیؒ کے پوتے ہیں۔

بیعت: آپ نے حضرت نظام الدین تھانیسریؒ کے دست مبارک پر بیعت کی سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کے مرشد پاک اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ میرے سینکڑوں مرید ہیں۔ مگر شیخ ابوسعید گنگوہیؒ اور شیخ حسین بھوریؒ میری دونوں آنکھیں ہیں۔ ایک دوسرے پر امتیاز نہیں۔ پھر انہوں نے ان کے مقامات بیان کئے کہ حال و وجد میں شیخ حسینؒ بڑھے ہوئے ہیں۔ اور مراقبہ میں شیخ ابوسعیدؒ کا مرتبہ بلند ہے۔

Marfat.com

وفات: آپ نے ربیع الاخر ۱۰۴۹ھ گنگوہ میں انتقال کیا۔ آپ کا مزار زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

خلفاء: خلیفہ اعظم شیخ محب اللہ الہ آبادیؒ۔ شیخ ابراہیم رامپوریؒ۔ شیخ ابراہیم سہارنپوریؒ۔ شیخ محمد صادق گنگوہیؒ تھے۔

(۳۹)

حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادیؒ

نام: آپ کا اسم گرامی محب اللہؒ تھا اور والد کا نام مبارز بن پیر بن بڈی بن مٹھی بن قاضی رضی الدین تھا۔

پیدائش: آپ کی پیدائش ۲ر صفر ۹۹۶ھ میں صدر پور نواح خیر آباد میں ہوئی۔

تعلیم وبیعت: آپ نے لاہور میں مفتی عبدالسلام لاہوریؒ سے تعلیم حاصل کی شیخ محمد میر عرف میاں میر سیوستانی ثم لاہوریؒ اور سعداللہ خاں تمیمیؒ آپ کے ہمدرس تھے۔ سعداللہ خاں تمیمیؒ وزارت کے عہدے پر فائز ہوا۔ تو اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کو دہلی بلوایا۔ شیخ میر محمد سیوستانیؒ (لاہوری) اپنے زہد کی وجہ سے دنیا کی جانب مائل نہ ہوئے۔ شیخ محب اللہؒ کو بھی دنیا سے نفرت ہو چکی تھی۔ اور آپ طلب حق میں گنگوہ پہنچے۔ اور شیخ ابوسعید گنگوہیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور واپس وطن لوٹ کر رشد وہدایت میں مصروف ہو گئے۔ آپ کی اصلاح وتربیت سے بہت لوگوں نے راہ ہدایت پائی آپ مصنف بھی تھے شاہجہان کو آپ سے بے حد عقیدت تھی اور آپ کی ملاقات کا مشتاق رہتا۔ اور اس سے خط وکتابت رہتی تھی۔

Marfat.com

وفات : آپ کا الہ آباد میں ۱۰۵۸ھ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

آپ کے خلیفہ اعظم اور جانشین شیخ محمدی اکبر آبادیؒ تھے۔ جنہوں کو سلطان عالمگیر نے مخالفین کے افترار کی وجہ سے حج کو جانے کا حکم دیا۔ واپسی پر پھر مخالفین نے آپ کی مخالفت کی۔ اور شورش کی وجہ سے قلعہ اورنگ آباد میں قید کر دیئے گئے۔ آپ نے قلعہ میں ۱۱۰۷ھ کو انتقال فرمایا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کا تابوت اکبر آباد لاکر دفن کیا گیا۔ شیخ سید عضدالدین امروہیؒ آپ کے عظیم المرتبت خلیفے اور جانشین تھے۔ آپ بلند پایہ عالم دین، عرفان میں اکمل، زاہد متقی، تبع شریعت، مصنف ان اوصاف میں اپنی مثال آپ تھے۔

ان کا ۱۱۷۲ھ میں انتقال ہوا۔ شیخ عبدالہادیؒ ان کے خاص خلیفے اور جانشین تھے۔ انہوں نے لوگوں کو ایک عرصہ تک تزکیہ نفس اور پاکیزگی کا درس دیتے رہے۔ دور دور تک آپ کی شہرت تھی۔ انہوں نے ۱۱۹۰ھ میں انتقال کیا۔ ان کے خاص خلیفے جانشین اور معتمد شیخ عبدالباریؒ تھے یہ شیخ عبدالہادیؒ کے پوتے ہیں۔ بلند پایہ عالم دین اور روحانیت میں مکمل تھے انہوں نے ۱۱ر شعبان ۱۲۴۶ھ بروز جمعہ انتقال کیا

حاجی سیّد عبدالرحیم فاطمیؒ ان کے خاص خلیفہ تھے۔ انہوں نے تمام عمر احیائے کلمۃ الحق میں صرف کر دی یہاں تک کہ انہوں نے حضرت مولانا سیّد احمد و مولانا سیّد محمد اسمٰعیلؒ کے ساتھ جہاد میں شریک ہو کر مقام بالاکوٹ میں لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ حاجی سیّد عبدالرحیم فاطمیؒ کے عظیم المرتبت خلیفے شیخ میاں نور محمد جھنجھانویؒ تھے والد کا نام شیخ عبدالرزاقؒ تھا۔ آپ بے حد تبع شریعت تھے۔ اور روحانیت میں مکمل اور زاہد متقی بلند اخلاق تھے صلوم وصلوۃ کے پابند تکبیر اُولیٰ تیس سال تک قضاء نہیں ہوئی۔ آپ نے سلسلہ چشتیہ صابریہ کو انتہائی عروج پر پہنچایا۔ آپ نے ۱۲ر رمضان ۱۲۵۹ھ میں انتقال کیا۔

Marfat.com

آپ کے خلیفہ خاص اور عظیم المرتبت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ تھے جنہوں نے عرب وعجم میں سلسلہ صابریہ کو بہت وسعت دی۔

سلسلہ طریقت : میاں نور محمد جھنجھانویؒ۔ حاجی سید عبدالرحیم فاطمیؒ۔ شیخ عبدالباریؒ۔ شیخ عبدالہادیؒ۔ شیخ عضدالدین امروہیؒ۔ شیخ محمدی اکبر آبادیؒ۔ شیخ محب اللہ الہ آبادیؒ شیخ ابوسعید گنگوہیؒ الخ۔

(۴۰)

حضرت شیخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی امداد حسینؒ اور تاریخی نام ظفر احمد تھا۔ والد کا نام حافظ محمد امینؒ اور والدہ کا نام بی بی حسینی تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۲۳ صفر ۱۲۲۳ھ مقام نانوتہ ضلع سہارنپور میں ہوئی۔ آپ چار بھائی اور ایک ہمشیرہ تھی۔ سید ذوالفقار علیؒ۔ سید فدا حسینؒ سید امداد حسین عرف امداد اللہ مہاجر مکیؒ۔ سید بہادر علی۔ ہمشیرہ وزیر النساءؒ۔ آپ کو حضرت مولانا سید محمد اسحاق محدث دہلویؒ نواسہ مولانا سید عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے لقب امداد اللہ عطا فرمایا تھا۔ اسی لیے آپ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے نام سے مشہور ہوئے۔

بچپن : آپ کی عمر ابھی سات سال ہوئی تھی کہ والدہ بی بی حسینی بنت شیخ علی محمد صدیقی نانوتویؒ اس دنیا فانی سے کوچ فرما گئی۔ آپ کو بچپن ہی میں کھیل کود سے نفرت تھی۔ آپ نے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا تھا مگر تکمیل نہ ہوئی۔

سفر : آپ نے ۱۲۶۱ھ میں حجاز مقدس میں حاضری دی۔ حج اور زیارت

Marfat.com

مدینہ منورہ کی سعادت حاصل کی اور وہاں سید مولانا محمد اسحاق دہلویؒ سے بھی فیض حاصل کیا۔ سیّد مولانا محمد اسحاقؒ کے توجہ دلانے پر آپ ہندوستان تشریف لائے۔ اور رُشد و ہدایت کا کام شروع کیا وہاں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا تھا

بیعت : آپ نے پہلے مولوی نصیر الدینؒ کے دست حق پرست پر سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ میں بیعت کی۔ پھر آپ نے میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ سے چاروں سلسلوں میں خصوصاً سلسلہ حشتیہ صابریہ میں بیعت ہو کر سلوک کی تکمیل کی۔ اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

دہلی واپس آکر علم الصرف والنحو۔ فارسی۔ عربی تعلیم حاصل کی۔ حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ سے قرأت سیکھی۔ اور تمام علمی فنون حاصل کئے۔ پھر آپ یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ آپ کے دل میں جذب الٰہیہ ایسا پیدا ہوا۔ کہ آپ آبادی سے جنگل ویران جگہ چلے گئے۔ کئی کئی روز تک کھانا نہ کھاتے۔ نقل ہے کہ ایک دن بھوک سے نڈھال تھے۔ آپ کے ایک دوست نے کچھ روپے دینے کی پرخلوص کوشش کی مگر آپ نے انکار کر دیا سخت ریاضتوں اور مجاہدوں میں شب و روز گذارتے۔

سلسلہ طریقت : حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ۔ میاں جی نور محمد جھنجھانویؒ۔ حاجی سیّد عبدالرحیم فاطمیؒ۔ شیخ عبدالباریؒ۔ شیخ عبدالہادیؒ۔ شیخ سیّد عضد الدین۔ شیخ محمدی اکبر آبادیؒ۔ شیخ محب اللہ الہ آبادیؒ۔ شیخ ابوسعید گنگوہیؒ۔ خواجہ نظام الدین تھانیسریؒ شیخ جلال الدین تھانیسریؒ الخ۔

سفر حجاز : آپ نے خواب میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپؐ نے فرمایا کہ تم ہمارے پاس آؤ۔ یہ خواب دیکھ کر آپ بے قرار رہنے لگے۔ اور زیارت مدینہ طیبہ کی دل میں متمکن ہوئی۔ آپ کے پاس زاد راہ نہ تھا پھر بھی آپ نے عزم مدینہ منورہ کر لیا اور چل کھڑے ہوئے۔ جب ایک گاؤں پہنچے تو آپ کے بھائیوں نے زاد راہ

Marfat.com

روانہ کیا جو آپ نے بخوشی قبول کر لیا۔ اور روانہ سفر ہو گئے۔ ۵ر ذوالحجہ ۱۲۶۱ھ کو مقام بندر یس جو کہ جدہ کی بندرگاہ سے متصل ہے۔ جہاز سے اترے اور براہ راست مقام عرفات تشریف لے گئے۔ جملہ ارکان حج ادا کئے۔ اور مکہ معظمہ میں حضرت مولانا محمد اسحٰق دہلویؒ وسید قدرت اللہ حنفی بنارسی ثم مکیؒ سے جو کہ کرامات وخرق عادات میں مشہور تھے۔ فیض وفوائد حاصل کئے اور مولانا محمد اسحٰقؒ نے چند مصایا فرمائے۔ اور تعلیم باطنی سے سرفراز فرمایا۔ اور اپنے خاندان کے معمولات کی اجازت دی۔ اور فرمایا کہ زیارت مدینہ طیبہ سے تمہارا ہندوستان جانا قرین مصلحت ہے۔ کیونکہ مدینہ طیبہ کے راستہ میں دشواری (بلکہ بدوؤں کی شورش) نہ تھی۔ آپ کا دل بے حد پریشان تھا۔ حضرت مولانا سیّد محمد اسحٰقؒ نے تسکین فرمائی۔ اور چند بدوی مریدان خود کو آپ کے سپرد کیا۔ اور مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ صلوٰۃ وسلام خیر الانام سے مشرف ہوئے اور دل کا شوق بار بار صلوٰۃ وسلام پڑھ کر پورا کیا۔ آپ گو ظاہری علم میں علامہ ومولانا نہ تھے۔ مگر علم باطنی سے مکمل تھے۔

ایام غدر وفساد میں آپ پر بغاوت کا الزام تھا۔ آپ کسی نہ کسی ذریعہ سے مکہ معظمہ پہنچ گئے۔

وفات: اور بتاریخ ۱۳ر جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ بروز بدھ بوقت اذان صبح اپنے محبوب حقیقی سے جا واصل ہوئے۔ جنت المعلیٰ مکہ معظمہ میں مولوی رحمت اللہؒ کی قبر کے متصل دفن کئے گئے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر تھی۔ مگر پانچ خلفاء زیادہ مشہور ہوئے ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ۲۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
۳۔ حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ ۴۔ سیّد حاجی عابد حسینؒ
۵۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ (انوار صفیاء ص ۵۹)

Marfat.com

(۴۱)

سلطان العارفین حضرت سلطان محمدؒ باہوؒ

نام : آپ کا اسم گرامی سلطان محمد لقب باہو۔ والد ماجد کا نام بایزید محمد اور والدہ ماجدہ کا نام بی بی راستی تھا۔

حالات : آپ قبیلہ اعوان اصل اعتبار سے ہاشمی علوی ہیں۔ آپ کے والد ماجد دہلی کے بادشاہ کے منصب دار تھے۔ نہایت نیک متبع سنت حافظ قرآن فقیہہ اور عالم باعمل بزرگ تھے۔ ان کی شادی بی بی راستی سے ہوئی۔ اور ان کو شورکوٹ ضلع جھنگ میں شاہجہان نے ایک سالم گاؤں قہرگان اور پچاس ہزار بیگھے زمین چند آباد کنوؤں کے ساتھ بطور انعام کے عطا فرمائی۔ چنانچہ آپ کے والد نے شورکوٹ قصبہ میں سکونت اختیار کرلی۔

پیدائش : سکونت اختیار کی کو ابھی چند دن ہوئے کہ ۱۰۳۹ھ میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اور نام سلطان محمد رکھا گیا۔

بچپن : بچپن میں ہی آپ کی پیشانی مبارک سے انوار ولائت نمایاں تھے۔ غیر مذہب آپ کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیتے تھے۔

تعلیم : آپ نے ابتدائی تعلیم قصبہ شورکوٹ سے حاصل کی۔ اور روحانی فیض باطنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوا۔

بیعت : آپ حضرت سیّد حبیب اللہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مگر انہوں نے حضرت پیر عبدالرحمٰن قادریؒ جو دہلی میں مقیم تھے اور شاہی منصب دار بھی تھے بھیجا۔ آپ دہلی پہنچے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے دست حق پرست پر

Marfat.com

بیعت کی اور روحانی فیض سے مستفیض ہوئے۔ اور وطن واپس آکر ارشاد و تلقین میں مصروف ہو گئے۔ سلسلہ قادری سہروردی شریعت پر سختی سے عمل کرتے اور کرواتے ہیں۔ آپ نے تقریباً ایک سو چالیس کتابیں نظم و نثر میں لکھیں۔ شریعت طریقت کے رموز و معارف بیان فرمائے ہیں۔ آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔

وفات: آپ کا یکم جمادی الثانی سنہ ۱۱۰۳ھ بعمر ۶۳ سال انتقال ہوا۔ مزار دریائے چناب کے کنارے موضع قہرگان کے قلعہ میں دفن کیا گیا۔ دریا کی طغیانی کا خطرہ لاحق ہوا سنہ ۱۱۸۰ء میں دوسری جگہ دفن کیا۔ پھر طغیانی کا خطرہ لاحق ہوا تو ماہ محرم سنہ ۱۳۳۶ھ میں آپ کے جسد کو وہاں سے منتقل کر کے اس جگہ دفن کیا جہاں آپ کا اب مزار ہے۔

اولاد: شیخ سلطان نور محمدؒ۔ سلطان ولی محمد۔ سلطان لطیف محمد۔ سلطان صالح محمد۔ سلطان اسحٰق محمد۔ سلطان فتح محمد۔ سلطان شریف محمد۔ سلطان حیات محمد رحمۃ اللہ علیہم۔

شادیاں: آپ کی چار بیویاں تھیں۔

Marfat.com

کلام حضرت سلطان محمد باہُو علیہ الرحمۃ

اِلف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من وچ لائی ہُو
نفی اثبات دا پانی ملیس ہر رگِ ہر جائی ہُو
اندر بُوٹی مشک مچایا جاں پھلاں تے آئی ہُو
جیوے مُرشد کامل باہُو جیں ایہ بُوٹی لائی ہُو

اِلف اَحد جد دِتی وکھالی از خود ہویا فانی ہُو
قرب وِصال مُقام نہ منزل نہ اُتھہ جسم نہ جانی ہُو
نہ اُتھہ عشق محبت کائی نہ اُتھہ کون مکانی ہُو!
عینوں عین تھیوے باہُو سترِ وحدت سبحانی ہُو

اللہ پڑھیوں حافظ ہویوں نہ گیا حجابوں پردا ہُو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویوں بھی طالب ہویوں زردا ہُو
لکھ ہزار کتاباں پڑھیاں پر ظالم نفس نہ مردا ہُو
باجھ فقیراں کوئی نہ مارے اِیو چور اندر دا ہُو!

اندر کلمہ قُل قُل کر دا عشق سکھاوے کلماں ہُو
چوداں طبقے کلمے اندر چھڈ کتاباں علماں ہُو
کانے کپ قلم بنا دن لکھہ نہ سکن قلماں ہُو
کلمہ مینوں پیر پڑھایا زرا نہ رہیاں الماں ہُو

اندر ہُوتے باہر ہُو وَت باہُو کتھہ لبھیندا ہُو
ہُو دا داغ محبت والا ہر دم پیا سڑیندا ہُو

Marfat.com

جتھے ہُو کرے رُشنائی چھوڑا اندھیرا وَیندا ہُو
ددئیں جہان غلام اُس باہُو جو صحی کریندا ہُو

ایمان سلامت ہر کوئی منگے عشق سلامت کوئی ہُو
منگن ایمان شرماون عشقوں دِل نُوں غیرت ہوئی ہُو

جس منزل نُوں عِشق پُچاوے ایمان خبر نہ کوئی ہُو
عشق سلامت رکھیں باہُو دیاں ایمان دھروئی ہُو

ایہ تن میرا چشماں ہووے مُرشد ویکھ نہ رجّاں ہُو
لُوں لُوں دے مُڈھ لکھ لکھ چشماں ہک کھولاں ہک کجّاں ہُو

ایہناں ڈٹھیاں صبر نہ آوے ہُو کہتے دل ہیجاں ہُو !
مُرشد دا دیدار ہے مَینوں لکھ کروڑاں حجّاں ہُو

بے بسم اللہ اسم اللہ دا ایہ بھی گہنا بھارا ہُو !
نال شفاعت سرور عالمؐ چھٹسی عالم سارا ہُو

حدّوں ودّھ درود نبیؐ نوں جیندا ایڈ پسارا ہُو
میں قربان تنہاں تھیں باہُو جیں ملیا نبی سہارا ہُو

بے بغداد دی کیا نشانی اُچیاں لمیاں چیڑاں ہُو
تَن مَن میرا پرزے پرزے جیوں درزی دیاں لیراں ہُو

لیراں دی گل کفنی پاساں راساں سَنگ فقیراں ہُو
شہر بغداد دے ٹکڑے منگساں کرساں میراں میراں ہو

پڑھ پڑھ حافظ کرن تکبّر مُلّاں کرن وڈائی ہُو
گلیاں دے وچ پھرن نمانے بغل کتاباں چائی ہُو

Marfat.com

جتھے دیکھن چنگا چوکھا پڑھن کلام سوائی ہُو!
دوہیں جہانیں مُٹھے جہناں کھا ہدی وتیح کمائی ہُو

پیر ملے تے پیڑ نہ جاوے ناں اس پیر کیہہ دھرنا ہُو
مُرشد ملیاں رشد نہ مَن نوں اوہ مُرشد کیہہ کرنا ہُو

جس ہادی تھیں نہیں ہدائت اوہ ہادی کیہہ پھڑنا ہُو
سر دیتاں حق حاصل ہوے موتوں مول نہ ڈرنا ہُو

جنھاں عشق حقیقی پایا مونہوں نہ الاون ہُو!
ذِکر فکر وچ رہن ہمیشاں دم نُوں قید لگاون ہُو

نَفسی قلبی رُوحی سِرّی اخفی خفی کماون ہُو
مَیں قُربان تنھاتوں جہیڑے بکس نگہ جواون ہُو

جُو دم غافل سو دم کافر مرشد ایہ پڑھایا ہُو!
سُنیا سخن گیاں کھُل اکھّیں چت مولا وَل لایا ہُو

کیتی جان حوالے رب دے ایسا عشق کمایا ہُو
مرن تھیں اَگے مرگئے باہوتاں مطلب نوں پایا ہُو

چڑھ چناں توں کر رُشنائی ذکر کریندے تارے ہُو
گلیاں دے وچ پھرن نمانے لالاں دے وَنجارے ہُو

شالا کوئی نہ تھے مسافر کِکھ جنھاں تو بھارے ہُو
ناڑی مار اُڈا نہ سانوں اسیں آپے اُڈنہارے ہُو

دل دریا سمندروں ڈونگھے کون دلاں دیاں جانے ہُو
وِچے بیڑے وِچے جھیڑے وِچے وَنجھ مہانے ہُو

Marfat.com

چوداں طبق دِلے دے اندر تنبو وانگن تانے ہُو۔
جُوئی دِل دا محرم ہووے سوئی رب پچھانے ہُو

دنیا ڈھونڈن والے کُتّے در در پھرن حیرانی ہُو
ہڈی اُتّے ہوڑ تنھاں دی لڑ دیاں عمر وہانی ہُو

عقل دے کوتاہ سمجھ نہ جانن پیون لُوڑن پانی ہُو
باجھوں ذکر رتّے دے باہُو کوڑی رام کہانی ہُو

زے زبانی ہر کوئی پڑھدا دل دا کلمہ کوئی ہُو!
جتّھے کلمہ دل دا پڑھیے ملے زبان نہ ڈھوئی ہُو

دل دا کلمہ عارف پڑھدے جانے کیا گلوئی ہُو
کلمہ مینوں پیر پڑھایا سدا سہاگن ہوئی ہُو

علموں باجھ جو کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہو
سنّتے ورھیاں دی کرے عبادت اللہ کنوں بیگانہ ہُو

غفلت کنوں نہ کُھلّن پردے دل جاہل بُتخانہ ہُو
ہیں قربان تنھاں توں جنہاں ملیا یار یگانہ ہُو

از
سلطان باہُو

Marfat.com

(۴۲)

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی غلام فرید اور والد ماجد کا نام خدا بخش تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب فاروقیہ ہے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۲۶ ذیقعد ۱۲۶۱ھ مطابق ۱۸۴۷ء موضع چاچڑاں ہوئی آپ کا تاریخی نام خورشید عالم تھا۔

تعلیم : آپ کی عمر صرف آٹھ سال تھی کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ آپ اس وقت قرآن مجید حفظ کر چکے تھے۔ باقی تعلیم آپ کے بڑے بھائی حضرت مولانا فخر الدینؒ کی زیر نگرانی مکمل کی۔

بیعت : علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد آپ نے اپنے بڑے بھائی مولانا غلام فرید الدینؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

تدریس : علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد آپ نے اپنے مرشد کے حکم سے درس و تدریس میں مشغول ہو گئے آپ متبع شریعت، صوم وصلوۃ کے پابند، حسن اخلاق و صبر و رضا کے پیکر تھے۔ رسوم غیر شرعیہ کو دیکھ کر افسوس فرماتے تھے اور لوگوں کو ان رسوم سے منع فرماتے۔ اردو، فارسی، اور ملتانی زبان کے بہت بڑے صوفی شاعر تھے۔ ملتانی زبان کی شاعری کی نظیر نہیں ملتی۔

وفات : آپ کا ۶ ربیع الثانی ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء بروز جمعرات بوقت مغرب انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ مرض وفات میں اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے

؎ گذرا او بلا ہسن کھلن دا آیا وقت فرید چلن دا۔

Marfat.com

(۴۳)

حضرت شیخ ابوالحسن علی ہجویری لاہوریؒ

نام : آپ کا اسم گرامی علی اور ابوالحسن کنیت اور گنج بخش لقب ہے والد ماجد کا نام سید عثمانؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۴۰۰ھ مقام ہجویر میں ہوئی۔ ہجویر اور جلابی غزنی کے دو گاؤں ہیں۔

سلسلہ نسب پدری : سیّد ابوالحسن علیؒ بن سیّد عثمان بن سید علی سید عبدالرحمٰن بن سید عبداللہ شجاعؒ بن ابوالحسن علی بن حسن اصغر بن سید زید شہید بن امام حسن بن علی المرتضٰے رضی اللہ عنہم (صوفیائے پنجاب ص ۴۲)

تعلیم : آپ نے ان اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کی۔

۱۔ حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن عبدالکریم شقانیؒ طبرستان کے مشہور بزرگ تھے۔ اور محمد بن عبداللہ طبریؒ کے مرید تھے۔

۲۔ شیخ ابوجعفر محمد بن مصباح صیدلانیؒ بغداد کے رہنے والے تھے اور ابوالحسن صائغ دینوریؒ کے استاد ہیں مصر میں وفات پائی۔

۳۔ شیخ ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیریؒ حضرت ابوعلی فارمدیؒ کے استاد اور حضرت ابوعلی دقاقؒ کے مرید ہیں۔ المتوفی ۴۶۵ھ

۴۔ شیخ ابوالقاسم بن علی بن عبداللہ گرگانیؒ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے استاد اور بھی ہیں۔

بیعت : آپ نے حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی جنیدیؒ کے دست ق پرست پر بیعت کی۔ شیخ ابوالفضل بلند پایہ عالم شیخ التفسیر و شیخ کامل تھے۔ حضرت

Marfat.com

حصریؒ کے مرید اور رازدان تھے۔ حضرت علی ہجویریؒ نے بیعت کے بعد سلوک و معرفت کی منازل طے کرنے میں جو ریاضتیں اور مجاہدے کئے۔ ان کا ذکر آپ نے کشف المحجوب میں بار بار کیا ہے۔ آپ خرقہ خلافت حاصل کر کے سیر و سیاحت کو چلے گئے۔ شام بغداد، عراق، پارس، آذربائیجان، طبرستان، کرمان، فوزستان، خراسان، ماوراالنہر، ترکستان وغیرہ کا سفر کیا اور ہر مقام پر اولیاء کرام و صوفیائے عظام کی صحبتوں سے مستفیض ہوئے۔ خراسان میں آپ نے تین سو مشائخ سے ملاقات کی۔ اور روحانیت سے مالا مال ہو کر واپس وطن تشریف لے آئے۔

سلسلہ طریقت : مخدوم علی ہجویریؒ۔ حضرت ابوالفضل محمد۔ حضرت علی حصریؒ۔ حضرت ابوبکر شبلیؒ۔ حضرت جنید بغدادیؒ۔ خواجہ سری سقطیؒ۔ خواجہ معروف کرخیؒ۔ خواجہ داؤد طائیؒ۔ خواجہ حبیب عجمیؒ۔ خواجہ حسن بصریؒ۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔

لاہور تشریف آوری : آپ کے مرشد پاک نے حکم دیا کہ لاہور جا کر قیام کرو۔ شیخ علی ہجویریؒ نے کہا کہ وہاں شیخ حسین زنجانیؒ موجود ہیں۔ لیکن آپ کے مرشد نے پھر فرمایا کہ تم لاہور جاؤ اور مرشد نے فرمایا کہ حکم کی تکمیل ہوتی ہے نہ کہ سوال جواب۔ خواجہ علی ہجویریؒ اس وقت جس حالت میں تھے اسی حالت میں عزم سفر ہوئے۔ سفر طے کرتے کرتے لاہور پہنچے تو اس وقت رات کا وقت تھا۔ صبح کو حسین زنجانیؒ کا جنازہ باہر لایا گیا۔ تو آپ نے پوچھا یہ جنازہ کس کا ہے۔ جواب ملا حسین زنجانیؒ کا یہ دونوں آپس میں پیر بھائی تھے۔ خواجہ علی ہجویریؒ کا واقعہ بہت طویل ہے۔

حضرت حسین زنجانیؒ نے ۳۷ سال لاہور میں رشد و ہدایت کی تبلیغ فرماتے رہے۔ آپ کا مزار چاہ میراں میں ہے۔ اور چار بھائی تھے۔

۱۔ سیّد امام علی لاحقؒ انہوں نے سیالکوٹ میں ۶۸۶ھ میں وفات پائی وہیں ان کا مزار ہے۔

Marfat.com

۲۔ سیّد اسحٰق زنجانیؒ

۳۔ سیّد محمد یعقوب زنجانیؒ

۴۔ سیّد فخرالدین حسین زنجانی لاہوریؒ رحمۃ اللہ علیہم والد ماجد کا نام سیّد حسن مکیؒ تھا (ص ۱۰۹۹ ان)

واپس بخدمت مُرشد : ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لاہور آنے کے بعد پھر واپس اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ آپ اپنے مرشد کے پاس موجود تھے جب ان کا انتقال ہوا تھا۔ بوقتِ انتقال مرشد کا سر مبارک آپ کے زانو پر تھا۔ آپ دوبارہ لاہور تشریف لائے اور تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔

وفات : آپ کا سنہ ۴۶۵ھ لاہور میں انتقال ہوا۔ آپ کا مزار بھاٹی دروازے کے باہر زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ (صوفیائے پنجاب)

(۴۴)

حضرت عزیز الدّین الامین الحسنی والحسینی پیر مکیؒ

آپ کا وطن بغداد تھا۔ بغداد سے مکہ معظمہ تشریف لائے۔ آپ کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت ابوالقاسم جنید بغدادیؒ سے جا ملتا ہے۔ آپ نے مکہ معظمہ میں بارہ سال تک قیام فرمایا حضرت جنید بغدادی کی کنیت ابوالقاسم تھی اور والد ماجد کا نام محمد تھا شیشہ فروش تھے۔ اور نہاوند کے رہنے والے ہیں۔ اور حضرت سفیان ثوریؒ کے مذہب کے پیروکار تھے اور حضرت سری سقطیؒ کے حقیقی بھانجے ہیں اور انہی سے بیعت کی تھی۔ حضرت جنید بغدادیؒ سے نسبت رکھنے والوں کو جنیدیہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت پیر مکیؒ بہت ہی عبادت گذار، زاہد متقی، متبع شریعت، شب بیدار تہجد گذار تھے۔
آپ نے مکہ معظمہ میں کافی عرصہ گذارا۔ اسی لیے آپ پیر مکی کے نام سے مشہور ہوئے۔
آپ مکہ معظمہ سے ہندوستان تشریف لائے اور شہر لاہور میں قیام فرمایا۔ اس وقت سلطان شہاب الدین غوری ۵۸۰ھ میں براستہ سیالکوٹ لاہور پر حملہ آور ہوا تھا۔ اور اس نے لاہور کو فتح کیا۔ آپ نے لاہور میں رشد و ہدایت کی بارش چھیتس سال برساتے رہے اور طالبان حق کو نور معرفت سے منور فرماتے رہے۔ آپ کسی طالب حق کو خالی نہ بھیجتے۔
آپ بہت فیاض تھے۔

وفات: آپ کا ۶۱۲ھ لاہور میں انتقال ہوا۔ آپ کا مزار پیر مکی کے نام سے مشہور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

(۴۵)

حضرت شیخ ابو نصر جام علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی احمد کنیت ابو نصر تھی۔ والد ماجد کا نام ابو الحسن تھا۔

پیدائش: آپ کی ولادت ۴۴۱ھ مضافات جام موضع نامق میں ہوئی۔
آپ کے والد کا اصل وطن موضع نامق تھا۔ آپ حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ کی اولاد سے ہیں۔ جن کو حضرت عمر فاروقؓ اس اُمّت کا یوسفؑ فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ بہت ہی حسین و جمیل تھے۔

تعلیم: آپ ابتداً امّی تھے۔ جب آپ کی عمر بائیس سال کی ہوئی۔ تو توفیق حق تعالیٰ آپ کے شامل حال ہو گئی۔ اور آپ پہاڑوں میں جا کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ ریاضتوں اور مجاہدوں سے فارغ ہو کر آبادی میں

Marfat.com

آئے۔ اس عرصہ میں آپ پر علم باطن کے دروازے کھل چکے تھے۔ آپ صاحب کشف، زاہد متقی، عاشق رسولؐ، مصنّف تھے۔

تصنیف : باوجودیکہ آپ ناخواندہ تھے۔ آپ نے تقریباً تین سو کتابیں علم معرفت توحید اور حکمت کی تصنیف کیں۔

بیعت : آپ نے حضرت شیخ طاہرؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وہ خرقہ مبارک جو حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ کو پہنچا تھا۔ ان کے صاحبزادے شیخ طاہر نے اپنے والد ماجد کو خواب میں دیکھا کہ وہ خرقہ مبارک انہوں نے ان کو پہنایا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے پہلے اس خرقہ مبارک کو بائیس اولیاء اللہ زیب تن کر چکے تھے۔ چنانچہ وہ خرقہ مبارک حضرت شیخ طاہرؒ نے آپ کے زیب تن فرما کر خوشی سے مسرت کا اظہار فرمایا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ اس موقعہ پر خشک اور تر میوے تقسیم کئے گئے اور حضرت شیخ طاہرؒ نے دعا فرمائی کہ میرے مولا کریم میں نے احمد جامؒ کو قبول کر لیا ہے تو بھی قبول فرما۔ خواجہ مودود چشتیؒ کو آپ سے نسبت تھی۔

وفات : آپ کا ۵۳۶ھ بعمر ۹۵ سال مقام جام انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ (شیخ عبدالقدوس گنگوہی صفحہ ۸)۔

منزل عشق از مکانی دیگر ست — مرد معنی را نشانی دیگر ست
بر سر بازار جانبازاں عشق — زیر ہر داری جوانی دیگر ست
کشتگان خنجر تسلیم را ! — ہر زماں از غیب جانی دیگر ست
دل خورد زخمی ز دیدہ خوں چکد — اہل چنیں زخم از کمانی دیگر ست
احمدا تا گم نگردی ہوشدار — کیں جرس از کاروانی دیگر ست

اولاد : آپ کے ۳۹ بیٹے تھے۔ ان میں سے برہان الدین نصر خلیفہ بنے۔ شمس الدین جامی آہنی کی ایک بیٹی کی اولاد میں سے تھے۔

Marfat.com

(۴۶)

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی مصلح الدین یا مشرف الدین اور سعدی تخلّص اور والد کا نام عبداللہ تھا۔

پیدائش: آپ کی ولادت مقام شیراز ۵۹۵ھ میں ہوئی۔ ابھی آپ چھوٹے ہی تھے کہ والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ جس کے بعد سعد بن زنگی جو اتابک تھا اپنی نگرانی میں پرورش کی۔ اسی لیے آپ نے اپنا تخلص سعدی رکھ لیا۔ آپ کو ابتدائی تعلیم دلا کر مزید تعلیم کے حصول کے لیے بغداد بھیج دیا گیا۔ آپ نے یہاں پر مشہور درس گاہ نظامیہ میں علم حاصل کیا۔ اور بعد میں علم روحانی کی تحصیل میں مشغول ہو گئے۔ تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے۔

بیعت: آپ نے روحانی فیض حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ سخت مجاہدوں کے بعد خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ نے تمام عمر سلسلہ قادریہ کی تبلیغ فرماتے رہے۔ بغداد میں آپ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ اور بہت سے مشائخوں کی صحبت میں رہے۔ اور فیض حاصل کیا۔ اور اعلیٰ درجات حاصل کیے۔ آپ نے اپنے پیر و مرشد کے ہمراہ حج کا مقدس فریضہ ادا کیا۔ (واللہ اعلم) آپ نے اپنی زندگی میں چودہ حج کیے۔ شیراز کے نامور مصنف، صوفی اور شاعر تھے اسی لیے آپ کو فردوسیؒ اور حافظ شیرازیؒ کی طرح شہرت حاصل ہوئی۔

آپ نے اپنی طویل زندگی کے پہلے تیس سال مطالعے میں صرف کیے۔ اس کے بعد تیس سال تک سیر و سیاحت اور شعر گوئی کرتے رہے۔ تیسرے تیس سالوں میں آپ

Marfat.com

مراقبہ و مجاہدہ اور اپنے کلام کی تکمیل اور ترتیب کی۔ بقیہ عمر کے بارہ سال تصوف کی اشاعت و تبلیغ میں صرف کئے۔

جن دنوں آپ سیاحت کر رہے تھے۔ تو آپ ہندوستان بھی تشریف لائے۔ آپ نے اپنی ہندوستان میں آمد کا ذکر بوستان میں بھی کیا ہے۔ آپ کی دو تصانیف گلستان اور بوستان کو ساری دنیا میں غیر معمولی شہرت اور مقبولیت ہے۔ بوستان ۶۵۵ھ / ۱۲۵۷ء اور گلستان ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء میں لکھی گئیں۔ بوستان میں اخلاقی موضوعات پر نظمیں ہیں۔ جب کہ گلستان بنیادی طور پر نثر میں ہے۔ اس میں بھی اہم اخلاقی مسئلوں کو کہانیوں میں مؤثر طور پر پیش کیا ہے۔ آپ ان دونوں کتابوں کے علاوہ غزلوں کا دیوان، قصائد اور چند نظموں کے مجموعے خیبات اور ہزلیات کی صورت میں بھی لکھے ہیں۔

وفات: آپ کا شیراز میں ذیقعدہ ۶۹۱ھ ستمبر ۱۲۹۲ء میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار جانب مشرق مرجع خلائق ہے۔

(۴۰)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن، نورالدین، عمادالدین اور جامی تخلّص تھا۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی نظام الدین احمد دشتی بن محمد تھا اور آپ کی والدہ حضرت امام محمد شیبانیؒ کی نواسی تھیں۔

پیدائش: آپ کی ولادت شعبان ۸۱۷ھ / نومبر ۱۴۱۴ء خراسان کے ضلع جام کے قصبہ خرد جرد میں ہوئی۔ ان کا خاندان پہلے دشت میں سکونت پذیر تھا۔

Marfat.com

یہی وجہ ہے کہ خود مولانا جامیؒ بھی پہلے دشتی تخلص کرتے تھے۔ بعد میں ان کے والد ماجد نے دشت کو چھوڑ کر علاقہ جام میں سکونت اختیار کر لی۔ آپ بچپن میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ ہرات اور سمرقند گئے۔ جو اسلامی علوم کے بہت بڑے مراکز تھے جہاں آپ نے علوم اسلامی اور تاریخ و ادب کی تعلیم حاصل کی۔ اور اس میں کمال پیدا کیا۔ ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد باطنی علوم کی طرف متوجہ ہوئے۔

بیعت: آپ نے حضرت شیخ سعد الدین کاشغریؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سخت ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ یہ بزرگ سلسلہ نقشبندیہ کے بانی حضرت بہاؤ الدین نقشبندیؒ کے باکمال مرید و خلیفہ تھے۔ چنانچہ آپ نے تصوف میں کمال حاصل کیا۔

مسند: مرشد پاک کے انتقال کے بعد مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ اور لوگوں کو روحانیت سے فیض یاب کرتے رہے۔

حج: ۸۷۷ھ/۱۴۷۲ء میں حج بیت اللہ سے شرف یاب ہوئے۔ اور واپسی پر ہمدان، کردستان، بغداد، کربلا، نجف اشرف، دمشق، حلب اور تبریز کے علاقوں کا سفر کرتے ہوئے واپس وطن لوٹے بقیہ زندگی ہرات میں بسر کی جہاں آپ کا سارا وقت مطالعے، شعر و شاعری اور روحانی مجاہدات میں صرف ہوتا تھا۔ اگرچہ آپ بہت بلند مرتبہ شاعر تھے لیکن تمام زندگی کسی دربار کا رُخ نہیں کیا۔ اور نہ ہی کسی بادشاہ کی خوشامد کی۔ آپ کے زمانے کے بادشاہ سلطان حسین مرزا کو آپ سے کمال خلوص اور عقیدت تھی۔

بقول شہنشاہ ظہیر الدین بابر علوم عقلی و نقلی میں ان کا کوئی ہمسر نہ تھا۔ نیز یہ کہ جامیؒ کو کسی مدح و ستائش کی ضرورت نہیں۔ یہاں ان کا ذکر محض برکت و سعادت حاصل کرنے کی غرض سے کیا گیا۔

Marfat.com

اساتذہ: آپ نے ہرات کے دارالعلوم نظامیہ میں حضرت مولانا جنید اصولیؒ، مولانا خواجہ علی سمرقندیؒ، مولانا شہاب الدین محمد جارجویؒ سے علوم متداولہ حاصل کئے۔ اور نامور مشہور علماء سے تعلیم حاصل کی (شواہد النبوۃ ص۷)

نویں صدی ہجری میں جب آپ کی شہرت ترکی میں پہنچی۔ تو محمد ثانی نے آپ کو استنبول آنے کی رغبت دلائی بایزید ثانی نے بھی انہیں دو مکتوب ارسال کیے۔

بقول دولت شاہ جامی صاحب آخری عمر میں ہوش و حواس کھو بیٹھے تھے۔ لیکن علی شیر نوائی نے اس بات کی تردید کی ہے۔ جو آخر عمر تک آپ کے پاس تھا۔

وفات: آپ کا ۱۸ محرم بروز جمعہ ۸۹۸ھ بمطابق ۹ نومبر ۱۴۹۲ء مقام ہرات انتقال ہوا۔ آپ کا مزار آپ کے مرشد پاک کے قرب میں ہے۔ نماز جنازہ حاکم وقت ہرات نے پڑھائی۔ ہر مکتبہ فکر کے لوگوں نے شرکت کی۔ ایک انبوہ کثیر ہرات کی تاریخ میں بڑا اجتماع تھا۔ ؎

جامی کہ بود مائل جنت مقیم گشت ! فِیْ رَوْضَۃٍ مُخَلَّدَ اَرْضُھَا السَّمَاء
کُلَّکَ مَضَا نَوِشُت رواں بر در بہشت تاریخ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا
۸۹۸ھ

آپ زمانہ طفولیت میں حضرت خواجہ محمد پارساؒ کی خدمت میں ایک عرصہ تک رہے اور حضرت خواجہ عبداللہ احرارؒ سے آپ کو بے حد عقیدت تھی۔ آپ نے اپنی تصانیف کو حضرت خواجہ عبداللہ احرارؒ کے نام سے معنون بھی کیا ہے۔ ان دونوں بزرگوں کی صحبت نے آپ کو کندن بنا دیا تھا۔

تصانیف: آپ کی متعدد تصانیف ہیں۔ جن کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا جامیؒ کتنے مختلف علوم پر حاوی تھے۔ آپ کو زبان و اسلوب پر پوری دسترس حاصل تھی۔ آپ کی زیادہ تصانیف نثر میں ہیں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ آپ کو شہرت شعری تخلیقات کی بنا پر ہوئی۔ نظم میں آپ کی تخلیقات ایک تو وہ سات

Marfat.com

مثنویاں ہیں جو مثنوی ہفت اورنگ کے نام سے موسوم ہیں۔ ان کے علاوہ غزل میں آپ کے تین مجموعے ہیں۔ اس دیوان میں جوانی سے لے کر آخر عمر تک کی غزلیات شامل ہیں یہ تینوں مجموعے ان ناموں میں مشہور ہیں۔

۱۔ فاتحۃ الشباب ۸۸۴ھ

۲۔ واسطۃ العقد ۸۹۴ھ

۳۔ خاتمۃ الحیات ۸۹۵ھ

مثنویاں جو مشہور ہیں۔

۱۔ مثنوی سلسلۃ الذہب ۸۷۳ھ

۲۔ مثنوی سلامان والبسال ۸۸۵ھ

۳۔ مثنوی تحفۃ الاحرار ۸۸۶ھ

۴۔ مثنوی سُبحہ الابرار ۸۸۷ھ۔

۵۔ مثنوی یوسفؑ زلیخا ۸۸۸ھ

۶۔ مثنوی لیلیٰ مجنوں ۸۸۹ھ

۷۔ مثنوی خردنامہ سکندری ۸۹۰ھ

نثر میں آپ کی تصانیف۔

۱۔ تفسیر ۲۔ شرح فصوص الحکم ۳۔ رسالہ فی الوجود

۴۔ رسالہ لاالٰہ الااللہ ۵۔ شواہد النبوۃ ۶۔ اشعۃ اللمعات

۷۔ شرح رباعیات ۸۔ رسالہ تحقیق مذہب صوفی و متکلم و حکیم

۹۔ رسالہ مناسک حج ۱۰۔ مناقب ۱۱۔ نفحات الانس، خواجہ عبداللہ انصاری وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

مشہور نعت فارسی

نسیما جانب بطحا گذر کن ! ز احوالم محمدؐ را خبر کن

بہر ایں جان مشتاقم بہ آنجا خدائے روضۂ خیر البشر کن !

توئی سلطانِ عالم یا محمد زروئے لطف سوئے من نظر کن

Marfat.com

بحال بتلائے غم نظر کُن — دوائے درد دل اے چارہ گر کُن
مشرف گرچہ شد جامی ز الطفش — خُدایا ایں کرم بارِ دگر کُن !!

(۴۸)

حضرت شیخ میر محمدؒ میاں میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی شیخ میر محمد کنیت میاں میر ہے آپ کا وطن سندھ کا مشہور شہر سیوستان ضلع دادو ہے۔ آپ کے والد ماجد قاضی سایندنہ بن قاضی قلندرؒ والدہ ماجدہ فاطمہ بی بی بنت قاضی قازن تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۹۳۸ھ میں ہوئی سن ولادت میں اختلاف ہے بعض نے ۹۵۸ھ لکھا ہے۔

بچپن : آپ بچپن میں نیک خصال کے حامل تھے آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولایت نمایاں تھا۔

تعلیم : آپ کی عمر بارہ سال کی ہوئی تھی کہ سایہ پدری سر سے اٹھ گیا۔ مگر آپ نے بارہ سال کی عمر میں دینی علوم کی تکمیل مختلف اساتذہ سے کی۔ پھر آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو سلسلہ طریقت قادریہ کے سلوک کی تعلیم دی۔

بیعت : آپ نے اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر شیخ خضر سیوستانیؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

سلسلہ طریقت : شیخ میر محمد۔ شیخ خضر سیستانیؒ۔ شیخ احمد۔ شیخ سید عابد کبیرؒ سید ابوالقاسمؒ۔ شیخ موسیٰ جلیؒ۔ شاہ ابوبکرؒ۔ شاہ داؤدؒ۔ شاہ سلیمانؒ۔ شیخ زیدؒ۔ شیخ قرشیؒ شیخ سید عبدالرزاقؒ۔ شیخ سید عبدالقادر محی الدین جیلانی بغدادیؒ (حدیقۃ الاولیاء ص ۴۸)

Marfat.com

ایک پہاڑی جو سہون کے باہر ہے مقیم تھے۔ کچھ مدّت کے بعد ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد آپ کے مرشد پاک نے فرمایا۔ کہ اب تمہارا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اب تمہیں اختیار ہے جہاں جی چاہو سکونت اختیار کرو۔

لاہور میں آمد : آپ اپنے مرشد پاک کی اجازت کے بعد پچیس ۲۵ سال کی عمر میں آپ لاہور تشریف لائے اس وقت دورِ حکومت اکبر بادشاہ تھا۔ لاہور پہنچ کر آپ مولانا سعد اللہؒ کے حلقہ درس میں شریک ہو گئے۔ جو اس زمانہ کے بہت بڑے عالم تھے پھر کچھ سال مولانا نعمت اللہؒ و مفتی عبدالسلامؒ لاہوری سے بھی تعلیم حاصل کی۔

سرہند کو روانگی : آپ کی ولائت کی شہرت لاہور میں ہو گئی۔ اور لوگ آپ سے واقف ہونے لگے۔ تو آپ سرہند (ریاست پٹیالہ) تشریف لے گئے۔ کیونکہ شہرت سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ آپ سرہند جا کر بیمار ہو گئے۔ آپ کے پاس کوئی خدمت گذار نہ تھا جو آپ کی تیمارداری کرتا۔

پہلا مرید : سب سے پہلے مرید جنہیں آپ نے درجہ کمال تک پہنچایا۔ وہ حاجی نعمت اللہ سرہندیؒ تھے۔ جب آپ سرہند میں بیمار تھے تو حاجی نعمت اللہ سرہندیؒ کو آپ کی بیماری اور تنہائی کا حال معلوم ہوا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر انتہائی خلوص کے ساتھ آپ کی تیمارداری میں مصروف ہو گئے۔ یہاں تک کہ پیشاب اور پاخانہ بھی اپنے ہاتھوں سے اٹھاتے تھے۔ جب آپ صحت یاب ہوئے تو آپ نے ان سے خوش ہو کر فرمایا۔ کہ ہمارے پاس دنیاوی مال و متاع نہیں جو ہم تم کو دیں۔ لیکن اگر تم چاہو تو ہم تمہیں روحانی نعمتوں سے مالا مال کر سکتے ہیں۔ حاجی نعمت اللہ سرہندیؒ نے عرض کیا۔ کہ اس سے بڑھ کر اور کون سی نعمت ہو سکتی ہے چنانچہ آپ نے ان کو ایک ہفتہ میں سلوک کے درجے کمال پر پہنچا دیا۔ حاجی نعمت اللہ

Marfat.com

سرہندیؒ پہلے طالب علم تھے جو آپ کی روحانی فیض سے مستفیض ہوئے۔ یہ باکمال وہ لوگ ہوتے ہیں جو کبوتر سے شہباز بنا دیتے ہیں ؎

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں — راہ دکھلائیں کسے؟ رہرو منزل ہی نہیں
کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں — ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

اقبالؒ

واپس لاہور آمد : ایک سال سرہند میں قیام فرمانے کے بعد پھر آپ لاہور تشریف لائے۔ اور آخر عمر تک باغبانوں کے محلے میں جسے اب خان پورہ کہتے ہیں مقیم رہ کر رُشد و ہدایت میں مصروف ہو گئے اور سارے پنجاب کو اپنی روحانی نعمتوں سے مالا مال کر دیا۔ اور اپنے مریدوں کی اصلاح فکر اور تہذیب نفس کر کے ایک ایسی جماعت تیار کی جس سے رُشد و ہدایت کے چشمے پھوٹے۔

طریقہ بیعت : آپ بہت کم لوگوں کو بیعت کرتے تھے۔ جب کوئی شخص آپ کی خدمت میں آتا تو اس سے پوچھتے تم کس لیے آئے ہو۔ اگر وہ کہتا کہ ملاقات کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ اس کو فرماتے بیٹھ جاؤ آپ اس کے لیے دعا بھی فرماتے اور نہایت مہربانی سے پیش آتے۔ اگر کوئی کہتا کہ میں طلب حق کے لیے حاضر ہوا ہوں آپ فرماتے جاؤ اپنا کام کرو۔ طلب حق کوئی آسان کام نہیں ہے بہت مشکل ہے جب تک تم اس کی طلب میں یگانہ نہ ہو جاؤ گے اسے نہیں پا سکو گے۔ چونکہ دل ایک ہے۔ اس میں ایک ہی چیز سما سکتی ہے اس لیے مجرد ہونا چاہیے۔

اتباع سنت نبویؐ : آپ بے حد متبع سنت نبویؐ تھے۔ فرائض، سنت مؤکدہ، تہجد، نوافل کا خاص خیال رکھتے اور اپنے مریدوں کو بھی تاکید فرماتے کہ اس کے بغیر نجات نہیں ہے۔ اور نہ ہی اپنی منزل پا سکو گے۔ نماز روحانیت کی ابتدا ہے۔ راہ نجات ہے۔ جنت کی کنجی ہے۔ قبر و حشر میں ساتھی ہے۔ آخری منزل مقصود بھی

Marfat.com

نماز ہے۔ فرمان نبوی ہے:

"اللہ تعالیٰ کی ایسے عبادت کرو جیسے کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے"۔

نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کے دل کا سکون ہے۔ نماز بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ معراج کا تحفہ نماز ہی ہے۔ اسلام اور کفر کے درمیان نماز ہی کا فرق ہے۔ نماز دین کا مضبوط ستون ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

نماز قائم کرو اور مشرک نہ ہو۔ میرے بندے وہ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں یہ حکم ایک مرتبہ نہیں بلکہ ساڑھے سات سو مرتبہ فرمایا گیا۔ اور نماز مشعل راہ ہے قبر میں سخت اندھیرا ہے۔ نماز قبر میں ساتھی ہے راہ نجات ہے۔ روح کی غذا ہے جو شخص گناہوں سے سچی توبہ کر لیتا ہے۔ اس کی نماز قائم ہے۔ قرب خداوندی بلکہ صالحین بندوں میں شمار ہوگا۔

واقعہ : امرتسر میں سکھ قوم کی مقدس جگہ گوردوارہ دربار صاحب ہے جب اس کی تعمیر شروع ہوئی اور بنیادیں کھودی گئیں۔ اب اس کی بنیاد رکھنے کا سوال تھا۔

شیخ حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت پورے پنجاب میں بلکہ ہندوستان بھر میں پھیل چکی تھی۔ سکھوں کا جتھہ (جماعت) آپ کی خدمت عالیہ میں لاہور حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے آنے کا ذکر کیا۔ حضرت میاں میرؒ ان کے ساتھ امرتسر تشریف لے گئے اور دربار صاحب (گوردوارہ) کا سنگ بنیاد آپ نے اپنے دست مبارک سے رکھی۔ پورے ہندوستان میں سکھ مذہب کی مقدس جگہ ہے۔

سماع : آپ سماع سے بھی ذوق رکھتے تھے۔ ہندی راگ کو خوب سمجھتے تھے اور بے حد خوش ہوتے۔ مگر وجد و رقص نہیں فرماتے تھے۔ بوقت سماع خود و حاضرین و قوال حضرات سب باوضو ہوتے تھے۔

Marfat.com

عقیدت : جہانگیر، شاہجہان، داراشکوہ کو آپ کے ساتھ بے حد محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ اور یہ تمام شاہان وقت خود حاضر خدمت ہوا کرتے تھے۔ آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔ سلسلہ قادریہ کو غیر معمولی شہرت بخشی۔

وفات : آپ کا بتاریخ ۷ ربیع الثانی ۱۰۴۵ھ بعمر ۸۶/۱۰۶ سال محلہ ہاشم پورہ یا خان پورہ لاہور میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : آپ خلفاء کی تعداد کثیر تھی۔ مشہور خلفا حاجی نعمت اللہ سرہندیؒ۔ حاجی مصطفےٰ سرہندیؒ۔ میاں ننھا صاحبؒ۔ حاجی محمد صالح کشمیریؒ۔ ملاں محمد بدخشانیؒ ملاں حامد گجرؒ۔ ملاں روحی مسمّی ابراہیمؒ۔ ملاں خواجہ کلاںؒ۔ ملاں عبدالغفورؒ۔

وصیّت : آپ نے اپنے مریدوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میری ہڈیوں کو نہ بیچنا۔ اور میری قبر پر دوسروں کی طرح دوکان نہ بنا لیسا تم پر فرض ہے کہ خلاف شرع کوئی فعل نہ کرنا تاکہ تم میں سے آخرت کے عذاب میں گرفتار نہ ہوں۔ خدا حافظ یہ آپ کی آخری وصیت تھی۔ آپ کی شادی اور اولاد کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

استغنا : استغنا اور توکل آپ کا خاص شعار تھا۔ بڑے بڑے امراء اور بادشاہ آپ کے معتقد تھے۔ جو ہمیشہ نذر و نیاز کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ لیکن آپ ان کے بیش بہا نذرانے یہ کہہ کر رد کر دیتے کہ تم مجھے فقیر سمجھ کر یہ نذرانے لائے ہو۔ لیکن میں فقیر اس کا مستحق نہیں ہوں۔ میں غنی ہوں، جس کا اللہ ہو وہ فقیر نہیں ہوتا۔ جاؤ! جا کر مستحقوں کو دو۔

داراشکوہ کا بیان ہے کہ میں نے کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا کہ جس کی نگاہ میں دنیا اس قدر حقیر ہو جتنی آپ کی نگاہ میں تھا۔

مزار : آپ کا مزار داراشکوہ نے بنوانا چاہا ہر چیز جمع ہو گئی کہ داراشکوہ اپنے بھائی سے قتل ہو گیا۔ داراشکوہ کی بہن نادرہ کی قبر آپ کے مزار کے قریب ہے۔

Marfat.com

اورنگ زیب عالمگیر آپ کے مزار پر حاضر ہوا۔ اور مزار کی عمارت مکمل کروائی۔

حضرتِ شیخ میاں میرِ دلی — ہر خفی از انورِ جانِ او جلی
بر طریقِ مصطفیٰ محکم پئے — نغمۂ عشق محبت رائے
تربتش ایمان خاکِ شہرِ ما — مشعلِ نورِ ہدایت بہرِ ما!
(اقبالؒ)

(۴۹)

حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل مدرس سہروردی لاہوریؒ

(میاں کلاں، وڈے میاں)

نام : آپ کا اسم گرامی محمد اسمٰعیلؒ مگر آپ وڈے میاں صاحب کے نام سے مشہور ہوئے۔ والد کا نام فتح اللہ بن عبداللہ بن فیروز تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۹۹۰ھ میں ہوئی۔ آپ کے والد موضع چینہ جو دریا چناب کے کنارے ہے سے موضع لنگر مخدوم میں آباد ہو گئے۔

تعلیم و بیعت : آپ کی عمر پانچ سال تھی کہ تعلیم کے لیے مولانا عبدالکریم سہروردیؒ کے سپرد کیا۔ تعلیم حاصل کر کے پھر انہی کے دست مبارک پر بیعت کی۔ طویل مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔

سلسلہ طریقت : حافظ محمد اسمٰعیلؒ۔ شیخ مولانا عبدالکریمؒ۔ مخدوم طیبؒ۔ مخدوم برہان الدینؒ۔ مخدوم جنیدؒ۔ شیخ میلونؒ۔ شیخ حسام الدین متقی ملتانی۔ سید شاہ عالمؒ۔ سید برہان الدین قطبؒ۔ سید ناصر الدینؒ۔ سید جلال الدین مخدوم جہانیاںؒ۔ شاہ رکن عالم ملتانیؒ الخ۔

لاہور میں آمد : آپ لاہور تشریف لائے تو چالیس دن حضرت علی ہجویریؒ

Marfat.com

کی درگاہ پر معتکف رہ کر بحار نیل پورہ میں قیام فرمایا۔ اس وقت آپ کی عمر ۴۵ سال تھی وہاں تدریس کا کام شروع کیا۔ کثرت سے طالب علم قرآن مجید حفظ کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کی دعا سے چند ماہ میں قرآن مجید حفظ کر لیتے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہماری وفات کے بعد بھی فیض قرآن مجید جاری رہے گا۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد شیخ محمد صالحؒ پچپن سال تک اس درس گاہ میں۔ اور حافظ محمودؒ بیالیس سال تک اور حافظ معزالدین پنتالیس سال اور حافظ شرف الدینؒ ستھ سال تک قرآن مجید کا درس دیتے رہے۔ آپ کے بعد دو صدی تک قرآن مجید کا درس جاری رہا۔

واقعہ : ایک نوجوان شخص آپ کا مرید تھا۔ اس کی شادی ہوئی۔ تو اس کی بیوی قرآن مجید کی حافظہ تھی۔ پہلی رات کو جب میاں بیوی ایک جگہ جمع ہوئے۔ تو بیوی نے خاوند سے پوچھا کہ تجھ کو قرآن مجید حفظ ہے یا نہیں۔ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ بیوی نے کہا کہ جب تک تو قرآن مجید حفظ نہ کرے تو میری صحبت کے لائق نہیں۔ اور میں نہیں چاہتی کہ ناخواندہ آدمی مجھ سے ہم صحبت ہو۔ کہ قرآن کی بے ادبی جو میرے دل میں ہے کرے۔ بیوی کی یہ بات سُن کر گھبرایا۔ اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ سنایا۔ آپ نے فرمایا کہ کل فجر کی نماز کے وقت جب میں امام ہوں تو ہمارے داہنے ہاتھ کی طرف کھڑے ہونا۔ اس صادق مرید نے ایسا ہی کیا۔ بعد ادائے نماز جب حضرت نے سلام پھیرا۔ اور نظر فیض اثر داہنی طرف کے نمازیوں پر پڑی تو سب کے سب قرآن مجید کے حافظ ہو گئے۔ اور بائیں طرف کے ناظرہ ہو گئے۔ حافظوں میں وہ آپ کا صادق مرید بھی حافظ ہو گیا۔ اور اپنے گھر میں آباد ہو کر تمام عمر اپنے مرشد پاک کے عنایات کا شکریہ ادا کرتا رہا۔ (حدیقۃ الاولیاء) یہ وہ مرد کامل ہیں جو کبوتر سے باز بنا دیتے ہیں۔

وفات : آپ کا ۵ رشوال ۱۰۸۵ھ عہد حکومت عالمگیر لاہور میں انتقال ہوا۔ آپ کا مزار محلہ باغبانپور کے سامنے زیارت گاہ خواص و عام ہے۔

Marfat.com

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر تھی۔ مگر مشہور خلفاء شیخ محمد صالح۔ شیخ عبدالحمیدؒ شیخ تیمورؒ۔ شیخ محمد ہاشم۔ شیخ عبدالکریم قصوریؒ۔ امانت خاںؒ۔ اخوند محمد عثمانؒ۔ اخوند محمد عمرؒ شیخ جان محمد لاہوریؒ۔ حافظ عبداللہ ساکن کیوالؒ۔ حافظ محمد فاضلؒ۔ حافظ اللہ بخشؒ حافظ محمد حسین اعوانؒ۔ حافظ فتح محمد خوشابی رحمۃ اللہ علیہم۔

(۵۰)

حضرت شاہ محمد عنایت قادری شطاریؒ

نام : آپ کا اسم گرامی شاہ محمد عنایت قادری اور والد ماجد کا نام پیر محمدؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت قصور میں ہوئی۔ آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولائیت چمکتا تھا۔ آپ ہونہار حسین وجمیل اور ذہین بھی تھے۔

تعلیم : ابتدائی تعلیم آپ نے قصور میں حاصل کی پھر مختلف جگہوں سے تعلیم مکمل کی۔

بیعت : آپ نے حضرت شاہ محمد رضاؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔ اور آپ نے اپنے مرشد پاک سے دینی تعلیم بھی حاصل کی۔ حضرت شاہ محمد رضاؒ بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں اعلیٰ مقام تتبع شریعت، عاشق رسولؐ، مجسمہ خشیت الٰہی، عابد زاہد اور متقی تھے۔

قصور میں آمد : آپ کو مرشد پاک نے حکم دیا تھا کہ قصور میں رہ کر لوگوں کو رُشد و ہدایت کی تبلیغ سے فیض یاب کریں۔ حکم کی تعمیل کی گئی۔ آپ قصور پہنچ کر ارشاد و تلقین میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد آپ لوگوں میں اس قدر مقبول ہو گئے کہ سینکڑوں لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ آپ مستجاب الدعاء اور سیف الزبان

Marfat.com

تھے۔آپ قرآن مجید کے حافظ بھی تھے۔

آپ کے درس میں بہت لوگ جمع ہو جاتے تھے۔اور اس درس میں دو نامور شخصیات سیّد وارث شاہؒ اور سیّد بلّھے شاہؒ بھی شریک رہے۔

آپ کسی وجہ سے حسین خاں افغان حاکم سے ناراض ہو کر لاہور واپس چلے آئے اور آخری وقت تک لاہور میں مقیم رہے۔آپ کا پورا نام حافظ ابوالمعارف محمد عنایت اللہ قادری شطاریؒ تھا۔

آپ لاہور میں زراعت کا کام کرتے تھے۔آپ کا تعلق ارائین برادری سے ہے۔

وفات : آپ کا ۱۱۴۱ھ میں انتقال ہوا۔آپ کا مزار چڑیا گھر کے نزدیک ہے۔ پہلے تو مزار کی حالت اچھی نہ تھی۔لیکن اب جدید عالیشان عمارت تعمیر ہے۔زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد بہت تھی۔مگر حضرت بابا بلھے شاہ قصوری زیادہ مشہور ہوئے۔

اساتذہ کرام : آپ نے مولانا سید ابوالنصر عرف سید محمد الیاسؒ۔مولوی عبدالہادی لاہوریؒ۔اور حضرت علی رضا شاہ فاروقی نبیرہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ اور شیخ محمد سلطان بخاریؒ علم ظاہری و باطنی حاصل کیا (حدیقۃ الاولیاء ص ۶۱)

Marfat.com

(۵)

حضرت بابا بلّھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد عبداللہ شاہ والد ماجد کا نام حضرت سیّد سخی شاہؒ محمد درویشؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت سنہ ۱۱۰۳ھ بمطابق سنہ ۱۶۸۰ء میں اُوچ گیلانیاں میں ہوئی۔ اور آپ کے والد ماجد صفت عالم دین تھے۔ انہیں بعض مجبوریوں کی وجہ سے اُوچ گیلانیاں کو چھوڑنا پڑا۔ وہ اپنے بمعہ اہل وعیّال ساہیوال آئے۔ پھر تلونڈی کا چوہدری انہیں اپنے ساتھ لے گیا۔ جہاں مسجد میں وہ امامت کے فرائض انجام دینے لگے۔ اس وقت حضرت بابا بلّھے شاہؒ بہت چھوٹے تھے۔

تعلیم : آپ کو دینی مدرسہ میں داخل کیا گیا۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ پھر آپ کو مسجد کوٹ قصور کے مدرسے میں داخل ہوئے۔ خواجہ حافظ غلام مرتضےٰ قصوریؒ سے آپ نے تعلیم مکمل کی اور فارغ التحصیل ہوگئے۔ اب آپ کو پیر کامل کی تلاش ہوئی۔

(قصّے اللہ والوں کے ص ۱۳۷)

لاہور : اس زمانے میں حضرت شاہ محمد عنایت قادری شطّاریؒ کی بڑی شہرت تھی اور لاہور میں تشریف فرما تھے آپ لاہور تشریف لائے۔

بیعت : آپ نے حضرت میاں شاہ محمد عنایت قادریؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے مجاہدوں اور ریاضتوں میں مصروف ہوگئے اور جنگلوں میں بھی ریاضت کرتے رہے ہیں اور دریاؤں کے کناروں پر بھی مجاہدے کئے۔ خرقہ خلافت واجازت حاصل کیا۔ کچھ عرصے بعد آپ کے والد ماجد انتقال کر گئے۔ اور دو بہنیں بھی فوت ہوگئیں۔

Marfat.com

صرف ایک بڑی بہن رہ گئی۔ اسی دوران میں آپ کے مرشد پاک نے حکم دیا کہ قصور جاؤ ؟ اور لوگوں کو راہ راست پر لاؤ۔ آپ قصور جانا نہیں چاہتے تھے۔ کیونکہ وہاں قوم پٹھان آباد تھی۔ جو درویشوں کے سخت مخالف تھے۔ مگر بحکم مُرشد جانا پڑا۔ قصور پہنچ کر آپ نے شہر سے باہر ایک تالاب کے کنارے ڈیرا لگالیا۔ یہ تالاب آج کل ریلوے اسٹیشن کے قریب ہے۔ آپ کے دو شاگرد حافظ جمال الدین اور مستانہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔

تھوڑے ہی دنوں میں آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ اور لوگ جوق در جوق آپ کے مرید ہونے لگے۔ ان میں ایک سرمایہ دار پٹھان بیوہ عورت بھی تھی۔ اس نے شہر میں دو پختہ مکان تعمیر کروا کر آپ کو دیئے۔ آپ صرف ایک کمرہ استعمال کرتے باقی جگہ مریدوں کے استعمال میں رہتی شہر کے باہر ایک مربعہ زمین ڈیرے کے لیے مل گئی (فقیر اللہ والوں کے ص ۱۳۹)

سلسلہ طریقت : حضرت بابا بلھے شاہؒ۔ میاں شاہ محمد عنائت قادریؒ۔ شاہ محمد رضا قادریؒ۔ شیخ محمد فاضل لاہوریؒ۔ شیخ الہ داد قادری اکبر آبادیؒ۔ شیخ محمد جلال الدینؒ۔ سید نور زین العابدین چشتیؒ۔ شیخ عبدالغفورؒ۔ شیخ وجیہ الدین گجراتیؒ۔ شاہ محمد غوث گوالیریؒ الخ یہ سلسلہ حضرت بایزید بسطامیؒ سے جا ملتا ہے

آبائی وطن : آپ کا وطن اُوچ گیلانیاں ہے۔ مگر آپ کے اجداد سب سے پہلے ۸۸۷ھ میں مقام حلب (بغداد) سے آکر اُوچ گیلانیاں میں آباد ہوئے۔ وہ حضرت شیخ بندگی محمد غوثؒ تھے۔ ان سے ڈھائی سو سال بخاری بزرگ سیّد جلال الدین سرخ بخاریؒ ملتان آکر حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے اور خرقہ خلافت حاصل کر کے ارشاد کی بنا پر مقام اُوچ آباد ہوئے۔

سماع : آپ کے مرشد پاک کو سماع سے رغبت تھی۔ آپ۔ نے خود گانا سیکھا۔ آپ پنجابی کے عظیم المرتبت شاعر تھے۔ جب آپ گاتے تو لوگوں کو مسحور کر دیتے تھے۔ اور آپ پر

Marfat.com

وجد طاری ہو جاتا تھا۔ اور آپ حاضرین کو رشد و ہدائت کی تبلیغ فرماتے اور اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔

حلیہ مبارک : آپ کا رنگ گورا سرخی مائل، آنکھیں بڑی بڑی اور گول مثل آہو چہرہ مبارک پر جلال۔ صورت نورانی، داڑھی گھنی اور مطابق شریعت۔ سر پر پٹے۔ آپ بہت ہی خوبصورت تھے آپ ایک سچے مسلمان، مذہبی جھگڑوں سے اجتناب، عالم دین، روحانیت میں اکمل تھے۔

لنگر : آپ محتاجوں اور بھوکوں کو کھانا کھلا کر بہت خوش ہوتے تھے۔ آپ کے لنگر کا انتظام بہت عمدہ تھا۔ اور وہاں ہر وقت غریبوں میں کھانا تقسیم ہوتا تھا۔ جو کچھ آپ کو ملتا تھا۔ حاجت مندوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ تنگ دستوں کی مالی امداد فرماتے آپ بہت ہی فیاض تھے قصور کے پٹھان جو درویشوں کے مخالف تھے۔ آپ کے اخلاق سے متاثر ہو کر آپ کے گرویدہ ہو گئے۔

کرامت : آپ کے ایک خادم نے پانچ حج کئے تھے اور چھٹا حج کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ آپ نے اسے حج پر بھیجنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ جب روانگی کا وقت گذر گیا۔ اور آپ نے اس طرف توجہ نہ دی۔ تو وہ غمگین رہنے لگا۔ ایک دن اس کو اداس دیکھ کر حضرت بابا بلھے شاہؒ نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے آپ کو حج کرانے کا وعدہ یاد دلایا۔ آپ نے فرمایا کہ اس میں رنجیدہ ہونے کی کیا وجہ ہے۔ تم اپنی آنکھیں بند کرو۔ اس نے آنکھیں بند کیں تو خود کو بیت اللہ میں پایا۔ اور قصور کے حاجیوں کو دیکھا پھر آپ نے دوبارہ آنکھیں بند کرنے کو کہا۔ اس نے آنکھیں بند کیں۔ تو اس نے اپنے آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر موجود پایا۔ غرض کہ ہر جگہ کی سیر کرائی اور ارکان حج مکمل کروائے جب قصور کے حاجی واپس آئے۔ تو انہوں نے بڑے تعجب سے پوچھا کہ تم اتنی جلدی کس طرح آئے ہو۔ آپ کی کرامات

Marfat.com

بے شمار ہیں۔

آپ قوالی کے بہت شوقین تھے۔ بلکہ آپ کی لکھی ہوئی کافیاں قوال گاتے تھے۔ کبھی کبھار خود بھی گایا کرتے تھے۔ اور لوگوں کو اس قدر سرور حاصل ہوتا کہ دم بخود ہو جاتے تھے اور لوگ منتظر رہتے تھے کہ آپ اپنا کلام کب سنائیں گے۔ حاضرین کو لنگر سے بخوبی کھانا مل جایا کرتا تھا۔ لنگر میں پٹھان بڑھ پڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ کی تاریخ ولادت اور انتقال میں اختلاف ہے مگر آپ کی عمر تقریباً ۱۰۵ سال تھی۔

وفات : آپ کا سنہ ۱۲۱۱ھ بمطابق ۱۷۸۵ء میں شہر قصور میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

آپ کی شادی و اولاد اور خلفاء کا کوئی ذکر نہیں۔

کلام بابا بلھے شاہؒ

؎ پڑھ پڑھ علم لگاویں ڈھیر　　قرآن کتاباں چار چوفیر
گردے چانن وچ انھیر　　باجھوں رہبر خبر نہ سار
علموں بس کریں او یار
ہکو الف ترے درکار

پڑھ پڑھ نفل نماز گذاریں　　اُچیاں بانگاں چانگاں ماریں
منبر چڑھ کے وعظ پکاریں　　تینوں کیتا حرص خوار
علموں بس کریں او یار
ہکو الف ترے درکار

Marfat.com

(۵۲)

شیخ حسین المشہور بہ لال حسین لاہوری رح

نام : آپ کا اسم گرامی حسین والد کا نام عثمان اور دادا کا نام کلجس رائے ہندو تھا۔ جس نے فیروز شاہ تغلق کے وقت اسلام قبول کیا۔ آپ کے والد عثمان دیندار اور متقی پرہیز گار تھے۔ اور جلاہوں (انصاری) کے کام سے روزی حلال پیدا کر کے گذارہ کرتے تھے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۹۴۵ھ میں ہوئی۔ آپ بچپن میں ہی ہونہار تھے۔

تعلیم : آپ نے سات سال کی عمر میں مولانا ابوبکرؒ سے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا تھا ایک روز اچانک شیخ بہلولؒ کا اس مسجد میں گذر ہوا۔ اور حضرت شیخؒ کی نظر فیض اثر حضرت حسینؒ پر ایسی پڑی کہ آپ چھوٹی عمر میں ولی کامل ہو گئے۔ آپ کا طریق ملامتیہ تھا۔

بیعت : آپ نے حضرت شیخ بہلولؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ نے حضرت علی ہجویری لاہوریؒ کے مزار پر کئے چلّے کیے۔ آپ کی کرامات اور خوارق لاتعداد ہیں

مرید : آپ کے مرید ایک لاکھ پچیس ہزار تھے۔ خادم کامل و مکمل آپ کے نو ہزار کس تھے۔

خلفا : ان میں سے سولہ خلفائے نامی گرامی ہوئے۔ جن میں چار تو مخاطب بہ خطاب غریب تھے۔ اور چار کا خطاب دیوان اور چار کا خطاب خاکی اور چار کا خطاب

Marfat.com

بلال تھا۔ چار غریب۔ پہلا شاہ غریب بمقام رتی ٹھٹھہ متصل وزیر آباد مدفون ہیں۔ دوم شاہ غریب لنگری والے ضلع وزیر آباد میں۔ تیسرا شاہ غریب بمقام چیلا پور علاقہ دکن میں مدفون ہے۔ چوتھے شاہ غریب کی قبر آپ کی مرقد کے پاس ہے۔ چار دیوان۔ پہلے دیوان حضرت کے معشوق و محبوب شیخ مادھوؒ۔ دوسرے دیوان گورکھ۔ تیسرے دیوان لاہور میں مدفون ہیں۔ چوتھے دیوان بخشی بیجاپوریؒ دکن میں دفن ہیں۔ چار خاکی۔ پہلا مولا بخش خاکیؒ۔ دوسرا خاکی شاہؒ لاہور میں مدفون ہیں۔ تیسرے خاکی شاہؒ وزیر آباد میں۔ چوتھے حیدر خاکیؒ دکن میں محو خواب ہیں۔ چار بلاول۔ اوّل شاہ رنگ بلال۔ دوم بدھو بلاول۔ سوم شاہ مست بلاول لاہور میں۔ چہارم شاہ بلاول دکن میں مدفون ہیں۔

آپ کے سن وفات میں بہت اختلاف ہے۔ آپ اکثر سرخ پوشاک پہنتے تھے۔ اسی لیے لال حسین مشہور ہوئے۔

وفات: آپ ایک خوش الحان مغنیہ کا نغمہ سُن کر بے خود ہو کر مکان کی چھت سے گرے اور فوت ہو گئے۔ آپ کا مزار محلہ باغبانپورہ میں مرجع خلائق ہے۔ سن وفات ۱۰۱۳ھ۔ ۱۰۷۱ھ۔ ۱۰۷۸ھ۔

ے طالب عشق و عاشق جانباز ماہ عالم حسین نور العین
گفت خوشحال دل بتولیدش سال ترسیل شمع عشق حسین ۹۴۵ھ

(حدیقۃ الاولیاء ص ۴۲)

شیخ مادھو لاہوریؒ: خلفائے شیخ حسین لاہوری سے بہ بزرگ اپنے پیر روشن ضمیر کے محبوب و مطلوب تھے۔ قصبہ شاہدرہ میں ان کے ماں باپ قوم برہمن رہتے تھے۔ حضرت لال حسین ان کے حُسن و جمال پر دل و جان سے عاشق ہو گئے۔ اور بجذب محبت اپنی طرف کھینچا۔ چنانچہ شیخ مادھوؒ بھی بارادت و صادق ان کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ تربیت و تکمیل پاکر ولی کامل ہوئے۔ تمام عمر اپنے پیر و مرشد

Marfat.com

کی خدمت میں حاضر رہ کر وہ فوائد حاصل کیے۔ کہ مشائخ وقت سے ممتاز ہوئے۔ جب شیخ حضرت لال حسینؒ نے وفات پائی ان کے مزار کے مجاور رہے۔

ولادت شیخ مادھوؒ ۹۸۳ھ میں ہوئی اور وفات ۱۰۵۶ھ اپنے پیر مرشد کے احاطہ میں دفن ہوئے۔ شیخ مادھوؒ نے ریاضت کر کے اور اپنے مرشد پاک کو خوش کر کے بلند نام و مقام پیدا کیا۔ جب کوئی ان کے مزار کا نام لیتا ہے تو زبان سے "مادھو لال حسین" نکلتا ہے۔

(۵۳)

حضرت خواجہ رضی الدّین محمدؐ (محمد باقی باللہؒ)

نام : آپ کا اسم مبارک رضی الدین محمد باقی المعروف باقی باللہ۔ خواجہ بیرنگ بھی کہتے ہیں۔ والد ماجد کا نام قاضی عبدالسلام خلجی سمرقندی قریشیؒ۔ کابل کے مشہور عالم باعمل اور صاحب کشف تھے۔ آپ کے نانا کا نسب شیخ عمر یاغستانی تک پہنچتا ہے۔ جو خواجہ عبیداللہ احرارؒ کے نانا تھے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۹۷۱ھ مقام کابل (افغانستان) میں ہوئی۔ نام رضی الدین محمد رکھا گیا۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی نیک خصال کے حامل تھے۔ اور پیشانی مبارک میں نور ولائیت نمایاں تھا۔ آپ مادرزاد ولی ہیں۔

تعلیم : آپ کی عمر پانچ سال ہوئی تو خواجہ سعدؒ کے مکتب میں قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے لگے اور آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اور نماز روزہ کے ضروری مسائل یاد کر لیے۔ دس سال کی عمر میں حضرت مولانا محمد صادق حلوائی جو کابل کے نامور

Marfat.com

مشہور عالم دین تھے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ابتدائی تعلیم حاصل کی اور انہی کے ہمراہ ماوراالنہر تشریف لے گئے۔ اور تیس سال کی عمر میں علم میں کمال حاصل کر کے اہل علم میں شہرت حاصل کر لی۔ آپ بہت ذہین تھے جو پڑھتے ازبر فرما لیتے علم و عرفان کے لیے ماوراالنہر، بلخ، بدخشان اور ہندوستان میں کئی مقامات اور لاہور بھی تشریف لائے

مراقبہ: آپ اکثر وقت مراقبہ میں متوجہ الی اللہ رہتے۔ پہاڑوں، جنگلوں میں پھرتے اور سخت مجاہدے کرتے کرتے آخر ماوراالنہر، بلخ، بدخشان تشریف لے گئے۔ اور آپ کو روحانی فیض براہ راست سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا۔ حضرت خواجہ محمد بہاؤالدین نقشبندؒ اور خواجہ عبیداللہ احرارؒ سے بھی روحانی فیض حاصل ہوتا رہا۔

بیعت: آپ نے خواجہ محمد امکنگیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے تمام حالات بیان کئے۔ اور ان کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ تین روز شبانہ خلوت میں رہے اور آپ کو منزل مقصود تک پہنچا کر خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ آپ کی منزل فنا فی اللہ بھی ہندوستان میں سلسلہ نقشبندیہ کے بانی ہیں۔

سلسلہ طریقت: خواجہ محمد باقی باللہؒ۔ خواجہ محمد امکنگیؒ۔ حضرت مولانا درویش محمد۔ حضرت مولانا محمد زاہد وخشیؒ۔ خواجہ عبیداللہ احرارؒ۔ حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ الخ

سفر دہلی: براستہ لاہور آپ دہلی آئے اور قلعہ فیروز آباد میں مقیم ہو گئے جو اس زمانہ میں دریائے جمنا کے کنارے واقعہ تھا۔ اس قلعہ میں ایک عظیم الشان مسجد تھی۔

۱۰۰۱ھ میں حضرت مجدد الف ثانیؒ حج کے ارادے سے دہلی پہنچے۔ دہلی میں خواجہ باقی باللہؒ سے ملاقات ہوئی۔ اور دستِ بیعت ہوئے۔ آپ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ پر خاص نظر عنایت فرمائی اور روحانی فیض سے مالا مال کر دیا۔ پھر آپ نے اپنے تمام مریدوں کو انہوں کے سپرد کیا۔ بعض نے لکھا ہے کہ خواجہ باقی باللہؒ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ

Marfat.com

سے روحانی فیض حاصل کیا تھا۔

سلسلہ نسب : حضرت خواجہ باقی باللہ بن قاضی عبدالسلام بن قاضی عبداللہ بن قاضی اکبر بن حسین بن محمد بن احمد بن محمود بن عبداللہ بن علی اصغر بن جعفر ذکی بن امام نقی رحمۃ اللہ علیہم۔

وفات : آپ ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ بعد عصر اپنے مکان واقعہ کوٹلہ فیروز شاہ (دہلی) آپ نے بلند آواز سے اسم ذات کے ذکر میں مشغول ہو گئے اور دو تین گھڑی کے بعد عالم قدس میں پہنچ گئے۔ آپ کا مزار قبرستان قدم شریف دہلی میں زیارت گاہ خواص و عام ہے۔ آپ کی وصیت کے مطابق مزار پر گنبد نہیں بنایا گیا۔ صرف جالیوں کی چار دیواری ہے۔ ہر طرف اسم اللہ لکھا ہوا ہے۔

واقعہ : آپ کی ولادت ۹۷۱ھ میں ہوئی۔ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کی ولادت بھی ۹۷۱ھ میں ہوئی۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو اس وقت حضرت مجدد الف ثانیؒ لاہور میں مقیم تھے۔

شادی : آپ کی دو بیویاں تھیں۔ اولاد۔ خواجہ عبید اللہ عرف خواجہ کلاںؒ خواجہ عبداللہ عرف خواجہ خوردؒ اور دو صاحبزادیاں تھیں۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر تھی۔ مگر مشہور خلفاء حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ
۲۔ حضرت مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ
۳۔ شیخ تاجدین سنبھلیؒ
۴۔ خواجہ حسام الدینؒ

(ص ۱۳۲ حضرت مجدد الف ثانیؒ)

Marfat.com

(۵۴)

حضرت مولانا عبدالحق محدّث دہلویؒ

نام : آپ کا اسم گرامی عبدالحق تھا۔ والد ماجد کا نام سیف الدین بن سعداللہ بخاری" ہے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت محرم ۹۵۸ھ دہلی میں "بعہد سلیم شاہ سوری" ہوئی۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی بہت ذہین تھے۔ کھیل کود سے نفرت اور نیک خصال کے مالک تھے۔

تعلیم : آپ نے چھوٹی عمر میں آپنے والد ماجد سے قرآن مجید تین چار مہینہ میں ختم کرلیا۔ اور ایک ماہ میں کتابت اور انشاء کی تعلیم حاصل کی اور بوستان دیوان حافظ کے چند جز پڑھے۔ غرضیکہ آپ پندرہ سولہ سال کی عمر میں مختصر اور مطوّل سے فارغ ہوگئے اور قرآن مجید بھی حفظ کرلیا۔ علم الکلام اور منطق میں پورا عبور حاصل کرنے کے بعد ماوراالنہر سے اکتساب علم کیا۔ علوم ظاہری سے آپ فارغ ہوگئے۔

بیعت : آپ نے پہلی بیعت اپنے والد ماجد سے دوسری شیخ عبدالوہاب مکیؒ تیسری خواجہ محمد باقی باللہؒ سے کرکے خرقہ خلافت، حاصل کیے۔ اور چوتھی بیعت آپ نے بائیس سال کی عمر میں ۹۸۱ھ میں سیّد موسیٰ پاک شہید بن سید حامد حسنیؒ ملتانی کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

سفر حج : آپ نے ۹۹۵ھ میں حج کے لیے روانہ ہوئے۔ مالوہ سے ہوتے ہوئے گجرات پہنچے۔ وہاں معلوم ہوا کہ جہاز کا موسم گذر چکا ہے۔ چنانچہ آپ سال بھر وہیں رہے

Marfat.com

اور مانڈو تشریف لے گئے وہاں سے احمد آباد پہنچے اور شیخ وجیہ الدین علوی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان کی صحبت سے فیض حاصل کیا۔ مرزا نظام الدین بخشی جو آپ کے دیرینہ دوست تھے وہاں ٹھہرے۔ جب حجاز کو جانے کا وقت آیا تو انہوں نے زادراہ پیش کیا۔ اور جہاز کا بندوبست بھی کیا۔ آپ حجاز مقدس پہنچے اور تین سال وہاں قیام کیا۔ مکہ معظمہ میں آپ نے تمام وقت شیخ عبدالوہاب متقیؒ کی خدمت میں گذارا۔ آپ نے ان سے حدیث، وتصوف کی کتابیں پڑھیں اور شیخ عبدالوہابؒ متقیؒ نے آپ کو سلوک و معرفت کی دشوار گذار راہوں سے بھی آشنا کرایا۔ اور حرم شریف میں عبادت و ریاضت اپنی نگرانی میں کرائی۔ حج کی سعادت سے بھی مشرف ہوئے۔ اور شیخ عبدالوہابؒ سے بیعت بھی کی۔

واپسی: آپ کو شیخ عبدالوہاب متقیؒ نے واپس ہندوستان جانے کی ہدایت کی۔ آپ نے واپس وطن آکر خواجہ باقی باللہؒ کی خدمت اقدس میں حاضری دی اور روحانی فیض حاصل کیا۔

وفات: آپ نے ۲۱ ربیع الاوّل ۱۰۵۲ھ بعمر ۹۴ سال دہلی میں "بعہد شاہجہان" انتقال کیا۔ ولادت شیخ الاولیاء (۹۵۸ھ) وفات "فخر العلماء" (۱۰۵۲ھ) سے نکلتی ہے خواجہ بختیار کاکیؒ کے مزار کے قریب دفن ہوئے۔

فتویٰ: دورِ حکومت بادشاہ جہانگیر میں علماء وقت نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے خلاف فتویٰ بغاوت دیا تھا۔ ان میں مولانا شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ بھی شامل تھے اور بعض نے تو قتل کا فتویٰ صادر کر دیا تھا۔ مگر زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے مولانا شیخ عبدالحق محدّثؒ نے بعد میں رجوع کر لیا تھا۔

تصنیف: انہوں نے سو سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ شرح مشکوۃ۔ مدارج النبوۃ وغیرہ

اولاد: مولانا شیخ نورالحقؒ عالم و مصنف تھے۔ مولانا شیخ علی محمدؒ۔ مولانا شیخ محمد ہاشم تینوں علم دین تھے

Marfat.com

(۵۵)

حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی شیخ عبدالاحدؒ اور والد ماجد کا نام زین العابدین تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۹۲۷ھ سرہند (ریاست پٹیالہ) میں ہوئی۔

وجہ تسمیہ سرہند : ہندوستان میں جہاں آج کل سرہند کا شہر آباد ہے۔ یہ کسی زمانہ میں جنگل تھا۔ اور یہاں شیر رہتے تھے۔ جب شہر آباد ہوا تو اس کا نام "شہر ہند" رکھا گیا۔ جو بعد ازاں "سرہند" ہو گیا۔

بنیاد : شہر ہند کی بنیاد فیروز شاہ تغلق نے رکھی۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ جب فیروز شاہ تغلق پنجاب کا خزانہ لے کر دہلی جا رہا تھا تو اس مقام پر پہنچا۔ لشکر میں ایک ولی اللہ بھی تھے۔ انہیں کشف سے معلوم ہوا کہ اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہزار سال بعد ایک ایسی شخصیت پیدا ہو گی۔ جو اپنے کمالات کے باعث وحید الامت ہو گا۔ چنانچہ فیروز شاہ تغلق نے اس کی بنیاد اسی وجہ سے رکھی۔

حضرت امام رفیع الدینؒ نے اپنے دست مبارک سے ۷۶۰ھ میں قلعہ کی بنیاد رکھی اور وہیں فوت ہوئے۔

تعلیم : آپ کو چھوٹی عمر میں ہی تعلیم کا بڑا شوق تھا۔ اور بہت ذہین تھے۔ چنانچہ چھوٹی عمر میں سلسلہ تعلیم شروع کیا۔ ایک عرصہ آپ تعلیم حاصل کرتے رہے۔ پھر آپ گنگوہ پہنچے اور مولانا عبدالقدوس گنگوہیؒ کے حلقہ ارادت میں داخل ہونا چاہا۔ مگر حضرت مولانا عبدالقدس گنگوہیؒ نے فرمایا۔ پہلے تم علم شریعت کو مکمل کرو کیونکہ درویشی علم کے بغیر بے نمک ہے۔

Marfat.com

آپ نے حضرت مولانا ؒ کا بڑھاپا دیکھ کر عرض کیا کہ مجھے ڈر ہے کہ میں تکمیل علم کے بعد واپس آؤں اور آپ کو نہ پاؤں حضرت مولانا ؒ نے فرمایا علم شریعت شناخت کے لیے بے حد ضروری ہے

بیعت : اگر تم مجھ کو نہ پاؤ گے۔ تو میرے بیٹے شیخ رکن الدین ؒ سے بیعت ہو جانا۔ جو ہم سے چاہتے ہو اُن سے طلب کرنا۔ اتفاق ایسا ہی ہوا۔ جب آپ تحصیل علم سے فارغ ہو کر گنگوہ آئے تو حضرت مولانا عبدالقدوس گنگوہی انتقال فرما چکے تھے۔ چنانچہ بحکم ارشاد شیخ کے آپ نے حضرت شیخ رکن الدین ؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور مختلف ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد ۹۷۹ھ میں سلسلہ قادریہ اور چشتیہ میں خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔

سلسلہ نسب : شیخ عبدالاحد سرہندی بن زین العابدین بن عبدالحی بن محمد بن حبیب اللہ بن امام رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہم۔

سلسلہ طریقت : شیخ عبدالاحد سرہندی ؒ شیخ رکن الدین ؒ۔ شیخ مولانا عبدالقدوس گنگوہی ؒ شیخ محمد ؒ۔ شیخ احمد عارف ؒ۔ شیخ احمد عبدالحق ردولی ؒ۔ شیخ کبیر الاولیاء ؒ۔ شیخ شمس الدین ترک پانی پتی ؒ۔ مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر ؒ۔ شیخ فرید الدین گنج شکر ؒ۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہم الخ

وفات : آپ کا ۲۷ جمادی الثانی ۱۰۳۴ھ مقام سرہند بعمر ۸۰ سال انتقال ہوا۔ جانب شمال قبرستان میں کچی قبر ہے۔

غم و حزن کا سال : ۱۰۳۴ھ اور ماہ جمادی الآخر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے غم کا ماہ و سال تھا۔ کیونکہ ۲ جمادی الآخر ۱۰۳۴ھ کو حضرت امام ربانی ؒ کے خسر شیخ سلطان کو پھانسی دی گئی۔ اور ۲۷ جمادی الآخر ۱۰۳۴ھ کو والد ماجد انتقال کر گئے۔ رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ واسعۃ کاملۃ

Marfat.com

(۵۶)

حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ (مجدد الف ثانی)

نام : آپ کا اسم گرامی شیخ احمد فاروقی تھا۔ امام ربانی، مجدّد الف ثانی، محبوب سبحانی، شہباز لامکانی، نائب رسول، معشوق ربّانی، سرسالار ہند، اولیاء کے سالار اعظم آپ کے القاب اور والد ماجد کا نام شیخ عبدالاحدؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال ۹۷۱ھ مطابق ۲۶ جون ۱۵۶۴ء سرہند (بعہد اکبری) میں ہوئی۔

بشارت : آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں۔ کہ میرے فرزند ارجمند شیخ احمدؒ کی ولادت باسعادت کے بعد مجھ پر ایک غشی کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ بہت سے اولیاء امت کے میرے گھر میں تشریف فرما ہیں اور مجھے مبارک باد دے رہے ہیں۔

نیز آپ کے والد ماجد فرماتے ہیں۔ کہ میں نے فرزند کی ولادت کے وقت حالت کشف میں دیکھا کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں اور شیخ احمد نومولود کے کانوں میں اذان و تکبیر کہہ رہے ہیں۔

ارشاد گرامی : آپ فرماتے ہیں کہ جب بھی مجھ پر مصیبت کا وقت آیا تو میں نے خواب میں حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوتا تو آپ مجھے تسلّی دیتے۔ اور وہ مصیبت خود بخود کافور ہو جاتی آپ نے فرمایا کہ میں قلعہ گوالیار میں ایک سال قید میں رہا ہوں۔ مجھے وہاں کوئی تکلیف نہیں ہوئی وہاں میرا وقت رُشد و ہدائت و تبلیغ میں گذر گیا۔ خداوند قدوس نے مجھے تبلیغ حق کا موقعہ عنایت فرمایا تھا۔

بچپن : آپ کو بچپن میں ہی کھیل کود سے نفرت تھی۔ مگر تعلیم کا شوق تھا۔ آپ

Marfat.com

قاعدہ عربی پکڑ کر اپنے والد ماجد سے سبق لیا کرتے تھے۔ اور عجیب وغریب ننھے ننھے ہونٹوں سے باتیں کیا کرتے تھے۔ آپ کے والد ماجد آپ کی باتیں سُن کر حیران رہ جاتے۔ آپ کے والد ماجد صاحب کشف تھے۔ بیٹے کی نیک خصال دیکھ کر دعا فرماتے۔ یاالٰہی اس کو نیکوں میں شمار فرما۔ والدین کی دعاء مستجاب ہوتی ہے۔

تعلیم : ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے والد ماجد سے حاصل کی اور قرآن مجید بھی حفظ کر لیا۔ پھر سیالکوٹ میں حضرت مولانا کمال الدین کشمیریؒ المتوفی ۱۰۱۷ھ سے حاصل کی۔ حدیث وتفسیر حضرت قاضی بہلول بدخشانیؒ سے پڑھی۔ آپ نے سترہ سال کی عمر مبارک میں تمام علوم وفنون سے فارغ ہو گئے۔

واپسی : واپس وطن تشریف لاکر درس وتدریس میں مشغول ہو گئے۔ آپ آگرہ بھی تشریف لے گئے وہاں پر ابوالفضل بن شیخ مبارک پیدائش آگرہ ۹۵۸ھ قتل ۱۰۱۱ھ اور ابوالفیض فیضی بن شیخ مبارک پیدائش آگرہ ۹۵۴ھ وفات ۱۰۰۴ھ دونوں سے ملاقات کی۔ اوران دونوں نے آپ کے تبحر علمی اور بے پایاں قابلیت کا اعتراف کیا۔ تفسیر قرآن مجید انہوں نے بلانقطہ لکھی ہے۔ ایک ایسا مقام آیا کہ پریشان ہو گئے تو آپ نے وہاں عقدہ حل فرمایا۔

بیعت : آپ نے پہلے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کی اور خلافت حاصل کی ان کا سلسلہ چشتیہ سہروردیہ ہے۔ پھر آپ نے حضرت شاہ سکندر کتھیلیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

حلیہ مبارک : قد مبارک متوسط، چہرہ انور پر وجاہت، رنگ گندم گون مائل سفیدی، پیشانی مبارک کشادہ، داڑھی گھنی، آنکھیں بڑی بڑی، صورت اقدس انوار ولائت سے تاباں، حسین وجمیل، بارعب، آواز بھاری اور رعب دار، جو شخص بھی آپ کو دیکھتا تھا بے ساختہ اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے فتبارک اللہ احسن الخالقین ط

Marfat.com

ارشادِ نبوی ؐ : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کو صلّہ کہیں گے (یعنی دو چیزوں کو ملانے والا) یہ حدیث آپ پر پوری ہوتی ہے۔ آپ ہی کے ذریعہ ظاہر و باطن جس کو زمانہ نے الگ الگ سمجھ رکھا تھا۔ ایک جگہ اکٹھے ہوئے (یعنی علم شریعت و علم معرفت)

شادی : آپ کی شادی ایک رئیس شیخ سلطان تھانیسر ؒ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ شیخ سلطان نیک خصال کے حامل زاہد متقی پرہیزگار تھے۔ یہ شادی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی شیخ سلطان تھانیسری ؒ کو خواب میں حکم ہوا تھا۔ کہ اس لڑکی کی شادی حضرت مجدّد الف ثانی امام ربانی ؒ سے کر دی جائے۔ حضرت شیخ سلطان تھانیسری ؒ زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نوازے گئے۔

سفرِ حج : والد ماجد کے انتقال کے بعد آپ حج کے ارادے کے لیے دہلی تشریف لائے۔ وہاں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے کمالات کی شہرت سُن کر حاضر خدمت ہوئے۔ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ ؒ ہندوستان میں سلسلہ نقشبندیہ کے بانی ہیں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ ؒ بڑی شفقت سے پیش آئے اور انہوں نے ٹھہرنے کی فرمائش کی چنانچہ حضرت مجدّد الف ثانی امام ربانی ؒ انہوں کی فرمائش پر ٹھہر گئے۔ راز و نیاز کی گفتگو کی۔

بیعت : آپ پہلے سلسلہ چشتیہ سہروردیہ اور قادریہ میں بیعت کر کے خرقہ خلافت بھی حاصل کر چکے تھے۔ اب آپ نے حضرت خواجہ محمد باقی باللہ ؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ نقشبندیہ کا آغاز کیا۔ اور خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔

ارشاد مرشد پاک : حضرت شیخ محمد باقی باللہ ؒ انہوں نے اپنے ایک مرید کو حضرت امام ربانی ؒ کی آمد تحریر فرمایا تھا۔

کہ شیخ احمد فاروقی ؒ نامی ایک باعمل عالم دین سرہند سے آئے۔ چند دن اس فقیر کے ساتھ اُٹھے بیٹھے عجیب و غریب حالات ان کے دیکھنے میں آئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

Marfat.com

وہ ایک چراغ ہوں گے جس سے سارا عالم روشن ہو جائے گا۔ اور لوگ ان کے فیض سے فیض یاب ہوں گے۔

قیام دہلی : حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اڑھائی ماہ تک دہلی میں قیام فرمایا۔ پہلی ملاقات کے بعد جب دوسری مرتبہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو آپ کو خلعت عطا کی گئی۔ اور خاص خاص اصحاب کو تعلیم باطنی کے لیے حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ نے آپ کے سپرد کر دیا۔ آپ سلسلہ نقشبندیہ کے مبتدی ہیں مگر تعلیم باطنی منتہی طالبان کو دے رہے ہیں تیسری مرتبہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ نے چند قدم چل کر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا استقبال کیا اور بڑی بڑی بشارتیں سنائیں۔ اور بہت کچھ اعزاز و اکرام سے آپ کو نوازا۔ چوتھی مرتبہ جب حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے مرشد پاک حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ سے رخصت ہوئے تو حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ نے فرمایا۔ کہ میں نے ہندوستان آنے سے پہلے استخارہ کیا تھا۔ جس میں مجھے معلوم ہوا کہ ایک شیریں نغمہ خوبصورت طوطا میرے ہاتھ پر آکر بیٹھ گیا ہے۔ میں اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈال رہا ہوں۔ اور وہ اپنی چونچ سے میرے منہ میں شکر ڈال رہا ہے۔ میں نے یہ استخارہ اپنے پیر و مرشد خواجہ محمد امکنگیؒ سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا۔ کہ ہندوستان میں تمہاری تربیت سے کوئی ایسا شخص اٹھے گا جس سے ایک عالم منور ہو گا۔ اور تم کو بھی اس سے حصہ ملے گا۔ اس کا مصداق حضرت مجدد الف ثانیؒ کو پایا۔

منقول ہے کہ خواجہ محمد باقی باللہؒ نے بھی آپ سے فیض حاصل کیا تھا۔ یہ بلند مرتبہ اور کسی ولی اللہ کو نہیں عطا ہوا (واللہ اعلم)

فرمان مرشد پاک : خواجہ محمد باقی باللہؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ شیخ احمد سرہندیؒ ایک آفتاب ہیں۔ اور ہم جیسے ہزاروں ستارے اس کی روشنی میں گم ہو جائیں آسمان، کے نیچے ان کی نظیر نہیں ہے اور ان جیسے اس امت میں چند آدمی گذرے ہیں۔

Marfat.com

پھر انہوں نے فرمایا کہ ہم نے یہاں ایک بہت بڑا چراغ روشن کیا۔ جس کی روشنی آناً فاناً بڑھنے لگی پھر ہمارے جلائے ہوئے چراغ سے بیسوں چراغ جل گئے اس سے مراد حضرت مجدد الف ثانیؒ ہیں۔

سلسلہ نقشبندیہ : حضرت شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی سرہندیؒ۔ حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ۔ حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ۔ حضرت مولانا درویش محمدؒ۔ حضرت مولانا محمد زاہدؒ۔ خواجہ عبید اللہ احرارؒ۔ حضرت مولانا محمد یعقوب چرخیؒ الخ۔

سلسلہ نقشبندیہ چشتیہ۔ قادریہ سہروردیہ چاروں سلسلوں میں بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

سلسلہ نسب : شیخ احمد فاروقی سرہندی بن شیخ عبدالاحد بن زین العابدین بن عبدالحی بن محمد بن حبیب اللہ بن امام رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہم۔

عہد اکبر بادشاہ : مغل بادشاہ جلال الدین اکبر تخت سلطنت پر تھا۔ بے دینی و بدعات اور شرک کا دور دورہ تھا۔ اور بدعات کو بدعت حسنہ کا رنگ دے کر دین اسلام کا جز سمجھا جاتا تھا۔ کفار نے بے خوف و خطر کئی مساجد کو شہید کر کے وہاں مندر بنا لئے گئے۔ اکاوشی کے دن (جو کہ ہندوؤں کا برت کا دن تھا) کے لیے بادشاہ اکبر نے یہ اہتمام کیا تھا۔ کہ اس دن شہروں میں کوئی مسلمان دن کو روٹی نہ پکائے برعکس اس کے ماہ رمضان المبارک میں کھلے بندوں کھانا کھایا اور پکایا جاتا اور فروخت بھی کیا جاتا تھا اور اہل اسلام کی پستی کے سبب کوئی مزاحم نہ ہو سکتا تھا۔ علماء و فقراء کے ہاتھ میں عوام کی اصلاح ہوتی ہے۔ علماء تو آپس کے حسد کا شکار ہو گئے تھے۔ اور جو اس فتنہ سے بچے تھے ان کے پاس اقتدار نہ تھا۔ اور جن نام نہاد فقراء کو خطابات اور نوازشات سے نوازا جاتا تھا۔ ان میں راہ سلوک کے عروج و زوال کی خبر تک کسی کو نہ تھی۔ اور عیش پسندی اور ہوا پرستی کے خاردار صحرا میں بھٹک رہے تھے۔ یہی نہیں بلکہ نااہل اشخاص کو پیر و مرشد اور ولی اللہ اور قطب جیسے جلیل الشان خطابات سے نوازے گئے۔ ان افراض پرستوں نے عوام کے

Marfat.com

خیالات سے شریعت کی پیروی کی اہمیت مٹادی۔ اور سنت نبویؐ کو اجیار مشکل ترین ہو گیا تھا۔ ایسے تاریک دور میں حضرت مجدّد الف ثانیؒ ہی ایک ایسی شخصیت تھی۔ جو اعلائے کلمۃ الحق میں مشغول تھی۔ چنانچہ آپ سرہند سے آگرہ پہنچے ان دنوں اس کا نام اکبر آباد تھا۔ اور اکبر بادشاہ کے مقربین کو بلوا کر ارشاد فرمایا۔

کلمۃ الحق : آپ نے فرمایا کہ جلال الدین اکبر بادشاہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا باغی ہو گیا ہے۔ جاؤ! میری طرف سے اسے کہہ دو۔ کہ اس کی بادشاہی، اس کی طاقت، اس کی فوج سب کچھ ایک دن مٹ جانے والی ہے۔ وہ توبہ کر کے خدا اور اس کے رسول کا تابعدار بنے ورنہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا انتظار۔

ان لوگوں نے جا کر اکبر بادشاہ سے کہا لیکن اکبر بادشاہ جو اپنے نئے دین کے عروج کے خواب دیکھ رہا تھا اس نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پیغام کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور اپنے فتنہ کی کامیابی کے اظہار کے لیے خاص دن مقرر کر کے دربار اکبری سجایا۔ دوسری طرف بارگاہ محمدی بنایا۔ اکبر کا خیال تھا کہ میری بادشاہت اور سلطنت کے مقابلہ میں پرانے اور بوسیدہ مذہب کے پیروکار کہاں باہر نکلیں گے اور اس طریق سے ہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے مقابلہ میں اپنے شیطانی مسلک کو سرفراز کر سکوں گا۔ اور آنے والی نسلیں میرے رعب و دبدبہ کا سکہ مانے گی۔ اسے کیا خبر تھی کہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ ایسا ظاہری اور باطنی کمالات کے جامع اس دنیا کو اپنی آمد سے منوّر کر چکے ہیں۔ چنانچہ اکبر بادشاہ نے اپنے دربار میں ابوالہوس کی چرب زبان کے لیے نہایت پُرتکلف کھانے تیار کروائے۔ تاکہ شکم کے بندوں کا گروہ گدھوں کی طرح اس مردار دنیا کی طلب میں اکٹھا ہو جائے۔ اور ایسا ہی ہوا کہ اکبر بادشاہ اور اس کے حاشیہ نشین، خوشامدی، چاپلوسی لوگ جن کے نفس نے انہیں شرعی احکام کی تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے دین سے باغی ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس دربار میں اکٹھے ہو گئے۔ دوسری طرف دربار محمدی لگایا گیا۔ جو ان تمام تکلفات سے بری تھا۔ لیکن حضرت مجدّد

Marfat.com

الف ثانیؒ کی غیرت اسلامی یہ کب گوارا کر سکتی تھی۔ کہ شہنشاہ اکبر آقائے دوجہاں حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تذلیل کرے۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے چند غریب ہم خیال دوستوں کے ساتھ اس کے دربار میں جلوہ افروز ہوئے تھوڑی دیر گذری کہ ہوا کا ایک شدید طوفان آیا۔ اور اکبری دربار تہ و بالا ہو گیا۔ خیموں کی چوبیں اس زور سے اکھڑیں کہ ہزار حفاظتوں کے باوجود اکبر بھی ان کی زد سے نہ بچ سکا اور زخمی ہو گیا۔ لیکن حضرت مجدد الف ثانیؒ کی قیام گاہ بالکل محفوظ رہی اور ذرہ بھر بھی نقصان نہ ہوا۔

نورالدین جہانگیر: اکبر بادشاہ ۱۰۱۴ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا لاڈلا بیٹا نورالدین جہانگیر تخت کا وارث ہوا۔ اتفاق سے جہانگیر کی بیوی نورجہاں شیعہ مذہب رکھتی تھی۔ مگر وہ بہت ہی خوبصورت تھی۔ اس وجہ سے جہانگیر نورجہاں کے حسن کا متوالا ہو گیا تھا۔ اور امور سلطنت قریباً قریباً ملکہ نورجہاں ہی کے سپرد کر دیئے تھے۔ نورالدین جہانگیر بادشاہ اکثر کہا کرتا تھا۔ میں نے سلطنت نورجہاں کو بخش دی۔ ایک سیر شراب اور آدھ سیر گوشت کے سوا مجھے کچھ نہیں چاہیے۔

سلسلہ تبلیغ: حضرت مجدد الف ثانی امام ربانیؒ احیائے سنت نبویؐ کے لیے ہمہ وقت کوشاں تھے۔ اور آپ نے تبلیغ حق کا کام نہایت وسیع پیمانہ پر شروع کر دیا تھا۔ مگر حاسد لوگ آپ سے جلنے لگے۔ اور آپ کے خلاف غلط شہرت پھیلانی شروع کر دی۔ آپ کے مکتوبات میں طرح طرح کی بے بنیاد اور غلط عبارتیں شامل کر کے وقت کے علماء کو آپ کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ اور بادشاہ جہانگیر کے کان بھی آپ کے خلاف بھر دیئے۔

سب سے پہلے ملکہ نورجہاں کا شیعہ ہونا اس بات کا مقتضی تھا۔ کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کا مسلک کہیں جہانگیر اختیار نہ کرے۔ اور اس میں ایک سیاسی پہلو یہ بھی تھا کہ نورجہاں اپنے داماد کو تخت و تاج کا وارث بنانے میں کوشاں تھی اور حضرت مجدد الف ثانیؒ

Marfat.com

کی روافض کے رد میں بے باکانہ جرأت بلکہ نور جہاں کو سیخ پا کر رہی تھی۔ اور حضرت امام ربانیؒ اور آپ کے ساتھی نور جہاں کی نگاہ میں معتوب و مقہور ہو چکے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ رقص و سرود کی محفلوں کے شیدائیوں کے لیے طریقہ نقشبندیہ جس میں اتباع سنت کی تاکید تھی۔ بڑا فروختہ کر دیا تھا۔ مکتوبات کی دو جلدیں اس وقت مرتب ہو چکی تھیں۔

تحریف : چنانچہ ایک شخص حسن خاں نامی کابل کا رہنے والا تھا حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ چند دن بعد آپ کے ایک متوصل سے اس کی آزردگی ہو گئی۔ حلقہ ارادت میں آئے کو ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے تھے۔ کہ طبیعت کی کجی اور نفس کی شرارت میں مبتلا ہو کر اس نے ناراضگی کا بدلہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ سے لینے کی ٹھان لی۔ چنانچہ اس نے مکتوبات میں تحریف کر کے کفریہ اور زندیقانہ عبارتوں کے اضافہ کے ساتھ بیس نقلیں مرتب کیں۔ ہندوستان اور افغانستان کے مشہور علماء و مشائخ کے پاس وہ نقلیں بھیج کر ان سے فتوے طلب کئے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محفوظ رکھے آمین۔ یہ ایک زبردست فتنہ تھا۔ کہ ہندوستان کے جلیل القدر اور صاحب علم و فضل حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ بھی اس فتنہ میں مبتلا ہو گئے۔ اور انہوں نے حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی تردید میں چند رسالے اور مضامین لکھ ڈالے اور آپ کے خلاف فتویٰ بغاوت بھی دیا تھا۔

طلبی شاہی دربار : حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی مخالفت میں اچھا خاصا محاذ بن گیا۔ نورالدین جہانگیر نے آپ کو دربار میں طلب کیا۔ آپ تشریف لے گئے چند سوالات و جوابات کے بعد جہانگیر کی تسلی کر دی۔ حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی مخالفت میں ذاتی اقتدار حسد، اور غلط فہمیاں تینوں اپنی اپنی جگہ کام کر رہی تھیں جس کے نتیجہ کے طور پر حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کو دربار میں طلب کیا گیا تھا۔ مگر دشمنوں اور حاسدوں کی چال کارگر نہ ہوئی۔ مخالفین نے جب یہ دیکھا کہ ہمارا کیا کرایا سب بیکار ہو گیا اور جہانگیر حضرت

Marfat.com

امام ربانیؒ کی طرف سے مطمئن ہو گیا ہے۔ تو انہوں نے جہانگیر کو حضرت امام ربانیؒ کے خلاف سیاسی رنگ میں بھڑکانا شروع کیا اور جہانگیر کو خائف کیا کہ احمد سرہندیؒ حکومت کا باغی ہے بہت سرکش اور خطرناک آدمی ہے۔ دربار میں سجدہ کا رواج جو بادشاہ اکبر کے وقت سے آرہا ہے۔ اس کے خلاف فتویٰ بھی دے چکا ہے اور اس کے پاس ایک لاکھ زرہ پوش سوار موجود ہیں یہ کسی نہ کسی وقت بغاوت کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ جھوٹوں اور حاسدوں سے محفوظ رکھے (آمین)

ایک عظیم سازش : جہانگیر کے لیے یہ سیاسی خطرہ مذہبی خطرہ سے بھی زیادہ تشویس ناک تھا۔ مکتوب کی تحریف شدہ عبارتیں اور حضرت مولانا عبدالحق محدّث دہلویؒ کے تردیدی مضامین بھی حاسدوں نے جہانگیر کی نظروں سے گذارے ہوئے تھے۔ جہانگیر نے امراء و ارکین کو جمع کیا اور حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے متعلق مشورہ کیا مختلف راؤں کے بعد جہانگیر نے اپنے وزیر آصف جاہ (جو کہ شیعہ تھا) کی رائے پر اتفاق کیا۔

کہ جو امراء حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کے حلقہ بیعت میں آچکے ہیں۔ انہیں دُور دُور علاقوں پر تنخواہوں میں اضافہ کر کے تبدیل کر دیا جائے۔ اور اس کے بعد جو کارروائی کی جائے گی بہتر رہے گی۔ چنانچہ خانخاناں کو ملک دکن پر۔ سیّد صدر جہاں کو مشرقی ممالک پر۔ خاں جہاں لودھی کو مالوہ پر۔ اور مہابت خاں کو کابل پر تعینات کیا گیا۔ اس کے علاوہ اور بھی اُمراء اسی طرح الگ الگ علاقوں کی گورنری پر مقرر کر کے روانگی کا حکم دے دیا۔

دوسری بار طلبی دربار : حضرت مجدّد الف ثانیؒ کو دوسری مرتبہ جہانگیر نے دربار میں طلب کیا۔ اور آداب شاہانہ یعنی سجدہ کا مطالبہ کیا۔ مگر خدائے ذوالجلال کی بارگاہ میں جھکنے والا سر مبارک دنیاوی بادشاہوں کے دربار میں کب جھک سکتا ہے۔ حضرت مجدّد الف ثانیؒ امام ربانیؒ نے اس غیر شرعی تعظیم سے سختی سے انکار کر دیا اور

Marfat.com

ارشاد فرمایا کہ سوائے خدائے ذوالجلال کے کسی کو سجدہ جائز نہیں اور اے جہانگیر کیا یہ کھلی ہوئی حماقت نہیں کہ میں اپنے ہی جیسے ایک بے بس اور مجبور انسان کو سجدہ کروں۔ جہانگیر یہ الفاظ سُن کر غیظ و غضب سے بھر گیا۔ وہ کبھی یہ باور ہی نہیں کر سکتا تھا۔ کہ میرے پُرہیبت دربار میں کسی کو جرأت ہو سکے گی کہ میرے حکم کی خلاف ورزی کرے۔ اور اتنی بے باکی اور بے خوفی سے گفتگو کرے۔ اور حقیقت بھی تھی۔ کہ آج تک سچی بات کہنے والا اس کے ہاں کون آیا تھا۔ جو لوگ اس وقت اسلام کے پاسبان اور نگہبان ہونے کے مدعی تھے۔ وہ صرف بادشاہ جہانگیر کی خوشی کے خواہاں تھے۔ انہیں احکم الحاکمین کی رضا سے کیا واسطہ تھا۔ لیکن رب العلمین کی زمین پر ستاران توحید اور شمع نبوت کے پروانوں سے کبھی خالی نہیں ہوئی اور پھر حضرت مجدّد الف ثانیؒ امام ربانیؒ جیسا عظیم برکت والا انسان جو محبوبیت کے گہوارے میں پلا ہو۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کا صحیح مصداق ہوا اور جہانگیر جیسے بے پرواہ بادشاہوں کو راہ پر لگانے کے لیے پروردگار دو عالم نے جسے قبولیت کی خلعت سے نوازا ہو۔ دنیاوی جاہ و جلال، رعب و داب سے کیسے مرعوب ہو سکتا ہے۔

دشمنوں کی خوشی : دشمنوں نے اپنی چال کامیاب ہوتے دیکھ کر بغلیں بجانے لگے۔ اور اسی تاک میں تھے کہ اگر امام ربانیؒ سجدہ تعظیمی سے انکار کریں گے تو بادشاہ کے معتوب ہوں گے اور اگر سجدہ کر گئے تو مریدوں کی نظروں سے گر جائیں گے۔ اور عوام المسلمین بھی انہیں ساقط الاعتبار سمجھیں گے۔

آپ کے خلاف فتویٰ : وقت کے علماء نے ان امراء کی پاس کی خاطر حضرت مجدد الف ثانیؒ کے قتل کا فتویٰ دے دیا۔ جن میں مولانا عبدالحق محدّث دہلوی بھی شامل تھے۔ لیکن بعد میں اپنے کئے پر پچھتائے۔ اور حضرت امام ربانیؒ کے کمالات کے معترف ہو گئے۔ قدرت کاملہ نے اس عظیم المرتبت جامع کمالات ہستی کو ایک جہان کی ہدائت

Marfat.com

ارشد کا ذریعہ بنا یا تھا۔ بادشاہ جہانگیر نے بھی موت کا حکم تو دے دیا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد مقلب القلوب نے اس کے دل کو اس حکم سے لوٹنے کی توفیق دی اور کچھ سوچ کے بعد حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی کو جیل بھیج دینے پر اکتفا کی۔

حضرت مجدّد الف ثانی سے عقیدت : اکثر امرار سلطنت کو آپ سے عقیدت تھی اور دل میں بے حد محبت رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ شہزادہ خرم (شاہجہان) آپ سے خاصی عقیدت رکھتا تھا۔ اس نے اپنے خاص معتمد افضل خاں اور خواجہ عبدالرحمٰن کو آپ کے پاس بھیجا! اگر جناب بادشاہ سے ملاقات کے وقت سجدہ کرلیں تو میں ذمہ لیتا ہوں۔ کہ آپ کو کوئی گزند نہ پہنچ سکے گا۔ آپ نے فرمایا کہ جان بچانے کے لیے یہ بھی جائز ہے۔ مگر حزیمت اس میں یہ ہے کہ غیر اللہ کو سجدہ نہ کیا جائے ؎

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے — جس کے نفس گرم سے ہے گرمیِ احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملت کے نگہبان — اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

اقبالؒ

جہانگیر کا حکم : جہانگیر نے آپ کو قید و بند کی صعوبتوں میں ڈالنے کے حکم کے علاوہ آپ کے دولت کدہ کو لوٹنے کا حکم دیا۔ مگر صبر و رضا کے پیکر نے اُف تک بھی زبان سے نہ نکالا پروردگار حقیقی پر کامل ایمان رکھنے والے پیکر اخوت اور اخلاق محمدیؐ کی زندہ تصویر نے تکلیف دینے کے حق میں بد دعا تک نہ کی۔

آپ کا ارشاد : آپ نے قید خانے سے پہلے اپنے دوستوں سے فرمایا تھا کہ عنقریب ہم پر ایک مصیبت نازل ہوگی۔ جو ہمارے لیے مقامات ولائت کی ترقی کا باعث ہوگی۔ کیونکہ امتحان کی سخت منزلوں سے گذر کر ہی ترقی کا حصول ہوتا ہے۔

آپ نے حدیث بیان فرمائی :

اِتَّقُوْا مِنْ فِرَاسَتِ الْمُؤْمِنِ — مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ

Marfat.com

فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ ۔ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے ۔

قید : آپ کو ریاست گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا گیا۔ یہ قید خانہ ان لوگوں کے لیے مخصوص تھا۔ جن کو حکومت باغی قرار دے ۔ جب آپ اس قید خانہ پہنچے۔ تو آپ نے وہاں کئی ہزار اشخاص کو وہاں پایا۔ جن میں ہزار ہا غیر مسلم تھے۔ جیل خانہ میں آپ کی آمد سے حالات کچھ اور ہو گئے ۔ وہ قیدی آپ کو دیکھ کر آپ سے مانوس ہونا شروع ہو گئے۔ آپ نے وہاں رُشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ غیر مسلم اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے اور مسلم باغیوں نے حسب طاقت ظاہری و باطنی کمالات کے خزائن سے جھولیاں بھر کر آپ نے سینوں کو نورِ ایمان سے مالا مال کیا۔ جیل خانہ میں کوئی قیدی ایسا نہ رہا جس نے آپ کے دست سخا سے علم ظاہری و باطنی سے محروم رہا ہو۔ وہ قیدی جو قید خانہ کو اپنے لیے ایک لعنت کا طوق سمجھتے تھے۔ آپ کی موجودگی میں وہی جگہ جنت ارضی سے تعبیر کرنے لگے۔ تمام قیدی حضرت مجدّد الف ثانی امام ربانیؒ کی تبلیغ سے بہت متاثر ہوئے۔ اور تمام نمازی بن گئے۔ حضرت امام ربانیؒ امام ہیں اور وہ تمام قیدی مقتدی ہیں۔ آپ نے قید خانے کی کایا پلٹ دی اور تانبے کو کندن بنا دیا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

مقام : مجدّد کا مقام بہت بلند ہوتا ہے۔ نائب رسول ہوتا ہے دین الٰہی کو از سر نو اس کی بنیادوں پر تعمیر کرتا ہے جو بدعتیں علماء وقت نے دین میں شامل کی ہوتی ہیں۔ ان کی بیخ کنی کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وہ محبوب ہوتا ہے۔ اس لیے وہ لوگوں میں بے حد مقبول ہوتا ہے۔ اللہ کے محبوب بے خوب و خطر ہوتے ہیں۔ مگر ابن الوقت علماء ہر زمانہ میں ان کی مخالفت ضرور کرتے رہے ہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ حضرت امام شافعیؒ۔ حضرت امام مالکؒ۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ حضرت امام بخاریؒ دور بنو امیہ و دور حکومت بنو عباس میں روحانی اماموں کو اور خواجہ شہاب الدین سہروردیؒ حضرت

Marfat.com

شمس الدین تبریزی سبزواری ؒ۔ سیّد منصور حلاّج ؒ کسی کو شہید کروایا گیا۔ کسی کو قید و بند کی صعوبتیں اٹھانی پڑیں۔ کسی کو زہر دے کر شہید کروایا۔ یا پھر وقت کے بادشاہوں کو فتویٰ دے کر قتل کروایا گیا۔ اور بعد میں یہ حضرات اپنے کئے پر نادم ہوتے رہے ہیں راقم کی دلی دعا ہے کہ یا الٰہی ان حضرات کو بھی چشم بصیرت عطا فرما۔ آمین۔

ارشاد گرامی حضرت مجدّد الف ثانی ؒ۔ یہ فقیر حق سبحانہٗ وتعالیٰ سے نہایت عاجزی اور زاری کے ساتھ دعا کرتا ہے۔ کہ دین میں جو نئی باتیں پیدا کی گئی ہیں اور جو بدعتیں ایجاد کی گئی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے زمانہ میں موجود نہ تھیں۔ اگرچہ وہ روشنی میں سفیدی صبح کی طرح ہوں۔ پھر بھی اس ناتواں کو ان سے محفوظ رکھے۔ اور ان میں بتلا نہ کرے۔

کہتے ہیں کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں حسنہ وسیئہ ۔۔۔۔ یہ فقیر ان بدعات میں سے کسی بدعت میں بھی حسن و لوانیت نہیں دیکھتا اور بجز ظلمت و کدورت کے ان میں کچھ نہیں محسوس کرتا۔۔۔۔۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ہمارے دین میں ایسی بات ایجاد کرے جو اس میں نہیں ہے تو وہ چیز مردود ہے۔ پس جو شے مردود ہو گئی اس میں حسن کیسا۔ نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ تم بچو نو ایجاد باتوں سے کیونکہ ہر نو ایجاد بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی۔ پس جب ہر نو ایجاد بدعت ہوئی۔ اور ہر بدعت گمراہی پھر بدعت میں حسن کے کیا معنی (مکتوب نمبر ۱۸۶ دفتر اوّل)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کے نور کو بدعت کی اندھیریوں نے چھپا دیا ہے۔ اور ملت مصطفویؐ کی رونق کو ان نو ایجاد باتوں کی کدورتوں نے برباد کر دیا ہے۔ کتنے تعجب کی بات ہے کہ ایک جماعت ان بدعات کو مستحسن جانتی ہے۔ اور ان کو نیکیاں سمجھتی ہے اور ان کے ذریعہ سے دین و ملّت کی تکمیل کرنا چاہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دے۔ یہ لوگ نہیں جانتے کہ دین ان

Marfat.com

بدعات سے پہلے کامل مکمل ہو چکا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ — آج ہم نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا

وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ — اور تم پر اپنی یہ نعمت پوری کر دی اور

رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً — تمہارے لیے دین اسلام پسند کیا۔

پس دین کا کمال ان بدعات میں سمجھنا درحقیقت اس آیت کریمہ کے مضمون سے انکار کرنا ہے (مکتوب نمبر ۳۶۱ دفتر اوّل ص ۳۰۳)

ہر زمانے میں عموماً اور غربت اسلام کے اس دور میں خصوصاً دین کا بقاء و قیام سنتوں کی ترویج اور بدعتوں کی تخریب سے وابستہ ہے۔ بعض اگلوں نے بدعات میں کوئی حسن دیکھا ہوگا۔ کہ اس کے بعض افراد کو انہوں نے مستحسن قرار دیا۔ اس فقیر کو ان سے اس مسئلے میں اتفاق نہیں ہیں کسی فرد بدعت کو حسنہ نہیں سمجھتا اور سوائے ظلمت و کدورت کے مجھے ان میں کچھ نہیں محسوس ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ہر بدعت گمراہی ہے فقیر کے نزدیک اسلام کی اس غربت کے زمانہ میں سلامتی سنت سے اور خرابی و بربادی بدعت سے وابستہ ہے۔ خواہ کوئی بدعت ہو۔ بدعت اس فقیر کو کدال کی صورت میں نظر آتی ہے جو کہ اسلام کی بنیاد کو ڈھا رہی ہے۔ اور سنت ایک درخشاں ستارے کی رنگ میں دکھائی دیتی ہے۔ جو گمراہی کی شب تاریک میں رہنمائی کرتا ہے۔ حق سبحانہ، تعالیٰ علماء وقت کو توفیق دے کہ کسی بدعت کے حسنہ ہونے کے متعلق زبان، نہ کھولیں اور کسی بدعت کے کرنے کا فتویٰ نہ دیں۔ اگرچہ وہ بدعت ان کی نظر میں فلق صبح، کی طرح روشن ہو۔ کیونکہ شیطانی مکر ہا سوائے سنت میں بڑا تسلط ہے۔۔۔۔۔۔ اس وقت سارا عالم کثرت بدعات کی وجہ سے تاریکیوں کے ایک سمندر کی طرح نظر آتا ہے اور نور سنت اپنی غربت اور قلت کے باوجود اس دریائے ظلمت میں رات میں چمکنے والے جگنو کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ پھر بدعات کے عمل کی وجہ سے اس اندھیری میں اضافہ اور روسی میں ہی ہوتی ہے۔

Marfat.com

اور اس کے برعکس سنتوں سے اس ظلمت میں کمی اور نورانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
اب جس کا جی چاہے وہ بدعت کی تاریکیوں کو بڑھائے اور جس کی سمجھ میں آئے وہ انوار سنت میں اضافہ کرے۔ جس کا جی چاہے شیطان کے لشکر کو بڑھائے اور جو چاہے خدا کی فوج کو ترقی دے۔ مگر معلوم ہونا چاہیے کہ شیطانی لشکر والے ٹوٹے میں ہیں۔ اور خدائی جماعت میں کامیاب ہونے والی ہے (مکتوب نمبر ۲۳ دفتر دوم ص ۳۹)

آپ کے عاشق : چنانچہ حضرت امام ربانیؒ کی قید کی خبر سُن کر آپ کے عاشق خان خاناں، خاں اعظم۔ سید صدر جہاں، اسلام خاں۔ مہابت مرتضیٰ خاں۔ تربت خاں، خاں جہاں لودہی، سکندر خاں، حیات خاں۔ دریا خاں اور جو سلطنت جہانگیر کے مختار دکن تھے سخت بے چین ہو گئے اور بغاوت پر تیار ہو گئے۔ آپس میں خط و کتابت کی اور سب نے متفق ہو کر مہابت خاں کو جو کہ کابل کے گورنری پر متعین تھا اپنا سردار تسلیم کر لیا۔ اور اسے فوج اور خزانے سے مدد دی۔ مہابت خاں نے بادشاہ نورالدین جہانگیر پر فوج کشی کا حکم دیا۔ خطبہ اور سکہ سے بادشاہ کا نام نکال دیا۔ نورالدین جہانگیر بھی اپنا لاؤ لشکر لے کر مہابت خاں کے مقابلہ کو کابل کی طرف روانہ ہو گیا۔

جہانگیر کے کابل کی طرف جانے کے بعد باقی امراء بادشاہ کے باغی ہو گئے۔ انہوں نے بھی انحراف کر کے ملک پر قبضہ کر لیا اور شاہی طرفداروں کو جو کہ ملکہ نورجہاں کے معتمد تھے برطرف کر دیا۔ اب معاملہ صاف تھا۔ بادشاہ کے باغی امراء نے حضرت امام ربانیؒ سے استدعا کی کہ شاہی مسند کو رونق بخشی جائے۔ اور ساتھ ہی اپنے سرانجام دیئے ہوئے کام کی تفصیل آپ تک پہنچائی۔ مگر حضرت مجدد الف ثانیؒ نے ان تمام امراء کے نام خط تحریر فرمائے کہ مجھے سلطنت کی ہوس نہیں۔ میں تمہارے اس فتنہ و فساد کو پسند نہیں کرتا اور جس کام کے لیے میں نے جو قید کی تکلیف اٹھائی ہے جب وہ پورا ہو جائے گا۔ میں خود بخود تمہاری کوشش کے بغیر ہی قید سے رہا ہو جاؤں گا۔ یہ فساد میرے کام میں

Marfat.com

رکاوٹ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تم بغاوت سے باز آجاؤ۔ اور اپنے بادشاہ کی فوراً اطاعت کرو۔
میں انشاء اللہ العزیز جلد ہی قید سے آزاد ہو جاؤں گا (کورس ختم ہونے والا ہے)

جہانگیر کے خلاف مقابلہ : ادھر مہابت خاں بادشاہ جہانگیر کے مقابلہ پر تھا۔ مقابلہ دریائے جہلم کے نزدیک ہوا۔ اسی اثنا میں جہانگیر محصور ہو گیا۔ آصف جاہ وزیر بھی گرفتار ہو گیا۔ اور اس کی اچھی خاصی درگت کی گئی۔ تمام شرارتوں کی جڑ یہی وزیر تھا۔ اور اس کے پڑھائے ہوئے سبق ملکہ نور جہاں کی معرفت جہانگیر کی اصلاح میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے۔

گرفتاری جہانگیر : جہانگیر اور آصف جاہ کی گرفتاری کی خبر ملکہ نور جہاں کو ملی۔ تو وہ بھی امداد کے لیے پہنچی۔ مہابت خاں نے اسے بھی قید کر لیا اور وہ چاہتا تھا کہ ان تینوں کو حضرت مجدد الف ثانی امام ربانیؒ کے قید کرنے کا مزہ چکھائے یا بحالت قید تینوں کو حضرت امام ربانیؒ کے پیش کرے۔ عین اسی وقت آپ کا مکتوب ملا۔ جو آپ نے امراء کو لکھے تھے۔ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ۔

مکتوب : مہابت خاں حضرت مجدد الف ثانی امام ربانیؒ کا حکم پڑھ کر جہانگیر کے پاس آیا اور کہا کہ میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے حکم سے تم کو رہا کرتا ہوں۔ اور نورالدین جہانگیر بادشاہ کو تخت پر بٹھا کر سوائے سجدہ کے تمام شاہی آداب بجالایا۔

فوج کے اعلیٰ حکام : بڑے بڑے آفیسران فوج۔ اعلیٰ حکام اور عہدیداران حضرت امام ربانیؒ کے متوصلین میں شامل تھے۔ جن میں شیخ فرید۔ مہابت خاں۔ اسلام خاں۔ سکندر خاں۔ حکیم فتح اللہ خاں۔ شیخ عبدالوہاب۔ سید احمد۔ سید محمود اختر۔ خضر خان لودھی مرزا بدیع الزماں۔ جیاری خاں۔ خاں جہاں۔ قلیچ خان وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ باصفا مرید تھے۔ مرید ہونے کا انہوں نے حق ادا کیا۔

Marfat.com

باصفا اور اکمل مرید وہ ہی ہو سکتا ہے جو اپنے مرشد پاک پر اپنی قیمتی جان و مال نچھاور کر دے۔ انبیاء کرام علیہ الصلوۃ والسلام کے مریدوں کو اصحاب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنا مال و جان نچھاور کر کے صدیق رضؓ فاروق رضؓ غنی رضؓ مولا رضؓ سید الشہداءؓ سیف اللہ کے خطابوں سے نوازے گئے۔ فرمان الٰہی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ.....

اصلاح : اصلاح کا کام جب ایک منظم طور پر ہو رہا ہو تو یقیناً تخت نشین خائف ہوتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ امام ربانی کا طریق اصلاح اس طور سے بے غرض اور ریا سے پاک تھا کہ بادشاہ جہانگیر اپنے جاسوسوں کی رپوٹوں کے کوئی ایسی چیز پکڑ نہ سکا۔ جس میں سوائے خدا کا نام بلند کرنے اور شریعت محمدیؐ کے اجراء زہد و تقویٰ اور کفر و سرکش سے بیزاری کے اور کچھ نہ مل سکا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ چیز تھی کہ جن متوصلین نے جوش محبت میں آکر بادشاہ سے بغاوت کی تھی۔ انہیں کو آپ نے اس کام سے روکا۔ اور وہ بدستور بادشاہ کو بادشاہ کی حیثیت سے دیکھنے لگے۔ اس سے بڑھکر اخلاص کا امتحان جہانگیر کو کیا چاہیے تھا۔

رہائی : نورالدین جہانگیر کی طبیعت کچھ پلٹی اور حضرت امام ربانیؒ کے متعلق تمام سیاسی شکوک رفع ہو گئے اور آپ کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے (مختلف واقعات منقول ہیں جو کہ بہت طویل بھی ہیں)۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ ایک سال قلعہ گوالیار میں قید رہے۔ ماہ ربیع الثانی ۱۰۲۸ھ کو آپ کو قید کیا گیا۔ اور ماہ ربیع الثانی ۱۰۲۹ھ کو رہا کیا گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی سنت ادا ہوئی۔

خواب : نورالدین جہانگیر نے خواب دیکھی۔ خواب کیا تھی قسمت جاگ اٹھی دیکھا کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور تاسف اپنی انگلی دانتوں میں دبائے ہوئے فرما رہے ہیں کہ "جہانگیر" تو نے کتنے بڑے شخص کو قید کر دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت مجدد الف ثانیؒ بڑی عزت اور احترام سے رہا کیے گئے۔ اور بادشاہ نے آپ کی ملاقات کا

Marfat.com

اشتیاق ظاہر کر کے تشریف لانے کی دعوت دی۔ آپ نے چند شرطیں حاضر ہونے کے لیے پیش کیں۔ جن کو جہانگیر نے بخوشی منظور کیا۔

شرائط : سجدہ تعظیمی بالکل موقوف کیا جائے۔ گاؤکشی میں آزادی ہو۔ بادشاہ وقت اور ارکان حکومت اپنے اپنے ہاتھ سے گائے ذبح کر کے کھائیں۔ ملک میں جو مساجد شہید کی گئی ہیں دوبارہ تعمیر کرائیں۔ دربار عام کے قریب ایک خوشنما مسجد تعمیر ہو تیاری کے بعد اس مسجد میں جہانگیر و امرا رسمیت حضرت مجدد الف ثانی امام ربانیؒ کی امامت میں نماز ادا ہوئی۔ ہر شہر و قصبہ میں دینی تعلیم کے لیے مدرسے قائم کیے گئے۔

قوانین منسوخ : جس قدر قوانین خلاف شرع جاری تھے۔ سب یک قلم منسوخ کیے گئے۔ تمام بدعات و رسومات جاہلیت جن کو ابن الوقت علمار اسلام کا نام دیتے تھے مٹا دی گئیں۔ یہ سب کچھ ابن الوقت علمار کے سامنے ہوا۔

آگرہ میں آمد : حضرت مجدد الف ثانیؒ تین دن سرہند میں قیام فرما کر آپ شاہی لشکر کے ہمراہ آگرہ میں تشریف لائے ولی عہد شہزادہ خرم اور وزیر اعظم نے آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ کو شاہی مہمان خانہ میں نہایت احترام کے ساتھ ٹھہرایا گیا۔ نورالدین جہانگیر بادشاہ نے آپ کی پیش کردہ شرطوں کو پورا کیا۔

شرمندگی : جہانگیر گذشتہ گستاخیوں کی بابت بہت شرمندہ تھا۔ اور ابن الوقت علماء کے فتووں اور غلط بیانات جب اس کے ذہن میں آتے تو اور بھی پریشان و شرمندہ ہو جاتا اور بار بار استغفار پڑھتا۔ ہر روز اپنے خاتمہ بالخیر اور مغفرت کے لیے حضرت مجدد الف ثانی امام ربانیؒ سے التجا کرتا۔ اور اپنی سابقہ غلطیوں کی معافی مانگتا اللہ کے مومن بندے بھی رحیم ہوتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ رحیم بن کر ارشاد فرمایا کہ اے جہانگیر! بے فکر رہو میں اس وقت بہشت میں داخل ہوں گا۔ جب تم کو اپنے ساتھ لے لوں گا۔

Marfat.com

توبہ : نورالدین جہانگیر نے آپ کے روبرو شراب، وکباب اور تمام دوسرے بُرے کاموں سے توبہ کی اور بے تعلقی اختیار کی کہ باید و شاید ـــــ یہ بھی منقول ہے کہ جہانگیر نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ اب جہانگیر روحانی بیٹا بن گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ جس پر چاہے کر دے۔ دوسرے امراء نے بھی آپ سے بیعت کی نورالدین اب نُورُالدّین ہوگیا۔ اور آپ سے بے حد عقیدت و محبت ہوگئی۔ اس کا ذکر کتابوں میں منقول ہے۔ ابن الوقت علماء، حاسد، غلط بیانی کرنے والوں کا انجام کسی کتاب میں نوٹ نہیں ہے کہ ان کا کیا بنا۔ جو حضرت مجدّد الف ثانی امام ربانیؒ کو سرکش باغی اور خطرناک اور واجب القتل کے فتوے صادر کرتے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور اپنے بندوں پر نظر رؤف الرحیم رکھے۔ آمین۔

میل ملاقات : جہانگیر نے کشمیر آتے جاتے دو دفعہ حضرت مجدّد الف ثانی کے لنگر یا باورچی خانہ سرہند میں کھانا کھانے کا شرف حاصل کیا۔ کھانا اگرچہ سادہ تھا مگر جہانگیر نے کہا کہ میں نے ایسا لذیذ کھانا آج تک نہیں کھایا۔

دستاویز : نیز یہ بھی منقول ہے کہ نورالدین جہانگیر آخر عمر میں کہا کرتا تھا۔ کہ میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے نجات کی امید ہو۔ البتہ میرے پاس ایک دستاویز ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کروں گا۔ وہ دستاویز یہ ہے کہ مجھے ایک روز حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے فرمایا تھا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں جنت میں لے جائے گا۔ تو تیرے بغیر نہ جائیں گے۔

الف ثانیؒ : آپ حضور علیہ السلام کے ایک ہزار سال بعد تشریف لائے اسی لیے آپ کو الف ثانی کہا جاتا ہے۔ آپ نائب رسولؐ تھے۔ ہر روز کوئی نہ کوئی کرامت آپ سے ظاہر ہوتی۔ اب قارئین کرام ترسیٹھ سال کے دن بنا کر جمع تفریق کر لیویں۔ اور اندازہ ہو جائے گا کہ آپ سے کتنی کرامات ظاہر ہوئی ہوں گی۔ اعلاء کلمۃ الحق آپ ہی کے

Marfat.com

حصّہ میں آیا تھا نورالدین جہانگیر کے دربار میں جابر سلطان کے آگے اعلاء کلمۃ الحق تبلیغ فرمائی۔
یہ آپ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ محشر تک دھرایا جائے گا۔ اہل علم کو سکتہ طاری ہوگا کہ پرآشوب و
تاریک زمانہ میں خدائے ذوالجلال نے ایک مرد آہن کو پیدا فرمایا جس کی مثال ناممکن ہے
اور اس مرد آہن مرد مجاہد نے جان کی بازی لگاکر دین محمدی کی تجدید فرمائی اور بدعات و
رسومات قبیحہ کی بیخ کنی کی۔ اور وقت کے بادشاہوں اور ابن الوقت علماء کرام کے
ضمیروں کو جھنجھوڑا۔ اور خود قید و بند کی صعوبتوں کو اٹھاکر دین حق کی تبلیغ فرمائی اور طبیعت
میں کوئی ملال نہ آنے دیا۔ اور آپ ہمہ وقت یہ دعا پڑھتے رہتے۔

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ — یا الٰہی میرے دل کو اپنے دین پہ مضبوط رکھ۔

اس دعا کا بہت اثر ہوا۔ آخر آپ کو خدائے ذوالجلال نے کامیابی عطا فرمائی۔ وہی
جہانگیر جو آپ کی جان کا دشمن تھا۔ معافی مانگ کر دست بیعت ہو رہا ہے۔ معاف کا
طالب ہے۔ آخر آپ نے اس کو معافی دے کر دین کا نُور بنا دیا۔ (یعنی نورالدین) آپ نے
وزیروں امیروں سفیروں کو دعوت حق دی اور راہ نجات دکھائی اور آپ نے ان علماء کرام
کو بھی دعوت تبلیغ حق دی۔ بعض ابن الوقت علماء نے تو رجوع کر لیا اور اکثر اپنی ضد پر
قائم رہے۔ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ خصوصاً
حضرت مولانا عبدالحق محدّث دہلویؒ نے بھی رجوع کر لیا تھا۔ اور خواجہ محمد باقی باللہؒ کے
دست حق پرست پر بیعت کی اور خرقہ حاصل کیا۔ اب حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے پیر بھائی بن
گئے۔

وفات: رات کو آپ نے وہ تمام دعائیں پڑھیں جن کا صحیحین میں ذکر ہے۔ رات
کے آخری حصّہ میں آپ نے وضو کیا۔ اور تہجد کھڑے ہو کر ادا کی اور آپ نے فرمایا یہ ہماری آخری
تہجد ہے۔ فجر کی نماز باجماعت ادا فرمائی۔ حسب عادت مراقبہ اور اشغال بھی فرمایا۔ نماز

Marfat.com

اشراق بھی پڑھی۔ اور اسی دن یعنی بروز منگل ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ مطابق دسمبر ۱۶۲۴ء کو بعمر ۶۳ سال اپنے حقیقی محبوب کو یاد کرتے کرتے رفیق اعلیٰ سے جا واصل ہوئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

نماز جنازہ و غسل: آپ بھتیجے شیخ علاؤالدین ؒ نے آپ کو غسل دیا۔ اور نماز جنازہ آپ کے محبوب فرزند خواجہ محمد سعید خازن ؒ نے پڑھائی۔ اور آپ کی قبر خواجہ محمد صادق ؒ فرزند اوّل کے ساتھ ہے۔ وہیں آپ کا مزار ہے ؎

حاضر ہوا میں شیخ مجدّد کی لحد پر — وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
اس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے — اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے — جس کے نفس گرم سے ہے گرمی احرار
وہ ہند میں سرمایہ ملّت کا نگہبان — اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

(اقبال ؒ)

اولاد: آپ کے سات صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔

وصیّت: آپ نے اپنے صاحبزادوں کو وصیّت فرمائی کہ میری تجہیز و تکفین میں اتباع سنت نبوی ﷺ کی پوری پوری رعائت رکھنا۔ میری قبر کو خام رکھنا۔ میری قبر کو کسی گمنام جگہ بنانا اس پر آپ کے فرزند خواجہ محمد سعید خازن ؒ نے عرض کیا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہماری قبر صاحبزادہ محمد صادق ؒ کے گنبد میں ہوگی اور آپ نے قبر کی جگہ کا تعین فرمایا تھا ـــ آپ نے اپنے صاحبزادوں اور خلفاء و مریدوں کو بہت وصیتیں فرمائیں۔ کہ قرآن مجید کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنا۔ بدعتوں سے خاص کر بچنا وقت کے علماء ان بدعتوں کو اسلام کا نام دے کر یہ کام کرتے ہیں اور اس کو بدعت حسنہ بھی کہتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اگر یہ کام کر لیا جائے تو کیا حرج ہے بلکہ ایصال ثواب ہے۔ حالانکہ اس کام کو نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کیا۔ اور نہ اصحابہ کرام

Marfat.com

نے کیا اور نہ چاروں اماموں نے کیا ہے۔ صرف اپنے نفس کے لیے کرتے ہیں ان بدعتی علماء سے اجتناب کرنا۔ اور دین حق کے مجتہدوں کی فرمانبرداری کرنا۔ خلاف شرح مشائخ سے بھی بچنا۔ جو فقراء وحدت الوجود کے قائل ہیں اور رقص وسماع کو لاتے ہیں وہ جھوٹے مدعی ہیں۔ کیونکہ جو احوال سالک پر ان امور سے وارد ہوئے ہیں نے انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش کیا۔ آپؐ نے ان سے منع فرمایا شریعت اور طریقت دونوں ایک ہیں صرف نام دو ہیں۔ ان پر ثابت قدم رہنا فلاح پاؤ گے۔ آپ کی کرامات لامحدود ہیں۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد تقریباً پانچ ہزار تھی جن کو آپ نے خرقہ خلافت عطا کیا۔ اور مریدوں کی تعداد تقریباً نوے ہزار تھی۔

قصیدہ در منقبت حضرت مجدّد الف ثانیؒ

از جناب بشیر حسین ناظم ـــــ ایم۔ اے

زندہ کیا احکام رسول عربی کو — ہے ضیغم سنت، دم ہنگامہ و پیکار
بدعات و اباطیل و اکاذیب ہوئے گم — چمکی صفتِ برق جو اللہ کی تلوار
تھا قلب منور کہ تجلی گہہ یزداں — حیرت دہ صد برق تھی رنگینیٔ افکار
گردن نہ جھکی جس کی سلاطین کے آگے — آخر کو جھکے خود ہی جہانگیر و جہاندار
سرہند کی وہ پاک زمین خطۂ جنت — آرام جہاں کرتا ہے اک محرم اسرار
اس خاک کا ہر ذرّہ ہے غیرت دہ انجم — ان ذرّوں میں رخشندہ ہے خورشید ضیا بار
محبوب خدا حضرت قیوم و مجدّد — مرقد ہے یہاں آپ کا اک مطلع انوار
ہم نام نبی اسم گرامی ہے جو احمد — اللہ رے قسمت یہ، زہے طائع بیدار
واللہ کہ ہیں آپ شہنشاہ طریقت — باللہ کہ ہیں آپ شریعت کے علمدار
ہیں ان کے کمالات ولایت سے فزوں تر! — مشکوٰۃِ نبوت کے ہیں تابندہ یہ انوار

Marfat.com

(۵۷)

حضرت خواجہ محمّد صادق رحمۃ اللہ علیہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی محمد صادق تھا اور والد ماجد شیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانیؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۰۰۷ھ سرہند میں ہوئی۔ بچپن میں ہی آپ کی پیشانی سے انوار ولائت نمایاں تھے۔

تعلیم : ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے دادا حضرت شیخ عبدالاحد سرہندیؒ سے حاصل کی اور آپ کی تربیت بھی کی۔ آپ کے دادا فرمایا کرتے تھے کہ یہ بیٹا مجھ سے ایسے ایسے معارف وحقائق کی عجیب عجیب باتیں پوچھتا ہے کہ ان کا جواب مشکل سے بن پڑتا ہے۔ آپ کے دادا شیخ عبدالاحد سرہندیؒ ۲۷، ۲۔ جمادی الاخر ۱۰۷۰ھ کو وفات پائی۔ اور آپ کے نانا شیخ سلطانؒ کو ۲۔ جمادی الاخر ۱۰۷۰ھ کو پھانسی دی گئی۔ صرف پچیس دن کا فرق ہے۔ آپ کے والد ماجد حضرت مجدّد الف ثانیؒ اس دوہرے صدمے سے بے حد پریشان تھے۔ مگر اظہار نہیں ہے۔ ۱۰۰۷ھ میں آپ کے والد ماجد حضرت مجدّد الف ثانیؒ بارادہ حج دہلی تشریف لائے۔ آپ بھی ہمراہ تھے۔ اس وقت آپ کی عمر صرف آٹھ سال تھی۔ حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے خواجہ محمد باقی باللہؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

خواجہ محمد باقی باللہؒ آپ کو دیکھ کر خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا یہ بچہ روحانیت کا مالک ہوگا۔ خواجہ محمد صادقؒ چھوٹی عمر ہی میں صاحب کشف القلوب وقبور تھے۔ خواجہ محمد باقی باللہؒ نے آپ سے کئے سوالات پوچھے۔ آپ نے پوری وضاحت سے جوابات

Marfat.com

دیئے۔ بلکہ خواجہ محمد باقی باللہؒ نے آپ کو قبرستان لے جاکر وہاں کے حالات دریافت فرمائے۔ آپ نے کشف قبور کے ذریعہ جواب دیئے۔ آپ سے بہت خوش ہوئے۔ اور دعا فرمائی۔

بیعت : آپ نے خواجہ محمد باقی باللہؒ اور اپنے والد ماجد سے بیعت کر کے روحانی فیض حاصل کیا

تکمیل تعلیم : فنون عربیہ آپ نے شیخ محمد طاہر لاہوریؒ سے اور علوم حکمیہ حضرت مولانا محمد معصوم کابلیؒ سے پڑھے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں آپ علم ظاہری اور باطنی سے فارغ ہو گئے تھے۔

خلعت : آپ کی عمر ۲۱ سال ہوئی تھی کہ آپ کے والد ماجد حضرت مجدد الف ثانیؒ نے آپ کو خلعت خلافت سے مشرف فرمایا۔ ارشاد و تلقین کی اجازت فرمائی اسی روز ایک جماعت کثیر نے آپ سے بیعت اور مصافحہ کیا۔

مرض طاعون : سرہند میں مرض طاعون کا زور تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وبا کوئی نزلقمہ چاہتی (قصہ طویل ہے) جب تک میں نہ جاؤں گا۔ یہ وبا فرو نہیں ہوگی۔ چنانچہ آپ کو بخار ہو گیا۔ ۲۹ ربیع الاول ۱۰۳۵ھ بروز اتوار بعمر ۶۵ سال مقام سرہند انتقال ہوا۔ آپ کا ایک لڑکا شیخ محمدؒ تھا۔ سلسلہ اولاد آج تک جاری ہے۔ آپ نے بوقت انتقال فرمایا تھا کہ میرے انتقال کے بعد مرض طاعون ختم ہو جائے گی۔ اگر کسی کو یہ مرض لاحق ہو۔ تو میرا نام لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دینا وہ صحت یاب ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

Marfat.com

(۵۸)

حضرت خواجہ محمدؐ سعید خازن رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی محمد سعید اور خازن لقب تھا۔ حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ماہ شوال ۱۰۰۵ھ میں سرہند میں ہوئی۔

بچپن: بچپن میں آپ کی پیشانی میں آثار ولائت نمایاں تھے۔ آپ کی عمر پانچ سال ہوئی تھی کہ آپ بیمار ہو گئے حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے دریافت کیا کہ بیٹا! کیا چاہتے ہو؟ بے اختیار آپ کی زبان سے نکلا کہ خواجہ محمد باقی باللہؒ کو چاہتا ہوں یہ کلمات حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے خواجہ صاحب کو لکھ بھیجے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے محمد سعیدؒ نے ہماری نسبت غائبانہ طور پر اُچک لی ہے

تعلیم: آپ اپنے بھائی خواجہ محمد صادقؒ سے کچھ تعلیم حاصل کی اور شیخ محمد طاہر لاہوریؒ سے بھی تعلیم حاصل کی۔ پھر اپنے والد ماجد شیخ مولانا عبدالرحمٰن رمزیؒ سے حدیث کی کتابیں پڑھیں اور سند حاصل کی۔

تدریس: آپ اٹھارہ سال کی عمر مبارک میں درس و تدریس میں مشغول ہو گئے آپ بہت ہی ہونہار تھے۔ معقول و منقول کی مشکل سے مشکل کتابیں پوری قابلیت سے پڑھاتے اور بعض کتب پر حواشی بھی لکھے۔ انہی میں سے تعلیق مشکوٰۃ المصابیح بھی ہے۔ فقہ میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ فقہ کے مشکل سے مشکل مسائل کو معمولی توجہ سے حل کر دیتے۔

بیعت: آپ نے اپنے والد ماجد حضرت مجدّد الف ثانیؒ سے بیعت کی اور

Marfat.com

روحانی فیض حاصل کیا۔

مقام :۔ ایک دن حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے فرمایا کہ مجھ پر میدان محشر اور میرے مریدوں کا پُل صراط سے گذرنا مکشوف ہوا۔ خواجہ محمد سعیدؒ ہم سب کے آگے آگے جا رہے تھے اور کتاب اعمال سیدھے ہاتھ میں لیئے ہوئے تھے۔ پس ہم سب بہشت میں داخل ہو گئے۔

حج : آپ اپنے احباب و برادران کے ہمراہ ۱۰۱۷ھ میں حج کے لیے تشریف لے گئے۔ حج بیت اللہ و زیارت روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے اور وہاں حق سبحانہٗ تعالیٰ کے خصوصی انعامات و اعلیٰ مقامات سے نوازے گئے منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ (مدینہ منورہ کے دوران قیام میں) آٹھ مرتبہ ان ظاہری آنکھوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک سے مشرف ہوا کشف و کرامات کا آپ کے مزاج بہت اخفا تھا۔ مگر تاہم بحالت اضطراری ظاہر ہو جاتی تھیں۔

بشارت : وزیر خاں کی بیوی نے آپ کو عریضہ لکھا۔ کہ آپ دعا فرما دیں کہ مجھے خداوند کریم لڑکا عطا فرماوے۔ آپ نے توجہ فرمائی اور جواب لکھا کہ عنقریب انشاءاللہ خداوند قدوس لڑکا عطا فرمائیں گے۔ اسی سال لڑکا پیدا ہوا۔ وزیر خاں لاہور سے خبر ولادت دندرانہ لے کر حاضر خدمت ہوا۔

وفات : شہنشاہ عالمگیر آپ کا بہت معتقد و مرید تھا۔ آپ کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ دہلی تشریف لاویں آپ دہلی تشریف لے گئے۔ وہاں آپ بیمار ہو گئے۔ شاہی اطباء نے ہر چند علاج کیا۔ لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا۔ یہاں تک کہ آپ ناامید ہو گئے۔ آپ واپس وطن ہوئے مقام سنبھالکہ بتاریخ ۲۷ جمادی الاخر ۱۰۳۴ھ بعمر ۶۴ سال اپنے محبوب حقیقی سے جا واصل ہوئے۔ آپ کا جنازہ سرہند لایا گیا۔

Marfat.com

نمازجنازہ : آپ کے بھائی خواجہ محمد معصومؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور آپ کو قبہ خواجہ محمد معصومؒ میں دفن کیا گیا۔

اولاد : آٹھ صاحبزادے پانچ صاحبزادیاں۔ شاہ عبداللہ۔ شاہ لطف اللہ مولانا فرخ شاہ۔ شیخ سعدالدین۔ شیخ عبدالاحد (گل شاہ) شیخ خلیل اللہ۔ شیخ محمد یعقوب۔ شیخ محمد تقی۔ فاطمہ بی بی۔ صالحہ بی بی۔ شاکرہ بی بی۔ شرف النساء مریم۔ فخرالنساء بیگم رحمۃ اللہ علیہم۔

(۵۹)

حضرت خواجہ محمدؐ معصوم رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی خواجہ معصوم تھا۔ حضرت مجددؒ الف ثانی علیہ الرحمۃ کے تیسرے فرزند ہیں۔

ولادت : آپ کی ولادت باسعادت ۱۱ شوال ۱۰۰۷ھ مقام سرہند ہوئی حضرت مجددؒ الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ میرے اس فرزند کی ولادت ہمارے لیے نہائت مبارک واقع ہوئی۔ کہ اس کی ولادت کے چند ماہ بعد حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ کی شرف صحبت سے سرفراز ہوئے وہاں ہم نے جو کچھ دیکھا دیکھا۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی نیک خصال کے حامل تھے۔ ماہ رمضان میں دن کے وقت دایہ کا دودھ نہ پیتے تھے اور بوقت افطاری سیر ہو کر دودھ نوش فرماتے آپ اپنے والد ماجد سے سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والے اور قدر منزلت میں سب سے زیادہ قریب۔ سیرت میں سب سے زیادہ متبع۔ معارف میں سب سے زیادہ خصوصیت رکھنے والے تھے۔ سب سے زیادہ شہرت والے اور سب سے زیادہ نفع

Marfat.com

پہنچانے والے تھے۔ آپ کے والد ماجد حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی نظر عنائت آپ کے شامل حال رہتی تھی۔ اسی وجہ سے آپ میں بہت سے کمالات تھے۔

تعلیم : حضرت مجدّد الف ثانیؒ آپ سے فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا! جلدی جلدی پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تم نے بڑے بڑے کام کرنے ہیں۔ کتب درسیہ آپ نے اپنے بڑے بھائی خواجہ محمد صادقؒ اور اکثر کتابیں آپ نے اپنے والد ماجد اور مولانا محمد طاہر لاہوریؒ سے پڑھیں صرف تین ماہ میں قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ آپ کی عمر سولہ سال تھی کہ تمام علم و فنون سے فارغ ہو گئے۔

بیعت : آپ نے سلسلہ نقشبندیہ میں اپنے والد ماجد سے بیعت اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

شادی : آپ کی شادی ۱۰۳۱ھ ۲۷۔ ذوالحجہ بی بی رقیہ بنت خلیفہ میر صغر احمد رومیؒ سے ہوئی۔ اور آپ کی سب اولاد اسی خاتون سے ہے۔

مسند خلافت : آپ ۱۰۳۴ھ میں اپنے والد ماجد حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے وصال کے بعد بروز جمعرات بوقت اشراق یکم ربیع الاول ۱۰۳۴ھ کو آپ ارشاد قیومیت کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس وقت کثیر جماعت نے آپ کے دست پر بیعت کی ان میں حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے خلفاء و مرید تھے اور اکثر والیاں ملک نے بھی تجدید بیعت کے لیے آپ کی خدمت میں عریضے ارسال کئے۔ خود نورالدین جہانگیر بھی حضرت امام ربانیؒ کے وصال کی خبر سن کر تفریت کے لیے سرہند شریف آیا۔

پہلا بچہ : آپ کا پہلا بچہ بروز جمعہ ۷، رمضان ۱۰۳۴ھ کو پیدا ہوا۔ حضرت محمد نقشبندی ثانیؒ نام رکھا۔

وفات جہانگیر : بروز اتوار بوقت چاشت ۲۸ صفر ۱۰۳۷ھ مطابق نومبر ۱۶۲۷ء کو شہنشاہ جہانگیر کا انتقال کشمیر میں ہوا۔ اور لاہور شاہدرہ میں دفن کیا گیا۔ اور وہیں

Marfat.com

ان کا شاندار مقبرہ ہے سیاحوں اور لوگوں کی زیارت گاہ ہے۔

دعائے مغفرت : آپ نے جہانگیر کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی اور مغفرت کی خوشخبری بھی دی۔ جہانگیر کا بیٹا شاہجہان تخت پر بیٹھا۔ اور ان سے دوبارہ آپ سے بیعت کی۔ بعض بدعتیں جو ملک میں جاری تھیں۔ وہ سب دور کیں۔ علماء فقراء کے وظائف مقرر کئے اور دین اسلام کی ترویج میں بہت کوشش کی۔

والدہ ماجدہ : آپ کی والدہ ماجدہ کا ۱۰۴۰ھ سرہند میں انتقال ہوا حضرت مجدد الف ثانیؒ کے قبہ سے ساڑھے تین گز مغرب کی جانب دفن کی گئیں آپ کو والدہ ماجدہ کے انتقال کا بے حد صدمہ ہوا۔ اور انہیں دنوں میں آپ کے خسر میر صغر احمد رومیؒ کا انتقال ہوا۔ آپ کو دو بڑے صدمے ہوئے۔

بیعت : ۱۰۴۷ھ میں اورنگ زیب عالمگیر اور ۱۰۴۸ھ میں عالمگیر کی ہمشیرہ روشن آرا بیگم اور دیگر شاہی خاندان کے افراد نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ منقول ہے کہ آپ کے مرید کئی لاکھ اور سات ہزار خلفاء تھے۔

حج : ۱۰۶۷ھ مع اپنے برادران اور مع مریدوں کے حج کے لیے تشریف لے گئے مکہ معظمہ پہنچ کر تمام اراکین مناسک حج ادا کئے۔ منیٰ عرفات سے فارغ ہو کر ۱۱ ذوالحجہ کو طواف زیارت کے لیے بیت اللہ شریف آئے تو مشاہدہ ہوا کہ حج کی قبولیت کا پروانہ مجھے عنایت کیا گیا۔ حج سے فارغ ہو کر ماہ ربیع الاوّل ۱۰۶۸ھ مدینہ طیبہ حاضری دی۔ اور دو روز اور ایک شب مسجد نبویؐ میں اعتکاف کی مجھے اجازت مل گئی۔ رات خلوت میں جب سب لوگ مسجد نبویؐ سے باہر چلے گئے میں نے مراقبہ کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات سے سرفراز ہوا۔ دوسری مرتبہ بوقت تہجد مراقبہ میں بیٹھ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقصورہ سے باہر تشریف لائے اور نہایت لطف و عنائت سے اس کمترین کو بغل گیر فرمایا۔ اور اس فقیر کو

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت کے ساتھ ایک الحاق خاص حاصل ہو گیا۔
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

واپسی حج : آپ حج سے واپس اپنے وطن پہنچے۔ اس دوران ہندوستان کے اندر خانہ جنگیاں جاری تھیں۔ داراشکوہ اور اورنگ زیب عالمگیر میں جنگ ہوئی۔

مرض : آپ کو عرصہ سے وجع المفاصل کی تکلیف رہتی ۱۰۷۸ھ میں مرض کا غلبہ بڑھ گیا اور اطباء لاچار ہو گئے۔

وصیّت : آپ نے آخری وقت میں کتاب وسنت کی تاکید و پابند رہنے کی وصیت فرمائی۔ آپ سورہ یٰسین پڑھ رہے تھے۔ کہ یکایک آپ نے السلام علیکم یا نبی اللہ فرمایا۔ اور واصل الی اللہ ہو گئے۔

وفات : آپ کا بروز سوموار ۹ ربیع الاوّل ۱۰۷۹ھ بوقت دوپہر اللہ کا بندہ اپنے محبوب حقیقی سے جا واصل ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے فرزند سوئم شیخ عبیداللہؒ نے پڑھائی۔

مزار : قصر معصومی سے جنوب کی طرف آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کا مزار روشن آرا بیگم نے تعمیر کروایا تھا۔ اس مزار کے اندر آٹھ قبریں ہیں۔ قیوم ثانی خواجہ محمد معصوم خواجہ عبیداللہ فرزند سوئم۔ شیخ ابویعلیٰ فرزند اکبر خواجہ محمد نقشبند۔ شیخ محمد اشرف فرزند چہارم۔ شیخ محمد صبغۃ اللہ فرزند اکبر۔ شیخ ہادی فرزند اکبر شیخ عبیداللہ۔ شیخ الاسلام فرزند محمد پارسا۔ نور معصوم نبیرہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہم۔

اولاد : آپ کے چھ لڑکے اور پانچ لڑکیاں تھیں۔ ۱ شیخ محمد صبغۃ اللہؒ۔ ۲ خواجہ محمد نقشبند ثانی حجۃ اللہؒ۔ ۳ شیخ محمد عبیداللہؒ۔ ۴ شیخ محمد اشرف محبوب اللہؒ۔ ۵ خواجہ سیف الدین محی السنہؒ۔ ۶ شیخ محمد صدیق محبوب الٰہیؒ۔
بی بی امۃ اللہ۔ عائشہ بی بی۔ عارفہ بی بی۔ عاقلہ بی بی۔ صفیہ بی بیؒ

Marfat.com

(۶۰)

حضرت خواجہ محمد فرخ

خواجہ محمد عیسیٰ ۔ خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہم

نام :۔ آپ کا اسم گرامی خواجہ محمد فرخ تھا۔ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے چوتھے فرزند ہیں۔

پیدائش : آپ کی ولادت ۱۰۱۰ھ مقام سرہند میں ہوئی۔ بچپن میں ہی آپ کی پیشانی سے نور ولائت چمکتا تھا۔ آپ عالمِ دین، متبع شریعت، کشف وکرامات کے مالک، بلند اخلاق اور نیک خصال کے مالک تھے۔

وفات : آپ کا سرہند میں ۷، ربیع الاوّل ۱۰۲۵ھ بعمر ۱۵ سال بوقت دن انتقال ہوا (مرض طاعون)

نام : آپ کا اسم گرامی خواجہ محمد عیسیٰ تھا۔ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پانچویں فرزند ہیں۔

پیدائش : آپ کی ولادت ۱۰۱۷ھ سرہند میں ہوئی۔ آپ کی عمر صرف چار سال کی تھی کہ کرامات کا ظہور ہو گیا۔ آپ بہت ہی ذہین اور کشف وکرامات کے حامل تھے آپ کا انتقال ۷، ربیع الاوّل ۱۰۲۵ھ بوقت شام مرض طاعون سے سرہند میں ہوا۔

نام : آپ کا اسم گرامی محمد اشرف تھا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے چھٹے فرزند ہیں بعمر ۲ سال سرہند میں انتقال ہوا۔

Marfat.com

(۶۱)

حضرت شاہ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد یحییٰ تھا۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے ساتویں فرزند ہیں۔

پیدائش : آپ کی ولادت سنہ ۱۰۲۴ھ / ۱۰۲۷ھ میں ہوئی۔ آپ بچپن ہی میں ہونہار تھے اور آپ نے آٹھ سال کی عمر مبارک میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ آپ بہت ہی ذہین تھے۔ آپ قد و قامت رفتار و گفتار اور چشم ابرو میں اپنے والد ماجد حضرت مجدد الف ثانیؒ سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت شاہ سکندر کنتھیلیؒ تشریف لائے اور مجدد الف ثانیؒ سے کہا کہ ایک لڑکا تم مجھے دے دو۔ اتفاق سے اس وقت شیخ محمد یحییٰؒ موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو لے لو۔ (حضرت شاہ سکندر حضرت مجدد الف ثانی کے مرشد ہیں) حضرت شاہ سکندرؒ نے اپنی نسبت ان کو القا کی اور فرمایا کہ آج اس مخدوم زادے کو "شاہ جیو" کے نام سے پکارا کریں۔ اس دن سے آپ کا یہی لقب پڑ گیا۔ آپ کی عمر تقریباً نو سال کی تھی کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔

تعلیم : آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ مگر ان کے انتقال کے بعد اپنے بزرگ برادران سے تعلیم مکمل کی۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۸ سال تھی

شادی : آپ کی شادی حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ کی پوتی یعنی خواجہ کلاں عبید اللہؒ کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ اس طرح آپ معنوی نسبت کی باوجود ظاہری نسبت میں بھی خصوصیت امتیاز رکھتے تھے۔ یہ مقام شائد ہی کسی ولی اللہ کو نصیب ہوا ہو۔

Marfat.com

حج : آپ اپنے برادران کے ہمراہ ۱۰۶۷ھ میں حج کی سعادت سے مشرف ہوئے تھے۔

وفات : آپ کا ۲۷ جمادی الثانی ۱۰۹۶ھ سرہند میں انتقال ہوا۔ علیحدہ گنبد میں مزار ہے۔

حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی تین صاحبزادیاں تھیں۔ بی بی رقیہ بانو کا ایام شیر خوری میں انتقال ہوا۔ اور دوسری صاحبزادی ام کلثوم بی بی کا بعمر ۱۴ سال ۲۹ ربیع الاوّل ۱۰۲۵ھ سرہند میں مرض طاعون سے انتقال ہوا تیسری صاحبزادی خدیجہ بانو صاحب اولاد ہوئیں۔ حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے بھتیجے شیخ عبدالقادر سے عقد ہوا۔ تین صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں ہوئیں۔

صاحبزادوں کے نام : شیخ غلام محمد۔ شیخ عبداللطیف۔ شیخ حاجی فضل اللہ۔

ماہ غم : حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے لیے غم کا ماہ تھا۔ خواجہ محمد صادق۔ خواجہ محمد فرخ۔ خواجہ محمد عیسیٰ پسران حضرت مجدّد الف ثانیؒ اور ایک لڑکی ام کلثوم مرض طاعون سے ماہ ربیع الاوّل ۱۰۲۵ھ میں اب سب کا انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شجرہ نسب حضرت مجدّد الف ثانیؒ

شیخ زین العابدین بن عبدالحی بن محمد بن حبیب اللہ بن امام رفیع الدینؒ

حضرت شیخ عبدالاحد سرہندیؒ

حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ

خواجہ محمد صادق | خواجہ محمد سعید خازن | خواجہ محمد فرخ | خواجہ محمد معصوم | خواجہ محمد عیسیٰ

خواجہ محمد یحییٰ | خواجہ محمد اشرف | بی بی رقیہ بانو | بی بی ام کلثوم | بی بی خدیجہ بانو صاحب اولاد ہوئی

(جاری ہے)

Marfat.com

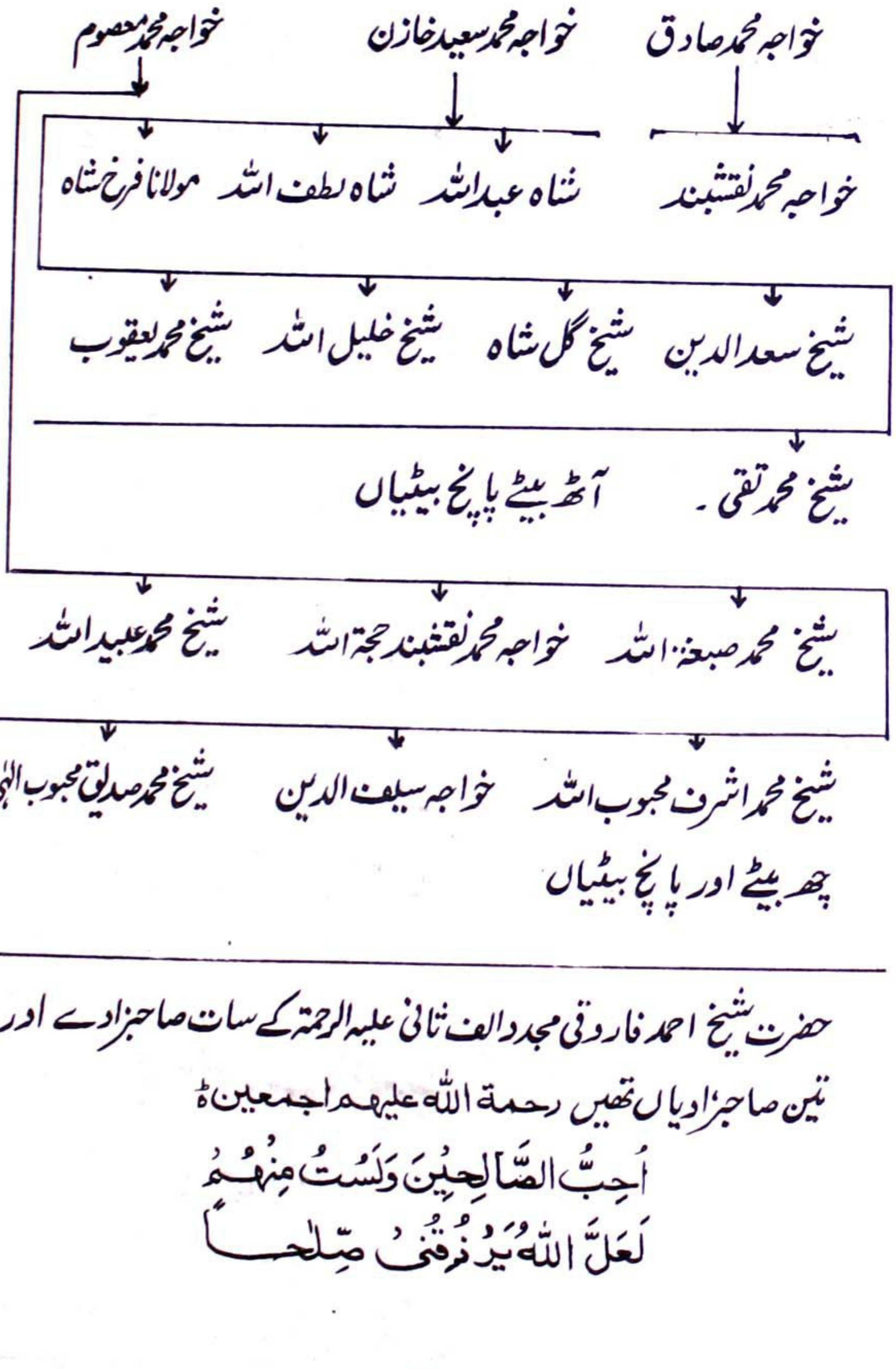

حضرت شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے سات صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۵

اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهُ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

Marfat.com

(۶۲)

حضرت شاہ سکندر شاہ کیتھلی علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد سکندر شاہ والد ماجد کا نام سیّد عماد الدین بن سیّد کمال حسنؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت شعبان ۹۶۲ھ بوقت صبح ہوئی۔ دایہ نے آپ کے دادا جان سیّد کمال حسنؒ کو مبارک دی۔ انہوں نے خداوند قدوس کا شکر ادا کر کے فرمایا کہ نومولود کو کپڑے میں لپیٹ کر میرے پاس لاؤ تعمیل حکم ہوئی۔ انہوں نے نومولود کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ میرا جانشین ہے۔ اور نام سکندر رکھا۔ پھر اپنی شہادت کی انگلی بچے کے منہ میں ڈال دی جس کے چوسنے سے آپ کا دل منور ہو گیا۔ اور انہوں نے فرمایا کہ شاہ سکندر کچھ ہمارے لیے بھی رہنے دو اور انگلی منہ سے نکال لی۔ آپ بڑے ہو کر واقعی صحیح جانشین ہوئے۔ اور روحانیت کا خاص مقام حاصل کیا۔

والدہ ماجدہ : آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں۔ کہ اس رات قبلِ ولادت ایک روشنی زمین سے آسمان تک میں نے دیکھی اور میں گھبرا گئی "تو ندا آئی" یہ تیرے فرزند کی پیدائش کا وقت ہے۔ یہ روشنی اس کے دل کا نور ہے۔ ولادت سے قبل والدہ ماجدہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰؓ نے بھی آپ کی پیدائش کا مژدہ سنایا تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ عابدہ زاہدہ متقیہ اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ اور آپ کے والد ماجد بلند عالمِ دین، روحانیت میں خاص مقام، روشن ضمیر، صوم وصلوۃ کے پابند عابد زاہد تھے نیک لوگ اور پاک رحموں سے ہمیشہ پاک اولاد پیدا ہوتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر چاہے کر دے۔

Marfat.com

بچپن : آپ بچپن میں نور آفتاب تھے۔ اور آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولائت چمکتا تھا۔ آپ مادرزاد ولی ہیں۔ ماہ رمضان میں آپ دن کے وقت دودھ نوش نہ فرماتے بلکہ بعد افطاری سیر ہوکر دودھ نوش فرماتے۔ آپ کو بچپن میں ہی کھیل کود سے رغبت نہ تھی۔

تعلیم : آپ کو چھوٹی عمر میں ایک جید فاضل کے سپرد کر دیا۔ تاکہ آپ علم حاصل کریں آپ بہت ہی ذہین تھے جو کچھ پڑھتے ازبر فرما لیتے۔ آپ نے تھوڑے ہی عرصہ میں علم حاصل کیا اور منتہیٰ سے پہلے ختم کر دیا۔ کیونکہ شاہ کمال حسن کتھلیؒ نے فرمایا (آپ کے دادجان ہیں) کہ شاہ سکندر کو علم ظاہری کی اب ضرورت نہیں رہی۔ اس کے لیے علم ظاہری اب کافی ہے۔ اب اس کو کسی اور مدرسہ کی حاضری درپیش نہ آئے گی۔ باقی تعلیم آپ کو بذریعہ کشف عطار کی گئی۔ آپ جب تقریر فرماتے تو عجیب عجیب نقطے علمی بیان فرماتے تھے۔ کم عمری میں ہی علماء وقت کی ایک جماعت آپ کے گرد رہتی تھی اور آپ کی دعاؤں سے ان کی دینی دنیاوی آرزوئیں پوری ہوتیں۔

کیتھل : کیتھل ضلع کرنال (انڈیا) کی تحصیل ہے۔ تھانیسر۔ پانی پت اسی جگہ ہیں جہاں تین جنگیں مشہور لڑی گئیں۔ جنہوں نے بالائی ہندوستان کی قسمت کا پلہ پلٹ دیا۔ اسی جگہ رضیہ سلطانہ دختر سلطان شمس الدین التمش کا مزار ہے۔

تحصیل : تحصیل کیتھل کا رقبہ ایک ہزار دو سو اکیس مربع میل ہے۔ ۱۹۰۱ء کے مطابق تحصیل کیتھل کی آبادی تین لاکھ اکتالیس ہزار دو سو چھیانوے تھی۔ شہر کی آبادی پچیس ہزار سات سو تئیس ہے۔

فصیل : ایک فصیل جو نصف پختہ اور نصف کچی ہے شہر کے مخالف سمت کو گھیرے ہوئے ہے۔ شہر کے آٹھ دروازے ہیں۔ جن میں سے مشرق کی طرف کرنال دروازہ اور شمال کی طرف کپورک اور سورج کنڈ دروازے اور مغرب کی طرف قصائی دروازہ قابل

Marfat.com

ذکر ہے۔

رضیہ سلطانہ کے مزار اور قلعہ کی عمارت کے علاوہ کیتھل کی قدیم عمارتیں قابل دید ہیں (تذکرہ شاہ کمالؒ صـ ۵۲)

کیتھل : پہلے یہ ہندوؤں کا مرکز تھا۔ اب یہی کیتھل دین الٰہی کا بہت بڑا مرکز ہے اس سرزمین نے نڈر بے خوف حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ جیسے اولوالعزم باہمت مرد مجاد بلند اخلاق بلند کردار پیدا کیے۔ جن کا نام محشر تک زندہ و تابندہ رہے گا۔ بعض مؤرخین کیتھل کو ضلع ملتان میں اور بعض ضلع انبالہ میں لکھتے ہیں جو غلط ہے۔

بیعت : آپ نے اپنے محبوب دادا جان حضرت شاہ کمال حسن کیتھلیؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت اور اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ نور آفتاب تھے۔

سلسلہ نسب : حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ بن سیّد عماد الدین شاہؒ بن سیّد کمال حسن شاہؒ بن حاجی حافظ سیّد عمر بن سیّد عثمان رحمۃ اللہ علیہ۔

سلسلہ طریقت : حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ۔ حضرت سیّد کمال حسنؒ شاہ کیتھلیؒ حضرت سیّد محمد فضیل شاہؒ۔ حضرت سیّد گدا رحمٰن ثانیؒ۔ حضرت سیّد شمس الدین عارفؒ۔ حضرت سید گدا رحمٰن باخداؒ۔ حضرت شمس الدین صحرائیؒ۔ حضرت سیّد شاہ عقیلؒ۔ حضرت سیّد بہاؤ الدین۔ حضرت سیّد عبدالوہابؒ۔ حضرت شیخ شرف الدین عیسیٰؒ۔ حضرت تاج الدین۔ عبدالرزاق بغدادیؒ۔ حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ الخ۔

حلیہ مبارک : قد میانہ، راست قامت، جسم بھرا ہوا، پیشانی فراخ، کشادہ ابرو، بینی دراز و بلند، بڑی بڑی سیاہ آنکھیں، چہرہ مبارک پُر نور، داڑھی مطابق سنت بال باریک اور چمکدار، کشادہ سینہ، خوبصورت حسین و جمیل تھے۔

لباس : آپ کا لباس سادہ اور پاک صاف آپ کا عمامہ سبز یا آسمانی رنگ کا

Marfat.com

ہوتا۔ تہہ بند اور کھلی قمیض پہنتے تھے آپ سے خوشبو آتی تھی آپ کی کرامات بہت ہیں۔

وفات: آپ کا ۱۳ جمادی الاوّل ۱۰۲۳ھ۔ ۲۲ جون ۱۶۱۴ء مقام کیتھل انتقال ہوا۔ وہیں آپ مزار ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر حضرت شیخ احمد فاروقی حضرت مجدّد الف ثانیؒ کا خاص مقام ہے۔

ازواج واولاد: آپ کی تین بیویاں تھیں۔

(۱) حضرت زینب خاتون بنت سیّد موسیٰ ابوالمکارمؒ اولاد نہ ہے (فوت ہوگئی)

(۲) دوست خاتون بنت سیّد موسیٰ ابوالمکارمؒ اولاد سیّد گدا رحمٰن عباسؒ۔ سیّد محب اللہ الیاسؒ

(۳) عالم خاتون بنت سیّد علی احمد بن سیّد علی اصغر بہلوالؒ اولاد ایک صاحبزادی بی بی صغریٰ (تذکرہ شاہ سکندر ص ۱۱۸)

شجرہ نسب سیّد سکندر شاہ کیتھلیؒ

حضرت سیّد عثمان بغدادی علیہ الرحمۃ

- سیّد محمد فضیل شاہؒ (المتوفی ۹۲۴ھ ٹھٹھہ سندھ)
- حضرت حاجی حافظ سیّد عمرؒ
  - سیّد کمال حسن شاہ کیتھلیؒ المتوفی ۹۸۱ھ
    - سیّد عماد الدین شاہؒ
    - سیّد نور الدین شاہؒ چھوٹی عمر میں فوت ہوگئے
    - سیّد موسیٰ ابوالمکارمؒ المتوفی ۹۸۵ھ قبولہ
    - بی بی صالح
    - بی بی شاہ خاتون
    - بی بی نہال (جاری ہے)

Marfat.com

سیّد عماد الدین شاہؒ

سیّد موسیٰ ابوالمکارمؒ

سیّد سکندر شاہ کیتھلیؒ المتوفی ۱۰۲۳ھ

بی بی عصمت بی بی اللہ بندی

سیّد گدا رحمن عباسیؒ
المتوفی ۱۰۳۱ھ

سیّد محب اللہ الیاسیؒ المتوفی ۱۰۸۶ھ

بی بی صغریٰ خاتون

۳ر المتوفی ۱۱۳۰ھ — حضرت محمد شاہ علی زندہ دلیؒ

سیّد فضیل شاہؒ

دیوان سیّد قنبر شاہؒ

۴ر المتوفی ۱۱۵۱ھ — حضرت کبیر الدین عابدؒ

سیّد محمد افضل شاہؒ

نامعلوم ار

دیوان شاہ حسینؒ

المتوفی نامعلوم۔

۵ر المتوفی ۱۱۹۶ھ — سلطان اعظم سیّد شاہ محمدؒ

۲ر حضرت دیوان کالو شاہؒ

۶ر المتوفی ۱۲۰۸ھ — سلطان العارفین سیّد حسن الدینؒ

۳ر حضرت دیوان محمد سعید

۷ر المتوفی ۱۲۶۱ھ — شمس العارفین سید محمد علیؒ

۴ر حضرت دیوان احمد شاہ

۵ر حضرت دیوان سیّد جیون شاہ

۶ر حضرت دیوان یمن شاہ

۷ر حضرت دیوان سیّد سوندھے شاہ

۸ر حضرت دیوان ابوبلند شاہ

۹ر حضرت دیوان سیّد حسن شاہ

۱۰ر حضرت دیوان سیّد غلام دستگیر شاہ

(تذکرہ شاہ سکندر ص ۱۲۲)

۸ر المتوفی ۱۲۹۴ھ — قبلہ عالم سیّد علی شاہؒ

۹ر المتوفی ۱۳۱۸ھ — تاج السالکین سیّد عبد العلی شاہؒ

المتوفی ۱۳۸۲ھ — امیر عالم سیّد علی احمد شاہؒ

ڈیرہ غازیخاں — میاں مقبول محی الدین گیلانی میاں خورشید محی الدین صاحبان دام فیوضہم

(تذکرہ شاہ سکندر ص ۱۵۶)

Marfat.com

(۶۳)

حضرت مولانا فخر الدین محب النبی علیہ الرحمۃ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی فخر الدین، مولانا، محب النبی لقب ہیں اور والد ماجد کا اسم گرامی خواجہ نظام الدین اورنگ آبادیؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت سنہ ۱۱۲۶ھ اورنگ آباد (دکن) میں ہوئی۔ آپ کی ولادت کی خبر جب آپ کے والد ماجد کے مرشد پاک حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ تک پہنچی۔ تو انہوں نے اپنا لباس آپ کے لیے بھیجا۔ اور خواجہ نظام الدینؒ کو لکھا کہ بچے کا نام مولانا فخر الدین رکھا جائے۔ یہ میرا بیٹا ہے۔ جو شاہجہانپور (دہلی) کو اپنے نور معرفت رشد و ہدایت سے منور کرے گا۔ اسی سبب سے آپ کا لقب مولانا صاحب پڑا۔ آپ مادر زاد ولی ہیں۔ آپ کے والد ماجد زاہد عابد عاشق رسول اور متقی تھے۔

بچپن : آپ بچپن ہی میں ہونہار تھے۔ اور آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولائت چمکتا تھا۔ آپ حسین و جمیل تھے۔

تعلیم : آپ نے سکول اور مدرسے میں دونوں تعلیم حاصل کیں۔ سولہ سال کی عمر میں آپ نے علم ظاہری و باطنی مکمل کر لیا تھا۔ اکثر دینی کتب اپنے والد ماجد سے پڑھیں آپ جید عالم دین تھے۔ حضرت شیخ کلیم اللہؒ نے پہلے ہی مولانا کا خطاب دے دیا تھا۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت اور اعلیٰ مقام حاصل کر لیا۔ آپ کے والد ماجد کا ۱۲ ذیقعد سنہ ۱۱۴۲ھ کو انتقال ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر سولہ سال تھی۔

ملازمت : آپ نے تین سال ملازمت کی تاکہ ظاہری اور باطنی حال سے لوگ

Marfat.com

بے خبر رہیں۔ آخر ایک دن آپ کے پیر بھائی خواجہ کامگار خاںؒ نے بطور نصیحت کہا کہ اے صاحبزادے یہ ٹھیک نہیں ہے اپنے والد ماجد کا طریقہ اختیار کرو۔ لوگ شکوہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لیے دعا کرو۔ انہوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ آپ نے بھی اٹھائے۔ آپ نے اس کی نعمت سلب کر لی۔ انہوں نے قدموں میں گر کر عرض کی کہ مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ آپ نے اپنے کام کی تکمیل کر کے شیوہ رندانہ اختیار کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی تھی کہ میں اپنے آپ کو ظاہر کروں۔ حالانکہ میری تمنا تھی کہ میرے حال کی کسی کو خبر تک نہ ہو۔ آپ اپنے والد ماجد کی مسنخت پر بیٹھ گئے اور رُشد و ہدایت و شریعت کی تلقین میں مصروف ہو گئے۔ بہت مخلوق آپ سے فیض یاب ہوئی۔

دہلی میں آمد : آپ پہلے اجمیر تشریف لائے۔ اس وقت عرس کا موقعہ تھا آپ نے چند روز وہاں قیام فرمایا۔ آپ مستجاب الدعا تھے۔ وہاں ایک آدمی حاجت برآری کے لیے مصروف دعا تھا۔ اور بعض وقت بلند آواز سے دعا کے الفاظ کہتا۔ منقول ہے اس شخص کو خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ خواب میں ملے۔ اور فرمایا کہ مولانا فخر الدین محب النبیؒ سے دعا کراؤ۔ صبح وہ شخص آپ کی تلاش میں نکلا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ پہچان کر اپنا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا ! میرے عزیز میں مسافر ہوں۔ مجھے ان باتوں سے کیا غرض۔ اس شخص نے عرض کی کہ مجھے خواب میں حضرت خواجہ معین الدینؒ نے آپ کے متعلق ہی حکم دیا تھا۔ اور میں آپ کو پہچانتا ہوں آپ کا نام محب النبی ہے۔ آپ نے خوش ہو کر اس شخص کے لیے دعا فرمائی۔ اور اس شخص کی حاجت پوری ہو گئی۔ اس دن سے آپ نے اپنے سلسلہ میں محب النبی کا اضافہ کیا۔

آپ دہلی میں ۱۱۶۵ھ کو تشریف لائے۔ رُشد و ہدایت میں مصروف ہو گئے۔ اور طالبانِ حق اس چشمہ فیض سے سیراب ہو کر جانے لگے۔ اور آپ کی زہد و ریاضت کا چرچہ دور دور تک ہو گیا تھا۔

Marfat.com

اعلان : دہلی میں تشریف لانے کے بعد آپ نے اعلان کروایا تھا کہ جس شخص کو علم شریعت حاصل کرنے کا شوق ہے۔ میں اس کو علم شریعت پڑھاؤں گا۔ طالبان علم شریعت حاضر خدمت ہونا شروع ہو گئے اور فیض یاب ہوئے۔

خواجہ نور محمد مہاروی : خواجہ نور محمد مہاروی ؒ ان دنوں دہلی میں تھے اور حضرت حافظ برخوردار جی ؒ سے تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ مگر حافظ برخوردار جی ؒ کو کسی نجی کام وطن جانا پڑا۔ خواجہ نور محمد مہاروی ؒ ان کی جدائی سے مغموم ہو گئے۔ شیخ محمد صالح ؒ نے خواجہ نور محمد ؒ کو بتایا۔ کہ جید عالم دین حیدر آباد دکن سے دہلی تشریف لائے ہیں۔ اور انہوں نے اعلان برائے حصول تعلیم دینی بھی کروایا ہے۔ آپ باقی تعلیم حضرت مولانا فخر الدین ؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر مکمل کر لیویں۔ خواجہ نور محمد مہاروی ؒ نے حضرت مولانا فخر الدین ؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر تعلیم بھی حاصل کی اور دست بیعت بھی ہوئے (واقعہ طویل ہے)

خواب : آپ کے والد گرامی خواب میں ملے۔ اور ارشاد کیا کہ شاہجہان آباد جا کر مقیم ہو جاؤ۔ دوسری طرف یہ تھا کہ والد گرامی کی خانقاہ کو کیسے چھوڑوں۔ ایک دن غیب سے ندا آئی آپ اس وقت خانقاہ میں تشریف فرما تھے۔ آخر آپ کو یقین ہو گیا کہ حضرت شیخ نے اجازت دے دی ہے۔ آپ دہلی تشریف لے آئے۔

سلسلہ طریقت : حضرت مولانا فخر الدین محب النبی۔ حضرت نظام الدین ؒ۔ حضرت کلیم اللہ ؒ۔ حضرت شیخ یحییٰ مدنی ؒ۔ حضرت شیخ محمد بن حسن محمد ؒ۔ شیخ حسن محمد ؒ۔ شیخ جمال الدین جمن ؒ۔ شیخ محمود راجن ؒ۔ شیخ علم الدین ؒ۔ شیخ سراجدین ؒ۔ شیخ کمال الدین علامہ ؒ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی ؒ۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی ؒ الخ۔

وفات : آپ کا ۲۲ جمادی الثانی ۱۱۹۵ھ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء شاہجہان آباد (دہلی) میں انتقال ہوا۔ آپ کا مزار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ؒ کی خانقاہ میں مسجد کے قریب ہے مادہ تاریخ وصال یہ ہے "محب النبی ہادی محمد فخر الدین"۔ آپ

Marfat.com

کی قبر کے سرہانے یہ کتبہ منقش ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم صلی علی محمد وعلی ال محمد ۔

اولاد : ایک صاحبزادہ حضرت مولانا غلام قطب الدینؒ ۔جن کے بیٹے غلام نصیر الدین عرف میاں کالے صاحبؒ تھے۔حضرت میاں کالےؒ کے پانچ بیٹے تھے ۔ ۱ غلام نظام الدینؒ خلیفہ والد مکرم ۲ غلام معین الدینؒ ۳ وجیہ الدینؒ ۴ امین الدینؒ ۵ کمال الدینؒ ۔ پہلے دونوں بیٹوں کی والدہ ماجد سیّد زادی تھیں۔اور دوسرے بھائی سلاطین تیموریہ کی اولاد میں سے ایک شہزادی کے بطن سے تھے۔ان کی تین بیٹیاں بھی تھیں ۔ وہ سیّد زادی ہیں۔جن کی فتح پور سیکری میں حضرت شیخ سلیم چشتیؒ کے نبیرگان میں شادی ہوئی تھی۔ ایک بیٹی شہزادی کے بطن سے تھی۔

خلفاء : آپ کے خلفاء پینتیس تھے۔ مگر حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ کا خاص مقام حاصل کیا۔

سجادگی : آپ کے انتقال کے بعد آپ کے محبوب فرزند حضرت مولانا غلام قطب الدینؒ مسند سجادگی پر رونق افروز ہوئے۔اور انہوں نے حضرت خواجہ نور محمدؒ کی خدمت میں پہنچ کر سخت مجاہدوں کے بعد حضرت خواجہ صاحبؒ سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ان کے بعد ان کے بیٹے میاں کالے صاحبؒ سجادہ نشین ہوئے۔جنہوں نے حضرت مولانا شاہ محمد سلیمان تونسویؒ سے خلافت پائی۔ان کے بعد ان کے بیٹے حضرت غلام نظام الدینؒ مسند سجادگی پر جلوہ افروز ہوئے۔

Marfat.com

شجرہ نسب حضرت مولانا فخر الدینؒ

خواجہ نظام الدین اورنگ آبادیؒ المتوفی ۱۲ ذیقعدہ ۱۱۴۲ھ

↓

شیخ محمد اسمٰعیل — مولانا فخر الدین — غلام معین الدین — غلام بہاؤ الدین — غلام کلیم اللہ

↓

مولانا قطب الدین

↓

غلام نصیر الدین عرف میاں کالے صاحبؒ

↓

غلام نظام الدین المتوفی ۱۲۹۲ھ لاولد — غلام معین الدین لاولد — وجیہ الدین لاولد — امین الدین لاولد

↓

کمال الدین — چار بیٹیاں تھیں

↓

ایک شاخ

↓

حضرت شاہ عارف اللہ فخری مدظلہ العالی کراچی میں مقیم ہیں

↓

دوسری شاخ

↓

حضرت شاہ نصیر الدین — حضرت شاہ غلام نظام الدین — حضرت شاہ غلام کمال الدین

مدفون ملتان میں جلوہ افروز ہیں۔

اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهُ یرزقنی الصّلحا

(مناقب المحبوبین ص ۹۲)

Marfat.com

(۶۴)

حضرت شیخ تاج الدّین رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی تاج الدین اور والد ماجد کا نام شیخ بدرالدین سلیمان بن گنج شکرؒ ہے آپ گنج شکرؒ کے پوتے ہیں جو چشتیاں علاقہ بہاول پور میں مقیم ہو گئے۔ آپ کے دست مبارک پر ریگستان بیکانیر و جیسلمیر کے بہت لوگوں نے مذہب اسلام میں داخل ہو کر شرف بیعت حاصل کیا۔ اور لوگوں کو فیض روحانی سے مستفیض فرمایا۔ آپ بڑے بزرگ زاہد متقی اور پرہیزگار تھے۔

شہادت : یہ امر اس علاقہ کے راجپوتوں کو ناگوار تھا کہ آپ کی وجہ سے غیر مسلم اسلام لے آئے تھے۔ انہوں نے آپ سے جنگ کی اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

مزار : آپ کا مزار خانقاہ روضۂ تاج سرور کے نام سے منڈی چشتیاں میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

عقیدت : حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ اپنی زندگی مبارک میں ہفتہ وار روضہ تاج سرور پر حاضری دیتے رہتے۔

Marfat.com

(۶۵)

حضرت خواجہ نور محمدؒ مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی بہیل تھا۔ مگر آپ کے مرشد پاک نے نور محمدؒ رکھا۔ والد کا نام الّ یا ہندال والدہ کا نام عاقل بی بی تھا۔ آپ قبیلہ جٹ کھرل سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا پیشہ زراعت کرتے اور مویشی چراتے تھے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ رمضان ۱۱۴۲ھ بمطابق ۱۷۲۹ء مقام چوٹالہ جو مہار سے سمت مشرق تین کوس ہے ہوئی۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی ہونہار تھے۔ آپ کی پیدائش رمضان المبارک میں ہوئی آپ نے دن کے وقت اپنی والدہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔ اتفاقاً ان دنوں شیخ احمدؒ کا موضع چوٹالہ گذر ہوا۔ آپ کی دادی نے ادب سے سلام کر کے نومولود کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ بچہ مادرزاد ولی ہے اور احترام رمضان کے دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ دن کے وقت روزہ رکھتا ہے۔ آپ کوئی غم نہ کریں۔ تمہارے گھر کی قسمت اس بچہ کی وجہ سے بدل جائے گی اور یہ اپنے وقت کا روشن چراغ ہوگا۔ اس کی روشنی دور دور تک پھیلی گی۔ اور آپ کی وجہ سے فرمان الٰہی وسنت نبویؐ کا فیض عام جاری ہو گا۔ کیونکہ یہ بچہ بڑا ہو کر بہت ہی بڑا عالم دین ہوگا۔

تعلیم : آپ نے ابتدائی تعلیم مہار میں حافظ مسعودؒ سے قرآن مجید حفظ کیا۔ اس وقت آپ کی عمر آٹھ سال تھی۔ اتفاق سے شیخ احمدؒ اس مکتب میں ایک دن تشریف لائے۔ آپ کو دیکھ کر فرمایا۔ سبحان اللہ ایک وقت وہ بھی آئے گا۔ کہ اس بچے کے در پر بادشاہ جبیں سائی اپنا فخر سمجھیں گے۔ حافظ مسعودؒ نے تعجب اور مذاق کے لہجے

Marfat.com

ہیں فرمایا۔ سبحان اللہ اس زمانے میں ایسے اولیاء کامل بھی ہیں۔ کہ ہندال جٹ کے بیٹے کو جس کے سر پر گنج بھی ہے کہتے ہیں کہ بادشاہ اس کے در پر سر جھکائیں گے۔

آپ نے اس جگہ سے تعلیم حاصل کر کے پھر آپ موضع بڈھیراں تشریف لائے اور تعلیم حاصل کی۔ اور موضع بہلانہ شیخ احمد کھوکھرؒ سے بھی تعلیم حاصل کی۔ پھر آپ ڈیرہ غازی خاں تشریف لائے اور وہاں سے شرح مُلّاں جامی تک تعلیم حاصل کی۔

لاہور : پھر آپ ڈیرہ غازی خاں سے لاہور تشریف لائے وہاں تکلیفیں اٹھا کر علم حاصل کیا۔

دہلی : پھر آپ لاہور سے دہلی تشریف لائے اور نواب غازی الدینؒ کے مدرسے حضرت حافظ برخوردار جیؒ سے تعلیم حاصل کی حضرت حافظ برخوردار جیؒ سلسلہ چشتیہ میں بیعت تھے آپ پر نہائت شفقت فرماتے۔ اتفاق سے حافظ جیؒ کو ایک ضروری کام کی وجہ سے وطن جانا پڑا۔ آپ ان کی جدائی میں مغموم رہنے لگے۔

ملاقات : شیخ محمد صالحؒ نے فرمایا آپ مغموم نہ ہوں۔ ایک بہت بڑے عالم دین دکن سے تشریف لائے ہیں۔ ان کا ارشاد ہے۔ کہ اگر کوئی علم حاصل کرنے کا طالب ہے تو میں اس کو تعلیم دوں گا۔ چنانچہ آپ ہمراہ حافظ محمد صالحؒ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر مولانا فخرالدین فخر جہاںؒ گھر پر نہ تھے واپس آ گئے۔ دوسرے دن خود اکیلے حاضر خدمت ہوئے۔ اور ہچکچاتے ہوئے حویلی کے اندر داخل ہوئے۔ حضرت مولانا فخرالدینؒ موجود تھے۔ اور گاؤ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اس وقت ان کی عجیب کیفیت تھی۔ جب ان کی نظر آپ پر پڑی تو انہوں نے اپنے پاس بٹھا لیا اور آپ کو گلے لگایا۔ پھر پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو؟ آپ نے جواب دیا پاکپٹن کے قرب جوار کے رہنے والا ہوں حضرت مولانا نے پوچھا کہ بابا جیؒ کی اولاد سے ہو؟ آپ نے عرض کی نہیں، پھر پوچھا میرے پاس کس غرض کے لیے آئے ہو۔ آپ نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ تعلیم دیتے ہیں۔ علم کی کشش

Marfat.com

مجھے آپ کی خدمت میں کھینچ کر لائی ہے۔ مولانا فخر الدین فخر جہاںؒ نے پوچھا پہلے کس سے پڑھتے رہے ہو؟ عرض کیا میاں برخوردار جیؒ سے تعلیم حاصل کرتا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آج کل پڑھانا موقوف کر رکھا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ تم میاں برخوردار جیؒ ہی سے پڑھو۔ آپ نے فرمایا کہ ان میں اور مجھ میں بہت فاصلہ ہے۔ میرا آمد و رفت میں سارا وقت ضائع ہوگا۔ پھر حضرت مولاناؒ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ خیر اگر تمہاری یہی مرضی ہے۔ تو ہم سے پڑھ لیا کرو۔

مولانا فخر الدینؒ : اس کے بعد آپ نے مولانا فخر الدین فخر جہاںؒ سے تعلیم شروع کی چند دن کے بعد آپ کو محسوس ہوا۔ کہ اب جس استاد کی خدمت میں آئے ہیں۔ علم میں مثل سمندر ہیں۔ آپ نے مولاناؒ سے کئی کتابیں پڑھیں۔ آخر حضرت مولانا فخر الدین فخر جہاںؒ نے فرمایا۔ کہ تم علم ظاہری کو ختم کرو جتنا پڑھ لیا ہے تمہارے لیے کافی ہے۔

بیعت : آپ نے بعمر ۲۳ سال ۱۱۶۵ھ بمطابق ۱۷۵۱ء حضرت مولانا فخر الدینؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ حضرت مولاناؒ کے پہلے مرید ہیں۔ آپ نے سلسلہ چشتیہ نظامیہ کو غیر معمولی شہرت بخشی۔ بیعت کے کچھ عرصہ بعد باجازت وطن واپس ہوئے پہلے آپ نے پاکپٹن میں حاضری دی۔ آپ مرشد پاک کے حکم سے مہار میں درویشانہ لباس میں پہنچے۔ سب سے پہلے اپنے استاد مکرم حافظ محمد مسعودؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے آپ کی والدہ کو اطلاع دی کہ ایک درویش دہلی سے آیا ہے۔ تم بھی اپنے بیٹے کی خیریت اس سے جا کر پوچھو! آپ کی والدہ ماجدہ نقاب ڈال کر حضرت حافظ محمد مسعودؒ کے پاس آئیں۔ اور اپنے لڑکے کی خیریت پوچھنے لگی۔ حافظ محمد مسعودؒ مسکرائے سعادت مند بیٹا اٹھا اور اپنی والدہ کی قدم بوسی کی۔ جب تک آپ مہار میں رہے تمام وقت مسجد میں مراقبہ میں گذارا۔ آپ کے والدین مہار میں آکر مقیم ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اولاد نیک عطاء فرمائے۔ خود والدین اگر نیک خو و خصال ہوں گے اور کسب

Marfat.com

حلال کریں گے اور اولاد کو حلال روزی کھلائیں گے۔ تو یقیناً اولاد بھی نیک ہو گی۔ والدین کے ذمہ فرض ہے کہ اپنی اولاد کو تعلیم شریعت دلوائیں۔ اس تعلیم سے روحانیت پھلتی پھولتی ہے اور آگے جاری رہتی ہے۔ انگریزی تعلیم سے اولاد آزاد نافرمان بے ادب وگستاخ ہو گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تعلیم انگریزی اچھی نہیں ہے۔ یہ تعلیم دور جدید کے تقاضے پوری کرتی ہے۔ ہماری اولادیں تعلیم شریعت سے ناواقف ہیں۔ والدین کی کوتاہی ہے جنہوں نے اپنی اولاد کو اس تعلیم سے محروم رکھا۔ فرمان الٰہی ہے:

وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا

اولاد کے لیے حکم ہے جنت ماں کے قدموں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دے۔ ایک دن حافظ محمد مسعودؒ کے دوست حافظ شرف الدین نے آپ سے پوچھا کہ آپ دہلی میں کافی عرصہ رہ کر آئے ہو کچھ علم حاصل بھی کیا یا ویسے ہی واپس آ گئے ہو۔ آپ نے فرمایا دہلی میں ایک صاحبزادے دکن سے تشریف لائے تھے۔ میں ان کی خدمت میں رہا۔ اور ان کی دیگچیاں چاٹتا رہا ہوں۔ حافظ شرف الدین نے افسوس سے کہا کہ تم نے عمر دیگچیوں چاٹنے میں گذار دی۔ مولوی احمد یار مولوی محمد صالح۔ مولوی اسد اللہ فارغ التحصیل ہو کر آ گئے ہیں۔

پاکپٹن: آٹھ دن بعد آپ اپنے پیر و مرشد کے پاس پاکپٹن میں حاضر ہوئے جب کوئی حضرت مولانا فخر الدینؒ کے پاس مرید ہونے کے لیے آتا اس کو خواجہ نور محمدؒ کی خدمت میں بھیجتے۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

دوبارہ: بابا جی شکر گنجؒ کے عرس کے بعد حضرت مولانا فخر الدینؒ پاکپٹن میں رہے۔ اور آپ اپنے مرشد پاک کے حکم سے مہار میں رہے۔ دو ماہ بعد آپ کے استاد اور بھائی ملک سلطان و برہان اور آپ کے چچا لکھمیر پاکپٹن آئے۔ اور مولانا فخر الدینؒ

Marfat.com

کے دست حق پرست پر بیعت کر کے فیض حاصل کیا۔

دہلی : پھر آپ اپنے مرشد پاک کے ہمراہ دہلی واپس ہوئے۔ایک روز حضرت مولانا سیّد فخر الدینؒ نے فرمایا۔ اے نور محمدؒ! جو نور اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا کیا ہے۔اس نور سے مخلوق خدا تم سے منور ہو گی۔ خرقہ خلافت عطا فرما کر حکم دیا کہ اپنے وطن مہار میں رہ کر رشد و ہدایت کا چراغ روشن کریں۔ آپ بحکم مرشد پاک مہار تشریف لے آئے اور اپنا کام شروع کیا آپ کے مرشد کا شعر

تن مٹکے چیر ناسرت بلوؤں ہار
لکھن لے گیا پنجابی، چھاچھ پیو سنسار

غم : آپ کے مرشد پاک انتقال کر گئے۔آپ کا خلیفہ اکمل خواجہ نور محمدؒ ناروال والے بھی انتقال کر گئے آپ نے دونوں کا بہت غم کیا۔

وفات : آپ کا ۳، ذوالحجہ ۱۲۰۵ھ طویل علالت کے بعد انتقال ہوا۔آپ کا مزار مہار چشتیاں میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

اولاد : شیخ نور الصمدؒ وفات (شہید) ۱۲۰۶ھ۔شیخ نور محمدؒ وفات ۱۲۲۴ھ۔ شیخ نور الحسنؒ وفات ۱۲۸۰ھ۔زینب بی بیؒ۔ صاحب بی بیؒ۔

خلفاء : خلفاء تعداد کثیر تھی۔خواجہ شاہ سلیمان تونسویؒ۔خواجہ نور محمدؒ ناروالہؒ قاضی عاقل محمد مٹھن کوٹؒ۔خواجہ حافظ محمد جمال ملتانیؒ۔قاری عزیز اللہؒ۔ قاضی صبغۃ اللہؒ۔میاں محمد فاضل نیکوکارہؒ۔میاں غلام حسن بھٹیؒ۔مولانا فخر جہاںؒ رحمۃ اللہ علیہم

Marfat.com

(۶۶)

حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد سلیمان تھا والد ماجد کا نام زکریا بن عبدالوہاب قوم افغان قبیلہ جعفر ہے جس کو رمدانی بھی کہتے ہیں۔ رحیم داد خاں جعفر کی اولاد سے ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی بی بی زلیخا تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت وطن مالوف موضع گڑگوچی ہے جو کوہ درگ یہ پہاڑ تونسہ شریف مغرب تیس کوس ہے۔

بتاریخ : سنہ ۱۱۷۴ھ بمطابق سنہ ۱۷۶۹ء میں ہوئی۔ تاریخ ولادت وسن درجہ نہیں ہے صرف سن انتقال سنہ ۱۲۶۷ھ بمطابق سنہ ۱۸۵۱ء بعمر ۸۴ سال کے حساب سے لکھی گئی ہے

سلسلہ نسب : خواجہ محمد سلیمان تونسوی بن زکریا بن عبدالوہاب بن عمر خاں بن خان محمد علیہ الرحمہ۔

تعلیم : آپ کی عمر چار سال ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو ملاں محمد یوسف کے سپرد کیا۔ ان سے قرآن مجید کے پندرہ سپارے پڑھے (والد ماجد شیر خوارگی میں وفات پاگئے) آپ نے اپنی ہم قوم حاجی صاحب سے قرآن مجید مکمل کیا اور فارسی کی چند کتابیں پڑھیں۔

بشارت : کوہ درگ میں ایک صاحب کشف وکرامت بزرگ اور موضع گڑگوجی میں رہتے۔ ہم قوم تھے۔ مگر حجام کا کام کرتے تھے۔ یہ بزرگ آپ کے بال بھی سنوارتے اور چوری بھی کھلاتے تھے بچپن کا دور تھا۔ آپ انہیں پتھر مارتے۔ ایک دن ایک شخص نے اس بزرگ کو کہا کہ تمہیں کیا فائدہ ہے کہ انہیں چوری بھی کھلاتے ہو اور بال بھی سنوارتے

Marfat.com

ہو اور ان سے پتھر بھی کھاتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم اس بچے کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہو یہ مقبولان حق و محبوبان خدا سے ہوگا۔ نیز یہ بچہ میرا جنازہ بھی پڑھائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے میری مغفرت کرے گا۔ وہ خاموش ہو گیا۔ آخر وہی ہوا۔ مدّت مدید کے بعد آپ اپنے رفیق خاص خلیفہ محمدؐ باراںؒ کے ساتھ مہار سے وطن واپس آ رہے تھے۔ جب کوہ درگ میں پہنچے وہاں لوگ جمع تھے۔ جنازہ سامنے رکھے ہوئے امام کے منتظر تھے آپ وہاں پہنچے پوچھا کس کا جنازہ ہے۔ جواب ملا کہ یہ وہی شخص ہے جو آپ کو بچپن میں چوری کھلاتا تھا اور آپ کے بال سنوارا کرتا تھا اور آپ سے پتھر کھایا کرتا تھا۔ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور دعا مغفرت بھی کی۔ آپ حاجی صاحبؒ کے زیادہ دیر نہ ٹھہر سکے۔ بلکہ انہوں نے مشورہ دیا کہ تونسہ میں میاں حسن علیؒ سے تعلیم حاصل کریں۔ آپ وہاں گئے اور میاں حسن علیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ مسجد سفید جسے مقامی زبان ملک سنگھڑ کہا جاتا ہے جو تونسہ کے بازار میں ہے۔ میاں حسن علیؒ نہایت شفقت سے پیش آئے۔

تونسہ میں مشقتیں : میاں حسن علیؒ کے مدرسے کا یہ اصول تھا۔ کہ طلباء گداگری کر کے یا مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالتے تھے۔ آپ کو بھی گدائی کا حکم ملا۔ آپ ہچکچاتے ہوئے گداگری کے لیے تشریف لے گئے۔ اتفاق سے آپ ایک ہندو بقال کے ہاں پہنچے۔ اس کی بیوی چوکے میں بیٹھی روٹیاں پکا رہی تھی۔ چوکے سے روٹی اٹھا لائے بقّال نے میاں حسن علیؒ سے شکائت کی۔ میاں حسن علیؒ نے آپ کو بلا کر کہا میاں رو ہیلے یہ تم نے کیا کیا۔ آپ نے جواب دیا۔ آپ نے مجھے مانگنے کا حکم دیا تھا میں وہاں پہنچا۔ بقّال کی بیوی سے روٹی مانگی۔ مگر اس نے روٹی نہ دی تو میں روٹی اٹھا لایا۔ میاں حسن علی آپ کی یہ بات سن کر ہنسے اور فرمایا کہ تم گدائی نہیں جانتے۔ اب تم گدائی کے لیے نہ جانا۔ بلکہ مزدوری کرو؟ تاکہ تمہاری روٹی اور کپڑے کا خرچ نکلے حکم کی تعمیل

Marfat.com

کی اور دو آنے یومیہ کی مزدوری پر لگ گئے۔ لیکن دن بھر آپ ایک پتھر پر بیٹھے رہے جو کوئی آپ کو کام کے لیے کہتا آپ اس کو پتھر مارتے۔ مزدوروں نے تاج خاں سے شکائت کی جس کے تحت تمام مزدور کام کر رہے تھے اس نے کہا کہ اگر یہ کام نہیں کرتے تو ان کو مجبور نہ کرو۔ شام کو تاج خاں نے مزدوری دو آنے دے دی۔ آپ قصبہ منگوٹہ تشریف لائے دو آنے کا آٹا لے کر روٹیاں پکائیں۔ کچھ خود کھائیں باقی فقراء میں تقسیم کر دیں۔ صبح کو استاد جی نے پوچھا کہ مزدوری کے پیسے کہاں ہیں۔ آپ نے کہا۔ میں نے مزدوری کے دو آنے کا آٹا لیا۔ اس کی چودہ روٹیاں تیار ہوئیں کچھ خود کھائیں باقی فقراء کو دے دیں۔

استاد جی نے یہ سُن کر فرمایا۔ اچھا کل مزدوری پر نہ جانا۔ بلکہ میرے گھر سے کھانا کھا لیا کرو آپ نے ان سے پند نامہ عطار گلستان۔ بوستان وغیرہ کتابیں پڑھیں۔

ایک دن آپ موضع سوکڑ جو تونسہ سے جنوب کی جانب دو میل ہے۔ ایک کتاب خریدنے کے لیے گئے۔ وہاں سے واپس آ رہے تھے کہ راستے میں آپ کی میاں نور محمدؒ ناروالہؒ سے ملاقات ہو گئی۔ جس سے آپ کا سابق کوئی تعارف نہ تھا۔ میاں نور محمدؒ نے جب آپ کو دیکھا تو بہت عزت سے پیش آئے۔ اس وقت وہ گھوڑے پر سوار تھے۔ باوجودیکہ وہ ضعیف تھے گھوڑے پر سے اترے، آپ کو گھوڑے پر بٹھا دیا۔ اور خود پیدل چلے۔ میاں نور محمدؒ ناروالہؒ کے مرید میاں احمد کھوکھر کا بیان ہے کہ مجھے یہ دیکھ کر بہت غصّہ آیا کہ میرے مرشد پاک ضعیف ہونے کے باوجود پیدل چل رہے ہیں۔ اور تو جوان گھوڑے پر سوار ہے۔ میں ضبط نہ کر سکا میں نے چپکے سے اپنے مرشد سے کہا کہ قبلۂ عالم! یہ کیا غضب ہے کہ یہ رہلیہ جسم اور قوی بدن تو گھوڑے پر بیٹھا ہوا ہے اور آپ پیدل چل رہے ہیں۔ میرے مرشد پاک نے بڑی غضب ناک نظروں سے مجھے دیکھا، اور غصّے سے فرمایا۔ میرے پاس سے دور ہو جاؤ اور خاموش رہو! تم کو اس سے کیا سروکار ہے میں شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا۔ جب ہم تونسہ پہنچے۔ میرے مرشد پاک تھک کر چارپائی

Marfat.com

پر لیٹ گئے۔ ہم آپ کے پاؤں دبانے لگے۔ مگر میں آپ سے بہت شرمندہ تھا۔ جب لوگ چلے گئے تو آپ نے مجھے بلایا۔ اور نہایت شفقت سے فرمایا کہ تم نے جس عقیدت کا اظہار مجھ سے کیا تھا میں اس سے خوش ہوں ایک مرید کو اپنے مرشد سے ایسی ہی عقیدت ہونی چاہیے۔ لیکن تمہیں اس روہیلے لڑکے کی عظمت و شان معلوم نہیں۔ کچھ وقت کے بعد ایک جہان اس کے نور سے منوّر ہو جائے گا۔ بلکہ تمہاری اولاد اور سارا خاندان اس کا مرید ہو گا۔ چنانچہ میاں نور محمدؒ ناروالہ کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ جب آپ نے خواجہ نور محمدؒ مہارویؒ سے خرقہ خلافت حاصل کر کے تونسہ میں قیام فرمایا۔ تو میاں احمد کھوکھر اس شمع معرفت کے گرد پروانہ وار رہتے تھے اپنی اولاد اور سارے خاندان کو آپ کا مرید کرایا۔

کوٹ مٹھن: میاں حسن علیؒ سے آپ نے چند کتابیں فارسی کی پڑھ کر کوٹ مٹھن تشریف لے آئے اور وہاں خواجہ محمدؒ عاقلؒ کے صاحبزادے قاضی احمدؒ سے عربی کی تعلیم شروع کی وہاں پر آپ نے قطبی پڑھی اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ آپ حد درجہ متبع شریعت تھے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر سختی سے عمل کرتے۔ آپ کسی کو خلاف شریعت کام کرتے دیکھتے تو آپ بے حد رنجیدہ ہوتے۔ بلکہ آپ اس کو تبلیغ فرماتے۔ آپ مٹھن کوٹ میں تعلیم بھی حاصل کرتے اور اردگرد گاؤں میں جا کر تبلیغ بھی فرماتے تھے۔

پیشین گوئی مرشد: میاں عبدالشکور فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا فخرالدین دکنیؒ (دہلوی) نے خواجہ نور محمدؒ مہارویؒ کو فرمایا تھا۔ کہ ایک شہباز کوہستان مغرب سے برآمد ہو گا۔ تمہیں چاہیے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اسے اپنے دام میں لاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی دوسرے کے دام میں چلا جائے۔ یہی شہباز آئندہ ہماری اور تمہاری (روحانی) نعمتوں کا مالک ہو گا۔ اور وہ اپنے زمانے کا سلیمان ہو گا۔ حضرت مولانا فخرالدین فخر جہاں دہلویؒ کی اس پیشین گوئی کے بعد سے قبلہ خواجہ نور محمدؒ مہارویؒ اس شہباز کی تلاش میں اُچ اور مٹھن کوٹ وغیرہ جاتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ خواجہ نور محمدؒ مہارویؒ نے

Marfat.com

اپنے مرید صادق مولوی محمد حسینؒ چنڑ سے فرمایا جو بستی محمد حسین جھنیڑ علاقہ بہاولپور میں رہتے تھے۔ محمد حسینؒ تم جانتے ہو کہ میں ہر سال اس ملک میں کیوں آتا ہوں؟ اس نے عرض کیا کہ قبلہ آپ فرمائیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ایک شہباز کے شکار کے لیے آتا ہوں کہ وہ میرے دام میں پڑے۔ اور مجھے یہ حکم (حضرت مولانا فخرالدینؒ) کا ہے۔ جس کی وجہ سے میں نے تمہارے ملک کا سفر اختیار کیا ہے۔ تم بھی دعا کرو کہ خداوند کریم وہ شہباز میرے دام میں لائے آخر خواجہ نور محمد مہارویؒ کی تلاش و جستجو خواجہ شاہ محمد سلیمانؒ جیسے شہباز کو ان کے دام میں لے کر آئی۔

بیعت: خواجہ نور محمد مہارویؒ اُچ میں تشریف لائے۔ اور خواجہ محمد سلیمانؒ کوٹ مٹھن میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ آپ کے استاد میاں احمد علی جو خواجہ مہارویؒ کے مرید اور خلیفہ بھی تھے۔ اپنے شاگردوں کے ہمراہ جن میں خواجہ محمد سلیمانؒ بھی تھے اپنے مرشد پاک کو ملنے کے لیے اُچ پہنچے۔ مقام اُوچ خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ کی ملاقات خواجہ نور محمد مہارویؒ سے ہوئی۔ خواجہ نور محمد آپ کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے۔ اب وہی شہباز جس کی تلاش تھی۔ دوزانوں باادب بیٹھا ہوا ہے۔ خواجہ نور محمد بار بار آپ کی جانب دیکھتے اور خوش ہوتے اور آپ سے پیار کرتے تھے۔ آخر خواجہ محمد سلیمانؒ نے بیعت کی درخواست دی۔ خواجہ قبلہ نور محمدؒ نے اسے بخوشی قبول فرمایا۔ اور درگاہ حضرت سیّد جلال الدین بخاریؒ میں بیعت کیا۔ اور دو روز بعد خواجہ نور محمد مہارویؒ واپس وطن مہار تشریف لے گئے۔

پہلا حکم مرشد: آپ کو حکم دیا کہ تم پہلے دہلی جا کر حضرت مولانا فخرالدینؒ سے ملاقات کر کے پھر میرے پاس مہار آؤ، چنانچہ آپ نے اس حکم کی تعمیل کی۔ آپ براستہ اجمیر دہلی پہنچے۔

اُچ سے جب خواجہ نور محمدؒ مولوی محمد حسین کی بستی میں پہنچے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ

Marfat.com

مولوی صاحب ہم کو مبارک باد دو، وہ شہباز جس کے شکار کے لیے ہم ہر سال اس ملک میں آتے تھے۔ الحمد للہ اس سال وہ شہباز شہر اُوچ میں ہمارے دام میں پڑ گیا ہے۔ مولوی صاحب نے ان کو مبارک باد اور خواجہ نور محمدؒ مہارویؒ بے حد خوش تھے۔ حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ نے اپنے خاص خلیفہ مولانا نور محمدؒ حاجی پور والےؒ کو بھی اس شہباز کے پکڑنے کا حکم دیا تھا وہ بھی ہر سال ملک سانگھڑ کا سفر کیا کرتے تھے اور اس شہباز کی تلاش میں نکلتے تھے۔ جب خواجہ محمد سلیمانؒ نے خواجہ نور محمد مہارویؒ کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ تو خواجہ نور محمدؒ نے مولانا نور محمدؒ کو لکھا۔ کہ اس سال ہم نے وہ شہباز لاہوتی پکڑ لیا ہے۔ اب تم علاقہ سانگھڑ کو مت جانا۔

دہلی میں حاضری : آپ نے بحکم مرشد پاک ۱۱۹۹ھ بمطابق ۱۷۸۱ء بعمر ۱۶ سال دور دراز سفر کر کے دہلی پہنچے۔ مگر اس وقت حضرت مولانا فخر الدین دہلویؒ تین دن پہلے انتقال فرما چکے تھے۔ خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ مولانا فخر الدینؒ کے مزار پر جو خانقاہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ میں مسجد کے متصل ہے۔ چالیس روز معتکف ہوئے۔

واپسی مہار : آپ دہلی سے مہار واپس تشریف لائے اور اپنے پیر و مرشد کی قدم بوسی کی اور مجاہدوں اور ریاضتوں میں مشغول ہو گئے۔ خواجہ نور محمد مہارویؒ کی خاص الخاص توجہ آپ پر تھی۔

مرشد کی عقیدت : آپ اپنے پیر و مرشد سے غیر معمولی عقیدت و محبت رکھتے تھے اور ہمہ وقت اطاعت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ نے چھ سال اپنے پیر و مرشد کی خدمت کی اور فیض روحانی حاصل کیا۔

خلافت : آپ کو بعمر ۲۳/۲۲ سال خلافت سے سرفراز کیا گیا۔ اور خرقہ خلافت پہنایا گیا۔ اس کے بعد آپ کو حکم دیا کہ تونسہ میں قیام کر کے رُشد ہدایت کی شمع کو روشن کریں۔ آپ نے تونسہ میں قیام فرما کر حکم کی تعمیل کی۔ موضع گڑگوجی میں قیام نہ کرنے کی کئی

Marfat.com

وجوہات تھیں۔ بس آپ نے اپنے مرشد پاک کے حکم کو تسلیم کر کے تونسہ میں قیام فرمایا۔ اطاعت امر ضروری ہوتی ہے۔ ورنہ سب کچھ بے سود ہوتا ہے۔ آپ کے قیام کی وجہ سے تونسہ میں کافی رونق ہوگئی اور آبادی میں اضافہ ہوتا شروع ہوگیا۔ دور دور سے لوگ آکر آباد ہوگئے۔

تونسہ میں لنگر : آپ نے تونسہ میں رشد و ہدایت کی تبلیغ شروع کی۔ دور دور سے طالبان حق عرب و عجم، ہندوستان، خراسان سے لوگ آنے شروع ہوگئے آپ نے لنگر خانے کے قیام کو محسوس کیا۔ اور پیارہ نامی ہندو بقال جو بہت ہی مفلس تھا لنگر خانے کا موذی مقرر کیا۔ اور امور فقراء کا منتظم علی محمدؒ ہوتانی کو اور محاسب برخوردار چاکی کو اور عہدہ منشی صدیق محمدؒ کو دیا۔ لنگر خانے میں قیام کرنے والوں کے لیے لوہار، نیل، دھوبی اور دوسرے پیشے کے لوگوں کو مقرر کیا۔ ایک حکیم صاحب بیماروں کے علاج کے لیے۔ لانگری آخر خدا بخش کو مقرر کیا۔ درویشوں کے لباس اور دواؤں کا انتظام تھا۔ دینی تعلیم کے لیے مدرسہ قائم کیا۔ تمام اخراجات خود برداشت کرتے حتیٰ کہ شادیوں پر جو خرچ ہوتا خود ادا فرماتے۔ تونسہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اب آپ کی تشریف آوری سے وہ ایک قصبہ بنتا جا رہا تھا۔ اور ہر چیز وہاں سے میسّر تھی۔ طالبان حق دور دور سے آتے۔ اور آس پاس کی ریاستوں کے نواب اور جاگیردار آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فخر محسوس کرتے تھے۔ افغانستان کا بادشاہ شاہ شجاع الملک محمود شاہ آپ کی خدمت میں نہایت عقیدت و محبت سے حاضر ہوتا۔ کوئی نواب یا بادشاہ یا جاگیردار گدی پر بیٹھتا تو آپ کے ہاتھ سے پگڑی بندھواتے اور دعا بھی کرواتے۔ دہلی کے علماء کرام نے تونسہ آکر آپ سے بیعت کی۔ آپ کا سب سے پہلا مرید شیخ جمال چشتیؒ ساکن تاج سرور تھے۔

حلیہ مبارک : حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی صورت و شکل حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے مشابہ تھی۔

وفات : آپ کا ۷ صفر ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۱ء بعارضہ زکام عمر ۸۴ سال مقام

Marfat.com

تونسہ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

اولاد : آپ کے تین صاحبزادے ہیں۔ خواجہ گل محمدؒ۔ خواجہ درویش محمدؒ۔ خواجہ درویش محمدؒ۔ خواجہ عبداللہ معصومؒ۔ بی بی آمنہؒ ایک لڑکی تھی۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کثیر ہیں۔ مگر مشہور خلفاء خواجہ گل محمدؒ تونسویؒ (فرزند) خواجہ اللہ بخش تونسویؒ (پوتا) خلیفہ محمدؒ باراں کلاچویؒ۔ مولانا شمس الدین سیالویؒ۔ حافظ سید محمدؒ علی خیر آبادیؒ۔ حاجی نجم الدینؒ۔ مولانا احمدؒ تونسویؒ (مناقب المحبوبین)

سلسلہ طریقت : حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ۔ حضرت خواجہ نور محمدؒ مہارویؒ۔ حضرت مولانا فخر الدین دکنی دہلویؒ۔ حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی۔ حضرت کلیم اللہ شاہؒ۔ خواجہ شیخ یحییٰ مدنیؒ۔ خواجہ شیخ محمدؒ۔ خواجہ شیخ حسن محمدؒ۔ خواجہ جمال الدین جمنؒ۔ خواجہ شیخ محمود راجنؒ۔ شیخ علم الدینؒ۔ شیخ سراج الدینؒ۔ خواجہ کمال الدین علامہ۔ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ۔ خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی الخ۔

شجرۂ نسب خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ

عبدالوہاب بن عمر خاں ابن خان محمدؒ

↓

محمدؒ زکریا خاں

↓

خواجہ شاہ محمدؒ سلیمان	خواجہ محمدؒ یوسف	حلیمہ بی بی زوجہ اسمٰعیل جعفر
پیدائش ۱۱۸۳ھ وفات ۱۲۶۷ھ	عالم شباب میں وفات پائی	

بی بی حواجن زوجہ الیاس جعفر	بی بی فاطمہ زوجہ محمدؒ جعفر	بی بی بائی زوجہ ابراہیم جعفر

(جاری ہے)

Marfat.com

خواجہ شاہ محمدؒ سلیمان

خواجہ گل محمدؒ خاں — پیدائش ۱۲۱۰ھ وفات ۱۲۶۰ھ

خواجہ درویش محمدؒ خاں — پیدائش ۱۲۱۶ھ وفات ۱۲۳۰ھ

خواجہ عبداللہ معصوم خاں — شیر خوارگی میں وفات پائی

خواجہ احمدؒ خاں — بچپن میں وفات پائی

آمنہ بی بی زوجہ عبدالرحمٰن بن ابراہیم

خواجہ اللہ بخش خاں — پیدائش ۱۲۴۱ھ وفات ۱۳۱۹ھ

خواجہ خیر محمدؒ خاں

عائشہ بی بی — فاطمہ بی بی — مریم بی بی

میاں قادر بخش

میاں خیر بخش

خواجہ حافظ محمد موسیٰ — پیدائش ۱۲۶۹ھ وفات ۱۳۲۳ھ

خواجہ حافظ احمد — عالم شباب میں وفات پائی

خواجہ حافظ محمود — وفات ۱۳۴۸ھ

خواجہ محمد حامد — پیدائش ۱۲۹۲ھ وفات ۱۳۵۰ھ

خواجہ غلام زکریا

خواجہ عبداللہ

خواجہ یوسف

خواجہ حافظ سدید الدین — پیدائش ۱۳۱۷ھ وفات ۱۳۷۹ھ (لاولد)

خواجہ خان محمدؒ — پیدائش ۱۳۲۴ھ

خواجہ محمد یوسف

خواجہ حامد حسن — پیدائش ۱۳۵۹ھ وفات ۱۳۸۸ھ

خواجہ خالد حسین — طفولیت میں فوت ہوئے

خواجہ عطاء اللہ مدظلہ العالی — پیدائش ۲۷ نومبر ۱۹۴۷ء

Marfat.com

حضرت قبلہ خواجہ عطاء اللہ مدظلہ العالی اس وقت جوان ہیں۔ اور اپنے والد بزرگوار خواجہ قبلہ خان محمدؒ مدظلہ العالی کے زیر نگرانی تربیت دینی و روحانی کی منازل طے کر رہے ہیں۔ خداوند قدوس اپنی خاص رحمت سے انہیں مدارج اعلیٰ عطا فرماوے تاکہ ان کے آباؤ اجداد کا نام روشن رہے۔ خداوند قدوس اپنے خاص کرم سے اس چشمہ فیض کو جاری و ساری رکھے آمین۔ ؎

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں — راہ دکھائیں کسے ؟ رہرو منزل ہی نہیں
کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں — ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

(اقبالؒ)

(۶۷)

حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی اللہ بخشؒ اور والد گرامی کا نام خواجہ گل محمدؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۴۱ھ مقام تونسہ میں ہوئی۔

بچپن : آپ کو بچپن ہی سے کھیل کود سے نفرت تھی۔ آپ ہونہار تھے۔ اور پیشانی مبارک میں نور ولائت چمکتا تھا۔ آپ کو تعلیم دین کی طرف رغبت تھی۔ چنانچہ آپ نے چھوٹی عمر میں ہی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ آخر آپ ایک جید عالم دین ہو گئے نیک اولاد بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے ایک بڑا انعام ہے۔

بیعت : آپ نے اپنے دادا جان خواجہ محمد سلیمان شاہ تونسویؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور سلوک کی منزلیں طے کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ میں داخل ہوئے۔

Marfat.com

سلسلہ نسب : حضرت خواجہ اللہ بخش ؒ بن خواجہ گل محمدؒ بن خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ بن محمد زکریاؒ بن عبدالوہاب بن عمر خاں بن خان محمدؒ۔

سلسلہ طریقت : حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ۔ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ۔ حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ۔ حضرت محب النبی مولانا فخرالدین دکنی دہلویؒ حضرت شیخ نظام اورنگ آبادیؒ۔ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ۔ حضرت خواجہ شیخ یحییٰ مدنی رحمۃ اللہ علیہم الخ۔

حکم مرشد پاک : حضرت شاہ محمد سلیمان تونسویؒ نے اپنے وصال سے کافی عرصہ پہلے آپ کو اپنی دلائل الخیرات عطا فرمادی۔ اور حکم دیا تھا کہ اب مجھ سے نہیں پڑھی جاتی۔ میری جانب سے تم پڑھا کرو۔ اور بیعت کی اجازت فرمائی۔ خواجہ محمد سلیمانؒ آپ سے بے حد محبت فرمایا کرتے تھے اور آپ پر خاص الخاص نظر کرم فرماتے۔ اور روحانیت وسلوک کی منزلوں سے آگاہ فرماتے۔ آپ کو سخت مجاہدوں کے بغیر ہی انہوں نے مالا مال کر دیا تھا۔

سفر ہندوستان : آپ نے سنہ ۱۲۷۰ھ میں بمعہ مریدوں کے پہلے خواجہ نور محمد مہارویؒ منڈی چشتیاں میں صاحبزدگان سے ملاقات کی اور درگاہ پر حاضری دی۔ پھر براستہ بیکانیر اجمیر وہاں خواجہ اجمیریؒ کی درگاہ پر حاضری دی اور دس روز قیام فرمایا۔ براستہ جے پور وہاں سے دہلی خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور مولانا فخرالدین دہلویؒ کی درگاہ پر حاضری دی اور چار روز قیام کیا۔ وہاں تمام مزارات پر حاضری دی۔ دہلی کے بادشاہ ابوالمظفر سراج الدین بہادر شاہ ظفر کو خبر پہنچی تو ہاتھی پر سوار ہو کر بڑے اشتیاق سے زیارت و قدم بوسی کے لیے آیا۔ جب آپ کو خبر ہوئی۔ تو آپ دوسرے راستہ سے صحراء کی طرف نکل گئے۔ کیونکہ آپ بڑے آدمیوں امیروں اور نوابوں و بادشاہوں کی صحبت سے اجتناب فرماتے تھے۔ آخر لوگ منت سماجت کر کے لائے

Marfat.com

تب بادشاہ نے قدم بوسی کی۔ ہر مقام پر لوگ آپ کے مرید ہوئے۔ دہلی میں بہت لوگ آپ کے مرید ہوئے بلکہ شاہی خاندان کے لوگ بھی بیعت ہوئے۔ آپ بے حد متبع شریعت تھے ہر کام میں شریعت کو مقدم رکھتے تھے۔

واپسی : آپ براستہ ہانسی وسرسہ ومہار (چشتیاں) واپس تونسہ شریف پہنچے۔ ہر مقام پر زیارت کی اور لوگوں کو مرید کیا۔

سجادگی : مرشد پاک خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ کے وصال کے بعد آپ کو سجادہ مسند پر بٹھایا گیا۔ مرشد پاک کا کرتہ اور ٹوپی اور روئی دار ٹوپ پہنایا گیا۔ پھر میاں غلام نظام الدینؒ نے سبز پگڑی اپنے ہاتھ سے باندھی۔ پھر درگاہ اجمیر شریف کی پگڑی۔ اور خواجہ بختیار کاکیؒ اور بابا فرید گنج شکرؒ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی اعزازی دستاریں باندھی گئیں اور آپ رونق افروز تخت سلیمانی ہوئے۔

وفات : آپ کا ۲۹ رجمادی الاول ۱۳۱۹ھ بوقت نماز فجر کلمہ طیبہ پڑھتے پڑھتے واصل الی اللہ ہو گئے۔

اولاد : آپ کے تین فرزند تھے۔ خواجہ حافظ محمد موسیٰؒ۔ خواجہ حافظ احمدؒ۔ خواجہ حافظ محمودؒ۔

خلفاء : آپ کے خلفاء اور مرید بہت تھے۔ (مناقب المحبوبین)

(۶۸)

امیر ملّت الحاج حافظ سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
محدّث علی پوری

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد جماعت علی شاہ امیر ملت محدّث علی پوری القاب۔ والد گرامی کا نام سیّد عبدالکریم شاہ تھا۔

Marfat.com

پیدائش : آپ کی ولادت ۱۸۴۵ء علی پور سیّداں میں ہوئی۔ آپ کا نام جماعت علی شاہ رکھا گیا۔ آپ بہت ہی حسین وجمیل تھے اور پیشانی مبارک میں روحانیت اور فیاضی کے اثرات نمایاں تھے۔

حالات : آپ کے آباؤ اجداد میں سے سید محمدؒ سعید شاہ شیرازی بانی علی پور سیداں شہنشاہ اکبر کے عہد سے پہلے شیراز سے ہندوستان تشریف لائے اور موضع علی پور سیّداں کی بنیاد رکھی اس موضع کا پہلا نام سعید آباد تھا کچھ عرصہ بعد یہ موضع کسی وجہ سے غیر آباد ہوگیا پھر حضرت سید علی اکبر شاہ نے دوبارہ آباد کیا اور نام علی پور سیّداں رکھا۔ آپ کے والد ماجد نہایت ہی متقی پرہیزگار صوم وصلوٰۃ کے پابند عابد اور زاہد تھے اور والدہ ماجدہ عابدہ زاہدہ غریب پرور۔ بیواؤں، یتیموں اور حاجتمندوں کے سروں پر دست شفقت رکھنے والی اور بہت ہی فیاض صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گذار شب بیدار، مجسمہ عفت باحیا اور مستجاب الدعا تھیں۔

تعلیم : آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ عربی اور فارسی کی ابتدائی کتابیں مولانا عبدالرشیدؒ سے پڑھیں آپ بہت ہی ذہین تھے جو پڑھتے ازبر فرما لیتے تھے۔ اور مولانا عبدالوہاب امرتسریؒ، مولانا فضل حق خیرآبادیؒ، مولانا عبدالحق الہ بادی مہاجر مکیؒ، مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادیؒ اور مولانا عمر ضیاء الدین شیخ الحدیث استنبولؒ، مولانا محمد علیؒ اور مولانا احمد حسن کانپوریؒ سے علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ مولانا فیض الحسن سہارنپوریؒ سے مولوی عالم اور مولوی فاضل کا کورس پڑھا۔ مفتی محمد عبداللہ ٹونکیؒ سے جو اورنٹیل کالج لاہور کے پروفیسر تھے۔ مزید استفادہ حاصل کیا۔

ادب : آپ بچپن میں باادب تھے والدین اور استاد گرامی صاحبان کا دل سے اور پوری عقیدت سے احترام وادب کرتے رہے۔ آپ کے اساتذہ کرام ادب کی وجہ

Marfat.com

سے آپ کو شفقت سے تعلیم دیتے رہے اگر استاد گرامی شفیق ہو تو علم کی منزل جلدی طے ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے آپ ہر جماعت میں اوّل پوزیشن حاصل کرتے رہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں آپ علّامۃ الدہر ہو گئے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ جو کچھ علم کی دولت مجھے نصیب ہوئی ہے وہ والدین اور اساتذہ کرام کے ادب کرنے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ طالب علموں کے لیے آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ادب کا زینہ پہلا والدین ہیں۔ والدین کا ادب فرض سمجھ کر کیا کرو ؟ اگر والدین خوش ہیں تو ہر منزل کامیابی کامرانی سے طے ہوں گی۔ "با ادب بامراد" پھر استاتذہ کرام کا عقیدت سے احترام کرو کیونکہ یہ بھی روحانی والدین ہیں۔ ہر کام میں ادب کو مقدم رکھو اس میں کامرانی کامیابی ہے ورنہ دنیا اور آخرت میں خسران ہے .....

آپ بچپن میں ہی قلیل غذا استعمال کرتے دوران تعلیم باہر جایا کرکیسوئی سے یاد الٰہی میں مشغول رہتے بعض دفعہ دوران تعلیم آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہو جایا کرتی تھی آپ کے اساتذہ کرام فرمایا کرتے تھے کہ یہ سید زادہ بڑا ہو کر بڑے بڑے کام سرانجام دے گا اور اس کے فیض سے دور دور تک لوگ مستفیض ہوں گے اور آپ کے اساتذہ گرامی آپ کے لیے دعا گو رہتے کہ یا الٰہی اس کو اپنے بندوں میں شمار فرما۔ والدین اور اساتذہ کرام کی دعاؤں سے آپ امیر ملت محدّث علی پوری کے نام سے مشہور ہوئے

شادی : آپ کی شادی نہایت معزز خاندان سادات میں ہوئی۔ آپ کی زوجہ محترمہ بہت ہی متقی، فیاض، شب بیدار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مجسمہ خشیت الٰہی، صبر و رضا کی پیکر عابدہ اور زاہدہ تھیں۔

سلسلہ نسب : امیر ملت حضرت الحاج حافظ سیّد جماعت علی شاہ محدّث علی پوری بن حضرت سید عبدالکریم شاہ اس کے بعد کئی واسطوں کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

Marfat.com

بیعت : آپ نے حضرت خواجہ فقیر محمدؒ چوراہی علیہ الرحمۃ کے دست مبارک پر بیعت کر کے چند دنوں کے بعد خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی اور روحانیت میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہو کر اس سلسلہ کو غیر معمولی شہرت بخشی۔

سلسلہ طریقت : حضرت الحاج حافظ سید جماعت علی شاہ محدّث علی پوریؒ۔ حضرت خواجہ فقیر محمدؒ چوراہیؒ۔ حضرت خواجہ نور محمدؒ خاںؒ۔ حضرت خواجہ محمدؒ فیض اللہ خاںؒ حضرت خواجہ محمدؒ عیسیٰ ولیؒ۔ حضرت سیّد حافظ محمدؒ جمال اللہ رامپوریؒ۔ حضرت خواجہ محمدؒ اشرف مدنیؒ۔ حضرت خواجہ محمدؒ زبیر سرہندیؒ۔ حضرت خواجہ حجۃ اللہ سرہندیؒ۔ حضرت خواجہ محمدؒ معصوم سرہندیؒ۔ حضرت امام ربانی شیخ احمدؒ سرہندی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین الخ

رشد و ہدائت : آپ نے اپنے گاؤں میں سلسلہ تبلیغ شروع کیا اور دور و دراز علاقوں میں تبلیغی دورے کئے۔ آپ کے دست مبارک پر سینکڑوں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ آپ نے کئی جگہ مساجد و مدارس اور کنوئیں بنوائے آپ تمام عمر تبلیغ اسلام میں پوری تندہی سے کوشاں رہے۔

۱۹۲۳ء میں جب شدھی کی تحریک اٹھی جس کا مقصد مسلمانوں کو مرتد بنانا تھا تو آپ نے اس تحریک کی مخالفت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس فتنے کی سرکوبی کے لیے مہم شروع کی۔

آپ نے ہر قومی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جب عثمانی عبدالحمید نے حجاز ریلوے لائن کی تعمیر کے سلسلے میں مسلمانان عالم سے چندہ مانگا تو آپ نے چھ لاکھ روپے کی رقم اپنی اور اپنے متوسلین کی جانب بھجوائی۔ سلطان نے آپ کو "عمدہ الاماثل والافاضل" کے خطاب سے نوازا۔

علی گڑھ یونیورسٹی کے لیے چندہ اکٹھا کرنے کی مہم شروع کی گئی تو آپ نے تین لاکھ روپے کی رقم اس فنڈ میں جمع کرائی اور بعد میں بھی تعاون فرماتے رہے۔

Marfat.com

تحریک خلافت میں بھی آپ نے ہر طرح کی خدمات انجام دیں۔ خلافت فنڈ میں لاکھوں روپے چندہ دیا۔

مسجد : علی پور سیّداں میں آپ نے چھ لاکھ روپے کے صرف کثیر سے ایک نہائت ہی خوبصورت مسجد بنوائی جو قابل دید ہے۔

آپ کے عقیدت مندوں کا پاک و ہند میں جال بچھا ہوا ہے۔ سعودی عرب۔ افغانستان۔ برما وغیرہ بلکہ عرب و عجم میں عقیدت مند موجود ہیں۔ آپ تعصب کے خلاف، لوگوں میں بے حد مقبول مستجاب الدعا تھے۔

حج : آپ ہر سال حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے جاتے اور زیادہ وقت مدینہ طیبہ میں گذارتے آپ کو وہاں کی ہر چیز سے عقیدت تھی وہاں کے پرند چرند حیوانوں اور جانوروں تک سے پیار تھا۔ آپ عاشق رسول فنا فی الرسول تھے اور عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے رگ و پے میں بسا ہوا تھا۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سنتے ہی آپ کی آنکھیں پرنم ہو جایا کرتی تھیں اور طبیعت میں وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

حضرت مولانا سیّد محمد داؤد غزنوی مرکزی امیر جمعیت اہلحدیث مغربی پاکستان نے آپ کے بارے میں ایک واقعہ لکھا ہے۔ جو انہوں نے بچشم خود دیکھا تھا۔

واقعہ : ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں باب السلام کے نزدیک چند کتے لیٹے ہوئے تھے۔ ایک ناسمجھ نے جاتے جاتے ایک کتے کو لاٹھی ماری۔ کتا لنگڑاتا اور چیختا چلاتا جا رہا کہ اچانک آپ وہاں تشریف لائے۔ جب حقیقتِ حال معلوم ہوئی تو کتے کو پاس بٹھا اور اس شخص سے کہا ظالم تو نے یہ نہ دیکھا کہ مدینہ طیبہ کا کتا ہے پھر اپنا عمامہ پھاڑ کر کتے کی زخمی ٹانگ پر پٹی باندھی اور بازار سے کھانا منگوا کر اسے کھلایا۔

تحریک : تحریک پاکستان میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مسلم لیگ

Marfat.com

نظریہ پاکستان کی حمائت کی قائداعظم کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا قیام پاکستان کے بعد آپ اسلامی آئین کے نفاذ کے لیے کوشش کرتے رہے۔ آپ جگہ جگہ جلسوں اور یادداشتوں کے ذریعے حکومت کو اسلامی آئین کے نفاذ کا وعدہ یاد دلاتے رہے۔

۱۹۴۶ء کے انتخاب میں آپ نے ہندوستان بھر کے دورے کئے اور ہر شخص تک یہ پیغام پہنچایا کہ صرف مسلم لیگ کو ووٹ دو۔"

تبلیغ: آپ گھر سے کئی کئی ماہ تبلیغ اسلامی میں گذار دیتے آپ جہاں بھی جاتے نماز روزہ اور شرعی احکام کے متعلق لوگوں کو نصیحت فرماتے اور غیر اسلامی رسموں اور رواجوں سے منع فرماتے۔ آپ ترک تصوف ترک دنیا نہ تھے۔ آپ اچھا کھاتے اور صاف ستھرا لباس پہنتے اور دینی کاموں میں شریعت حقہ کے مطابق عمل پیرا ہوتا۔

پیشین گوئی: آپ نے لاہور کے ایک جلسہ عام میں مرزا غلام احمد قادیانی کو مباہلہ کی دعوت دی اور ۲۴ گھنٹے کی مہلت دے کر اس کے لیے اذیت ناک موت کی پیشن گوئی فرمائی۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ اگلے دن ۲۶ رمئی سنہ ۱۹۴۰ء کو مرزا غلام احمد قادیانی سخت کرب کے عالم میں موت سے ہم کنار ہوا۔

مدرسہ: آپ نے علی پور سیداں سنہ ۱۹۱۶ء میں مدرسہ نقشبندیہ قائم کیا تھا۔ جو آج تک حضرت کے خلف اکبر الحاج حافظ سید مولانا محمد حسین شاہ صاحب عالم و فاضل بزرگ تھے ابتدائی سجادگی کے زمانے تک مدرسہ کے مہتمم رہے۔ اساتذہ و طلبہ کے قیام و طعام کا انتظام اور دوسرے تمام انتظامات اب بھی وجود ہیں ہے یہ مدرسہ پہلے ایک حویلی میں تھا پھر مسجد نوری کے ملحق نئی عمارت میں منتقل ہو گیا اب یہ بھی عمارت پرانی ہو گئی ہے اب نئی اور عمارت تعمیر ہو چکی ہے۔

لائبریری: اس مدرسہ میں ایک عظیم الشان لائبریری بھی ہے جس میں قیمتی اور نایاب کتب جن کی تعداد ہزاروں ہے موجود ہیں اور قلمی نسخے سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔

Marfat.com

لنگر: آپ نے گاؤں میں لنگر جاری کیا اور اس میں مہمانوں طالبان حق کے لیے عمدہ عمدہ کھانے تیار ہوتے۔ آج بھی یہ لنگر جاری ہے ہر آنے والوں کو دو وقت عمدہ کھانا ملتا ہے۔

نماز: آپ کا ارشاد ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ ہر دکھ تکلیف کا مداوا ہے روح کی غذا ہے۔ دین کا ستون ہے۔ جنت کی کنجی ہے۔ قبر اور حشر میں ساتھی ہے۔ محشر کے روز لازمی پہلا پرچہ ہے۔ بے نماز مسلمانوں کی صف سے باہر ہے۔ بے نماز جنت کی خوشبو سے محروم ہے۔ بے نماز کا حشر فرعون نمرود کے ساتھ ہوگا۔ نماز چھوڑنا کفر ہے بے نماز کی ہر نیکی نامقبول ہے ناکام ہے۔ آپ میں خصوصیت تھی اگر کوئی مرید ہونے کے لیے آتا تو آپ اس کو ارشاد فرماتے کہ پہلے نمازی بنو پھر مرید ہونا آپ بے نماز کو ہرگز ہرگز مرید نہ کرتے۔ بلکہ بے نماز کے ہاتھ سے کوئی چیز نہ پکڑتے تھے۔ آپ کی کرامات بے شمار ہیں بلکہ آپ مجسمہ کرامات، بلند کردار، بلند اخلاق اور اخلاص کا مجسمہ تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک پر وجاہت بارعب تھا ہر دیکھنے والے کی آنکھیں پرنم ہو جاتی تھیں۔

مولوی غلام جیلانی نقشبندی صاحب چک ۳۳۰ ج ب سیوال ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ عمر تقریباً ۹۸ سال ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ تشریف لاتے تو آپ کا مقام لطیف ہائی سکول میں ہوتا۔ حالانکہ آپ کے مرید یہاں رہائش رکھتے تھے۔ مگر آپ کسی مرید کے گھر کی بجائے کسی کھلی جگہ میں قیام کرنا پسند فرماتے اور مریدوں کے گھروں میں اقامت پذیر ہونے سے ہمیشہ پرہیز کرتے رہے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ ہمارا مشن تبلیغی ہے۔ مریدوں کے گھروں میں رہ کر تبلیغ ناممکن ہے کیونکہ اس جگہ پر ہر شخص نہیں آسکتا۔ اسی لیے آپ ایسی جگہ میں قیام کرنے کو پسند فرماتے جہاں ہر شخص ہر مذہب کے لوگ بلا تامل آجا سکیں۔ آپ کی تشریف آوری پر ارد گرد چکوک کے لوگ کثرت سے آپ کے پاس آتے اور ارشادات عالیہ سن کر فیض یاب ہوتے۔ غیر مسلم اسلام میں داخل ہوتے

Marfat.com

اور نمازی لوگ حلقہ ارادت میں داخل ہوتے۔ آپ بہت ہی فیاض اور مستجاب الدعا تھے۔ میاں محمد عبداللہ ٹھیکیدار چمڑہ منڈی مرحوم عقیدت مندوں میں سے تھا۔ آپ کی مجلس میں عشق نبویؐ کی نعتیں ذوق شوق سے جھوم جھوم کر پڑھا کرتے تھے۔ آپ کو اور حاضرین کو محفوظ کرتے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میری موجودگی میں ایک شخص بیعت ہونے کے لیے حاضر ہوا آپ نے پوچھا کہ نماز پنجگانہ ادا کرتے ہو جواب نفی میں ملا۔ آپ نے نماز کے فوائد اور طریقہ سے آگاہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پہلے پانچ وقت نماز پابندی سے باجماعت پڑھا کرو۔ پھر کچھ عرصہ بعد اس کا امتحان لیتے اگر وہ پنجگانہ نماز باجماعت کا پابند ہو چکا ہے تب اس کو اپنا مرید کرتے۔ بے نماز سے کوئی چیز نہ پکڑتے آپ فرماتے کہ نمازی بنو اس میں نجات کامرانی کامیابی ہے۔ حقہ نوشی سے بھی نفرت کرتے آپ فرماتے کہ جس کے منہ سے بدبو آتی ہو وہ درود پاک نہیں پڑھ سکتا۔ نماز اور دعا میں درود شریف پڑھنا لازمی ہے۔ اکثر آپ یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

ہزار بار بشویم بدہن مشک و گلاب :: چوں گفتن محمدؐ کمال بے ادبیست

بیان کے وقت مولوی غلام جیلانی صاحب کی دونوں آنکھیں پرنم تھیں۔ اس مجلس میں خود موجود تھے۔ بقید حیات ہیں۔ با اخلاق صوم وصلوٰۃ کے پابند اور صحت مند ہیں۔ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ستھ پینسٹھ سال کی عمر ہو گی۔ خوش الحان واعظ شیریں بیان، اور صحت قابل رشک ہے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ سے صرف ایک میل پر رہائش رکھتے ہیں۔ اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے حلقہ ارادت میں سے ہیں۔

منزل : آپ کی منزل فنا فی الرسول تھی۔ روحانیت میں اوّل منزل فنا فی الشیخ ہے۔ دوسری منزل فنا فی الوجود ہے۔ تیسری منزل فنا فی الرسول ہے اور آخری منزل فنا فی اللہ ہے۔ چاروں منزلوں کا راز نفی اثبات میں ہے۔ لا الٰہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ۔ "اسم اعظم اللہ" "بسم اللہ"

Marfat.com

تبلیغ : آپ نے ساری زندگی احیائے دین کے لیے وقف کر دی تبلیغی دورے فرماتے اور اسلام کی ترویج کے لیے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ایسی شخصیت خال خال پیدا ہوتی ہے اور ہر مکتبہ فکر کے لوگوں سے گہرے تعلقات رکھتے آپ میں تعصب بالکل نہ تھا اور فرقہ پرستی سے اجتناب فرماتے۔ آپ بلند اخلاق، فیاض، امیر ملّت، محدّث علّامۃ الدہر اور داعی متبع شریعت، بدعتوں سے اجتناب، رسم و رواج کے خلاف تھے۔ جس طرح آپ علم میں مثل سمندر تھے اسی طرح روحانیت میں بھی تھے۔ ہر کام میں بلکہ معمولی معمولی کام میں شریعت محمدی خیر الانام کو مقدّم رکھتے تھے۔ خلاف شرع کوئی کام برداشت نہ کرتے تھے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ ہمارا سلسلہ نقشبندی ہے اور اس سلسلہ کے سالار اعظم امام ربانی حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ ہیں۔ انہوں نے اپنے وقت میں اپنی جان کو تکلیفیں میں ڈال کر بادشاہوں سے ٹکر لی اور ان کو اسلام محمدی پیش کیا اس وقت بلکہ ابن الوقت علماء نے دین محمدی کو بدعتوں سے مزین کر رکھا تھا۔ اور ان بدعتوں کے دو نام رکھے ہوئے تھے ایک بدعت حسنہ ایک سوء حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ نے جب تبلیغ اسلام کی ان کو دعوت دی تو سب سے پہلے یہی علماء ابن الوقت آپ کے خلاف ہو گئے اور آپ کے خلاف فتویٰ بازی شروع کیے مگر آپ کے پاؤں میں لغزش نہ آئی مسلسل تبلیغ جاری رکھی قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں آخر نتیجہ سب کے سامنے آگیا نور الدین جہانگیر سے وہ بدعتیں جن کو علماء نے دین محمدی کا درجہ دے رکھا تھا خواہ وہ بدعت حسنہ یا سوء تھیں یکسر منسوخ کر دا دیویں کیونکہ ان بدعتوں کا اسلام میں کوئی مقام نہیں ہے۔ مجدّد کا اولین یہی فریضہ ہوتا ہے۔ اور ہم اس کے پیروکار ہیں۔

وفات : وہ شمع نورانی جو شیراز سے علی پور سیّداں مضافات سیالکوٹ کے دلوں کو نور معرفت سے منور کرنے کے لیے آئی تھی۔ اپنا اسلامی تبلیغی مشن پورا کرنے

Marfat.com

کے بعد کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے۔ بتاریخ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ مطابق ۳۱ اگست ۱۹۵۱ء کو بجھ گئی۔

نماز جنازہ : آپ کی نماز جنازہ میں ہر مکتبہ فکر کے لوگ علماء وقت و آفیسران و کلاء و عقیدت مندوں کا بہت بڑا ہجوم تھا۔ اور اس سے قبل اتنا بڑا اجتماع کم ہی دیکھنے میں آیا ہے۔ ہر شخص اشکبار تھا کہ آج دنیا روحانیت سے خالی ہوگئی پورے ہندوستان اور باہر کے ممالک میں صف ماتم بچھ گئی اور ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر یہ الفاظ بار بار آرہے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے اور مرید لاتعداد لاکھوں تھے۔

اولاد : حضرت امیر ملتؒ کے تین صاحبزادے تھے۔ حضرت سیّد خادم حسین شاہ۔ حضرت سیّد محمد حسین شاہ۔ حضرت سیّد نور حسین شاہؒ۔

۱۔ سیّد خادم حسین شاہؒ۔ ولادت ۱۲۹۴ھ بمطابق ۱۸۷۵ء میں ہوئی بلند پایہ عالم دین، فاضل، حافظ، الحاج، مستجاب الدعاء، متبع شریعت، محقق، شب بیدار، روحانیت میں اعلیٰ مقام اور اپنے والد گرامی کے محبوب خلیفہ مجاز تھے۔ اکتوبر ۱۹۷۱ء کچا کھوہ ضلع خانیوال کے اپنے پیر بھائی کے گھر فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لے گئے ریلوے اسٹیشن کچا کھوہ گاڑی سے اترتے وقت پاؤں پر سخت چوٹ آئی۔ اسی وقت خانیوال ہسپتال میں داخل کیا گیا مگر خون بہت زیادہ بہہ جانے سے وہیں آپ کا ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۵۱ء مطابق ۲۱ محرم ۱۳۷۱ھ بروز پیر انتقال ہوگیا۔ میت علی پور سیداں لائی گئی۔ نماز جنازہ میں کثرت سے لوگوں نے شرکت کی اپنے والد گرامی کے بائیں طرف مشرق سپرد خاک کر دیا گیا۔

۲۔ سراج الملت الحاج حضرت سیّد محمد حسینؒ : آپ کی ولادت بتاریخ ۷ شوال ۱۲۹۵ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۸۷۸ء میں ہوئی۔ آپ حافظ قرآن۔ حدیث، فقہ، ادب،

Marfat.com

اور فلسفہ میں مہارت حاصل کی اور حکیم محمد اجمل خاںؒ کے طبیہ کالج کے فارغ تھے۔ تقریر اور تحریر میں ممتاز تھے۔ بلند پایہ عالم دین، ممتاز حکیم، درس و تدریس میں پوری پوری مہارت تامہ تھی۔ آپ نے حضرت فقیر محمد خاں چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا اور ان کی رحلت کے بعد آپ نے پھر اپنے والد گرامی کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ بیواؤں، یتیموں اور بے کس لوگوں کے سہارا آپ فیاضی اور سخاوت میں بمثل سمندر شب بیدار اور مستجاب الدعا تھے۔

آپ کا بتاریخ ۶ جمادی الاوّل ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء بروز پیر بوقت پانچ بجے شام بعمر ۸۳ سال انتقال ہوا۔ اور اپنے والد گرامی کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازہ میں ایک انبوہ تھا۔

اولاد : حضرت سید اختر حسین شاہ۔ حضرت سیّد انور حسین شاہ۔ سیّدہ سردار فاطمہ

۳۔ شمس الملت حضرت الحاج سید نور حسین علی پوریؒ : آپ کی ولادت ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں ہوئی۔ تاریخی نام اعظم شاہ تھا (۱۳۱۷ھ) آپ حافظ قرآن، بلند عالم دین۔ روحانیت میں خاص مقام۔ تتبع شریعت۔ شب بیدار۔ غریب اور مہمان نواز۔ سخاوت میں بے مثل۔ خوش پوش خوش نوش۔ فیاضی میں اپنی مثال آپ تھے

آپ کا بتاریخ ۱۱ مئی ۱۹۷۸ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ بروز جمعرات بوقت عصر انتقال ہوا یہ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس کا دوسرا دن تھا اور لاکھوں عقیدت جمع تھے۔ ۱۲ مئی کو صبح آٹھ بجے نماز جنازہ آہوں اور سسکیوں سے ادا کی گئی اور والد گرامی کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔

اولاد : حضرت علامہ سیّد شبیر حسین شاہ۔ دو صاحبزادیاں تھیں۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد چوراسی ہے۔ چند اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

۱ حضرت خواجہ احمد شاہ امرتسری ؒ کتب فروش ہال بازار امرتسر ۲ حضرت سیّد افضل شاہ کشمیری ؒ ۳ حضرت مولانا محمد ابراہیم آزاد بیکانیری ؒ ۴ حضرت مولانا محمد ایوب پشاوری ؒ ۵ حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ کنجاہی ؒ ۶ حضرت علامہ سیّد خادم حسین شاہ علی پوری ؒ ۷ حضرت علامہ سیّد محمد حسین شاہ علی پوری ؒ ۸ حضرت علامہ سیّد نور حسین شاہ علی پوری ؒ ۹ حضرت مولانا پروفیسر حامد حسن قادری ؒ ۱۰ حضرت مولانا محمد سلیمان صدیقی ؒ ۱۱ حضرت مولانا پروفیسر عابد حسن فریدی ؒ ۱۲ مولانا حکیم محمد قطب الدین جھنگوی۔ ۱۳ حضرت ڈاکٹر میر ہدائت اللہ امرتسری ؒ۔ آپ کی اولاد اور خلفاء علماء وقت ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر چاہے کر دے۔

(۶۹)

حضرت قبلہ الحاج سیّد جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ علی پوری

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد جماعت علی شاہ لقب لاثانی اور والد گرامی کا نام سیّد علی شاہ ؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت بروز جمعہ اگست ۱۸۶۰ء مطابق ۱۲۷۶ھ۔ ۲۱ ساون بوقت صبح صادق علی پور سیّداں میں ہوئی۔ آپ حسین و جمیل اور ہونہار تھے۔ پیشانی مبارک میں ولائت کی چمک نمایاں تھی۔

حالات : ۱۵۴۰ء میں ہمایوں بادشاہ شیر شاہ سوری سے شکست کھا کر ایران چلا گیا اور طہماسپ شاہ سے مدد کی طلب کی اس نے انکار کر دیا۔ ہمایوں مایوس ہو کر اہل اللہ کی طرف رجوع ہوا۔ اور حضرت سیّد نظام الدین شاہ شیرازی ؒ کے خدمت میں حاضر ہو کر التجا کی کہ میرے لیے دعا فرماویں کہ مولا کریم میرا کھویا ہوا علاقہ دوبارہ مجھے مل جاوے

Marfat.com

انہوں ایک طویل خشوع سے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اب دوبارہ طہماسپ شاہ کے پاس جاکر مدد حاصل کرو۔ ہمایوں نے عرض کی اس نے تو مجھے انکار کر دیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اب وہ انکار نہیں کرے گا۔ چنانچہ ہمایوں دوبارہ گیا تو طہماسپ شاہ کو اپنا معاون پایا۔ اس سے امدادی لشکر لیکر ہندوستان کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں پھر حضرت سیّد نظام الدین شاہؒ سے ملاقات کر کے عرض کی کہ خادم کے ساتھ تشریف لے چلیں یا اپنے خاندان کے کسی بزرگ کو ساتھ بھیج دیویں کہ ان کی دعا برکت سے مجھے کھوئی ہوئی عظمت واپس مل جاوے تو انہوں نے اپنے پوتے سیّد حسین شیرازی علیہ الرحمہ اور ان کے صاحبزادے سیّد محمد سعید شاہؒ بانی علی پور سیّداں کو ہمایوں کے ساتھ کر دیا۔ ہمایوں نے چند ہی دنوں کے بعد اپنا کھویا ہوا ملک واپس لے لیا اور مسند تخت پر بیٹھتے ہی ان دونوں بزرگوں کے معقول وظیفے مقرر کر دیئے۔ ہمایوں کے بعد اکبر بادشاہ تخت نشین ہوا تو اس نے دین الٰہی سے منحرف ہو کر "دین الٰہی اکبر شاہی" ایجاد کیا۔ تو حضرت سیّد محمد سعید علیہ الرحمہ ان حالات کی بنا پر بہت ہی کبیدہ خاطر ہو گئے۔ چونکہ آپ کی شادی سیّد شمس الدین شاہؒ اکبر بادشاہ کے داروغے کے ہاں ہوئی تھی اور داروغہ پنجاب تحصیل پسرور کے رہنے والے تھے۔ داروغہ کی وساطت سے اس علاقہ میں سکونت اختیار کرنے کی اجازت مل گئی اور حسب خواہش اراضی بھی مل گئی۔ اور اپنے نام پر موضع سعید آباد نام رکھا۔ اور کچھ عرصہ بعد یہ موضع کسی وجہ سے غیر آباد ہو گیا پھر آپ کی پانچویں پشت میں حضرت سیّد علی اکبر شاہ علیہ الرحمہ نے اپنے نام پر دوبارہ آباد کیا۔ اور اس کا نام علی پور رکھ دیا۔ جواب علی پور سیّداں کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کا خاندان یہیں آباد ہے۔

بچپن : آپ بچپن ہی میں ماہ آفتاب تھے۔ کھیل کود سے نفرت اور نیک کاموں کی طرف رغبت تھی۔ آپ کے والد ماجد نہائت ہی پارسا متقی، صوم وصلوٰۃ کے پابند

Marfat.com

عابد زاہد اور بہت پرہیز گار تھے۔ والدہ ماجدہ زاہدہ عابدہ، باحیا، مجسمہ خشیت الٰہی، بیواؤں اور یتیموں کا سہارا، بہت ہی فیاض، صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گذار، مستجاب الدعاء، جود وسخیٰ اور بہت ہی متقیہ تھیں۔

تعلیم: آپ کی عمر آٹھ سال ہوئی تو گاؤں میں مولانا عبدالرشیدؒ سے علوم دینیہ کے لیے داخل کئے گئے۔ قرآن مجید کے بعد حدیث و فقہ اور تصوف کی کتابیں پڑھیں اور ذاتی مطالعہ میں پوری پوری دسترس حاصل کر لی۔ آپ اپنے والدین واستاد گرامی اور بڑوں کا از حد ادب کرتے تھے۔ حکم خداوندی والدین کو اُف تک نہ کہو ادب کرو جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح والدین کا ادب فرض ہے بلکہ نجات اخروی اور جنت الفردوس ان کے قدموں میں ہے "بادب بامراد" ادب کی وجہ سے سلوک کی منزلیں طے ہوتی ہیں۔ آپ نے بچپن سے جوانی تک کسی سے کوئی جھگڑہ وغیرہ نہیں کیا بلکہ آپ ایک مصلح تھے۔ آپ بہت ہی قلیل غذا استعمال کرتے اور راتوں کو بیدار رہ کر یاد الٰہی میں مشغول رہتے۔ اور دن میں موضع سے باہر جا کر تدبر فی القرآن میں ایسا فنا ہوتے کہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو جاتے۔ آپ بزرگوں کا عقیدت سے احترام کرتے تھے۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشآء

شادی: آپ کی شادی چک قریشیان جو کہ علی پور سیداں سے دو میل پر ہے ایک نہایت ہی معزز خاندان میں ہوئی۔ آپ کی زوجہ محترمہ غریب نواز، عابدہ زاہدہ، صوم وصلوۃ کی پابند اور متقیہ تھیں۔

سلسلہ نسب: الحاج سیّد جماعت علی شاہ لاثانی بن سیّد علی شاہ بن سیّد مہر علی شاہ بن سیّد فضل کریم بن سیّد محکم دین شاہ بن سیّد صغیر الدین شاہ بن سیّد میر شاہ بن سیّد علی اکبر شاہ بن سیّد محمد آئین شاہ بن سیّد شاہ محمدؒ بن سیّد حیدر علی شاہ بن سیّد محمدؒ سعید شاہ بانی علی پور سیداں کے اس کے بعد بیس واسطوں

Marfat.com

سے حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

بیعت : آپ نے حضرت خواجہ فقیر محمدؒ چوراہی علیہ الرحمہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ اور بلند مقام حاصل کیا۔ سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے۔

سلسلہ طریقت : الحاج سیّد جماعت علی شاہ لاثانی۔ حضرت خواجہ فقیر محمدؒ چوراہی۔ حضرت خواجہ نور محمدؒ خاں۔ حضرت خواجہ محمد فیض اللہ خاں۔ حضرت خواجہ محمدؒ عیسیٰ ولی۔ حضرت سیّد حافظ محمد جمال اللہ رامپوری۔ حضرت خواجہ محمد اشرف مدنی۔ حضرت خواجہ محمد زبیر سرہندی۔ حضرت خواجہ حجۃ اللہ سرہندی۔ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی۔ حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمدؒ سرہندی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین الخ

رشد و ہدائت : آپ اپنے موضع علی پور سیداں میں آکر رشد و ہدائت میں مشغول ہو گئے اور طالبان حق کو نور وحدانیت سے منور کرنے رہے کسی طالب حق کو خالی ہاتھ نہ بھیجتے تھے۔

لنگر : ہر آنے والے کو کھانا ملتا مگر کھانا سادہ ہوتا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اس لنگر میں صرف دال روٹی ہے اور محلہ شرقی میں میرے پیر بھائی حضرت سیّد جماعت علی شاہ محدّث علی پوریؒ ان کے لنگر میں پر تکلف کھانے ہوتے ہیں۔ دونوں روحانی بھائیوں میں محبت، اخوت، دوستی اور مودت تھی۔

حُلیہ مبارک : رنگ گندم گون سفیدی مائل۔ پیشانی مبارک کشادہ اور منور۔ آنکھیں نہائت ہی خوبصورت اور نور وحدت سے مخمور۔ قد دراز مگر موزوں۔ ابرو باریک۔ داڑھی مطابق سنت۔ لب سرخ۔ سینہ چوڑا۔ وجود بارُعب۔ چہرہ مبارک نورانی آپ بہت ہی حسین و جمیل تھے۔

مذہب : آپ مسلکا اہلسنت والجماعت حنفی تھے مگر تعصب کے آپ خلاف تھے۔

Marfat.com

اور فرقہ پرستی کی الجھنوں سے آزاد تھے آپ پیکر عشق ۔محبت، مصلح ہر مکتبہ فکر کے آپ کے پیروکار تھے ۔حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ پر عمل پیرا تھے اور تمام عمر اسی کی تبلیغ فرماتے رہے ۔

نماز : آپ فرماتے کہ نماز پنجگانہ وقت پر ادا کرو اور میٹھا بولو ۔نماز برے کاموں سے روکتی ہے ۔نماز روح کی غذا ہے ۔مومن کی معراج ہے ۔دل کی راحت ہے ۔قبر اور حشر میں ساتھی ہے محشر کے روز پہلا لازمی پرچہ ہے ۔روحانیت کی ابتدا ہے اور آخری منزل یہی نماز ہی ہے ۔بے نماز ولی اللہ نہیں بن سکتا بلکہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم ہے اور مسلمانوں کی صف سے باہر ہے ۔بے نماز کی ہر نیکی نامقبول ہے اور اس کا حشر فرعون، نمرود، ہامان وابی بن خلف کے ساتھ ہوگا ۔

آپ اپنے مریدوں کو تاکید فرماتے کہ نماز پنجگانہ لازمی ادا کرو ۔اگر تم نے نماز چھوڑ دی تو تمہاری بیعت خود بخود ساقط ہو جائے گی ۔

حقہ نوشی : آپ کو حقہ نوشی سے سخت نفرت تھی ۔آپ کے پاس ایک آدمی تسبیح پہنے ہوئے آیا ۔آپ نے پوچھا کیا پڑھتے ہو اس نے عرض کی کہ روزانہ آٹھ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں ۔بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ تمہارے منہ سے حقہ کی بدبو آتی ہے ۔آپ نے فرمایا کہ درود پاک پڑھنے والا حقہ نوش کی مثال یہ ہے کہ خوشبودار چاولوں کا تھال بھر کر اوپر راکھ ڈال دی ۔حقہ نوش کو ختم خواجگان میں شریک نہ ہونے دیتے اور نہ ہی ان کو یہ تبرک ملتا ۔ انوار لاثانی صہ ۸۱ ۔

وفات : وہ شمع نورانی جو علی پور سیّداں کے دلوں کو منور کرنے کے لیے آئی تھی اپنا کام کر کے بجھ گئی ۔کلمہ طیبہ اور نفی اثبات کرتے ہوئے رات ۴ بجے حی القیوم سے واصل ہو گئے ۔اس دن تاریخ ۱۶ ذیقعد ۱۳۵۸ھ مطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء بروز اتوار تھا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

Marfat.com

نماز جنازہ : پہلا جنازہ آپ کے خلیفہ مجاز حضرت سیّد چراغ شاہ مراڑے والوں نے پڑھایا۔ دوسرا جنازہ آپ کے عاشق اور مخلص دوست حضرت مولانا محمد حسین پسروری نے پڑھایا۔ تیسرا جنازہ آپ کے پیر بھائی اور ہم عصر ولی اللہ حضرت قبلہ امیر ملت حافظ سیّد جماعت علی شاہ محدّث علی پوری نے پڑھایا۔ آپ کا مزار علی پور سیّداں میں مرجع خلائق ہے۔

اولاد : سیّد فدا حسین شاہ۔ سیّد خادم حسین شاہ۔ سیّد غلام رسول شاہ تینوں صاحبزادے آپ کی حیاتی میں انتقال کر گئے مگر اولاد باقی ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد بہت ہے چند خلفاء کے نام پیر حضرت محمد شفیع موضع بھڑتھ۔ حضرت میاں احمد دین موضع ننگاہ۔ حضرت محمد اسمٰعیل موضع بھڑتھ شمس العلماء حاجی محمد غوث موضع سُلھو۔ عالی الانقاب میاں محمد شریف موضع فتووال مضافات گورداسپور۔ الحاج سیّد چراغ علی شاہ موضع مراڑہ۔ حضرت سید امیر حسین شاہ تحصیل نارووال۔ مولانا حضرت عبدالغنی تحصیل پسرور۔ حضرت سیّد ہاشم علی شاہ موضع تخت پور۔ حضرت مولانا حافظ ظفر علی پسرور مضافات سیالکوٹ۔ حضرت صوفی محمد دین موضع رامداس۔ حضرت سیّد محمد شریف موضع رامداس۔ حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شاہ موضع کوہالی۔ حضرت سیّد امیر علی شاہ موضع وڈالہ مضافات امرتسر رحمۃ اللہ علیہم قابلِ ذکر ہیں

شجرہ نسب حضرت سیّد علی شاہؒ بن سیّد مہر علی شاہؒ

حضرت سیّد جماعت علی شاہ لاثانی علیہ الرحمہ

حضرت سیّد فدا حسین شاہ — حضرت سیّد خادم حسین شاہ — حضرت سیّد غلام رسول شاہ
المتوفی ۲۶ محرم ۱۳۳۹ھ (جاری ہے)

Marfat.com

حضرت سیّد فدا حسین شاہ حضرت سیّد خادم حسین شاہ حضرت سیّد غلام رسول شاہ

حضرت سیّد اکبر علی شاہ حضرت سیّد علی اصغر شاہ حضرت سیّد نثار قطب شاہ

حضرت سیّد غلام مصطفیٰ حضرت سیّد مظہر حسین شاہ حضرت سیّد محمد عبداللہ شاہ

حضرت مولانا سیّد علی حسین شاہ

حضرت سیّد زین العابدین شاہ حضرت سیّد باقر حسین شاہ

بعمر ۵۱ سال وفات پائی

خداوند قدوس اپنی خاص رحمت سے انہیں مدارج اعلیٰ عطا کرے۔ تاکہ انہوں کے آباؤ اجداد کا نام روشن رہے۔ اور رب العلمین اپنے خاص فضل و کرم سے اس چشمۂ فیض کو جاری و ساری رکھے تاکہ طالبان حق اس چشمۂ فیض سے اپنی اپنی جھولیاں روحانیت سے بھر سکیں۔ آمین۔

Marfat.com

(۷۰)

حضرت خواجہ الٰہی بخش خاں فیروزپوری رحمۃ اللہ علیہ

نام :۔ آپ کا نام الٰہی بخش اور والدگرامی کا نام نظام الدین خاں اور زوجہ محترمہ کا نام ہاجراں بی بی تھا۔ قوم راجپوت اور ساڑھے تین مربعہ اراضی کے مالک پیشہ زراعت تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت موضع باجے والا نزد فیروزپور چھاونی ۱۲۷۶ھ مطابق ۱۸۶۰ء میں ہوئی۔ آپ حسین وجمیل، ہونہار ذہین اور پیشانی مبارک میں ولائت کی خاص چمک نمایاں تھی۔ آپ کو بچپن ہی سے نیک کاموں کی طرف رغبت اور کھیل کود اور برے کاموں سے نفرت تھی۔ والدین اور بڑوں کا ازحد احترام کرتے اسی وجہ سے گاؤں میں ہر چھوٹا بڑا آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اور محبت بھی کرتے آپ کے والدگرامی صوم وصلوٰۃ کے پابند با اخلاق اور فیاض تھے۔ والدہ ماجدہ نہایت ہی متقیہ عابدہ اور زاہدہ تھیں۔ اگر والدین خود نیک خو ہوں تو اولاد بھی نیکی کی طرف راغب ہوتی ہے۔ آپ کے والدین ہمیشہ دعا کرتے رہے کہ یا الٰہی ہمارے اس فرزند کو نیک بندوں میں شمار فرما۔ والدین کی دعا خداوند کریم رد نہیں فرماتے بلکہ ان کی دعا سے مدارج اعلیٰ حاصل ہوتے ہیں۔ خداوند قدوس ہم سب کو والدین کا ادب کرنے کی توفیق دے۔

تعلیم : آپ نے مدرسہ کی تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم استادگرامی کا ازحد ادب کرتے اور لڑائی جھگڑہ سے گریز ہمیشہ پڑھائی میں مشغول رہتے اسی وجہ سے آپ کے استادگرامی آپ پر خوش ہوکر شفقت سے پڑھاتے رہے۔ دینی تعلیم آپ نے اپنے گاؤں

Marfat.com

ہیں مولوی قریشی صاحب سے قرآن مجید ناظرہ پڑھا اور پھر شہر فیروزپور میں ایک مسجد میں باترجمہ پڑھا اور تفسیر قرآن مجید بھی پڑھی۔ جب قرآن مجید میں خشیت کی آئت آجاتی طبیعت میں اضطراری کی کیفیت ہو جاتی اور آنکھوں سے سیل رواں شروع ہو جاتا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی آتا تو مؤدب ہو جاتے اور طبیعت میں عجیب کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ آپ کے استاد گرامی فرمایا کرتے تھے کہ اس بچے سے اکثر لوگ فیض یاب ہوں گے

سلسلہ نسب : حضرت خواجہ الٰہی بخش خاں بن نظام الدین بن باجے خاں۔

بیعت : آپ نے حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے سلسلہ چشتیہ سلیمانیہ میں داخل ہوئے۔ ذکر و اشغال میں مصروف ہو گئے۔ پھر حضرت خواجہ صاحب کے حکم حضرت خواجہ محمد حیات بیدل کے دست مبارک پر بیعت کر کے ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد خرقہ خلافت، واجازت، حاصل کی۔

مرشد پاک : حضرت خواجہ محمد حیات بیدلؒ ریٹائرڈ انسپکٹر سکولز قوم کشمیری ساکن بستی کمبواں داخلی شہر فیروزپور میں رہائش رکھتے تھے نہائت ہی متقی صوم وصلوٰۃ کے پابند، دیانتدار، تہجد گذار زاہد اور عابد تھے۔ آپ پر خصوصی توجہ فرمائی کیونکہ آپ بے ہی ادب واحترام کی وجہ سے کندن تھے۔ ادب کرنے سے منازل طے ہوتی ہیں بے ادب اور گستاخ کا انجام اچھا نہیں ہوتا اور نہ ہی اپنی منزل کو پا سکتا ہے۔ نامراد نا کام دنیا اور آخرت میں ہے۔ حضرت خواجہ محمد حیات بیدلؒ بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۰۲ء مطابق ۱۳۱۷ھ ساکن بستی کمبواں داخلی شہر فیروزپور میں انتقال ہوا۔ اور چاہ کشمیریاں میں صرف چار دیواری پختہ کے اندر مزار ہے گنبد نہیں ہے۔

سلسلہ طریقت : حضرت خواجہ الٰہی بخش خاں۔ حضرت خواجہ محمد حیات بیدل۔ خواجہ سیّد خاکی شاہ۔ خواجہ سیّد عبدالرزاق شاہ۔ خواجہ سیّد عبد باقی شاہ۔ خواجہ محمد صادق۔ خواجہ سید فرخ شاہ۔ خواجہ سیّد نظام الدین شاہ۔ خواجہ سیّد محمد اسمٰعیل شاہ۔ خواجہ اختیار الدین

Marfat.com

خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی۔ خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہم الخ

فیاضی : آپ تین مربعہ اراضی اور دس ایکڑ کے مالک تھے۔ اس زمین کو حاجت مندوں بیواؤں، یتیموں، درویشوں پر آہستہ آہستہ فروخت کر کے ان سب کی حاجتوں کو پورا کرتے رہے صرف دس ایکڑ زمین باقی رہ گئی تھی۔ آپ بہت ہی فیاض تھے۔ آپ کے مرید اور پیروکار اپنے مرشد پاک کے نقش قدم پر چل کر فیاضی کا ثبوت پیش کریں۔ ورنہ زبانی کلامی جمع خرچ سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ فیاضی سے راہ سلوک آسان ہو جاتی ہیں

سیر و سیاحت : آپ نے پورے پاک و ہند کی سیر و سیاحت کی ہے اور بزرگان اولیا کرام کے مزاروں پر حاضری دیتے رہے اور ہمعصر بزرگوں کی صحبتوں سے مستفیض ہوتے رہے وہاں بھی حاجت مندوں اور غریبوں کی حاجتیں پوری کرتے رہے آپ بہت ہی فیاض تھے۔ اور بعض دفعہ جنگلوں میں ریاضتیں کرتے رہے۔ ایک عرس کے موقعہ پر آپ کی ملاقات حضرت خواجہ شمی شاہ صاحب سے ہو گئی دونوں بزرگ آپس میں بڑے محبت اور اخلاق سے ملے۔ اور ایک دوسرے نے روحانی فیض حاصل کیا۔ خواجہ شمی شاہ المتوفی ۱۹۲۹ء چک نمبر ۲۸۴ گ ب مقامی قبرستان میں قبر ہے۔ ہر سال میاں اسمٰعیل و چوہدری سائیں امام الدین اس روز کھانا پکا کر غریبوں کو کھلاتے۔ عرس کراتے۔

چوہدری میاں محمد اسمٰعیل صاحب۔ ولادت ۱۸۶۶ء جالندھر وفات ۱۳ جنوری ۱۹۳۱ء چک نمبر ۲۸۴ گ ب رجانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ خواجہ شمی شاہؒ کے باصفا اور پروانہ دار مرید تھے۔ اکثر چک نمبر ۲۸۴ گ ب میں خواجہ شمی شاہؒ کا آنا جانا رہتا تھا۔

چوہدری سائیں امام الدین صاحب اور چوہدری میاں محمد اسمٰعیل صاحب۔ آپس میں گہرے دوست تھے بلکہ کھانا اور سوتے بھی ایک جگہ تھے۔ المتوفی جنوری ۱۹۳۲ء

Marfat.com

چوہدری سائیں امام الدین صاحب چک نمبر ۲۸۴ گ ب بسلسلہ بیعت کے لیے کئی جگہ پر گئے اور ان کی ملاقات ایک جگہ حضرت خواجہ الہٰی بخش خاںؒ سے ہو گئی انہوں نے پورا ایڈریس دیا کہ ہمارے چک نمبر ۲۸۴ گ ب میں تشریف لا دیں۔ اس سے قبل خواجہ شمی شاہؒ نے بھی آپ کا ذکر کیا تھا کہ خواجہ الہی بخشؒ مرد کامل اور فیاض ہیں۔ چوہدری سائیں امام الدین صاحب حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی خدمت حاضر ہوئے اور اپنا خیال ظاہر کیا۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ تمہارا حصہ ایک مرد قلندر کے پاس ہے۔ اس نے کہا کہ میں اس کو کہاں تلاش کروں حکم ہوا وہ تمہارے چک میں خود تشریف لائیں گے۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔

آمد : سنہ ۱۹۲۴ء میں آپ پہلی دفعہ چک نمبر ۲۸۴ گ ب میں تشریف لائے۔ آپ ہمیشہ سر پر پگڑی اور لمبا کرتہ اور چادر پہنا کرتے اور پاؤں سے اکثر ننگے رہتے۔ چند دن رہ کر آپ وہاں سے واپس چلے گئے۔

دوسری مرتبہ پھر آپ تشریف لائے اور سائیں امام الدین صاحب کو اپنا مرید کیا اور کچھ دنوں کے بعد آپ واپس چلے آگئے۔ جب آپ اس چک میں تشریف لاتے تو خوب مجلسیں جمتی آپ بلند اخلاق غریب پرور اور فیاض تھے۔

تیسری مرتبہ آپ سنہ ۱۹۳۲ء میں اس چک میں تشریف لائے۔ اور مستقل رہائش پذیر ہو گئے۔ آپ ادیخا سنتے تھے۔ یا پھر لکھ کر بات کرتے تھے۔ آپ بہت ہی غیور تھے کسی شخص کے آگے دست سوال نہیں کیا۔ آپ کا ارشاد ہے کہ فیاضی سے روحانیت پھلتی پھولتی ہے۔ عدم فیاضی روحانیت سے محرومی ہے۔ مجھے بھی آپ سے فیض ملا۔

رہائش : چوہدری میاں محمد اسمٰعیل صاحب نے ایک کیلہ جو کہ گاؤں کے قریب تھا پیش کش کی آپ خاموش رہے۔ پھر چوہدری جلال الدین صاحب نے چک کے مغرب شمال جو کہ چک کے دوسری طرف تھا ایک کیلہ نمبر ۲۵ کی پیش کش کی۔ آپ نے اس

Marfat.com

کیلہ کو دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ اس کے حقوق دربار کے نام منتقل کروا دو۔ اس کے بعد احاطہ بھی اس کیلہ کے قریب مل گیا۔ اہل و عیال کو بلا کر اس جگہ رہائش پذیر ہو گئے۔ اس کیلہ میں دو کمرے پختہ تعمیر کئے گئے اور دو کمرے کچے اور ایک مسجد پختہ تعمیر ہو چکی ہے اس کی تعمیر حاجی شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں کروا دی تھی اور پانی کا معقول انتظام ہے خداوند کریم اس کو اس کا عظیم اجر عطا کرے آمین۔

حاجی شرف الدین دکنیؒ نہایت ہی متقی صوم وصلوٰۃ کے پابند زاہد اور عابد تھے المتوفی مارچ ۱۹۷۹ء۔

مرید : جب کوئی شخص مرید ہونے کے لیے حاضر ہوتا آپ فرماتے یہ کام آسان نہیں ہے۔ نماز پنجگانہ جماعت کے ساتھ ادا کرو۔ روزی حلال کماؤ۔ اولاد کی صحیح تربیت کرو اور ان کو ادب سکھاؤ۔ ہمیشہ سچ بولو۔ گناہوں سے بچو۔ والدین کا ادب عقیدت سے کرو اس میں تمہاری بہتری ہے آپ تقریباً اس چک میں دو سال مقیم رہ کر رشد و ہدایت میں رات دن مصروف رہے۔ طالبان حق کو کبھی خالی نہ بھیجتے آپ بلند کردار و اخلاق اور مستجاب الدعا تھے۔

وفات : آخر کار وہ شمع نورانی جو اس چک کو دینی اور روحانی فیض سے منور کرنے کے لیے آئی تھی اپنا فرض منصبی پورا کرنے کے بعد بتاریخ ۱۶ ذیقعد ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۹۳۴ء بروز سوموار بوقت صبح ۹ بجے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بجھ گئی۔ ہمیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

اولاد : بابا محمد علی خاں۔ بابا محمد شفیع خاں۔ غلام فاطمہ۔ نور بی بی۔ رمضان بی بی دو لڑکے تین لڑکیاں۔

ناظم دربار : بابا محمد حسن خاں۔ بابا محمد الیاس خاں اللہ تعالیٰ ان دونوں کی عمر میں برکت کرے۔

Marfat.com

مرید : ڈاکٹر فضل دینؒ خلیفہ مجاز۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر امیر الدین صاحب۔ چوہدری سائیں امام الدینؒ۔ سائیں امام الدینؒ۔ حاجی شرف الدینؒ۔ چوہدری رستم علی نمبرداؒر۔ چوہدری نظام الدینؒ۔ ملک جلال الدینؒ حاجی کریم بخش۔ بابا غلام محمد ملنگ صاحب۔ مستری محمد الدینؒ۔ دین محمد ناتھہ کمالیہ محمد یار پاکپٹن۔ چوہدری نبی بخش امرتسری۔ چوہدری نظام الدین شیخوپورہ۔ بابا محمد اسمٰعیل بانگی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

چوہدری عبدالرشید عصیم صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری عمر آٹھ سال تھی۔ مذکورہ نعت مجھ سے ہر روز سنا کرتے تھے ؎

۱۔ آدمی کا جسم کیا ہے جس پہ شیدا ہے جہاں
ایک مٹی کی عمارت ایک مٹی کا مکان
موت کی پر زور آندھی اس سے جب ٹکرائے گی
دیکھ لینا یہ عمارت خود بخود گر جائے گی الخ

۲۔ یہ تو نے آج کیا نگاہ سے یار کر دیا ؛ بیمار غم کو اور بھی بیمار کر دیا الخ

چوہدری صاحب فرماتے ہیں جب میں نعت شروع کرتا آپ آنکھیں بند کر لیتے بعض دفعہ آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ جب نعت ختم ہو جاتی تو مجھے پیار سے اپنی جھولی میں بٹھا لیتے اور میری جھولی مٹھائی وغیرہ سے بھر دیتے تھے۔

شجرہ نسب حضرت نظام الدین خاں ولد باجے خاںؒ

خواجہ الٰہی بخش خاں — فتح محمد خاں — سکندر خاں — محمد یوسف خاں

رحمت بی بی — بھاگ بھری

(جاری ہے)

Marfat.com

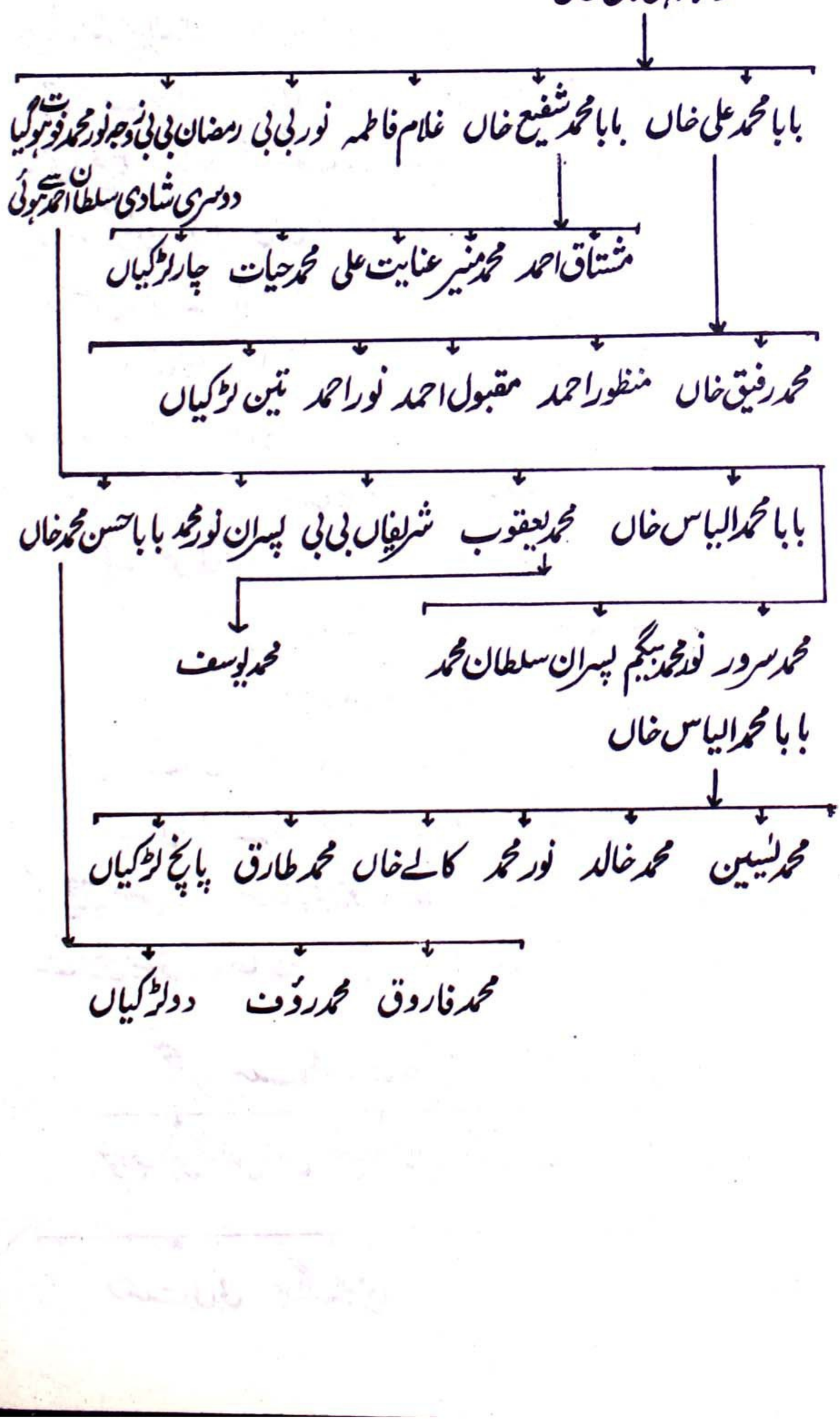
خواجہ الٰہی بخش خاں
بابا محمد علی خاں
بابا محمد شفیع خاں
غلام فاطمہ
نور بی بی
رمضان بی بی زوجہ نور محمد فوت ہوگیا
دوسری شادی سلطان احمد سے ہوئی
مشتاق احمد
محمد منیر
عنایت علی
محمد حیات
چار لڑکیاں
محمد رفیق خاں
منظور احمد
مقبول احمد
نور احمد
تین لڑکیاں
بابا محمد الیاس خاں
محمد یعقوب
شریفاں بی بی
پسران نور محمد
بابا حسن محمد خاں
محمد یوسف
محمد سرور
نور محمد بیگم
پسران سلطان محمد
بابا محمد الیاس خاں
محمد یٰسین
محمد خالد
نور محمد
کالے خاں
محمد طارق
پانچ لڑکیاں
محمد فاروق
محمد رؤف
دو لڑکیاں

Marfat.com

(۷۱)

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی شیر محمد اور لقب شیر ربانی تھا۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی میاں عزیز الدین" تھا۔

حالات: آپ کے اباؤ اجداد کابل سے ہجرت کر کے پنجاب آئے اور قصور میں مقیم ہوئے اور پھر حجرہ شاہ مقیم میں مقیم ہوئے۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت مقام حجرہ شاہ مقیم ۱۸۶۵ء میں ہوئی بعض نے مقام ولادت شرقپور لکھا ہے۔

بچپن: آپ مادرزاد ولی ہیں۔ آپ کی ولادت سے پہلے ایک مجذوب بزرگ آپ کے مکان کے گرد چکر لگاتے اور کہتے کہ اس گھر سے دوست کی خوشبو آ رہی ہے۔ ایک اور بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ اس جگہ عنقریب شیر ربانی پیدا ہوگا اور کئی بزرگوں نے آپ کی بشارت دی تھی اور فرماتے تھے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے معلوم ہوا ہے۔ آپ بچپن ہی میں ہونہار تھے۔ آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولائت چمکتا تھا۔ آپ کو کھیل کود سے نفرت تھی۔

تعلیم: آپ نے قرآن مجید کے علاوہ عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ خوشنویسی آبائی پیشہ تھا۔ چنانچہ یہی پیشہ اختیار کیا۔ مگر آپ کی طبیعت بچپن ہی سے زہد و ریاضت کی طرف مائل تھی۔ اس سے جلد ہی عرفان کی منزلیں طے کر گئے آپ کی عمر ۶ سال تھی کہ رات کو گھر سے نکل کر قبرستان چلے جاتے اور وہاں اللہ کے اسم پاک کا ذکر فرماتے کبھی کبھی وجد کی کیفیت پیدا ہو جاتی۔ آپ دہکتے ہوئے انگاروں کو

Marfat.com

ہاتھوں میں پکڑ کر فرماتے یہ آگ بھی میرے اللہ کی ہے (قصہ اللہ والوں کے ص۱۵۲)
جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی آتا تو آپ بے چین ہو جاتے اور آنکھیں پرنم ہو جاتیں۔ آپ بہت ہی فیاض تھے۔

بیعت: آپ نے حضرت بابا امیر الدین نقشبندیؒ مقام کوٹلہ شریف میں حاضر خدمت ہو کر بیعت کی اور ریاضتوں اور مجاہدوں میں مشغول ہو گئے۔ آپ نے تھوڑے ہی عرصہ میں خاص مقام حاصل کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

مرشد پاک: آپ کے مرشد حضرت بابا امیر الدین نقشبندیؒ ۱۲۰۷ھ مقام دھرم کوٹ ضلع گورداسپور "مشرقی پنجاب" میں پیدا ہوئے گگے زئی خاندان تھا انہوں نے علم شریعت حاصل کر کے مقام رنڑ چھتڑ جو دھرم کوٹ کے قریب ہے۔ حضرت سید امام علی شاہ نقشبندیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور مرشد کی ہدائت پر پولیس میں ملازم ہوئے۔ لاہور کے نزدیک مقام ٹلہ چوکی پولیس میں تھانیدار کی حیثیت سے مقرر ہوئے۔ وہاں مسجد بھی بنوائی مگر زیادہ وقت عبادت میں گذارتے اور سرکاری کام کی طرف بہت کم توجہ تھی۔ آخر انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ اب یکسوئی سے عبادت میں مصروف ہو گئے۔ آہستہ آہستہ ان کی عبادت و ریاضت کا چرچہ دور دور تک ہو گیا۔ مقام کوٹلہ واپس آ گئے۔

وفات مرشد: آپ کے مرشد پاک حضرت بابا امیر الدین نقشبندیؒ مقام کوٹلہ پنجو بیگ ضلع شیخوپورہ ۱۹۱۲ء میں انتقال کیا وہیں ان کا مزار ہے۔ ۱۲۰ سال عمر تھی۔

مرشد سے عقیدت: آپ کو اپنے مرشد پاک سے بے انتہا عقیدت تھی۔ ایک دن مرشد پاک کو گرم دودھ کی خواہش ہوئی۔ لنگر خانے میں ایندھن نہ تھا آپ نے آپنے تن کے کپڑے جلا کر دودھ گرم کیا اور یوں اپنے مرشد پاک کی خدمت

Marfat.com

کا حق ادا کیا۔ کچھ عرصے بعد آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ مگر آپ نے بہت دنوں تک کسی کو مرید نہ کیا۔ آپ فرماتے تھے کہ میں اس کے قابل نہیں ہوں۔ آخر شدید اصرار پر آپ نے سلسلہ بیعت نقشبندیہ شروع کیا (انوار اصفیاء ص۶۰۸)

لقمہ حلال : آپ اکل حلال کے حصول پر بہت زور دیتے۔ آپ کا ارشاد جو آدمی چالیس روز مشتبہ مال کھاتا ہے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جس کے پیٹ میں حرام ہو (خزینہ کرم ص۱۶۸) وقت کے علماء و شیوخ اس عمل پر سختی سے عمل کریں ورنہ ۔۔۔۔

آپ کی طبیعت میں عاجزی و انکساری بہت تھی۔ اور صبر و تحمل کے پیکر تھے۔ لیکن سنت رسول کی ادنیٰ سی خلاف ورزی بھی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر مؤدب ہو جاتے تھے۔ آپ کا لباس، کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، غرض ہر فعل سنت نبویؐ کے عین مطابق تھا۔

ایک دفعہ علامہ اقبالؒ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے داڑھی منڈانے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ علامہ اقبال کہاں چوکنے والے تھے۔ فوراً بولے۔ گناہوں سے تو بے شک نفرت کی جاتی ہے۔ لیکن گنہگار سے نہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعلمین ہیں۔ اور آپ کا ارشاد ہے کہ اچھے لوگ خدا کے ہیں اور برے میرے۔ آپ عاشق رسول تھے۔ علامہ اقبالؒ کی زبان سے حضورؐ کا اسم گرامی سن کر بے تاب ہو گئے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے پھر علامہ اقبالؒ کو سینہ سے لگایا۔ اور بہت دعائیں دیں (قصے اللہ والوں کے ص۱۵۴)

نماز : آپ اپنے مریدوں کو نماز کی سخت تاکید فرماتے اور فرماتے کہ سب سے بڑی عبادت نماز ہے۔ آپ حضرت جنید بغدادیؒ کا یہ ارشاد اکثر سنایا کرتے تھے۔ کہ خداوند کریم کے دربار میں نہ کوئی مراقبہ کام آیا نہ مجاہدہ ہاں اگر کوئی چیز کام

Marfat.com

آئی تو نماز کی یہی چند رکعتیں۔ اگر آپ سے کوئی وظیفے کی فرمائش کرتا تو آپ فرماتے کہ میں ایسا وظیفہ نہیں جانتا۔ کہ تمہارا ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کر دوں۔ میں بھی اس کی تلاش میں اللہ اللہ کرتا ہوں۔ تم بھی اللہ اللہ کیا کرو آپ اکثر فرماتے تھے کہ لوگ ولی بننا چاہتے ہیں۔ مگر مسلمان بننا نہیں چاہتے۔ نماز مسلمان کی علامت ٹھال روشنی راہ نجات ہے۔ ایک دفعہ آپ کے ایک مرید نے چلہ کشی کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا بھیا چلہ کشی کیسی ؟ نماز وقت پر پڑھو قرآن مجید کی تلاوت کرو اور سنت نبویؐ پر عمل کرو۔ تم کو سب کچھ گھر بیٹھے مل جائے گا۔ آپ کرامتوں کا ظہور نہیں چاہتے تھے۔ مگر آپ سے خود بخود کرامتیں ظاہر ہو جاتی تھیں۔ ایک دفعہ حج کے موقعہ پر کئی لوگوں نے آپ کو میدان عرفات میں خانہ کعبہ میں اور مدینہ منورہ میں دیکھا۔ حالانکہ آپ شرقپور میں موجود تھے (قصے اللہ والوں کے ص۱۵۶)۔

ایک دفعہ ایک ہندو نوجوان خانقاہ میں پہنچا۔ اتفاق سے آپ باہر کھڑے تھے۔ اس نے کہا میاں جی۔ تمہارا خدا کہاں رہتا ہے! آپ نے آگے بڑھ کر اس کے دل کی جگہ انگلی مبارک رکھی اور فرمایا "یہاں رہتا ہے"۔ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور تڑپنے لگا جب ہوش آئی اسی وقت کلمہ طیبہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

(قصے اللہ والوں کے ص۱۵۷)

وفات : آپ کا ۴ ربیع الاوّل ۱۳۴۷ھ۔ ۳ اگست ۱۹۲۸ء بعمر ۶۵ سال شرقپور میں انتقال ہوا۔ آپ کی وصیت کے مطابق دو ہڑاں والے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ ہے۔

شجرہ : حسب و نسب پر فخر یا رواجی درویشی اور فقیری کو ناپسند کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی نے آپ سے شجرہ نسب پوچھا۔ آپ نے فرمایا میرا شجرہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی کافی ہے مجھے کسی شجرے کی کوئی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

شہر لاہور : مسلمانوں کے مشہور رہنما سر میاں محمد شفیع لاہوری آپ کے حقیقی خالہ زاد بھائی تھے (قصے اللہ والوں کے ص ۱۵۲)

سلسلہ طریقت : حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ۔ حضرت بابا امیر الدینؒ۔ حضرت سیّد صادق علیؒ۔ حضرت سیّد امام علیؒ۔ حضرت سیّد شاہ حسین رتر چھترڑاؒ۔ حضرت خواجہ حاجی احمدؒ۔ حضرت خواجہ محمد زمانؒ۔ حضرت شیخ محمد زکیؒ۔ حضرت خواجہ شیخ محمدؒ۔ حضرت خواجہ حنیف پارساؒ۔ حضرت شیخ عبدالاحد (گل شاہؒ) سرہندی الخ

غیرت : آپ اگر کوئی کام خلاف شرع دیکھتے تو فوراً ٹوک دیتے اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ پر عمل فرماتے۔

ایک دفعہ آپ اپنے مرشد پاک کی ڈاچی کے گلے میں گھنگرو بندھے دیکھے آپ نے وہ اتروا دیئے۔ آپ مزارات پر جاتے مگر قبر کو ہاتھ نہ لگاتے چپکے کھڑے رہتے یا بیٹھ جاتے۔ شریعت کے خلاف کوئی حرکت برداشت نہ کرتے۔

(خزینہ کرم ص ۱۶۲)

خلفاء : آپ کے باکمال خلفاء یہ ہیں :

۱۔ حضرت میاں غلام اللہؒ
۲۔ حضرت میاں مظہر قیوم مکان شریفؒ
۳۔ حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شاہ کرمانوالےؒ
۴۔ حضرت سیّد نور الحسن شاہ بخاری حضرت کیلیانوالےؒ
۵۔ حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیدلؒ
۶۔ حضرت میاں رحمت علی کھنگؒ
۷۔ حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوریؒ
۸۔ حضرت سید محمد ابراہیم سہولؒ
۹۔ حضرت سیّد حاکم علی پچی ٹھٹھی لاہورؒ

Marfat.com

(۷۲)

حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شاہ کرمانوالے علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد محمد اسمٰعیلؒ والد ماجد کا اسم گرامی حضرت سید سکندر علی شاہ المعروف سیّد علی شاہ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۳۱۵ھ مقام کرموں والا (ضلع فیروزپور) میں ہوئی آپ مادرزاد ولی ہیں۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی ہونہار تھے۔ آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولائت نمایاں تھا۔ آپ بہت ہی ذہین اور کرمانوالے تھے۔ آپ پر خداوند قدوس نے اپنا خاص کرم کیا آپ صاحب کرم تھے۔

تعلیم : آپ نے سلطان خاں والا کے سکول میں تعلیم حاصل کی۔ اور اپنے گاؤں میں میاں رحمت علی راجپوتؒ سے ابتدائی دینی کتابیں پڑھیں پھر دارالعلوم نعمانیہ اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور میں دینی تعلیم حاصل کی پھر جلال پور پھر دہلی و سہارنپور مدرسہ مظاہر العلوم میں باقاعدہ داخلہ لے کر تعلیم مکمل کی۔

آپ نے دیوبند میں بھی تعلیم حاصل کی۔ اور آپ نے دوران تعلیم اہلحدیث علماء سے بھی استفادہ حاصل کیا۔ (خزینہ کرم ص ۱۹۷)۔

بیعت (۱) : آپ نے حضرت مولانا شرف الدین چشتی فیروزپوریؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خاص شرف حاصل کیا جو حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ کے مرید تھے۔ کچھ عرصہ بعد وہ اس دنیائے فانی سے انتقال کر گئے۔

بیعت (۲) : آپ نے پھر حضرت مولانا میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ کے دست

Marfat.com

مبارک پر بیعت کر کے مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ پھر آپ اپنے چک کرموں والا ضلع فیروزپور رشد و ہدائت میں مصروف ہو گئے۔ اور آپ کی طبیعت میں سُکر کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور ہمہ وقت یاد الٰہی میں مصروف رہنے لگے۔ آپ تین بھائی تھے۔ آپ منجھلے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے بڑے بھائی سیّد نور محمد شاہؒ نے آپ کو سختی سے گھر کے کاروبار کی طرف راغب کرنا چاہا۔ تو آپ نے فرمایا کہ بھائی جان دنیا کے کام آپ جانیں اور سنبھالیں۔ مجھے کوئی سروکار نہیں۔ خداوند کریم میرا کارساز ہے۔ میری قسمت کا مجھے مل ہی جائے گا۔ (خزینہ کرم ص۳۷)

آپ بہت ہی متوکل تھے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ خداوند وس پر توکل رکھو اللہ تعالیٰ توکل رکھنے والوں کو محبوب بنا لیتا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد الٰہی ہے کہ متوکل کا رزق میرے ذمہ ہے میں اس کو اس جگہ سے رزق دوں گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو۔ ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے۔ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ متوکل کے لیے بس خدا کافی ہے۔ آپ نے اس ارشاد ربانی پر کماحقہٗ عمل کیا۔ اور طالبات حق کو اس کی تبلیغ فرماتے رہے۔

سلسلہ نسب : قبلہ سیّدی حضرت سید محمد اسمٰعیل شاہ کرمانوالےؒ بن سیّد سکندر علی شاہ المعروف سیّد علی شاہؒ اس کے بعد بیالیس واسطوں سے حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

اخلاق : آپ بلند اخلاق و اخلاص کے مالک تھے۔ اختلافی مسائل سے اجتناب، تعصّب سے پاک، متوکل، فیّاض، بردبار حلیم الطّبع، مستجاب الدّعاء اور فیّاض تھے۔

سلسلہ طریقت : حضرت سیّد محمد اسمٰعیل کرمانوالےؒ۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ۔ حضرت بابا امیر الدینؒ۔ حضرت سیّد صادق علی شاہ۔ حضرت سیّد امام علیؒ۔

Marfat.com

حضرت سید شاہ حسین رتر چھتڑؒ۔ حضرت خواجہ حاجی احمدؒ۔ حضرت خواجہ محمد زمانؒ۔ شیخ محمد زکیؒ الخ۔

طبیب : آپ بہت بڑے طبیب بھی تھے۔ جب کوئی مریض آتا تو دیکھ کر ہی فرما دیتے۔ کہ اس کو فلاں مرض ہے۔ آپ پوری پوری تشخیص فرماتے تھے۔ آپ نے باقاعدہ طب کا علم پڑھ کر سند حاصل کی تھی۔ آپ روحانی بھی اعلیٰ طبیب تھے۔ جو بھی صدق قلب سے حاضر خدمت ہوا۔ اس کے جسم دل اور روح کا آپ مکمل علاج کر دیتے اور اس کے دل کو نور معرفت سے منور کر دیتے تھے اور اس شخص کو نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرنے کی تلقین فرماتے صورت اور سیرت شرع محمدی کے مطابق بنانے کی تاکید فرماتے۔ اور آپ ارشاد فرماتے کہ نماز ابتدائی قاعدہ ہے اور انتہا ہی مقام بھی نماز ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ روز محشر پہلا پرچہ نماز ہوگا۔ آپ بہت ہی فیاض تھے۔

بے نیازی : آپ کی طبیعت میں بہت بے نیازی تھی۔ دنیا کے کاموں میں آپ بالکل بے نیاز تھے۔ آپ موضع کرموں والا ضلع فیروزپور میں اقامت پذیر تھے ریلوے اسٹیشن فیروزشاہ سے جانب شمال چار میل کا سفر ٹیلا تھا۔ گرمیوں میں سخت تکلیف ہوتی تھی کیونکہ راستہ پیدل چلنے کا تھا۔ ایک دفعہ مہاراجہ فرید کوٹ کی والدہ نے درخواست کی۔ کہ اگر آپ ایک دفعہ فرید کوٹ تشریف لاویں تو موضع کرموں والہ سے فرید کوٹ تک براستہ ریلوے اسٹیشن فیروزشاہ پختہ سڑک تعمیر کروا دی جائے گی۔ مگر آپ نے اس درخواست کو قبول نہ فرمایا۔ کیونکہ مہاراجہ فرید کوٹ کی والدہ آشوب چشم میں مبتلا تھی۔ علاج کروایا مگر شفاء نہ ہوئی آپ کی نظر کرم سے وہ صحت یاب ہوگئی تھی (خزینہ کرم ص۵۲)

سنہ ۱۹۴۷ء : آپ براستہ گنڈا سنگھ والا قصور تشریف لائے۔ پھر پاکپٹن میں

Marfat.com

سوا سال قیام پذیر رہے۔ پھر آپ پکا چک ۵۶/۲-۱ سری رام نگر تشریف لے آئے۔ آپ کے مرشد پاک کا حکم تھا۔ کہ جہاں بھی آپ اقامت پذیر ہوں۔ جمعہ کا خطبہ آپ خود دیا کریں۔ اس حکم پر آپ سختی سے عمل کیا کرتے تھے یہ پکا چک سرگنگا رام نے آباد کیا تھا۔ اور اسی کا نام پر رام نگر مشہور تھا (گنگا رام ہسپتال لاہور میں اسی کی یادگار ہے) سرگنگا رام نے بے انتہا کوشش کی کہ اس جگہ ریلوے اسٹیشن قائم ہو جائے۔ ریلوے لائن اور پختہ سڑک لاہور اوکاڑہ پر یہ چک واقع ہے۔ مگر وہ ناکام رہا۔

مخالفت : پکا چک ۵۶/۲-۱۰ میں باثر مرزائی مقیم تھے۔ انہوں نے ایک زمیندار باثر کے ساتھ مل کر آپ کی مخالفت شروع کر دی بلکہ تنگ کرنا شروع کر دیا۔ آپ نے تمام مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ فنانشنل کمشنر جناب اختر حسین صاحب نے مرزائیوں کے دباؤ کی وجہ سے آپ کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی۔ جو فضل الٰہی صاحب پراچہ وزیر مال نے بحال کی۔ بالآخر مخالفین کا زور ٹوٹ گیا۔ اور آپ کے حسن اخلاق نے تمام دوست دشمن کو اپنا گرویدہ کر لیا (خزینہ کرم ص ۱)

تبدیلی نام : اب پکا چک کی بجائے اس چک کا نام حضرت کرمانوالہ رکھا گیا۔ آپ کا خلق عظیم دیکھ کر ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر آپ کا اسم گرامی تھا۔ آپ پیکر صبر و رضا اور بہت ہی متوکل و فیاض تھے۔

اب آپ نے کوشش شروع کی کہ اس جگہ ریلوے اسٹیشن بن جائے۔ تاکہ ہر آنے والے کو کوئی تکلیف نہ ہو آسانی سے آجا سکے۔ پھر مرزائیوں نے مخالفت شروع کر دی قصہ طویل ہے۔ آخر حکومت پاکستان نے اس جگہ اسٹیشن حضرت کرمانوالہ کے نام سے منظور دے دی جو بن گیا۔ مخالفین سخت نادم ہوئے۔ مخالفوں کو کیا علم تھا کہ آپ کون ہیں۔ وہ لوگ مخالفت کرتے رہے۔ اور آپ

Marfat.com

ان سے اپنا اخلاق پیش کرتے رہے۔ آپ پیکر اخلاق تھے۔ مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۵۰ء کو اسٹیشن ریلوے حضرت کرمانوالہ منظور ہوا۔ اور ڈاک خانہ ستمبر ۱۹۵۱ء کو منظور ہوگیا

سرچشمۂ فیض کرم : پکا چک اب حضرت کرمانوالہ کے نام سے مشہور ہوگیا۔ آپ کے چشمہ فیض کرم سے طالبان حق اپنی اپنی جھولیاں بھر بھر کر لے جاتے تھے۔ اس جگہ چوری کرنے کا عام رواج بلکہ فخر سمجھتے تھے۔ اب وہی چور اپنی عادات بد سے توبہ کر کے نمازی بن گئے۔ اور آپ کی بدولت اس علاقے میں امن قائم ہوگیا۔ شمع رسالت کے پروانے آپ کے گرد جمع رہتے اور اس شمع نورانی سے اپنے اپنے دلوں کو منور کرتے۔

کوٹھی : آپ نے وہاں ایک کوٹھی الاٹ کروائی۔ کوئی وقت تھا وہاں ہندو آباد تھے۔ اب اسی کوٹھی میں ایک مرد خدا مقیم ہے۔ اب اس کوٹھی میں پانچ وقت نماز ادا ہوتی ہے۔ اذان کی آوازیں فضا میں گونج رہی ہیں۔ قرآن مجید کی دن رات تلاوت ہو رہی ہے۔ بلکہ اب یہ کوٹھی چشمۂ فیض کرم ہے۔ طالبان حق اس جگہ دور دور سے آکر اس چشمۂ فیض کرم سے فیض حاصل کرتے رہے۔ اب یہی کوٹھی دین الٰہی کا گہوارہ بنی ہوئی تھی۔

تبلیغ : آپ نے اپنی زندگی احیائے سنت نبوی کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ سفر و حضر میں فریضہ تبلیغ کی انجام دہی فرماتے خلاف شرع امور کو قطعی طور پر ناپسند فرماتے۔ اور معاشرے میں سرایت کردہ خرابیوں کو دور کرنے کی سعی فرماتے اگرچہ جلسے اور جلوس میں شامل نہ ہوتے۔ مگر اپنے حلقے میں مصروف عمل رہتے ہر آنے والے کو تبلیغ فرماتے۔

مساجد : جب کبھی آپ باہر تشریف لے جاتے۔ تو مسجد میں قیام فرماتے مساجد کو حسین بنانے کی ہدائت فرماتے اگر دنیا میں آپ کو کسی چیز سے محبت

Marfat.com

تھی تو وہ مساجد تھیں آپ نے کئی پرانی مساجد کو آباد کیا۔ اور بعض جگہ پر نئی تیار کروائیں جب آپ شرقپور تشریف لے جاتے تو مسجد میں قصبہ کے باہر تشریف رکھتے۔ آپ نے حضرت کرمانوالہ میں ایک وسیع و عریض جگہ جو کہ برلب سڑک ہے نماز کے لیے منتخب فرمائی اور اس جگہ کو مسجد کا درجہ دیا۔ مسجد کا اندرونی حصہ تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔

ملاقات : ناچیز بھی آپ کی خدمت اقدس میں کئی مرتبہ حاضر ہوا ہے۔ پہلی ملاقات کے وقت برادرم میاں بشیر احمد صاحب گورداسپوری ڈپو ہولڈر میرے ساتھ تھے۔ ہم دونوں قبل جمعہ وہاں پہنچے۔ نومبر کا مہینہ اور سردی کافی تھی۔ مہمان بہت دور دور سے آئے ہوئے تھے۔ سب نے لنگر سے کھانا کھایا۔ جمعہ کا خطبہ خود قبلہ حضرت شاہ صاحب نے دیا۔ حاضرین پر رقت طاری تھی۔ آپ نے خطبہ میں علمی نقطے بیان فرمائے۔ اور امامت خود فرمائی۔ بعد نماز جمعہ ملاقات باری باری ہوتی تھی۔ ہم دونوں نے اپنی باری باری میں ملاقات کی۔ رات وہاں بسر کی۔ اسی رات تقریباً گیارہ بجے رات ایک خادم صاحب تشریف لائے۔ اور اس نے ہر شخص سے میرے متعلق پوچھا اور میرا نام لیتا تھا آخر جہاں ہم دونوں نئے بستروں میں سوئے ہوئے تھے۔ اس خادم نے آکر میرے نام سے آواز دی۔ میں اٹھ کر بیٹھ گیا اس خادم نے میرا نام اور جگہ پوچھی۔ میں نے عرض کی کہ یہ میرا ہی نام ہے اور میں ٹوبہ ٹیک سنگھ سے آیا ہوں۔ خادم صاحب نے فرمایا کہ تجھ کو حضرت قبلہ شاہ صاحب نے یاد فرمایا ہے۔ میں خادم کے ساتھ چل دیا۔ اور قبلہ حضرت شاہ صاحب کی خدمت اقدس میں حاضری دی۔ آپ خندہ پیشانی سے ملے۔ دوران گفتگو میری عجیب حالت تھی جو بیان سے باہر ہے بس وہ ایک عجیب رات تھی۔ آپ بلند اخلاق کے مالک اور بہت فیاض تھے روحانی فیض حاصل کیا۔

لنگر : کرموں والا یا حضرت کرمانوالہ جہاں بھی آپ نے قیام فرمایا۔ لنگر

Marfat.com

کا انتظام باقاعدگی اور وسیع ہوتا۔ تاکہ زائرین کو کھانا دو وقت ملتا رہے لنگر مٹی کے برتن میں چار آدمی کا سالن ہوتا۔ تاکہ امیر و غریب مل بیٹھ کر کھانا کھاویں۔ اور دلوں میں روحانیت کی محبت پیدا ہو۔ اور کھانا سنت کے مطابق بیٹھ کر کھایا جاتا۔ اور لنگر یعنی کھانا لذیذ ہوتا۔ جو کھانا صبح کے وقت ہوتا۔ شام کو اور کھانا ہوتا تھا۔

نماز : اللہ تعالیٰ نے نماز کو پابندی اور پانچ وقت ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید میں ساڑھے سات سو مرتبہ اس کو دہرایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی اہمیت کو کئی طرح سے واضح فرمایا ہے ۱ نماز معراج المومنین ہے ۲ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ۳ روز محشر سب سے پہلے نماز کے متعلق پوچھا جائے گا ۴ مسلمان اور کافر کے درمیان فرق نماز ہے ۵ نماز دین کا ستون ہے ۶ نماز مومن کا نور ہے ۷ نماز جنت کی کنجی ہے ۸ زمین کے جس حصہ پر نماز پڑھی جاتی ہے وہ حصہ زمین دوسرے ٹکڑوں پر فخر کرتا ہے ۹ اللہ تعالیٰ نے ایمان اور نماز سے کوئی شے افضل فرض نہیں کی ۱۰ نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے ۱۱ جب کوئی آفت آسمان سے نازل ہو تو مسجد آباد کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے ۱۲ نماز معراج کا تحفہ ہے۔

اکثر نام کے مسلمان نماز کی حقیقت سے ناآشنا ہیں نماز وقت پر ادا کی جاوے۔ نماز سے اسرار الٰہی کھلتے ہیں بلکہ یہ سرگوشی ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا دراصل شکرانہ ہے۔ طہارت کا ذریعہ جنت کی کنجی۔ اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔ نماز روح کی غذا ہے۔

نماز فجر : جب حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو رات سے بے خبر تھے۔ جونہی دن ختم ہوا رات کی تاریکی نے ڈھانپ لیا تو حضرت ابوالبشر

Marfat.com

تنہائی میں رات کے اندھیرے سے پریشان ہوئے جب رات ختم ہوئی اور صبح ہوگئی تو اس شکرانہ میں فجر کی دو رکعت نماز ادا کی۔

نماز ظہر : جب جنت سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدل میں دنبہ پہنچا تو ذبح ہوا۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بچ گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رب العزت کا شکر ادا کیا۔ اور چار رکعت نماز ادا کی یہ وقت ظہر ہی تھا۔

نماز عصر : جب حضرت عزیز علیہ السلام سو سال کے بعد زندہ ہوئے اور گدھا بھی زندہ ہوا تو انہوں نے اس شکرانہ میں چار رکعت نماز عصر ادا کی۔

نماز مغرب : جب حضرت داؤد علیہ السلام کو کتاب زبور ملی اور وہ پڑھتے ہوئے آرہے تھے تو شکرانہ میں نماز مغرب ادا کی۔

نماز عشاء : یہ نماز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا میں پڑھا کرتے تھے۔ نماز ایک مقدّس فریضہ ہے اس کے بغیر نجات نہیں ہے۔

آپ اپنے وقت میں بلند عالم دین، اعلیٰ طبیب، روحانیت میں اعلیٰ مقام اعلیٰ خطیب، اعلیٰ مبلّغ، اعلیٰ مفسر، شب بیدار، متوکل، متبع شریعت، صائم الدہر مجسمہ خشیت الٰہی عاشق رسول تھے۔

آپ کا محبوب وظیفہ : وصلی اللہ علی حبیبہٖ محمد والہٖ و بارک وسلم۔ ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص پڑھتے تھے۔

وفات : آپ کا ۲۷ رمضان ۱۳۸۵ھ ۲۰ جنوری ۱۹۶۶ء بروز جمعرات بوقت ۴۵-۳ بجے عصر رشد و ہدائت کا آفتاب ہمیشہ کے لیے غروب کر مانوالہ میں ہوگیا۔ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ آفتاب رشد و ہدایت کو خاک کے پردہ میں نہاں کر دیا گیا (خزینہ کرم)

اولاد : سیّد محمد علی شاہ صاحب مدظلہٗ العالی سجادہ نشین ہیں ۲ سیّد

Marfat.com

عثمان علی شاہ بعمر ۲½ سال رحلت کی ۳۔ سیّد عثمان علی شاہ ثانی ۴۔ سیّد میر طیب شاہ (بعمر ۱۲½ سال وفات پائی) ۵۔ سیّد غلام جیلانی (بعمر ۲½ سال وفات پائی) لڑکیاں بھی تولد ہوئیں۔ قبلہ سید محمد علی شاہ صاحب مدظلہٗ العالی کے فرزند سیّد غضنفر علی شاہ ہیں اور سیّد عثمان شاہ کے دو بیٹے سیّد صمصام علی شاہ، سیّد امیر طیب شاہ مدظلہ العالی

خلفاء: آپ کے خلفاء اور مرید بہت ہیں۔ مگر حضرت سیّد محمد علی شاہ صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین و حضرت سیّد عثمان شاہؒ کا خاص مقام ہے۔

شجرہ نسب سیّد محمد اسمٰعیل شاہ کرمانوالےؒ

سیّد سکندر علی شاہ المعروف سیّد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

- سیّد نور محمد شاہ
- سید محمد اسمٰعیل شاہ کرمانوالے
- نام نامعلوم

سید محمد اسمٰعیل شاہ کرمانوالے:

سیّد عثمان علی شاہ	سید محمد علی شاہ صاحب	سیّد عثمان علی شاہ ثانی
بعمر ۲½ سال وفات پائی	سجادہ نشین	المتوفی سنہ ۱۹۷۸ء
سیّد میر طیب شاہ	سیّد غلام جیلانی شاہ	صاحبزادیاں بھی تھیں
بعمر ۱۲½ سال وفات پائی	بعمر ۲½ سال وفات پائی	

سیّد محمد علی شاہ صاحب
- سید غضنفر علی شاہ

سیّد عثمان علی شاہ ثانی
- سیّد صمصام علی شاہ
- سیّد امیر طیب شاہ

Marfat.com

(۷۳)

حضرت سیّد عثمان علی شاہ علیہ الرّحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد عثمان علی شاہ اور والد ماجد کا اسم گرامی سیّد محمد اسمٰعیل شاہ بن سیّد سکندر علی شاہؒ ہے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت کرموں والا میں ہوئی اور نام سیّد عثمان علی شاہ رکھا گیا۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی ہونہار تھے۔ آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولائت چمکتا تھا۔ آپ بہت ذہین تھے۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کر کے اعلیٰ مقام و خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ بہت ہی فیاض اور متبع شریعت تھے۔ آپ کی طبیعت میں سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ امراء سے بے نیازی اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر تھے۔

آپ کا ارشاد ہے کہ غرباء مساکین سے محبت کرو اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔ اور سنت نبوی بھی ہے۔ آپ بہت ہی فیّاض، متوکل، غریب نواز، زاہد عابد، متقی اور پیکر صبر و رضا تھے۔

وفات : آپ کا ۱۹۷۸ء میں بمقام کرمانوالے انتقال ہوا۔ اور اپنے والد ماجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔ آپ کی اور آپ کے والد ماجد کی قبر کچی ہے۔ مگر مقبرہ عظیم الشان وسیع ہے۔

Marfat.com

(۴۷)

حضرت میاں غلام اللہ ثانی شرقپوریؒ

نام : آپ کا اسم گرامی میاں غلام اللہ اور والد ماجد کا نام میاں عزیز الدینؒ آپ کا تعلق ارائیں برادری سے ہے۔

پیدائش : آپ کی ولادت شرقپور میں ہوئی (واللہ اعلم) آپ کا نام غلام اللہ رکھا گیا۔ سر میاں محمد شفیع لاہور والے آپ کے خالہ زاد بھائی ہیں۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی نیک خصال کے حامل کھیل کود سے نفرت لڑائی جھگڑے سے اجتناب آپ ہونہار اور ذہین تھے۔

تعلیم : آپ نے سکول اور دینی مدرسہ کی تعلیم حاصل کی۔ آپ شروع ہی سے نمازی عبادت گذار اور حصّول تعلیم کے لیے رغبت رکھتے تھے۔

ملازمت : آپ نے میونسپل کمیٹی شرقپور میں ملازمت اختیار کی اور دیانت داری سے کام کرتے رہے مگر آپ نے اس شغل کو بھی چھوڑ دیا۔ کیونکہ آپ کے برادرِ اکبر حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ انہیں کسی بڑے مقصد کے لیے چاہتے تھے میاں صاحب کے نظر منظور تھے۔

بیعت : آپ نے اپنے مشفق بھائی حضرت میاں شیر محمدؒ کے دست مبارک پر بیعت کی مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا اور سلسلہ نقشبندیہ میں داخلہ لے کر اس کو فروغ دیا۔ آپ کی رشد و ہدایت سے علاقہ کے لوگوں نے فیض حاصل کیا۔

سلسلہ نقشبندیہ : سلسلہ نقشبندیہ میں اصحابہ کرام منسک تھے رحمتِ دو عالم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے حضرت سلمان فارسیؓ سے حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیقؓ سے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم نے فیض روحانی حاصل کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس سلسلے کے بانی اعلیٰ ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیقؓ کے دست مبارک پر بیعت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ و حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ حضرت امام جعفر صادقؒ کے دونوں شاگرد رشید ہیں۔ مگر بیعت کرنا ثابت نہیں ہوا۔ ورنہ شجرہ میں ان کے نام ضرور آتے سلسلہ نقشبندیہ کا شجرہ طریقت ملاحظہ فرماویں۔ آگے درج ہے۔

بیعت : بیعت کے لفظی معنی اپنے آپ کو فروخت کر دینا ہے۔ بیعت کرنے کے بعد مرید اپنی مرضی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ تو فروخت ہو چکا ہے۔

وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۝

مجھے اللہ کی قسم کوئی تم میں مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اس کو مجھ سے محبت والدین واولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

ارشاد : حضرت بابا بلھے شاہؒ فرماتے ہیں۔ "جیہڑا بلھے نوں سیّد آکھے دوزخ ملن سزائیاں" اگر مرید اپنے مرشد پاک کے فرمودات پر عمل نہیں کرتا۔ اور اپنی مرضی کرتا ہے۔ تو اصولی طور سے اس کی بیعت منسوخ ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ دنیاوی کام نہ ہو۔ نقشبندی مجسمہ متبع شریعت ہوتے ہیں۔ بدعات و رسومات سے قطع تعلق ہوتے ہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ کے حضرات سنت نبویؐ پر سختی سے عمل کرتے ہیں۔ اور مریدوں سے کرواتے ہیں۔ ہندوستان میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اس سلسلے کے بانی ہیں۔ ان کی تشریف آوری سے

Marfat.com

پہلے ہندوستان میں بدعات حسنہ وسُوٴ کا عام رواج تھا۔ بلکہ علمار وقت نے ان سب بدعات کو دین نبوی کا درجہ دے رکھا تھا اور وقت کے حکمران کو ان پر سختی سے عمل کرنے کا حکم صادر فرماتے اور فرماتے کہ اگر اس طرح کر لیا جائے تو کیا حرج ہے مگر حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمتہ نے اپنے آپ کو آزمائشوں میں ڈال کر شہنشاہ نور الدین جہانگیر سے ٹکر لی۔ اور انجام سب لوگوں کے سامنے آگیا۔ اور ان بدعتی علما کا راز فاش ہوگیا۔ مجدّد دین محمدی کو اور حال کرتا ہے بدعات خواہ وہ حسنہ ہوں یا سوٴ ان کی بیخ کنی کرتا ہے۔ حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے ان سب بدعات کی بیخ کنی کی۔ قصہ بیان مقصود نہیں ہے۔

دورِ حاضرہ : دورِ حاضرہ میں پڑھے لکھے لوگ بیعت بھی کرتے ہیں۔ مگر بدعات و رسومات کے دلدادے بھی ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ اگر اس طرح اس موقعہ پر کر لیا جائے تو کیا حرج ہے۔ یہی دین نبوی میں مداخلت اور بدعت ہے

غیرت : قبلہ حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمتہ اگر کوئی کام خلاف شرع دیکھتے تو فوراً ٹوک دیتے۔ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ مرشد پاک کی ڈاچی کے گلے میں گھنگرو بندھے دیکھے۔ میاں صاحبؒ نے اتروا دیئے۔ کسی مزار پر تشریف لے جاتے تو قبر کو ہاتھ تک نہ لگاتے۔ چپکے کھڑے رہتے یا بیٹھ جاتے خلاف شریعت کوئی حرکت دیکھتے تو نہایت غصہ میں آجاتے (خزینہ کرم ص ۱۶۲)

اپیل : بزرگان دین و روحانی پیشواؤں کی خدمت میں مؤدبانہ اپیل ہے کہ سنت نبویؐ کے کاموں پر پورا پورا مریدوں سے عمل کروائیں۔ ایسا نہ ہو یہ بدعتوں میں پھنسے رہیں۔ اور آپ حضرات رفیق اعلیٰ سے جا ملیں۔ اور بعد میں یہ خلفاء اور مرید اپنا صحیح جانشین تبع شریعت نہ باقی چھوڑ سکیں اور روحانیت کا رشتہ لوگوں سے ٹوٹ جائے اور عالم دنیا روحانیت سے خالی ہو جائے۔

Marfat.com

مرید : مرید کے لازم ہے کہ بیعت کرتے وقت سوچ سمجھ کر قدم اٹھائے۔ یہ بہت دور منزل ہے اور اپنے مرشد پاک کا احترام اپنے تمام عزیزوں سے زیادہ کرنا پڑے گا۔ اگر ذرا بھی کمی واقع ہوگئی تو دین و دنیا میں نامراد ہو جائے گا۔ ایسا نہ ہو کہ پھر پریشان حال ہو۔ یہ معمولی کام نہیں کہ دل نے چاہا تو کر لیا۔ دل نے چاہا تو چھوڑ دیا یہاں دل کی مرضی نہیں ہے۔

مرشد : آپ کے مرشد پاک حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ بیمار ہوئے۔ تو آپ کو یاد فرمایا۔ اور مسند خلافت سے نوازا۔ اور فرمایا گھبرانا نہیں۔ مہمانوں کی خدمت میں کوتاہی نہ کرنا۔ جمعہ کی نماز خود پڑھانا۔ جمعہ کے علاوہ وقتاً فوقتاً نمازیں بھی پڑھانا۔

وفات : آپ کا ۷ ربیع الاوّل ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء شرقپور میں انتقال کیا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

اولاد : آپ کے دو فرزند ہیں۔ حضرت میاں غلام احمد اور میاں جمیل احمد مدظلہٗ العالی دونوں بزرگان نیک سیرت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت فرمائے۔ آمین۔

(۷۵)

حضرت میاں مظہر قیوم علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی مظہر قیوم اور والد ماجد کا نام میر بارک اللہؒ آپ سیّد، زاہد، عابد پرہیزگار تھے۔

پیدائش : آپ کی ولادت مقام رتر چھتڑ ضلع گورداسپور میں ہوئی آپ

Marfat.com

کا نام سیّد مظہر قیوم رکھا گیا۔

بچپن : آپ بچپن میں ہونہار تھے۔ آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولائت چمکتا تھا۔ آپ حسین وجمیل تھے۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کی۔ گران کی رحلت کے بعد آپ نے حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ کے دست مبارک پر بیعت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ سیّد اور بہت ہی فیاض تھے۔ جب حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ کا انتقال ہوا۔ تو آپ نے نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ آپ عاشق رسول، سادگی، مجسمہ خشیت الٰہی، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تصنع سے پاک، زاہد عابد متقی اور پرہیز گار تھے۔

وفات : آپ کا مقام رتر چھتر ضلع گورداسپور ۱۴ ربیع الاوّل ۱۳۶۱ھ یکم اپریل ۱۹۴۲ء انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

اولاد : حضرت سیّد محفوظ حسین شاہ مدظلہٗ العالی بمقام بھلیر نزد سانگلہ ہل ۱۹۴۷ء میں تشریف لائے ہیں۔ اور مصروفِ عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خاص فضل سے نوازے۔ آمین۔

(۷۶)

حضرت سیّد نور الحسن شاہ بخاریؒ حضرت کیلیانوالہ

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد نور الحسن بخاری والد ماجد سیّد غلام علی شاہ اور سیّد حافظ غلام مصطفیٰ شاہ چچا تھے۔

حالات : آپ کے والد گرامی مڈل کے بعد نارمل پاس کر کے ہیڈ ماسٹر سکول

Marfat.com

مقرر ہو گئے۔ نہایت ہی دیانتدار اور محنتی لائق ترین استاد، صوم وصلوۃ کے پابند نیک سیرت، بلند اخلاق، باہمت اور عبادت گذار تھے۔ سلسلہ بیعت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ سے منسلک تھا۔ خاندان کا شیعہ مذہب کی طرف رجحان تھا۔ ان کے بھائی حافظ غلام مصطفےٰ شاہؒ نہایت ہی متقی پرہیزگار صالح متبع شریعت شب بیدار تہجد گذار مسلک اہلسنت والجماعت اور عابد تھے۔ خواجہ اللہ بخش تونسویؒ کے مریدوں میں سے تھے۔

آپ کے والد گرامی موضع احمد نگر سے ہیڈ ماسٹر سکول ریٹائرڈ ہونے کے بعد حضرت کیلیانوالے آگئے۔ اور آپ کے برادر اکبر سیّد حسین شاہ بخاریؒ نے میٹرک کرنے کے بعد نہری پٹواری کا کورس کر کے نہری پٹواری ہو گئے اور ان پر سائیں فربان علی شاہ عاشق تھے وہ روزمرہ جہاں بھی ہوتے دیکھنے کے لیے ہمیشہ آتے۔

پیدائش: آپ کی ولادت مبارک ۲ ماہ پہلے یعنی سات ماہ بعد بروز بدھ بوقت نصف شب بتاریخ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۸۸۹ء ہوئی۔ آپ حسین وجمیل اور ہونہار تھے۔ پیشانی مبارک میں نور ولائت کی خاص چمک تھی۔

بچپن: آپ کو بچپن میں بچوں کی طرح کھیل کود وغیرہ سے نفرت تھی اور اچھے کاموں کی طرف رغبت ہونہار اور ذہین تھے۔ آپ کی ابھی عمر چھوٹی تھی کہ سایہ پدری سے محروم ہو گئے۔ والدہ ماجدہ نے شفقت سے اور پوری نگہداشت سے آپکی پرورش کی۔ آپ کی والدہ ماجدہ نہائت ہی متقی پرہیزگار عبادت گذار، بیواؤں اور یتیموں اور حاجت مندوں اور بیکس لوگوں کی سہارا تھیں۔

ادب: آپ اپنی والدہ ماجدہ اور برادر اکبر سیّد حسین شاہ بخاریؒ کا عقیدت سے احترام کرتے تھے کبھی ان کے سامنے آنکھ نہ اٹھاتے۔ اور بڑوں کا ادب دل

Marfat.com

سے کرتے۔ آپ فرماتے کہ ادب کرنے والا کامران کامیاب ہے۔ بے ادب گستاخ اور نامراد ہے۔ آپ نے اپنی والدہ ماجدہ کو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرا مرشد پاک میری والدہ ماجدہ ہیں۔

تعلیم: آپ کی عمر ابھی پانچ سال ہوئی تو آپکو احمد نگر کے سکول میں داخل کر دیا گیا۔ پھر وہاں سے پنڈی بھٹیاں میں داخل کیا گیا وہاں آپ کے بڑے بھائی سیّد حسین شاہ بخاری نہری پٹواری تھے۔ آپ ہر جماعت میں اوّل پوزیشن حاصل کرتے چھٹی جماعت وہاں پڑھی۔ اس کے بعد آپ کے والدگرامی کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد آپ کے برادر اکبر سیّد حسین شاہ بخاریؒ پٹوار چھوڑ کر گھر آ گئے اور کھیتی باڑی کے کام میں مصروف ہو گئے آپ بھی ان کے ساتھ گھر آ گئے مگر حضرت کیلیانوالے میں سکول نہ تھا اس لیے آپ تعلیم مکمل نہ سکے۔ آپ میں خصوصیت تھی کہ نماز روزہ پورے احترام سے ادا کرتے تھے۔

خوشنویسی: کھیتی کے کاروبار کے ساتھ ساتھ مولوی نور الٰہیؒ سے خوشنویسی کا کام سیکھنا شروع کر دیا۔ قلیل عرصہ میں آپ مایہ ناز خوشنویس ہو گئے اور چند کتابوں کی کتابت بھی کی۔

ٹھیکیداری: خوشنویسی کے کام کو چھوڑ کر ہیڈ خانکی میں ٹھیکیداری کا کام سیکھا اور وہیں کچھ عرصہ یہ کام کرنے کے بعد ہیڈ مرالہ میں بھی اسی کام کے لیے تشریف لے گئے۔ پھر کچھ مدّت بعد چک ۱۴ ضلع شیخوپورہ میں مربعے ملے تو ٹھیکیداری چھوڑ کر وہاں تشریف لے گئے اور اپنے برادر اکبر سیّد حسین شاہ بخاریؒ کے ساتھ مل کر کاشتکاری کرنے لگے۔ لیکن بعد میں وہاں بھی نہر پر ٹھیکیداری کا کام شروع کر دیا۔

نعت گوئی: آپ نے موسیقی کا علم سیکھا اور نعت گوئی میں اپنی مثال خود

Marfat.com

تھے۔ آپ کی آواز خوش الحان پرسوز اور جادو تھی۔ جب آپ اپنی خوشی سے عشق نبوی کی نعت پڑھتے تو آپ پر اس قدر سوز طاری ہو جاتا کہ آنکھوں سے سیل رواں جاری ہو جاتا اور سننے والے دم بخود بلکہ وجد میں آجاتے تھے۔

تبادلہ زمین: آپ اپنے برادر اکبر سید حسین شاہ بخاریؒ کے ساتھ شرقپور میں تبادلہ زمین کے سلسلہ میں گئے۔ راستہ میں حضرت مولانا میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے آپ کو سامنے کرتے سے پکڑ لیا اور سید حسین شاہؒ سے فرمایا کہ ان کا کیا نام ہے انہوں نے کہا کہ نور الحسن میاں صاحب نے فرمایا کہ اس کو "نور بنا دوں"۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں کبھی کسی بڑے سے بڑے آفیسر سے مرعوب نہیں ہوا لیکن جناب میاں صاحب نے دل پر ایک ایسی ٹھیس لگائی کہ میں بے بس ہو گیا۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ زمین کے مربعوں کے تبادلے کی اتنی بڑی ضرورت نہیں اگر تم چاؤ تو ہم تمہاری قسمت کا تبادلہ کر دیتے ہیں۔

گھر آکر یہ سارا واقعہ آپ کے برادر اکبر نے اپنی والدہ ماجدہ سے کہہ سنایا کہ آج ایک اللہ تعالیٰ کے بندے نے ان کو فرمایا کہ تمہیں نور بنا دیا جائے تو یہ خاموش رہے آپ کی والدہ ماجدہ نے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ نے مؤدبانہ التماس کی کہ آپ میرے مرشد پاک ہیں۔ والدہ ماجدہ نے جواب دیا کہ آج کے بعد ہم تمہارے مرشد نہیں ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ جب سے میں شرق پور حضرت میاں صاحب سے ملکر آیا تھا۔ مجھے آدھی رات کے بعد نیند نہیں آتی تھی میں نے نعت رسول مقبول پڑھنی شروع کی تو کچھ سکون حاصل ہو جاتا تھا۔

حاضری: آخر میں خود حضرت میاں صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میاں صاحب میری طرف دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا کہ شاہ جی کیسے آئے ہو عرض کی

Marfat.com

کہ والدہ ماجدہ نے آپ کی خدمت عالیہ میں بھیجا ہے۔ میاں صاحب نے حجام کو بلا کر ان کی لبوں کو سنت مطہرہ کے مطابق بنادو۔ آپ بڑی بڑی مونچھیں رکھنے کے شوقین تھے حجام نے سنت کے مطابق کر دیں تو حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ شاہ جی تمہارے دل کی صفائی کر دی گئی ہے۔

سلسلہ نسب : حضرت سیّد نُور الحسن شاہ بخاری بن سیّد غلام علی شاہ بخاری بن سیّد حیات علی شاہ بخاری بن سیّد عالم شاہ بخاری الخ۔

بیعت : آپ نے قبلہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ کے دست مبارک پر بیعت کر کے مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ نے قلیل عرصہ میں سب منزل طے کر گئے کیونکہ آپ پہلے ہی ادب کی وجہ سے کندن تھے اور والدہ ماجدہ کی دعائیں ہمہ وقت ساتھ تھیں۔ والدین کے ادب سے اللہ تعالیٰ، رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور والدین اور بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے منازل جلدی طے ہو جاتی ہیں۔ والدین کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ اپنی اپنی اولاد کو شروع ہی سے ادب سکھاؤ پھر وہ بڑے ہو کر ادب کریں گے۔ والدین کا بے ادب دین اور دنیا میں ناکام نامراد ہے اس کی کوئی نیکی مقبول نہیں ہوتی۔

سلسلہ طریقت : قبلہ العالم حضرت سیّد نور الحسن شاہ بخاریؒ قبلہ العالم جناب مولانا میاں شیر محمد شیر ربانی شرقپوریؒ۔ عالی الالقاب جناب بابا امیر الدینؒ قبلہ خواجہ میر صادق علی شاہؒ۔ قبلہ خواجہ امام علی شاہؒ الخ۔

انعام : باوجودیکہ آپ علم دینی بوجہ مجبوری حاصل نہ کر سکے۔ لیکن جناب میاں صاحب نے برق توجیدی سے آپ کو جلدی ہی علم لدنی سے مالا مال کر کے مولانا، علامۃ الدہر کے خطابوں سے نوازا۔ اسی وجہ سے آپ مرزائیوں۔ آریوں

Marfat.com

شیعوں کو دندان شکن جواب دیتے تھے۔ آپ بلند پایہ خطیب، شب بیدار، جود وسخا مستجاب الدعا، تہجد گذار، زاہد عابد اور بہت ہی فیاض تھے۔

وظیفہ : آپ کا محبوب وظیفہ درود خضری و صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔ سورہ اخلاص۔ سورہ فلق۔ سورہ الناس کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

شادی : آپ کی شادی موضع بدورتہ ضلع گوجرانوالہ کے سیّد خاندان میں آپ کے پیر و مرشد حضرت میاں صاحب کے وصال کے ایک سال بعد میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔

انتقال : وہ شمع نورانی جو لوگوں کے دلوں کو منور کرنے کے لیے آئی تھی بروز جمعۃ المبارک رات گیارہ بجکر پچیس منٹ بتاریخ ۳ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۵۲ء کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داغ مفارقت دے گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال ۱۱ ماہ تھی۔

اولاد : حضرت سیّد محمد باقر علی شاہ صاحب مدظلہٗ العالی۔ گدی نشین۔ حضرت سیّد محمد جعفر علی شاہ صاحب مدظلہ العالی۔ سیّدہ ثریا خاتون بچپن میں انتقال ہوگیا۔ سیّدہ بلقیس خاتون۔

خلفاء : سیّد محمد باقر علی شاہ مدظلہٗ العالی فرزند۔ سیّد عظمت علی شاہ فاضل مدظلہٗ العالی بعمر دو سال خلفاء میں سے بلند مقام حاصل کیا اور خلفاء بھی تھے۔ مرید لاتعداد ہیں۔

معمولات : آپ پچیس سال کی عمر مبارک میں حضرت میاں صاحب سے دست بیعت ہوئے۔ نصف شب کے بعد بیدار ہو کر پہلے دو رکعت تحیۃ الوضو ادا فرماتے اور پھر تہجد کی نماز ادا فرما کر تین ہزار مرتبہ درود خضری پڑھتے پھر صبح

Marfat.com

کی نماز تک مراقبہ میں رہتے۔

مرض : آپ کو لبھر ۴۳ سال جوڑوں کی دردوں کا عارضہ شروع ہو گیا جوں جوں علاج کرو! یا مرض بڑھتا گیا۔ وجع المفاصل کا مرض متواتر اڑھائی سال سے شدت اختیار کر گیا مگر زبان مبارک پر حرف شکائت نہ تھی۔ باوجویکہ مرض کا غلبہ شدّت کا تھا مگر رشد و ہدائت میں باقاعدہ مصروف رہتے اور کسی طالب حق کو خالی نہ بھیجتے آپ بہت ہی فیاض تھے۔ آخری وقت تک مرض وجع المفاصل ہی رہی۔

لباس و مبارک : آپ ہمیشہ سادہ لباس پہنتے فاخرہ لباس سے ہمیشہ اجتناب فرماتے رہے۔ باریک ململ سوا پانچ گز سفید دستار مبارک اور سفید کپڑے کی ٹوپی کلاہ دار جمعہ اور عیدین کے دن یا شرق پور یا مکان شریف کے ختم کے موقعہ پر پہنتے ورنہ سفر و حضر میں پانچ کتروں والی ٹوپی سفید اور اس پر دو گز لمبا رومال جو آسمانی رنگ کا باریک لکیر دار کپڑا ہوتا باندھتے تھے۔ کُرتہ طرزاں والا جس کے بازو کھلے ہوتے۔ سفید اور زانوؤں تک لمبا ہوتا تھا۔ تہبند تین فرماتے۔ تہبند سفید لٹھے کا ہوتا۔ جمعہ کے دن اس پر سفید چوغہ پہنتے۔ اور ایک رومال لکیر دار شانہ پر رکھا ہوتا۔ سردیوں میں گرم سرج کی بند گلے کی واسکٹ پہنتے اور سفید چادر تین گز لمبی اور پونے دو گز چوڑی بالعموم استعمال فرماتے اور سردی میں ہلکا سا دُھسہ اوپر لیا جاتا۔ جوتا دیسی اور سادہ استعمال کرتے۔ نیا جوتا پاؤں میں ڈال کر دو نفل رکعت ادا فرماتے تھے۔

Marfat.com

شجرہ نسب سیّد نورالحسن شاہ بخاریؒ

سیّد حیات علی شاہ بخاری بن سیّد عالم شاہ بخاریؒ

سیّد غلام علی شاہ بخاری ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر — سیّد حافظ غلام مصطفےٰ شاہ اہلسنت والجماعت

حضرت سیّد نورالحسن شاہ بخاری — سیّد حسین شاہ بخاری

سیّد محمد باقر علی شاہ گدی نشین
ولادت ۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء

سیّد محمد جعفر علی شاہ
ولادت ۵ر جنوری سنہ ۱۹۳۸ء

سیّدہ ثریا خاتون
بچپن میں انتقال ہوا

سیّدہ بلقیس خاتون (زوجہ سیّد عثمان علی شاہ کرمانوالے)

سیّد عظمت علی شاہ
نائب گدی نشین
ولادت ۱۹ر دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء

سیّد عصمت علی شاہ
تحصیلدار
ولادت ۹ر دسمبر سنہ ۱۹۵۱ء

سیّد فراست علی شاہ
ولادت ۲۴ر نومبر سنہ ۱۹۵۳ء

سیّد عارف علی شاہ

سیّد آصف علی شاہ

سیّد فیاض الحسن

سیّدہ فرخندہ

سیّدہ نرگس فاطمہ

(جاری ہے)

Marfat.com

سیّد جعفر علی شاہ

سیّد رضوان الحسن — سیّد سنان الحسن — سیّد انبساط الحسن — سیّد صبغۃ اللہ

سیّدہ سمیعہ صادق

سیّد عظمت علی شاہ

سیّد حسین شاہ — سیّد سجاد حسین شاہ — سیّدہ نسبہ زہرہ

سیّد عصمت علی شاہ

سیّد حسن الجواد بخاری — سیّد محمد احسن بخاری — سیّد مہتاب حیدر بخاری

سیّد فراست علی شاہ

سیّد کاشف مرتضیٰ — سیّدہ میمونہ

سیّد عارف علی شاہ (محکمہ کسٹم)

سید ارسلان حیدر بخاری

سیّدہ بلقیس خاتون زوجہ سیّد عثمان علی شاہ کرمانوالے (اوکاڑہ)

سیّد صمصام علی شاہ — سیّد امر طیب علی شاہ کرمانوالے

زوجہ سیّدہ فرخندہ — زوجہ سیّدہ نرگس فاطمہ

Marfat.com

(۷۷)

حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربل علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی محمد عمر آپ کے جدامجد حضرت غلام مرتضےٰ علیہ الرحمۃ بیربل مشہور ولی اللہ ہوئے ہیں۔

پیدائش: آپ کی ولادت ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ میں ہوئی۔ لکھے پڑھے بلکہ ولائت کا گھرانہ تھا۔ آپ بہت ہی ہونہار تھے۔

تعلیم: آپ نے سکول اور دینی مدرسہ کی تعلیم مکمل کی اور قرآن مجید بھی حفظ کیا آپ فارغ ہوکر اسلامیہ کالج پشاور میں پروفیسر سات سال رہے۔

بیعت: آپ نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ کے دست مبارک پر بیعت کرکے خاص مقام حاصل کیا۔ آپ متبع شریعت، زاہد متقی، مہمان نواز، صوم و صلوۃ کے پابند، حاجی حافظ پروفیسر، عاشق رسول، شب بیدار، عابد پرہیزگار اور مصلح تھے۔ ۱۹۲۸ء میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ کے انتقال کے بعد آپ بہت ہی پریشان رہتے تھے۔ آپ مصنف اور مستجاب الدعا تھے۔ آپ نے "انقلاب الحقیقت"، تصوف پر مایہ ناز کتاب لکھی۔

وفات: آپ کا ۱۹ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ لاہور میں انتقال ہوا۔ نماز جنازہ پہلے لاہور شاہی مسجد کے پلاٹوں میں ادا ہوئی پھر مقام بیربل ضلع سرگودھا ۲۰ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ ۲۷ اگست ۱۹۶۷ء میاں غلام احمد صاحب سجادہ نشین شرقپور نے پڑھائی۔ فقد فاز فوزاً عظیما و انہ لعلی خلق عظیم ط آپ غریب نواز، مہمان نواز، ہمسایہ نواز تھے۔ گاؤں میں اگر کوئی جھگڑا ہوجاتا تو آپ فیصل ہوتے تھے۔

Marfat.com

(۷۸)

حضرت میاں رحمت علی علیہ الرحمہ گھنگ

نام : آپ کا اسم گرامی رحمت علی اور والد کا نام میاں چراغ الدین ہے اور آپ جٹ برادری سے تعلق رکھتے تھے۔

پیدائش : آپ کی ولادت موضع کھنگ نزد کاہنا کا چھا ہوئی۔ نام رحمت علی رکھا گیا۔ آپ خوبصورت حسین و جمیل تھے۔

تعلیم : آپ کے گاؤں میں مدرسہ نہ تھا۔ اس لیے آپ پڑھ نہ سکے۔ زمینداره شوق سے کیا کرتے تھے۔

بیعت : آپ کو آپ کے والد ماجد نے چھوٹی عمر میں ہی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے سپرد کر دیا تھا۔ آپ نے بہت وقت حضرت میاں صاحبؒ کی خدمت میں گذارا دست بیعت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ اور خلافت و اجازت حاصل کی۔ موضع گھنگ جا کر رشد و ہدائت میں مصروف ہو گئے۔ یہ موضع چوروں کا تھا۔ آہستہ آہستہ آپ کی تبلیغ سے لوگوں نے اس بدکام سے توبہ کر کے آپ کے گرویدہ ہو گئے۔ آپ مستجاب الدعا عجز انکساری، صوم و صلوٰۃ کے پابند، غریب نواز اور متوکل زاہد تھے۔

وفات : آپ کا ۲۳ محرم ۱۳۹۰ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۷۰ء بعارضہ فالج انتقال ہوا۔ موضع کھنگ میں آپ کا مزار ہے۔

Marfat.com

(۷۹)

حضرت حاجی عبدالرحمٰن قصوری علیہ الرحمہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن اور آپ ارائیں برادری سے تعلق رکھتے تھے۔

تعلیم :۔ آپ نے سیّد عبدالحق قصوریؒ سے عربی فارسی پڑھی آپ فارغ التحصیل تھے۔ آپ بلند پایہ عالم دین، زاہد متقی، شب بیدار تھے۔ غائبانہ حضرت میاں صاحبؒ سے عقیدت تھی۔

بیعت : آپ نے حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خاص مقام حاصل کیا۔ آپ لنگر کے منتظم اور مؤذن تھے۔ تین بار حج کی سعادت سے مشرف ہوئے اور کچھ عرصہ مدینہ منورہ میں گذارا۔ آپ خاموش الطبع، حلیم الطبع، بردبار، متوکل صوم وصلوٰۃ کے پابند، مجسمہ خشیت الٰہی، عاشق رسولؐ روحانیت میں خاص مقام، غریب نواز، مہمان نواز، بلند اخلاق و اخلاص مجسمہ انکساری ان اوصاف میں اپنی مثال آپ تھے۔ سنت نبوی کے عاشق تھے۔ آپ کی داڑھی کا صرف ایک ہی بال تھا۔ آپ اس کو بار بار کنگھی کیا کرتے اور خوش ہوتے۔ آپ مسواک کثرت سے کرتے حالانکہ آپ کے دانت نہ تھے۔

وفات : آپ کا ۲۴ محرم ۱۳۵۹ھ کوٹ مراد خاں قصور میں انتقال ہوا۔ بستی چراغ شاہ میں دفن کیا گیا۔ وہاں آپ کا مزار ہے۔

Marfat.com

(۸۰)

حضرت سیّد محمد ابراہیم سہول رح

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد محمد ابراہیم ہے۔ ولادت سے پہلے سایہ پدری سے محروم ہو گئے تھے۔

تعلیم : آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ آپ ہونہار اور بہت ہی ذہین تھے۔ ابتدائی تعلیم رائے گوجراں جالندھر۔ پھر جامعہ نعیمہ لاہور سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم دیوبند میں حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ مولانا اصغر حسینؒ سے حاصل کی اور وطن موضع کھوکھر واپس آئے اور رشد و تبلیغ میں مصروف ہو گئے آپ فیاض اور صاحب اخلاق تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خاص مقام حاصل کیا۔ آپ بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں اعلیٰ مقام، یتیموں کے نگہبان، بے کسوں کے سہارا، متبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، سیف الزبان، مستجاب الدعا، نور ولائت، مشعل راہ تھے۔ غیر مسلم ہندوں کو بذریعہ اخلاق مسلمان کیا۔ آپ بہت ہی فیاض تھے۔ لباس سادہ خوراک کم اور سادہ بلکہ آپ سادگی عجز انکساری کے مجسمہ تھے۔

وفات : آپ کا نارنگ منڈی انتقال ہوا۔ ریلوے اسٹیشن کے نزدیک آپ کا مزار ہے۔

اولاد : صاحبزادہ حضرت امیر محمد شاہ صاحب منڈی نارنگ میں مقیم ہیں۔

Marfat.com

(۸۱)

حضرت سیّد حاکم علی شاہ لاہوریؒ

نام: آپ کا اسم گرامی سیّد حاکم علی والد ماجد کا نام سیّد شہاب الدین اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد سے ہیں

پیدائش: آپ کی ولادت ۱۲۶۷ھ میں ہوئی۔ بچپن میں ہی آپ ہونہار اور ذہین تھے۔

تعلیم: آپ نے گیارہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ علم حدیث فقہ منطق علم حاصل کیا۔ آپ نے باقاعدہ طب پڑھ کر سند حاصل کی۔ آپ اپنے گاؤں میں مسجد کے خطیب مقرر ہوئے۔ پر تاثیر خطیب زاہد عابد متقی پرہیزگار تھے۔

بیعت: آپ نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوی علیہ الرحمۃ کے دست مبارک پر بیعت کی سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ اور آپ نے موضع پکی ٹھٹھی میں اقامت فرما کر رشد و ہدائت میں مصروف ہو گئے۔ آپ بہت ہی فیاض تھے۔ ہر آنے والے کو خندہ پیشانی سے ملتے۔ آپ حج بیت اللہ کی سعادت سے سرفراز تھے۔ آپ کی زبان مبارک میں ایسی تاثیر تھی کہ اکثر لوگوں نے اپنی بد عادات چھوڑ کر نیک کاموں کی جانب مائل ہو گئے۔ جہاں آپ نے ڈیرہ لگایا تھا۔ وہ ویران بے آباد جگہ تھی مگر آہستہ آہستہ وہی جگہ دین روحانی کا گہواہ بن گئی اور آباد ہو گئی۔ طالبان حق دور دور سے آکر اس چشمۂ حکمت و فیض سے فیض یاب ہو کر جاتے۔ آپ کے گرد شمع توحید کے پروانوں کا ہجوم رہتا تھا۔

لباس: آپ کا لباس سادہ اور صاف ستھرا ہوتا۔ تہہ بند اور کرتہ لمبا، دیسی

Marfat.com

جوتی، سر مبارک پر رومال باندھتے یا چادر سفید سے سر چھپائے رکھتے، مسواک استعمال فرماتے، خوراک معمولی مگر سادہ۔ آپ صاحب کشف وکرامات تھے۔

آپ اپنے مریدوں کو نماز پنجگانہ ادا کرنے صورت اور سیرت مطابق شرع محمدیؐ تلقین فرماتے۔ اور ہر نماز باجماعت کے بعد سورہ اخلاص اور درود ابراہیمی پڑھنے کی تلقین فرماتے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ یہی وظیفہ میرے مرشد پاک حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ نے عطا فرمایا تھا۔

وفات: آپ کا ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۴۰ء شب نصف انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خاص وعام ہے۔

(۸۲)

حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی سیّد مہر علی شاہ آپ کے والد گرامی کا نام سیّد نذر الدین تھا

پیدائش: آپ کی ولادت یکم رمضان المبارک ۱۲۷۵ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۸۵۹ء راولپنڈی کے نزدیک ایک گاؤں میں ہوئی۔

بچپن: آپ بچپن میں ہی ہونہار اور ذہین تھے جو بھی پڑھتے ازبر فرما لیتے اور پیشانی مبارک میں نور ولائت نمایاں تھا۔

تعلیم: آپ نے قاعدہ عربی شروع کیا۔ اور ساتھ ہی اردو وفارسی کی تعلیم کے لیے مدرسہ میں داخل کر دیا گیا۔ حافظے کا یہ عالم تھا۔ کہ قرآن مجید کا روزانہ سبق پڑھتے آپ حفظ کر کے اسی وقت سنا دیتے تھے۔ جب قرآن مجید ناظرہ ختم ہوا۔

Marfat.com

تو آپ کو پورا قرآن مجید حفظ تھا۔ صرف و نحو مولانا غلام محی الدینؒ سے پڑھی۔ مزید تعلیم کے لیے آپ حسن ابدال کے نواح میں موضع بھوئی کے مولانا محمد عیسیٰ قریشیؒ کی درسگاہ میں داخل ہوئے ۲½ سال وہاں تعلیم حاصل کی۔

موضع بھوئی سے موضع انگہ علاقہ سُون ضلع شاہ پور کا سفر اختیار کیا۔ اور وہاں مولانا سلطان محمود انگویؒ سے استفادہ حاصل کیا۔ موضع انگہ میں قیام کے دوران اپنے استاد کے ہمراہ سیال شریف، ان کے مرشد خواجہ شمس الدین سیالویؒ کی زیارت کے لیے جایا کرتے تھے۔ حضرت سیالویؒ پیر مہر علی شاہؒ پر خصوصی شفقت فرماتے تھے۔ موضع انگہ میں ۲½ سال قیام کیا۔ سنہ ۱۲۹۰ھ میں آپ کانپور مولانا احمد حسنؒ محدّث کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مگر مولانا صاحب ان دنوں حج پر گئے ہوئے تھے۔ اس لیے آپ علی گڑھ میں مولانا صاحب کے استاد مولانا لطف اللہؒ کے درس میں داخل ہو گئے۔ علی گڑھ میں دو سال سے زائد قیام کیا آپ نے مولانا لطف اللہؒ سے قرآن مجید، کتب احادیث اور بعض خصوصی احادیث کی سند حاصل کی۔ علی گڑھ سے سہارنپور آئے اور مولانا احمد علی سے حدیث کی کتاب بخاری شریف اور مسلم شریف پڑھنے کے بعد سنہ ۱۲۹۵ھ مطابق سنہ ۱۸۷۶ء واپس وطن تشریف لے آئے۔

بیعت: آپ نے حضرت خواجہ شمس الدین سیّالویؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ میں داخلہ لیا۔ اور سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔

شادی: آپ کی شادی اپنے ننھیال میں سیّد چراغ علی شاہؒ کی دختر نیک اختر سے حسن ابدال میں ہوئی۔

تدریس: آپ نے اپنے گاؤں میں درس و تدریس کا کام شروع کیا۔ طالب علم کو علم دینی اور روحانی سے مالا مال کر دیا کرتے تھے۔ آپ مجسمہ خلوص اور پیکر اخلاق و

Marfat.com

اور تعصب سے پاک تھے آپ کی نگاہ اور زبان پُر تاثیر تھی۔ جو بھی آپ سے گفتگو کرتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء میں حرمین الشریفین حج اور زیارت کے لیے گئے۔ خواجہ عبدالرحمٰنؒ آپ کے ہمراہ تھے۔ مکہ معظمہ میں مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ بانی مدرسہ الصولقیہ (مکہ) سے ملاقات ہوئی۔ وہ آپ کے علم و فضل سے بہت متاثر ہوئے۔ مولانا محمد غازیؒ نائب مدرس مدرسہ الصولقیہ آپ کی علمی بصارت سے ایسے گرویدہ ہوئے کہ ہمیشہ کے لیے گولڑہ تشریف لے آئے۔ جب مکہ مکرمہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اس وقت مثنوی مولانا رومؒ کا درس دے رہے تھے۔ ایک شخص نے مثنوی کے ایک شعر کے بارے میں تشفی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ حاجی صاحبؒ کی اجازت سے پیر مہر علی شاہؒ نے اس شعر کی عارفانہ تشریح کی کہ حاجی امداد اللہؒ وجد میں آ گئے۔ اور آپ کو سلسلہ چشتیہ صابریہ میں اجازت سے نوازا۔ حضرت پیر مہر علی شاہؒ حرمین الشریفین میں قیام کا ارادہ رکھتے تھے لیکن حاجی صاحب نے بنا کید وطن مراجعت کا حکم دیا۔ کیونکہ مسلمانان ہند کو آپ کی خدمات کی ضرورت ہے۔

حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی پیشن گوئی کے مطابق پیر مہر علی شاہؒ کی مساعی جمیلہ نے فتنہ قادیانیت کی سازشوں پر پانی پھیر دیا۔ جو اس خطے میں انگریزوں کی سرپرستی میں کی جا رہی تھیں۔ ۱۹۰۰ء میں آپ نے شمس الہدایہ لکھ کر حیات مسیح پر بھرپور دلائل پیش کئے۔ کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی حضرت مسیح کے وفات پانے اور ان کی کشمیر میں قبر کے لیے بیہودہ دلائل دے رہا تھا۔ مرزا قادیانی نے پیر مہر علی شاہؒ کو مناظرے کا چیلنج کیا۔

۲۵ اگست ۱۹۰۰ء کو پیر مہر علی شاہؒ دوسرے علماء اور احباب کے ہمراہ شاہی مسجد لاہور مناظرے کے لیے آئے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے سامنے آنے

Marfat.com

کی جرأت نہ کی۔

۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء کو مرزا قادیانی نے تفسیر اعجاز المسیح کے نام سے عربی زبان میں سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھی اور دعویٰ کیا کہ یہ الہامی ہے۔

۱۹۰۲ء میں پیر مہر علی شاہؒ نے "سیف چشتیائی" کے نام سے مرزا صاحب کی مزعومہ الہامی تفسیر کا جواب دیا۔ اور مرزا صاحب کی عربی دانی کی قلعی کھولی اور مختلف قدیم عربی کتب سے نقل کردہ عبارات کی نشاندہی کی۔

آپ نے زندگی بھر عمومی سیاست میں حصہ نہیں لیا۔ آپ شیخ ابن عربیؒ کے نظریہ وحدت الوجود کے زبردست حامی تھے۔ آپ نے عمر بھر شریعت اور طریقت کی بے مثال خدمت انجام دی۔ ابتدائی عمر سے لے کر آخر وقت آپ کی زندگی سے منسوب کئی ایسے نادر واقعات اور صوفیانہ اصطلاع میں کرامات کا صدور ہوا کہ انسانی ذہن و عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

تعلیم کے دوران ہی آپ کے معاملات اور واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آپ پر خصوصی رحمت تھی۔ مولانا فیض احمدؒ نے آپ کی سوانح حیات "مہر منیر" کے نام سے مرتب کی ہے۔ اس میں ایسے کئی واقعات کا بیان ہے۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، فاتح قادیان، متبع شریعت، تعصب سے پاک، عاشق رسول، مصنف، عابد زاہد، شب بیدار تھے۔

تصانیف: تحقیق الحق فی کلمۃ الحق، الاصلاح الفصیح لاعجاز المسیح المعروف بہ سیفِ چشتیائی۔ شمس الہدایۃ اعلاء کلمۃ اللہ فی بیان و ما اہل بہ لغیر اللہ عجابہ فتاویٰ مہریہ۔ الفتوحات الصمدیہ۔ تصفیہ مابین السنی والشیعہ وغیرہ قابل ذکر ہیں

سلسلہ نسب: سیّد مہر علی شاہ بن سیّد نذر الدین بن سیّد پیر غلام شاہ بن سیّد روشن الدین بن سیّد عبد الرحمٰن بن سید عنایت اللہ بن سیّد عنایت علی

Marfat.com

بن سیّد فتح اللہ بن سیّد اسد اللہ بن سیّد فخر الدین بن سیّد احسان بن سید درگاہی بن سیّد جمال علی بن سیّد محمد جمال بن سید ابی محمد بن میراں سیّد محمد کلاں بن سیّد میراں شاہ قادر بن سیّد ابی الحسنات بن سیّد تاج الدین بن سیّد بہاؤالدین بن سیّد جلال الدین بن سیّد داؤد بن سیّد علی بن سیّد ابی صالح نصر بن سیّد عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ۔

سلسلہ طریقت : سیّد پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ۔ مولانا خواجہ شمس الدین سیالویؒ۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ۔ حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ۔ حضرت محب النبی مولانا فخر الدین دکنی دہلویؒ۔ حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادیؒ۔ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ۔ حضرت خواجہ شیخ یحییٰ مدنیؒ۔ خواجہ شیخ محمد۔ خواجہ حسن محمدؒ۔ خواجہ جمال الدین حسنؒ۔ شیخ محمد راجنؒ۔ خواجہ علم الدینؒ۔ خواجہ سراج الدینؒ۔ علامہ کمال الدینؒ۔ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ۔ خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی۔ رحمۃ اللہ علیہم الخ۔

گولڑہ : راولپنڈی سے ۱۱ میل دور ریلوے اسٹیشن ہے۔ حضرت پیر مہر علیؒ شاہ کی وجہ سے زیادہ مشہور ہوا۔

وفات : آپ کا ۲۹ صفر ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۱ مئی ۱۹۳۷ء کو مقام گولڑہ انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔ یہیں ان کے دو بھائی سیّد پیر محمود شاہؒ اور سیّد پیر ولائت شاہؒ کے علاوہ ان کے استاد حضرت مولانا غازیؒ کے مزارات ہیں۔ پیر مہر علی شاہؒ کا مزار سنگ مرمر کی سفید سلوں کا بنا ہوا ہے۔

اولاد : سیّد پیر غلام محی الدین شاہؒ۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد کافی تھی۔ اور مریدا تعداد تھے ان میں حضرت مولانا خطیب اعظم سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ مولانا عبدالغفور ہزارویؒ نے خاص شہرت حاصل کی۔

Marfat.com

(۸۳)

حضرت سید پیر غلام محی الدین گولڑوی علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد غلام محی الدین اور والد بکرم کا نام سیّد پیر مہر علی شاہؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت دسمبر ۱۸۹۱ء مطابق ۱۳۰۹ھ مقام گولڑہ میں ہوئی۔

بچپن : آپ بچپن ہی میں ہونہار تھے اور پیشانی مبارک میں نور ولائت نمایاں چمکتا تھا۔ کھیل کود سے نفرت تھی۔

تعلیم : آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد مکرم سے حاصل کی اور ساتھ ساتھ روحانیت کی تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔ آپ کے والد ماجد اکثر آپ کو بابو جی کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ تعلیم دینی و روحانی سے مزین کرنے میں آپ کے والد ماجد نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ فرمایا۔

آپ نے علم قرأت (تجوید) قاری عبدالرحمٰن جونپوریؒ سے حاصل کیا۔ دیگر علوم دینیہ کی تحصیل مولانا محمد غازیؒ سے کی۔ اور والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کی مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد آپ کو خرقہ خلافت و اجازت عطا فرمائی۔

شادی : آپ کی شادی ۱۹۱۱ء میں اپنے عزیزوں کے ہاں ہوئی۔ اس تقریب سعید میں ہر طبقہ کے لوگوں نے شرکت کی عوام و خواص کے علاوہ صوفیائے کرام اور علمائے عظام بھی کثرت سے شریک ہوئے

Marfat.com

جن میں سیّد محمد دیوان پاک پتنؒ۔ صاحبزادہ محمود تونسویؒ۔ صاحبزادہ خواجہ ضیاء الدین سیالویؒ۔ حضرت میاں شیر محمد شرق پوریؒ اور حضرت پیر جماعت علی شاہ خصوصی مہمانوں میں سے تھے۔

۱۹۴۴ء میں زیارت حرمین الشریفین کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ کی دینی و ملی خدمات کے بیان کے لیے ایک دفتر درکار ہے۔ جن میں حجاز مقدس، عراق، شام، مصر، ترکی، ایران وغیرہ ممالک اسلامیہ کے متعدد سفر تحریک پاکستان میں مسلم لیگ کے ساتھ تعاون، جہاد کشمیر ۴۸-۱۹۴۷ء اور ۱۹۶۵ء میں آپ کی ملی خدمات تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں تعاون اور سعی و کوشش بھرپور کی۔

ستمبر ۱۹۶۵ء کی پاک و بھارت جنگ میں ذاتی طور پر مجاہدین اور مہاجرین کی ہر قسم کی امداد کے علاوہ اپنے متوسلین کو بھی خاص طور پر اس جہاد میں حصّہ لینے کی ترغیب اور تاکید فرماتے رہے۔

والد ماجد: آپ کے والد ماجد سیّد پیر مہر علی شاہؒ نے زندگی بھر عمومی سیاست میں حصّہ نہیں لیا۔ تقسیم ہند سے قبل تحریک خلافت میں انہوں نے شروعی نقطۂ نظر سے واضح کیا کہ ترکی سلطنت، خلافت اسلامیہ کا درجہ نہیں رکھتی۔ ترکی کے مسلمانوں سے ہمدردی اور محبت کے جذبات کی وجہ سے طرابلس اور بلقان کی جنگوں کے موقع پر گھر کے زیورات وغیرہ فروخت کر کے چندہ دیا۔ آپ کے والد مکرم بے حد فیاض تھے۔ آپ کے والد ماجد نے خاندان سادات کے گھروں کے قریب ایک بہت بڑی عالیشان مسجد بھی یہاں کی یادگار عمارتوں میں سے ہے۔ اور ایک دینی مدرسہ جامعہ غوثیہ کے نام سے دینی خدمت میں مصروف ہے۔ آستانہ گولڑہ شریف میں زائرین کے لیے مستقل لنگر جاری ہے۔

Marfat.com

آپ کے والد ماجد سید پیر مہر علی شاہؒ پنجابی کے مشہور شاعر بھی تھے۔

مشہور نعت ؎

اَج سک متراندی ودھیری اے　　کیوں جندڑی اداس گھیری اے
لُوں لُوں وچہ شوق چنگیری اے　　آج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں
مکھ چند بدر لاثانی اے　　متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زُلف تے اکھ مستانی اے　　مخمُور اکھیں ہن مدبھریاں
اس صورت نوں ہیں جان آکھاں　　جاناں کہ جانِ جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں　　جس شان توں شاناں سب بنیاں
سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا اَجْمَلَکَ　　مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا　　مشتاق اکھیں کتھے جا اڑیاں

وفات : زندگی بھر پیر محی الدین شاہ گولڑویؒ سیاست سے الگ رہتے ہوئے یاد الٰہی اور مسلمانوں کی روحانیت تربیت میں مصروف رہے۔ طویل علالت کے بعد ۲۲ جون ۱۹۷۴ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ بروز ہفتہ سی ایم ایچ میں انتقال فرمایا۔ دوسرے دن اپنے والد محترم کے پہلو میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔

اولاد : آپ کے صاحبزادے سیّد غلام معین الدین شاہ مدظلہ العالی جانشین مقرر ہوئے۔

Marfat.com

(۸۴)

قدوۃ السالکین حضرت مولانا سیّد قطب علی شاہ علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد قطب علی شاہ اور والد ماجد سیّد امام شاہ بخاریؒ تھے

پیدائش : آپ کی ولادت ستمبر ۱۸۵۰ء مطابق بھادوں سنہ ۱۹۰۶ بکرمی بروز اتوار ہوئی۔ آپ سندھیلیانوالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ حسینی سادات سے تھے آپ بہت ہی حسین وجمیل اور پیشانی میں ولائت کی خاص چمک تھی۔ آپ کے والدگرامی نہایت ہی متقی پرہیزگار جماعت اہلسنت والجماعت پابند صوم وصلوۃ اور بہت ہی فیاض زاہد اور عابد تھے۔ اور والدہ ماجدہ نہائت ہی مہمان نواز، غریبوں اور محتاجوں کے سہارا، مجسمہ عفت باحیاء، جود وسخیٰ اور فیاضی میں بمثل سمندر تھیں

بچپن : آپ بچپن میں ہی نیک طبع اور باادب ہونہار اور ذہین تھے۔ بچوں کی طرح کھیل کود سے نفرت اور والدین اور بڑوں کا عقیدت سے احترام کرتے تھے۔ والدین نے پوری کوشش سے اچھی طرح سے تربیت کی۔ اگر والدین ابتداء سے اچھی تربیت کریں تو لازمی اولاد کو نیک کاموں کی طرف رغبت ہوگی۔ اور برے کاموں سے اجتناب ہوگا۔ اولاد لازمی باادب خوش اخلاق کے حامل ہوگی۔

تعلیم : آپ کو چھوٹی عمر میں تعلیم کے لیے داخل کیا گیا مدرسہ کی تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی آپ جو پڑھتے ازبر فرمالیتے آپ نے اکابر علماء سے تعلیم حاصل کرکے سند حاصل کی۔ آپ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ

Marfat.com

کے ہمعصر تھے اور ان سے خاص عقیدت تھی۔

تعلیم کے بعد اشتیاق پیدا ہوا کہ کسی مرد حق کے دست پر بیعت کی جاوے اس جستجو میں کٹے جگہ گئے۔

بیعت : آپ نے حضرت مولانا سیّد چراغ علی شاہؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ قادریہ میں داخل ہوئے۔ سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ جس طرح آپ علم میں ممتاز تھے اسی طرح روحانیت میں بھی ممتاز مقام حاصل کیا۔

سلسلہ طریقت : عالم بے بدل حضرت مولانا سیّد قطب علی شاہؒ روحانیت کے علمبردار حضرت مولانا سیّد چراغ الدین شاہ۔ حضرت سیّد علی شاہ۔ حضرت سلطان شاہ عرف امان اللہ شاہ ہاتھی وان۔ حضرت سیّد غوث شاہ۔ حضرت سیّد گل حیدر شاہ حضرت سیّد مجتبےٰ شاہ۔ حضرت سیّد محمود جیلانی شاہ۔ حضرت سیّد مصطفےٰ شاہ حضرت سیّد عبدالرزاق شاہ۔ حضرت سیّد گل زین العابد شاہ۔ حضرت سیّد عبدالوہاب شاہ۔ حضرت سیّد عبدالقادر شاہ۔ حضرت سیّد مرتضےٰ شاہ۔ حضرت سیّد محمد شاہ حضرت سیّد عبدالقادر۔ حضرت سیّد غوث محمد شاہ۔ حضرت سیّد شمس الدین شاہ۔ حضرت سیّد میر شاہ۔ حضرت سیّد نور شاہ۔ حضرت سیّد مسعود شاہ۔ حضرت سیّد احمد گل شاہ۔ حضرت سیّد گل ابوالفرح شاہ۔ حضرت سیّد فضل حق شاہ۔ حضرت سیّد عبدالوہاب شاہ۔ حضرت سید عبدالقادر محی الدین شاہ جیلانی بغدادی الخ۔ رحمہم اللہ اجمعین ؒ

آپ سے علاقہ سندھیلیانوالی میں فیض عام جاری ہوا اور ہر آنے والے کی جھولیاں فیض سے بھر دیں۔ آپ جود و سخیٰ اور فیاضی میں بمثل سمندر تھے آپ اپنے وقت میں جلیل القدر عالم دین اور عارف باللہ، مستجاب الدعا، فنافی الرسول

Marfat.com

عاشق رسول، عالم باعمل، الصلوۃ معراج المومن، مجسمہ خشیت الٰہی، مہمان نواز غریب پرور، بیواؤں یتیموں۔ محتاجوں کا سہارا، متقی زاہد اور عابد تھے۔ آپ سے ہزاروں آدمی علم دین اور روحانیت سے فیضیاب ہوئے۔ آپ کشف وکرامات کے مالک تھے آپ سے بہت کرامات ظاہر ہوئیں۔ آپ کی وجہ سے یہ بنجر علاقہ روحانی فیض سے سرسبز ہوا۔

ذالك فضل الله يؤتيه من يّشاء ط — یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر چاہے کر دے۔

آپ نے اپنے پیرومرشد حضرت العلام سید چراغ علی شاہؒ کی خدمت میں رہ کر اپنی جان سے بڑھ کر ان کی خدمت کی اور ہمہ وقت حکم بجالانے کے لیے مستعد رہتے تھے۔

آپ کا ارشاد ہے کہ جب تک مرید اپنے پیرومرشد پر پروانہ وار نہ ہوگا۔ اپنی منزل مقصود کو کبھی نہیں پاسکتا اور ساری عمر حیران پریشان پھرتا رہے گا۔ مرید صادق الیقین اور حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنے والا بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کرنے صوم وصلوۃ کا اور احکام شریعت پر سختی سے عمل کرنے والا وہ یقیناً اپنی منزل مقصود جلد سے جلد حاصل کر لے گا۔

آپ کے فضل وکمال آپ کی تصانیف سے معلوم ہوتے ہیں آپ ایک ممتاز مصنف بھی تھے۔

تصانیف: ۱۔ اسرار معرفت (سلوک کے مسائل پر) ۲۔ مناظرہ ہیر وقاضی (قاضی کی جانب سے شریعت کی تلقین اور بزبان ہیر عشق ومعرفت کی حکایات) ۳۔ رسالہ ردشیعہ بقول امامیہ۔ ۴۔ شوائظ البرقات فی ردرمی الجمرات (ردشیعہ میں لاجواب کتاب ہے)۔ ۵۔ انوار قدسیہ فی ردرموز بدلیہ (ردشیعہ)

Marfat.com

۶- فہرست نہج البلاغہ (ردشیعہ)

مسلک : آپ مسلکاً اہلسنت والجماعت حنفی تھے اور تمام عمر اسی کی تبلیغ فرماتے رہے اور جگہ جگہ تبلیغی دورے کرتے رہے آپ ایک وقت میں علامۃ الدہر، روحانیت میں بلند مقام، اعلیٰ مبلغ وخطیب اور بلند پایہ کے مصنف بلکہ ہمہ صفت موصوف تھے۔

وصال : وہ شمع روحانی جو سندھیلیانوالی علاقہ پیر محل کی بنجر قدیم کو سرسبز کرنے کے لیے آئی تھی کلمہ طیبہ و کلمہ شہادت اللہ الصمد پڑھتے پڑھتے صمد کے پاس جانگزیں ہوگئی۔ جمادی الاخر ۱۳۴۶ھ مطابق نومبر ۱۹۲۷ء میں واصل بحق ہوئے۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ اور سالانہ عرس پر بے پناہ ہجوم ہوتا ہے۔ آپ ایک بہت بڑے زمیندار بھی تھے۔ فیصل آباد کے ڈویژن میں بڑے زمینداروں میں شمار ہوتے ہیں۔

سندھیلیانوالی میں بہت بڑا اصطبل ہے جس میں سینکڑوں عمدہ عمدہ نسل کے گھوڑے ہیں اور وہاں ایک چڑیا گھر بھی ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

قطعۂ تاریخ وصال درج ذیل ہے

یوم خمیس از جمادی آلاخر — دیدہ ام حادثہ یکے پُر درد
کرد از ما جدا قضائے قدیر — قطب اقطاب کامل اکمل مرد
گفت ہاتف کہ آہ احمد دین
قطب شاہ از جہاں رحلت کرد

۱۳۴۶ھ

Marfat.com

شجرہ نسب

مولانا سیّد قطب علی شاہ بخاریؒ

حضرت سیّد امام شاہ بخاریؒ

علامۃ الدہر مولانا سیّد قطب علی شاہ بخاریؒ

سیّد غوث پاک بخاریؒ
بعمر ۹ سال وفات پائی

حضرت سیّد فضل حسین شاہ بخاریؒ

حضرت سیّد ابرار حسین شاہ بخاری مدظلہٗ العالی بی۔اے

حضرت سیّد ابرار حسین شاہ بخاری مدظلہٗ العالیٰ

ایک صاحبزادی

حضرت سیّد قطب علی شاہ بخاری المعروف علی باباطول عمرہٗ

ایک صاحبزادی

Marfat.com

(۸۵)

حضرت سیّد عبداللہ شاہ مشہدیؒ

چک قادر بخش کمالیہ (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

نام: آپ کا اسم گرامی سید عبداللہ شاہ والد گرامی سید قادر بخش شاہ آپ نجیف الطرفین سیّد تھے۔ آپ کی ولادت ۱۸۹۸ء مطابق ۱۳۱۵ھ چک قادر بخش نزد کمالیہ میں ہوئی اور آپ بہت حسین و جمیل ہونہار، ذہین اور پیشانی مبارک میں ولائت کی خصوصی چمک تھی۔

حالات: آپ کے والد گرامی دو بھائی سید قادر بخش شاہ اور سیّد عظمت شاہ تھے۔ کسی وجہ سے راولپنڈی کو خیر باد کہہ کر علاقہ کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تشریف لائے اور جس جگہ انہوں نے قیام فرمایا وہیں ایک بستی حضرت سید قادر بخش کے نام سے اور دوسری حضرت سید عظمت شاہ کے نام سے مشہور ہوئیں دونوں بستیوں کا فاصلہ ایک میل ہے۔ آپ کے والد گرامی شریعت اور صوم و صلوٰۃ کے پابند۔ سیف الزبان۔ لوگوں میں بے حد مقبول۔ اکل حلال پر سختی سے عمل کرنے والے۔ تعصب سے پاک بلکہ تمام عمر تعصب کے خلاف جہاد کرتے رہے ان کا فرمان ہے کہ تعصب سے ہمیشہ بچو؟ اس سے نیکیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ غیبت، بدعات، شرک سے بچو۔ اولاد کی تربیت صحیح کرو اور ان کو ادب سکھاؤ۔ دینی تعلیم سے بہرہ ور کرو۔ والدین اور اساتذہ کا احترام کرو۔ اگر اولاد نے دینی تعلیم حاصل کر لی۔ تو لازمی باادب ہو گی۔

آپ کی والدہ ماجدہ بہت ہی متقی زاہدہ عابدہ، صوم صلوٰۃ کے پابند مجسمہ حیا بہت ہی فیاض، باپردہ، مہمان اور غریب نواز، بلند اخلاق و کردار

Marfat.com

فیاض، حلیم الطبع، بردبار تھیں۔

تعلیم: ابھی آپ کی چھوٹی عمر تھی کہ مسجد میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخل کیا گیا۔ قرآن مجید ناظرہ اور چھوٹی چھوٹی دینیات کی کتابیں اور گلستان بوستان پڑھیں اور کئی مقامات پر دینی تعلیم حاصل کرتے رہے دوران تعلیم نماز روزہ پورے شوق سے ادا کرتے اور تہجد بھی پڑھنا شروع کر دی۔ جب بھی موقعہ ملتا آپ ذکر و اشغال میں مصروف ہو کر دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو جاتے اور آپ کے اساتذہ گرامی صاحبان یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے اور دعا فرماتے کہ یا الٰہی اس کو اپنے خاص بندوں میں شمار فرما۔ آپ بھی اپنے استادوں کا عقیدت سے احترام کرتے تھے بلکہ ادب کرنے کی وجہ سے آپ نے خاص شہرت حاصل کی۔ اگر استاد حضرات اور والدین خوش ہوں تو طالب علم اپنی منزل جلدی حاصل کر لیتا ہے اور یہی زینہ منازل طے کروانے میں کام آتے ہیں بے ادب ناکام و خسران میں ہے اور اپنی منزل سے کوسوں دور رہتا ہے۔

سلسلہ نسب: حضرت سید عبداللہ شاہ مشہدیؒ۔ حضرت سیّد قادر بخش شاہؒ اس کے بعد کئی واسطوں کے بعد حضرت امام علی رضا مشہدی علیہ الرحمۃ سے جا ملتا ہے۔

بیعت: آپ نے قطب الاقطاب سید قطب علی شاہ سندھیلیانوالی پیر محل کے دستِ حق پرست پر دست بیعت ہو کر سلسلہ قادریہ میں داخلہ لے کر ریاضتوں اور مجاہدوں میں مشغول ہو گئے اور قلیل عرصہ میں بعمر تیس سال خلافت و اجازت حاصل کی۔

آپ کے سب پیر بھائیوں نے مل کر اپنے پیر و مرشد کی خدمت عالیہ میں پیش ہو کر درخواست کی کہ ہم سب ریاضتوں اور مجاہدوں میں مشغول ہیں مگر

Marfat.com

ابھی تک خلافت نہیں ملی مگر سید عبداللہ شاہ کو قلیل عرصہ کے بعد خلافت واجازت مل گئی۔

قطب الاقطاب سید قطب علی شاہؒ نے فرمایا کہ شاہ عبداللہ شاہ تو گھر ہی سے تیل بتی چراغ اور خشک لکڑیاں لے کر آیا تھا میں نے صرف آگ عشق لگائی ہے اور انہوں نے جلدی سے آگ پکڑ لی۔ اور تم گیلی لکڑیاں لائے ہو خشک ہوں گی تو آگ پکڑیں گی۔

سلسلہ طریقت: حضرت سید عبداللہ شاہ حضرت سید قطب علی شاہؒ حضرت سید چراغ علی شاہؒ حضرت سید علی شاہؒ حضرت سید امان اللہ شاہ المعروف سلطان ہاتھیوانؒ حضرت سید غلام غوثؒ حضرت سید حیدر بخش حضرت سید مجتبیٰؒ حضرت سید محمود جیلانی حضرت سید محمد مصطفیٰؒ حضرت سید عبدالرزاقؒ حضرت سید زین العابدینؒ حضرت سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین الخ

ایک دن تمام مریدوں کو حکم ہوا۔ کہ تمام کمروں کی چھتوں کی لپائی کرنی ہے مرید اس کام میں مصروف ہو گئے اور بعد نماز عشار کھانا کھانے کے بعد تمام مرید تو سو گئے۔ اور لپائی کا کام کافی باقی تھا۔ حضرت سید عبداللہ شاہؒ تمام رات لپائی کرتے رہے۔ پیر مرشد تہجد کے لیے اٹھے تو انہوں نے دریافت کیا کہ کمرے پر کون لپائی کر رہا ہے دیکھ کر عرض کی کہ دُلّے شاہ ہے پیر و مرشد نے فرمایا کہ نیچے آؤ جب آپ نیچے آئے تو پیر و مرشد نے خوشی سے سینے سے لگایا اور عنایات سے نواز دیا اور فرمایا کہ آج کے بعد یہ سید عبداللہ شاہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے جس کو چاہے نواز دے۔

ادب: آپ اپنے پیر و مرشد پر پروانہ وار عاشق تھے اور ادب کرنے

Marfat.com

میں اپنی مثال خود تھے۔ جب بھی مجلس سے باہر آتے تو آپ الٹے پاؤں باہر آتے ایسا نہ ہو کہ پیر و مرشد کو پیٹھ ہو جائے۔ اور جب مجلس میں بیٹھتے تو وہاں بیٹھتے جہاں سب دوستوں کی جوتیاں پڑی ہوتیں۔ اکثر و بیشتر گھر اور باہر پیر مرشد فرمایا کرتے تھے کہ مجھے سید عبداللہ شاہ سے خاص محبت ہے۔ بہت ہی با ادب ہے اور میرا جی چاہتا ہے کہ اس کو ہر وقت دیکھتا رہوں بلکہ وہ میرا معشوق ہے۔ آپ کی خوش الحان اور پرسوز آواز تھی جب بھی آپ اذان دیتے تو پیر و مرشد کھڑے ہو کر سنا کرتے اور آپ پر خصوصی توجہ فرماتے۔

ریاضت: جب آپ اسم ذات کرتے تو آنکھ کان لب بند کر لیتے اور اَللّٰہ کی آواز خود بخود بلند ہوتی جاتی اور کبھی اِلّا ھُو کی آواز بلند ہوتی۔ بقول شاعر

؎ گوش بند و چشم بند و لب بہ بند
گر نہ بینی سرِّ حق بر من بخند!

آپ نے اس شعر پر کما حقہ، عمل کیا۔ جب آپ کے پیر و مرشد یہ نظارہ دیکھتے تو خوشی سے جھومتے اور آپ کے لیے خصوصی دعا فرماتے۔

اگر مرید پروانہ وار ہو تو لازمی اپنے پیر و مرشد کے نظر منظور ہو جاتا ہے اور سب مرادیں حاصل کر لیتا ہے۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایۂ عالم دین، روحانیت میں اعلیٰ مقام، صوم و صلوٰۃ کے پابند، بدعات و رسومات سے اجتناب، تعصب سے پاک، شب بیدار۔ تہجد گذار، غریب اور مہمان نواز۔ بلند کردار و اخلاق، جود و سخیٰ اور فیاضی میں بمثل سمندر، اکل حلال پر سختی سے عمل کرنے والے، سیف الزبان، لوگوں میں مقبول، متقی زاہد اور عابد تھے۔

تبلیغ: آپ گرد و نواح کے چکوک میں جا کر لوگوں کو تبلیغ فرماتے

Marfat.com

آپ پُر تاثیر مقرر تھے اور بعض دفعہ غیر مذاہب حلقہ اسلام میں داخل ہوتے آپ نماز پنجگانہ پر لوگوں کو تلقین فرماتے اور اکثر لوگ تہجد گذار بن گئے۔ جب آپ نفی اثبات کرتے تو حجر و شجر لا الہ الا اللہ سے گونج اٹھتے۔ رات نو بجے آرام فرماتے اور ایک بجے بیدار ہو کر ذکر و فکر اور تہجد و نوافل ادا کرتے اور مراقبہ بھی فرماتے اور نوافل ادا کرتے وقت کثرت سے روتے بعض دفعہ تو آواز رونے کی بلند ہو جاتی تھی اور آپ کی دونوں آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے کثرت رونے کی وجہ سے پڑ گئے تھے۔

ہر جمعۃ المبارک کو آپ کے فرمودات سننے کے لیے اردگرد چکوک سے کثرت سے لوگ آتے بہت رونق ہوتی بعد نماز جمعہ محفل آراستہ ہوتی جس میں نعت خوانی ہوتی اور عجیب سماں ہوتا اور لوگ فیض کرم سے اپنی اپنی جھولیاں بھر کر جاتے آپ بہت ہی فیاض تھے۔ ہر سال محرم کی آٹھ نو دس تاریخ کو علمار کرام کو بلا کر واقعہ کربلا پر روشنی ڈالی جاتی اور یہ محفل ایسی وجد میں ہوتی کہ حاضرین پر رقت طاری ہو جاتی تھی اور سب کی آنکھوں سے سیل رواں ہوتا آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ خداوند کریم کے نزدیک آنسو اس کی محبت و خوف سے بہانے محبوب عبادت ہے اور سجدہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں بندہ حاضر ہوتا ہے اور گریہ کرتا ہے تو رب العالمین اس کے گناہوں کو معاف فرما کر اس کے درجات کو بلند کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس محبت کرنے لگتے ہیں یہاں تک اس کی آنکھ بن جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے پاؤں بن جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے۔ بس وہ مجھ سے سنتا ہے مجھ سے دیکھتا ہے مجھ سے پکڑتا ہے مجھ سے چلتا ہے۔

Marfat.com

مرض : آپ کو مختلف امراض تھیں ان امراض کے باوجود آپ نے اپنی ذمہ داریوں میں کبھی کوئی فرق نہ آنے دیا اور تبلیغ بھی بدستور جاری رہی۔ آخر مرض کی وجہ سے بدن میں کمزوری شروع ہو گئی اور پھر باہر جانا مشکل ہو گیا اور اپنے گھر پر دوستوں اور مریدوں کو ملاقات کا وقت دیتے اور ان صاحبان کو خاص خاص نصیحتیں کرتے اور مریدوں کو خصوصی توجہ دیتے اور منتہی طالب علموں کو عنایات سے نوازتے۔ اور حاضرین کو ذکر و اشغال اور نماز پنجگانہ کی تلقین فرماتے نماز پنجگانہ روحانیت کی ابتداء ہے اور آخری منزل نماز ہی ہے بے نماز تارک الصلوٰۃ جنت کی خوشبو سے محروم ہے۔ بے نماز ولی اللہ نہیں ہو سکتا وہ ایک شعبدہ باز ہے۔ لوگ ولی اللہ بنتے چاہتے مگر مسلمان بننے سے گریز کرتے ہیں۔ آپ ایک سال متواتر مختلف امراض میں رہے مگر کوئی شکوہ نہیں۔

وصال : وہ شمع نورانی جو کمالیہ کے لوگوں کے دلوں کو منور کرنے کے لیے آئی تھی اپنا مشن پورا کر کے اپنی زبان اقدس سے فرمایا کہ اب اپنے رفیق الاعلیٰ سے ملنے کا اشتیاق ہے۔ بتاریخ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۹ جون ۱۹۶۱ء بوقت ۲ بجے دن بروز پنجشنبہ وہ نورانی شمع بجھ گئی۔ مرقد چک قادر بخش نماز جنازہ دوسرے دن صبح دس بجے پڑھا گیا جنازے میں ایک انبوہ کثیر جمع تھا اور سبھی لوگ چشم پرنم تھے اور سسکیاں لے رہے تھے اور اور بعض آپے سے باہر ہو گئے خدا الحد پر ہزار ہا رحمت نازل کرے۔

حضرت قبلہ سید محمد نواز شاہ قادری مدظلہ العالی سجادہ نشین ہیں اللہ تعالیٰ عمر میں برکت کرے۔

Marfat.com

اقوال وارشادات عالیہ

۱۔ مہمان کی تواضع خدا اور رسول کی اطاعت ہے۔

۲۔ درویشوں اور فقیروں سے حسد نہ کر

۳۔ پہلے ہی دن جب ارشاد دل وجان سے مان لیا تو خدا اور رسول اسی وقت مل گیا۔

۴۔ نفس کی خواہش سے کلام نہ کرو اور اس کی حیلہ سازیوں سے بچو۔

۵۔ کلمہ طیبہ کا مطلب اپنے وجود کی نفی اور وجود مطلق کا اثبات۔

۶۔ مخلوق کی تعریف سے خوش اور مذمت سے رنجیدہ ہونا درویشی نہیں دنیاداری ہے۔

۷۔ جس نے شیخ کامل کی تصدیق کی اس کا شمار صدیقوں میں ہے۔

۸۔ چاندی کو لوتو سیاہی پیدا کرتی ہے کیونکہ اس کا باطن سیاہ ہے

۹۔ ظاہری عالموں کی بات حلقوم سے اوپر ہے نیچے دل سے نہیں۔

۱۰۔ میں نے اللہ کو دیکھا اپنی آنکھوں سے تمہاری آنکھوں سے نہیں۔

۱۱۔ اللہ کے دروازے اگر اس کا دشمن بھی آجائے تو دوست بنا لیتا ہے۔

۱۲۔ فرمانبردار پردہ داری ہے اور نافرمانی برقعہ اتارنا ہے

۱۳۔ ریاکاری کی خیرات سے ثواب کی بجائے عذاب ہے

۱۴۔ علم خدا کی پہچان ہے جسے خدا کی پہچان نہیں وہ عالم نہیں۔

۱۵۔ جو دم اس کی یاد سے جدا ہے کافر ہے۔ تو ہر دم اسے یاد کر۔

۱۶۔ پیوند والا پودا کی دیکھ بھال نہ ہو تو جلدی گل سڑ جاتا ہے مگر بیج والا پودا دیر تک رہتا ہے۔

۱۷۔ علم بغیر عمل اور بغیر اخلاص کے نفع نہیں دیتا۔

Marfat.com

۱۸۔ وہ پیر جو کہتا ہے مگر کرتا نہیں یعنی قول وفعل میں اختلاف روا رکھتا ہے وہ شیطان ہے۔

۱۹۔ حضوری قلب معرفت حق ہے جس کے بغیر نماز ادا نہیں ہو سکتی۔

۲۰۔ اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے روشن چراغ ہیں جو اندھیروں میں اجالا کرتے ہیں

۲۱۔ جس کے پاس جانے سے راحت نہ ہو اس کے پاس نہ جاؤ ورنہ زحمت اٹھانی پڑے گی۔

۲۲۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دوسرے کی تعظیم کرو۔

۲۳۔ دنیا کی خوشی عارضی ہے اور عقبیٰ کی خوشی دائمی ہے۔

۲۴۔ میرا کلام قابو کر لو میرے بعد کوئی نہ سنائے گا۔

Marfat.com

(۸۶)

غازی علم الدّین شہید لاہوریؒ

نام : آپ کا نام علم الدین، غازی اور شہید لقب اور والد گرامی طالع مند تھے اور پیشہ ترکھان تھا۔ آپ کی ولادت ۸، ذیقعد ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۸، دسمبر ۱۹۰۸ء بروز جمعرات سریاں بازار لاہور میں ہوئی۔

حالات : غازی علم الدین شہید کے آباؤ اجداد سے بھائی لہنا سنگھ جن کا مزار موضع بھڈانہ ضلع لاہور میں مرجع انام ہے عہد جہانگیری میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور غازی صاحب کا سلسلہ نسب سات پشتوں سے اسی بابائے نومسلم سے منسوب ہے۔ بابائے نومسلم کے بیٹے کا نام برخوردار تھا۔

آپ بچپن میں ہی ہونہار اور ذہین تھے۔ والدین اور بڑوں کا عقیدت سے احترام کرتے تھے۔

ابتدائی تعلیم دینی تکیہ سادھواں والی مسجد سے حاصل کی اور نماز روزہ پورے اہتمام سے ادا کرتے اور اس میں کبھی غفلت نہ ہونے دیتے تھے۔ بعد ازاں آبائی پیشہ اپنے والد گرامی سے سیکھ کر ان کے ساتھ کام کرنے لگے۔ والدین بھی نہائت متقی صوم وصلوٰۃ کے پابند اور حلال روزی کمانے میں منہمک رہتے تھے اور نماز پوری کوشش سے جماعت کے ساتھ ادا کرتے اور زاہد عابد، طالب مند تھے۔

سلسلہ نسب : غازی علم الدین بن طالع مند بن عبدالرحیم بن جوایا بن عبداللہ بن عیسیٰ بن برخوردار بن بابا نومسلم جنوری ۱۹۲۸ء میں اپنے والد ماجد

Marfat.com

کے ہمراہ کوہاٹ چلے گئے وہاں بنوں بازار میں رہائش کر کے اپنا کام کرتے رہے۔ کام میں دیانت داری اور ایمان داری کو مقدم رکھتے اسی وجہ سے اس کام میں کامیاب رہے۔ ۱۹۲۹ء میں آپ کے بڑے بھائی میاں محمد الدین کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ اطلاع ملتے ہی آپ اپنی نومولود بھتیجی کو دیکھنے کے لیے لاہور تشریف لائے اور ۲۸ مارچ ۱۹۲۹ء کو آپ کی منگنی آپ کے ماموں کی دختر سے ہوئی۔ ۶ اپریل ۱۹۲۹ء کو مہاشہ راجپال شاتم رسول کے قتل کے الزام میں گرفتار کر لیے گئے۔ راجپال شاتم رسول پر غازی کے حملے سے قبل دو دفعہ اس پر حملے ہو چکے تھے جو کہ دونوں حملے ناکام رہے۔

۱۹۲۳ء لاہور میں ایک کتاب چھپی جس کا نام رنگیلا رسول تھا اور اس کا مصنف مہاشہ راجپال ہی تھا۔ اس میں خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات اقدس پر نازیبا حملے کئے گئے تھے اور اس کا ناشر بھی خود مہاشہ راجپال جو لاہور کی ہسپتال روڈ پر پان گلی کے قریب اس کی دوکان تھی۔

اس کتاب کی اشاعت نے تمام مسلمانوں میں غم و غصے کی ایک نہ تھمنے والی لہر دوڑا دی اور یہ کتاب مسلمانوں کے عشق نبوی اور دینی حمیت و غیرت کو کھلا چیلنج تھی۔ مسلمانوں میں زبردست ہیجان کا انگریزی حکومت پر اگر تھوڑا بہت اثر ہوا تو یہ کہ مصنف مہاشہ راجپال پر فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کے الزام میں مقدمہ چلا۔ ماتحت عدالت نے مقدمے کی سماعت کے بعد ملزم کو دو سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی لیکن عدالت عالیہ نے جس کے چیف جسٹس ان دنوں سر شادی لال تھے اور لاہور ہائی کورٹ جسٹس دلیپ سنگھ تھے مہاشہ راجپال کو صاف بری کر دیا۔ یہ واقعہ دل برداشتہ مسلمانوں میں مزید غم و ملال پھیلانے کا سبب بنا۔

Marfat.com

حملہ ۱ : ۲۷ ستمبر ۱۹۲۷ء ایک عاشق رسول میاں خدا بخش نے مہاشہ راجپال پر حملہ کیا جو ناکام رہا۔ اور عاشق رسول میاں خدا بخش کو گرفتار کر کے عدالت کے سپرد کیا گیا جہاں اسے سات سال سخت قید کی سنائی گئی۔ یہ واقعہ مسلمانوں کے لیے مزید غم و غصہ بنا اور بے چینی کی ایک نئی مثال دیکھنے میں آئی۔

حملہ ۲ : ۹ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو عاشق رسول عبدالعزیز خاں شیر فروش یکی گیٹ لاہور نے مہاشہ راجپال پر حملہ کیا۔ دونوں حملوں سے وہ بچ گیا۔ ادھر عاشق رسول عبدالعزیز خاں کو قاتلانہ حملہ کے الزام میں مقدمہ چلا اور عدالت نے اسے چودہ سال کی قید کی سزا سنائی گئی۔

اخبار : اس وقت کا مسلمانوں کا واحد انگریزی اخبار مسلم آؤٹ لک تھا اس نے بھی اپنے اداریے میں پُرزور احتجاج کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اخبار کے مالک جناب نورالحق اور چیف ایڈیٹر سید دلاور شاہ کو دو دو ماہ قید اور ایک ایک ہزار روپے کے جرمانے کی سزا ہوئی۔

اس سزا کی وجہ سے مسلمانوں کے زخموں پر نمک چھڑکا اور یہ خبر پورے پنجاب کے گوشے گوشے میں آگ کی طرح پھیل گئی۔

یکے بعد دیگرے دونوں حملوں کے بعد مہاشہ راجپال کی حفاظت ایک سپاہی مقرر ہوا۔ جو کہ اپنی دوکان پر چوبیس گھنٹے پولیس کا پہرہ لگوائے رکھتا تھا۔

۶ اپریل ۱۹۲۹ء بروز ہفتہ غازی علم الدین اپنے دوستوں کے ساتھ تاش کھیل رہے تھے۔ اس دن شاہ محمد غوثؒ کے بالمقابل احاطہ عبدالرحیم میں ایک جلسہ تھا۔ مولانا مفتی کفائت اللہ اور مولانا احمد سعید دہلوی بھی اس فقید المثال جلسے میں موجود تھے۔ حضرت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا:

Marfat.com

حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کی ناموس کی حفاظت کون کرے گا۔ شاہ جی نے خطاب میں فرمایا اے لوگو! آج
ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
آج مفتی کفائت اللہ اور مولانا احمد سعید دہلوی کے دروازے پر آئیں اور فرمایا
کہ ہم تمہاری مائیں ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔ ارے
دیکھو! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دروازے پر تو کھڑی نہیں؟
یہ جملہ شاہ جی نے اس جلال و غضب میں ادا کیا کہ حاضرین کی نگاہیں بے ساختہ
دروازے کی طرف اٹھ گئیں۔ یک لخت کہرام مچ گیا اور مسلمان دھاڑیں مار مار
کر رونے لگے۔ اس دن دروازے پر پولیس کی جمعیت متعین تھی۔ حضرت شاہ
جی کی ولولہ انگیز آواز غازی علم الدین کے کانوں میں پڑی اس نے ناشتہ کے پتے
پھینک دیئے اور سیدھا اپنے ایک دوست حاجی محمد صدیق قصاب کے
پاس پہنچا ان سے چھری لی مگر دوستوں نے چھری چھین لی۔ غازی گھر آیا پیسے
لیے اور بازار سے ایک عمدہ اور تیز دھار چھری خریدی اور راجپال کی دوکان
کی طرف تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے چل پڑے اتفاق سے غازی جب اس کی
دکان پر پہنچے اس وقت وہاں کوئی پہرہ نہ تھا دوکان میں بغیر کسی روک ٹوک
کے داخل ہوئے اور عشق رسول کے جوش میں آکر چھری مہاشہ راجپال کے
سینے میں پیوست کر دی۔ شاتم رسول واصل جہنم ہوا۔ اس دن تاریخ ۶ ر
اپریل سنہ ۱۹۲۹ء تھی۔ غازی علم الدین اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر کچھ فاصلہ
پر اوتم چند کی ٹال تھی وہاں آکر کھڑا ہو گئے اور اپنے ہاتھوں سے ناپاک خون
کے چھینٹے دھونے لگے یہاں بھی اوتم چند سے کچھ لے دے ہوئی۔ کہ اتنے میں
مہاشہ راجپال کیسے قتل کا شور ہوا!

Marfat.com

اور عاشقِ رسول غازی علم الدین نے خود کو تحمل مزاجی سے گرفتاری کے لیے پیش کر دیا اور وہ چھری جس سے مہاشہ کو جہنم رسید کیا تھا وہ بھی پیش کر دی اور اقرار خود کیا۔

حضرت ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا ہم باتیں ہی بناتے رہے اور ترکھان کا لڑکا بازی لے گیا۔ شاہ جی اپنے انداز میں مسلمانوں کو ابھی خطاب فرما رہے تھے۔

غازی علم الدین کے اسیر ہونے کے بعد مقدمہ مسٹر لوئس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا جس نے معمولی سماعت کے بعد ۱۰ر اپریل سنہ ۱۹۲۹ء کو مقدمہ سیشن سپرد کر دیا۔

غازی علم الدین پر سیشن عدالت میں مقدمہ چلا جہاں اسے سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ سیشن عدالت کے اس فیصلہ کے خلاف عدالت عالیہ میں اپیل کی گئی جس کی پیروی قائداعظم محمد علی جناحؒ نے کی۔ ان کو بمبئی سے لاہور بلایا گیا تھا۔ اس سلسلے میں قائداعظم محمد علی جناحؒ نے عدالت عالیہ کو تار دیا کہ ۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۲۹ء کو مقدمے کی سماعت کے لیے تاریخ مقرر کی جائے چونکہ ایک ہائی کورٹ کا وکیل دوسرے ہائی کورٹ میں پریکٹس نہیں کر سکتا اس لیے بمبئی ہائی کورٹ کی بار کے ممبر نے پنجاب ہائی کورٹ سے علم الدین کے مقدمے میں پیش ہونے کی اجازت مانگی تو پنجاب ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس براڈوے نے اس کی مخالفت کی لیکن چیف جسٹس سر شادی لال نے قائداعظم محمد علی جناح کو پیش ہونے کی اجازت دے دی۔

قائداعظم محمد علی جناح کو بمبئی سے لاہور بلوانے کے محرک اور مؤید علامہ ڈاکٹر محمد اقبال تھے۔ حقیقت میں غازی علم الدین کا واقعہ ایک تاریخ ساز واقعہ ہے

Marfat.com

جس کے ساتھ مسلمان عظیم شخصتیں دل چسپی لے رہی تھیں۔

قائداعظم محمد علی جناح اور علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے روبرو مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ قائداعظم نے مقدمہ کے واقعات کو سامنے رکھ کر انتہائی قابلیت کے ساتھ اس مقدمہ کی پیروی کی اور انتہائی قابلیت کے ساتھ غازی کی بے گناہی ثابت کی۔

فیصلہ: لاہور ہائی کورٹ سے غازی علم الدین کی اپیل کا فیصلہ صادر ہو گیا اور پھانسی کا جو حکم شیشن جج عدالت سے ہوا تھا وہی بحال رہا۔

سنٹرل جیل میں اکثر و بیشتر مسلمان غازی علم الدین سے ملاقات کرتے رہے سبھی کے ساتھ مسکراتے ہوئے ملاقات کرتے رہے اور چہرہ پر کوئی خوف و حراس نہ تھا بلکہ حشاش بشاش نظر آتے تھے۔ غازی علم الدین کی سزائے موت کے حکم نے برصغیر کے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کر دیا تھا۔ اس اضطراب کو مدنظر رکھتے ہوئے انگریز سامراج نے غازی علم الدین کو لاہور سے میانوالی جیل میں منتقل کرنے کا حکم دیا غازی کو لاری میں بٹھا کر پہلے گوجرانوالہ پہنچایا گیا۔ اور پھر وہاں سے ساڑھے بارہ بجے کی ریل گاڑی پر میانوالی روانہ کر دیا گیا۔ بروز جمعہ کو تقریباً اڑھائی بجے کے قریب گاڑی پہنچی۔ غازی کے ہمراہ ایک چھوٹا کپتان۔ دو سارجنٹ اور چالیس سپاہی تھے میانوالی لے جا کر ان کو قید میں ڈال دیا گیا۔ غازی علم الدین کو شہادت کی خوشخبری مل چکی تھی۔ بلکہ اس جیل میں ایسے ایسے عقدے حل ہو گئے جو تمام عمر میں حل نہیں ہو سکتے۔ رات دن مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد شائد ہی کسی کو نصیب ہوں مگر غازی صاحب کی سب منزلیں خود بخود حل ہو گئیں اسی وجہ سے وہ قید و بند میں ہمیشہ خوش و خرم نظر آتے رہے ہیں۔ خداوند کریم طالبان حق کی مشکلیں آسان فرما دے۔

Marfat.com

غازی علم الدین شہید کی منزل ہی فنا فی الرسول سے شروع ہوئی اور فنا فی اللہ میں ختم ہوگئی۔ بہت ہی بلند و بالا مقام ہے۔ اس منزل پر پہنچنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اہلِ اللہ کے نزدیک پہلی منزل فنا فی الشیخ دوسری منزل فنا فی الوجود تیسری منزل فنا فی الرسول چوتھی منزل فنا فی اللہ اور پھر بقا باللہ ہے۔ بعض اولیاء کرام کی عمریں سو سال سے بھی زیادہ ہوئی ہیں۔ بیعت کرنے کے بعد مجاہدوں اور سخت ریاضتوں میں اپنی اپنی عمریں جہاد فی النفس کرتے کرتے پوری کر گئے مگر آخری منزل کسی کسی کو نصیب ہوئی ہے۔ مگر غازی علم الدین نے اپنی منزل کا بتاریخ ۶ اپریل ۱۹۲۹ء کو آغاز کیا اور بتاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء بروز جمعرات صرف سات ماہ میں سب منزلیں طے کر کے بقا باللہ میں پہنچ گئے۔

ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء ۚ والله يجتبي اليه من يشاء الخ

ایک سکھ سپاہی جو بعد میں مشرف اسلام ہوا۔ کہتا ہے کہ میری ایک دن رات کی ڈیوٹی تھی جب میں غازی علم الدین کی کوٹھڑی پر پہنچا تو وہاں علم الدین موجود نہ تھے میں پریشانی کے عالم میں سپرنٹنڈنٹ کے پاس گیا اور اطلاع دی کہ غازی علم الدین اپنی کوٹھڑی میں موجود نہیں ہے جب ہم دونوں کوٹھڑی کے پاس پہنچے اور نالے چیک کئے اچانک غازی علم الدین کو وہاں پایا میں یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کئی بار دیکھا آخر میں مسلمان ہوگیا۔

پولیس وارڈ کے سپاہیوں کے چشم دید بہت واقعہ ہیں اگر تمام لکھے جادیں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے۔

غازی علم الدین کا خاندان ان کے ساتھ منتقل ہو چکا تھا اور غازی یہاں بہت ہی خوش و خرم نظر آتے تھے۔

پنجابی کے مشہور شاعر استاد عشق لہر لاہوری نے غازی سے جیل میں ملاقات

Marfat.com

کی اور غازی صاحب نے چند اشعار سنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ جس کے جواب میں استاد عاشق نے غازی علم الدین کو ہدیہ عقیدت پیش کیا ؎

علم دین محمدؐ دے نام اتوں میاں جان جوانی نوں واریائی
آفرین غازی تیرے حوصلے دا راجپال کم بخت نوں ماریائی
جہیڑا چکیا بوجھ محبتاں دا چڑھ کے دار تے سروں اتاریائی
بیڑا ڈوب کے نبی دے دشمناں دا علم دین کل نوں تاریائی

ملاقات : ۳۰ر اکتوبر ۱۹۲۹ء کو جب غازی علم الدین سے ان کے عزیز و اقارب ملاقات کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے غازی علم الدین کو بہت زیادہ خوش پا کر اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ کل رات حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی اور مجھے عشق نبی آخر الزمان علیہ الصلوۃ والسلام پر ثابت قدم رہنے پر مبارک باد دی ہے۔

بیان : نواب الدین محمد سپاہی ساکن بھگواڑہ کا بیان ہے کہ مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۲۹ء کی صبح کو جب غازی علم الدین کو شہادت کا جام پینا تھا میں ملنے کے لیے ان کے کمرے میں گیا لیکن وہ کمرے میں موجود نہ تھے میں حیران رہ گیا اور مجھے فکر ہوئی کہ صبح کو میں حکام بالا سے کیا کہوں گا کہ غازی علم الدین کہاں ہے میں ادھر ادھر تلاش کرنے میں مصروف تھا کہ اچانک کوٹھڑی میں نورانی شعائیں نمودار ہوئیں جب میں ان شعاؤں کی طرف بڑھا تو دیکھا کہ غازی علم الدین شہید ایک نورانی صورت سبز پوش بزرگ کی گود میں بیٹھے ہیں اور بزرگ ان کی زلفوں پر محبت سے ہاتھ پھیر پھیر کر کہہ رہے ہیں۔ بیٹا ؟ حوصلہ رکھو ہرگز نہ گھبراؤ۔

اس کے علاوہ کئی قیدیوں کے بیانات ہیں کہ غازی علم الدین جتنے دنوں میانوالی جیل میں رہے۔ ہم روزانہ رات کے وقت ان کے کمرے میں تیز روشنی

Marfat.com

دیکھتے رہے ہیں۔

یوم شہادت : غازی علم الدین شہید نے مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء بروز جمعرات کی صبح حسب معمول نماز تہجد پڑھنے کے بعد وردمیں مصروف ہو گئے داروغہ جیل نے کہا کہ غازی علم الدین جس دن کے لیے تیرا دل بے قرار اور منتظر تھا آج وہ دن آپہنچا ہے۔ غازی علم الدین عاشقِ رسول یہ خبر سن کر مسکرائے اور بولے ؟ مَیں خوشی سے تیار ہوں۔ بعد نماز فجر غازی علم الدین محب رسولؐ نے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کر کے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی سنت کو پورا کیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو کفار مکہ نے مکہ معظمہ میں سولی دیا تھا اور انہوں نے سولی چڑھنے سے پہلے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی تھی جلیل القدر اصحابی ہیں غازی علم الدین شہید کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت پڑھتے اور مسکراتے ہوئے اپنی منزل فنا فی الرسول کی طرف بڑھتے ہوئے تختہ دار پر جا پہنچے۔ غازی علم الدین شہید کی خواہش تھی کہ وہ پھانسی کا رسہ اپنے گلے میں خود ڈالیں۔ جب ان سے کہا گیا کہ یہ تو خودکشی کے مترادف ہوگا۔ تو انہوں نے رسہ چھوڑ دیا اور رسن دار کو بوسہ دیا کیوں کہ وہ ہر اس شئے کو مبارک تصوّر کرتے تھے جو ان کو حبیب کبریا میں پہنچانے کا ذریعہ ہو۔ غازی علم الدین شہید کے عزیز و اقارب اور دیگر افراد جو شہادت کے روز موجود تھے ان کا بیان ہے کہ غازی علم الدین شہید کے گلے میں ابھی پھانسی کا پھندا ڈالا بھی نہ گیا تھا کہ ان کا روح اقدس یا حی یا قیوم پڑھتا ہوا حی القیوم کے پاس پہنچ گیا۔

؎ دوست بدوست رسید

ارشاد قرآن مجید : شہیدوں کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد شہید زندہ ہیں۔ اور تم شعور نہیں رکھتے۔ جہاد فی سبیل اللہ معرکہ آرا میں قتل ہو گیا وہ ہی شہید ہے اور جو اپنے نفس امارہ کے خلاف جہد کرتا ہے وہ بھی شہید ہے۔ اس زمرہ میں اولیاء اللہ عظام آتے ہیں اسی لیے قبر میں ان کے اجسام محفوظ رہتے ہیں بلکہ ان کے کفن بھی اپنی

Marfat.com

اصلی حالت میں رہتے ہیں۔

چند وصیتیں : عاشق رسول غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ نے شہادت سے ایک دن پہلے چند وصیتیں سپرنٹنڈنٹ جیل میانوالی کو لکھوائیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے۔

میرے تمام رشتہ داروں کو تاکید ہے کہ میرے پھانسی مل جانے اور رتبہ شہادت پا لینے سے ان کے سب گناہ بخشے نہ جائیں گے۔ ہر ایک کو اس کے نیک اعمال ہی دوزخ سے بچا سکیں گے۔ ہر فرد کے لیے عمل نماز قائم رکھنا۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور جملہ احکام شرعی کی پابندی لازمی ہے۔ فرض! اللہ تعالیٰ کا فرض مقدس ہے اور سنت خیر الانام حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے بلکہ راہ نجات ہے فلاح دارین ہے۔ عاشق سنت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بننے میں ہی کامرانی ہے۔ عاشق رسولؐ بنو۔ فنا فی الرسول کی منزل طے کرو اور پھر اپنے محبوب کو دیکھو! مجھے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا جائے۔ میری قبر کا فرش دو فٹ اونچا اور تیس فٹ مربع ہو۔ میری قبر کا کھڑہ سوا دو فٹ اونچا ہو۔ قبر اندر سے کچی رکھی جاوے۔ مجھے دفن کرنے کے بعد دو۲ رکعت نفل بطور شکرانہ اور دو۲ نفل مغفرت کے لیے ادا کئے جائیں۔ میرے جنازے کے وقت کسی قسم کا فساد نہ کیا جاوے اور نہ آنسو بہائے جائیں میں اپنے مقصد میں دنیا سے کامیاب جا رہا ہوں میں نے اپنے آنکھوں سے بہت کچھ دیکھا ہے۔ صرف سات ماہ میں مجھے ایسی کامیابی عطا ہوئی ہے جو کہ ایک معجزہ ہے۔ خدا حافظ

۳۱۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء بروز جمعرات کی شام کو یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ حکام بالا نے غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ مرۃ مرۃ کی میت کو لاہور لانے کی اجازت نہیں دی یہ سنتے ہی مسلمانوں میں حکومت انگریز کے خلاف ایک

Marfat.com

زبردست ہیجان واضطراب پیدا ہوگیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مظاہرے ہوئے جلسے منعقد کئے گئے اور جلوسوں کے علاوہ عام ہڑتال کی تحریک ہوئی۔ مولانا سیّد حبیب اللہ شاہ۔ ڈاکٹر سلطان محمد۔ شیخ حسن دین ایڈووکیٹ۔ ملک لال دین قیصر۔ میاں عبدالعزیز صاحب کے مکان پر گئے اور وہاں فیصلہ ہوا کہ گورنر پنجاب کے پاس ایک وفد بھیجا جاوے۔ شیخ حسن دین ایڈووکیٹ اور میاں عبدالعزیز کے دستخطوں سے اکابر لاہور کا ایک جلسہ تین بجے برکت علی محمڈن ہال میں بلایا گیا۔ جس میں اکابر اور رضا کاروں کے علاوہ اخبارات کے ایڈیٹر بھی شریک تھے۔ سر علاّمہ محمد اقبالؒ صدر جلسہ قرار پائے۔ چونکہ گورنر پنجاب کے بارے میں کوئی قطعی اطلاع نہ تھی کہ وہاں کہاں ہیں۔ اس لیے جلسے کی رائے کے مطابق علامہ محمد اقبالؒ نے مسٹر سٹو وزیر فنانس سے ٹیلیفون پر وقت مقرر کر کے ان سے ملاقات کی کہ جہاں مسٹر ایمرسن چیف سیکرٹری بھی موجود تھے ـــــ یہ ملاقات ایک گھنٹے تک جاری رہی جس میں علاّمہ محمد اقبالؒ نے مسلمانان لاہور کے جذبات وخیالات کی ترجمانی کی اور ہر قسم امن کی ذمہ داری اٹھائی۔ شہید کی میّت کے لیے راستہ مقرر کرانے پر رضامندی اور ذمہ داری کا اظہار فرمایا۔ مگر آخری جواب ملا کہ گورنر پنجاب کے حکم کے مطابق غازی علم الدین شہید کی میّت کو میانوالی میں دفن کیا گیا ہے۔ اس لیے اب اس میں رد وبدل نہیں ہو سکتا۔

اسی دوران تاروں پر بھی سنسر لگایا گیا تار اصلی جگہ نہ پہنچے بلکہ ان تاروں کو وہیں ہی روک لیا جاتا تھا۔ اسی کشمش میں دن گذر گیا۔ یہ سب تاریں جوابی دی گئی تھیں۔

اس کے بعد چھ بجے کے قریب علامہ محمد اقبالؒ مسٹر سٹو اور مسٹر ایمرسن سے مل کر برکت علی محمڈن ہال میں تشریف لائے جہاں سب لوگ جمع تھے۔ علاّمہ

Marfat.com

محمد اقبالؒ نے ساری کیفیت بیان فرمائی۔ دوبارہ فیصلہ ہوا کہ وفد گورنر پنجاب کے پاس بھیجا جائے۔ لیکن مصیبت یہ پیش آئی کہ گورنر کا پتہ نہ چل سکا کہ وہ کہاں ہیں جس ذمہ دار سے پوچھا گیا اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ عام خیال تھا کہ یہ سب کچھ دیدہ دانستہ گورنر کے پتہ سے لاعلمی ظاہر کی جارہی ہے آخر جلسہ مشورہ سے ملتوی کر دیا گیا۔

یکم نومبر ۱۹۲۷ء بروز جمعۃ المبارک کو سب حضرات علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کے مکان پر ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں میاں عبدالعزیز اور دوسرے اکابر شریک ہوئے ملک لال دین قیصر۔ ڈاکٹر سلطان محمد اور بشیر احمد خاص طور پر کوشاں تھے۔ تین بجے کے قریب ملک لال دین قیصر نے برکت علی محمڈن ہال میں ایک خاص مجلس شوریٰ بلا رکھی تھی۔

۲۔ نومبر ۱۹۲۹ء بروز ہفتہ کو پنجاب پراونشل مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ہوا۔ جس میں علامہ محمد اقبالؒ کی تحریک سے ایک قرارداد اس مضمون کی منظور کی گئی کہ غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کی میت مسلمانوں کو نہ دینا حکومت کی سخت غلطی ہے۔ نیز اس قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت اب بھی اس غلطی کی اصطلاح کر کے مسلمانوں کے غیظ و غضب کو ٹھنڈا کرے (اتوار دن چھٹی کا تھا)

۴۔ نومبر ۱۹۲۹ء بروز سوموار کو مسلمان معززین کا ایک وفد سوا چار بجے گورنمنٹ ہاؤس میں گورنر پنجاب سے ملا۔ ارکان وفد میں سترہ میونسپل کمشنر۔ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال۔ سر میاں محمد شفیع۔ چوہدری دین محمد۔ مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ سید مراتب علی شاہ۔ میاں عبدالعزیز بیرسٹر اور دیگر حضرات شامل تھے۔ سر میاں محمد شفیع نے غازی علم الدین شہید علیہ الرحمہ کی میت مسلمانان لاہور کے حوالے کئے جانے کے لیے گورنر سے طویل گفتگو کی۔ گورنر نے جواب دیا

Marfat.com

کہ آپ کے بعض نکات ایسے ہیں کہ ان پر غور کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ لہذا ہیں ماتحت حکام سے مشورہ کر کے کل پانچ بجے شام مکمل جواب دوں گا۔ اکابرین کا خیال تھا کہ حکومت ہمارا مطالبہ تسلیم کرے گی۔ اگر میّت ہم کو مل جائے گی۔ تو ہمیں بے حد خوشی ہو گی۔ اگر لاپرواہی برتی گئی تو بظاہر لاہور کا ایک ایک فرد قربانی کے لیے آمادہ ہے۔ اور باہر کے شہروں میں بھی بے حد جوش و خروش ہے۔ کیا ہم امید رکھ سکتے ہیں کہ حکومت تمام حالات پر نظر رکھتے ہوئے صحیح فیصلہ کرے گی۔

۵۔ نومبر ۱۹۲۷ء بروز منگل حسب پروگرام وقت مقررہ پر اکابرین نے گورنر سے ملاقات کی اور یہ ملاقات ایک بند کمرے میں ہوئی۔ گورنر اور وفد کی گفتگو بالکل خفیہ رکھی گئی۔ (مطالبہ تسلیم ہوا چند شرطوں کے ساتھ)

کہ شہر میں کوئی جلوس و مظاہرہ نہ ہو۔ اور کسی جگہ کوئی جلسہ منعقد نہ ہو۔ ہر طرح کے امن کے ذمہ دار یہ سب اکابرین اور مسلمان میونسپل کمشنر ہونگے اور مسلم اخبارات وغیرہ میں ہر قسم کے جوش و خروش یا پروپیگنڈا کو بند کر دیا جائے۔

اکابرین اور میونسپل کمشنر حضرات ان شرائطوں کو منظور کر کے اپنے اپنے حلقوں میں امن کمیٹیاں بنائیں اور ہر صورت میں امن برقرار رکھنے کی ذمہ داری لیں۔ اور سب حضرات نے اس ذمہ داری کو اچھی طرح سے نبھایا جس کی بعد میں گورنر پنجاب نے تعریف بھی کی۔

حکومت پنجاب کے مذکورہ فیصلے کے مطابق لاہور کے دو مسلمان میونسپل کمشنر اور ایک مسلمان مجسٹریٹ غازی علم الدین شہید عاشق کی میت لانے کے لیے میانوالی گئے۔ وہ ایک سپیشل ٹرین میں شہید کی نعش لاہور لائے اور سنٹرل

Marfat.com

جیل لاہور کے حکام کے حوالے کر دی۔ انہوں نے پونے سات بجے وہ پونچھ ہاؤس کے سامنے وہ صندوق جس میں حرمت اسلام، فنا فی الرسول کا فدا کار بند تھا۔ مسلمان معززین کے حوالے کیا اور رسید لے لی۔ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال، سر میاں محمد شفیع۔ مولانا ظفر علی خاں اور چند ایک میونسپل کمشنر تھے۔ مسلمانان لاہور کی جانب سے گورنر اور حکومت پنجاب کا شکریہ ادا کیا۔

نماز جنازہ : شہید غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ کی نعش کے ساتھ ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا جو تقریباً ساڑھے پانچ میل لمبا تھا۔ جنازے میں امرتسر۔ گورداسپور۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ راولپنڈی۔ پشاور اور دیگر دور دراز شہروں سے محبان رسول آئے تھے۔ ملتان روڈ یونیورسٹی گراونڈ کے قریب میدان رائفل رینج میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ تقریباً پانچ لاکھ مسلمان شریک ہوئے اور غازی شہید کی میت کی زیارت کی ؎

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

نماز جنازہ حضرت سید شمس الدین شاہ قاریؒ و خطیب وزیر خاں مسجد لاہورؒ نے پڑھائی۔ حضرت مولانا ظفر علی خاںؒ خود لحد میں اترے اور لمبائی اور چوڑائی کا اچھی طرح جائزہ لیا۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ اور سید دیدار علی شاہ الوریؒ نے اپنے دست ہائے مبارک سے عاشق رسول فنا فی الرسول کے جسد خاکی کو سپرد خاک کیا۔ خداوند کریم کی کروڑ ہائے رحمتیں اس پر نازل ہوں ؎

شہادت ہے مقصود و مطلوب مومن — نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی
نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمانِ غیور — موت کیا شے ہے؟ فقط عالمِ معنی کا سفر
ان شہیدوں کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ — قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر

Marfat.com

مختصر خاکہ

- پہلا غازی خدا بخش ولد محمد اکبر قوم کشمیری شیر فروش اندرون یکی دروازہ نے راجپال ولد رامداس بیوی کا نام سرسوتی دیوی تھا پر قاتلانہ حملہ کیا تھا مگر ناکام رہا اور اسی جرم میں معمولی کارروائی کے بعد سات سال قید بامشقت سزا ہوئی۔
- دوسرا غازی خدا بخش ولد عبداللہ افغانی غزنوی ۹ راکتوبر ۱۹۲۷ء کو قاتلانہ حملہ کیا ناکام رہا معمولی کارروائی کے بعد چودہ سال قید کی سزا ہوئی۔
- تیسرا غازی علم الدین ولد طالعمند لاہوری ۹ راپریل ۱۹۲۹ء دن اڑھائی بجے قاتلانہ حملہ کیا جو کہ کامیاب ہوا۔ اور راجپال گستاخ رسول واصل جہنم ہوا غازی علم الدین شہید کی والدہ ماجدہ چراغ بی بی اور ہمشیرہ صاحبہ معراج بیگم اور حقیقی بھائی محمد الدین اور تایا میاں نور الدین اور منگیتر فاطمہ بی بی تھیں۔
- قتل کی رپورٹ کدار ناتھ نے تھانہ انارکلی میں درج کروائی۔ پولیس نے معمولی کارروائی کے بعد چالان عدالت میں پیش کر دیا۔ مسٹر ٹیپ سیشن جج لاہور نے چند دنوں کے بعد سزائے موت کا حکم سنایا۔ ہائی کورٹ لاہور میں اپیل دائر کی اور حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ پیش ہوئے مگر جج صاحبان نے پہلا حکم بحال رکھا۔ پریوی کونسل میں اپیل دائر کی گئی مگر مسترد ہو گئی اور قلیل عرصہ چھ ماہ اور اکیس ۲۱ دن کے بعد پھانسی دی گئی۔
- لاہور کے گورنر سر جیفری ڈی مونٹ مورنسی اور جلاّد حسن دین تھا۔
- ضلع میانوالی کے ڈپٹی کمشنر راجہ مہدی زماں خاں اور میانوالی جیل کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سیّد احمد شاہ اور اسسٹنٹ شیخ خورشید تھے۔ اور شہید کی

Marfat.com

نعش مبارک لانے والے سیّد مراتب علی شاہ حسنی اور مرزا مہدی حسین مجسٹریٹ اور پولیس انسپکٹر مرزا غلام حسین تھے۔

- لاہور میں پہلی نماز جنازہ حضرت مولانا قاری محمد شمس الدینؒ خطیب مسجد وزیر خاں نے پڑھائی ۔ (روزنامہ امروز)
- دوسری نماز جنازہ حضرت مولانا سیّد دیدار علی شاہ الوری لاہوریؒ نے پڑھائی۔ (روزنامہ امروز لاہور ۹/۲/۷۹)

راقم کے دیرینہ دوست مولانا غلام جیلانی نقشبندی چک نمبر ۳۲ ج ب سیو وال ضلع و تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں رہائش پذیر ہیں عمر تقریباً ۹۸ سال صحت مند بارعب اور پُر تاثیر واعظ اور خوش الحان ہیں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ جانب مغرب ایک میل کا فاصلہ ہے۔ راقم ان کو ملنے کے لیے چک مذکور میں جانا تھا کہ مولانا صاحب مجھے غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ملاقات ہوگئی۔ سلام و دعا کے بعد راقم نے غازی علم الدین شہید علیہ الرحمہ کے متعلق ان سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ جس زمانے میں یہ واقع ہوا میری اس وقت چالیس سال کی عمر تھی اور میں نے لاہور سنٹرل جیل میں غازی صاحب سے ملاقات کی اور مصافحہ بھی کیا وہ مجھے بہت خوش و خرم نظر آئے اور ان کے چہرہ مبارک پر پریشانی کے کوئی آثار نہ تھے۔ اور غازی صاحب نے فرمایا کہ تم عالم دین ہو میرے لئے خاص وقتوں میں دعا کرنا کہ احکم الحاکمین مجھے ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے میں نے جو کچھ کیا ہے وہ صرف ناموس رسالتؐ کے لیے کیا ہے اور میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں موت تو ایک دن آنی ہے۔ بیان کے وقت مولانا موصوف کی دونوں آنکھوں سے سیل رواں تھا اور محمد مقبول قصاب بھی اس جگہ موجود تھا وہ بھی بے اختیار ہو کر رونے لگا اور حاضرین پر رقت طاری تھی۔ مولانا صاحب نے بلند آواز سے اور عقیدت سے یہ شعر پڑھے ؎

Marfat.com

غازی علم الدین نے دیکھو کیسا رتبہ پایا اے
لا کے پاک نبی نال یاری تن مہن گھول گھمایا اے
اوہ جان دی پرواہ نہیں کردے جنہاں سبق عشق دا پڑھیا اے
اوہ موت کولوں بھی نہیں ڈردے جنہاں لڑ نبی دا پھڑیا اے

مولانا صاحب نے حضرت پیر جماعت علی محدّثؒ ولاثانی علی پور سیّداں و علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کی زیارت سے مشرف ہیں اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے مرید ہیں ۱؎ تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاءٌ عند ربّھم یُرزقون ۵ (قرآن مجید)

(۸۷)

حضرت پیر احمد علی شاہ علیہ الرحمہ ٹوپہ ٹیک سنگھ

نام : آپ کا اسم گرامی پیر احمد علی شاہ اور والد ماجد بابا چھنڈے شاہ اور والدہ ماجدہ کا نام چھنڈو بی بی اور زوجہ محترمہ کا نام فضل بی بی اور برادر کا نام نتھو شاہ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت شیخہ پنڈ مسیت والا ضلع و تحصیل جالندھر انڈیا میں سنہ ۱۹۱۳ء کو ہوئی۔ آپ حسین و جمیل ہونہار اور چہرہ مبارک سے ولائت کے آثار نمایاں تھے اور کھیل کود سے نفرت اور نیک کاموں کی طرف رغبت تھی آپ کے والد ماجد متبع شریعت، صوم و صلوٰۃ کے پابند، دیانتدار، پرہیزگار، بلند اخلاق اور متقی تھے۔ والدہ ماجدہ نہایت ہی پرہیزگار، مجسمہ عفت باحیا، صوم و صلوٰۃ کی پابند، غریب اور مہمان نواز، بیواؤں یتیموں کا سارا اور فیاض تھیں۔

آپ کو بچپن میں ہی لڑائی جھگڑا سے اجتناب اور والدین اور بڑوں کا عقیدت سے ادب کرتے۔ والدین کا ادب فرض ہے جنت الفردوس ان کے

Marfat.com

قدموں میں ہے۔ والدہ صاحبہ ہی بچے کی پہلی معلمہ ہے اور تمام عزیزوں سے متعارف کراتی ہے بلکہ یہ تعارف بچے کے ذہن میں منقش ہو جاتا ہے اگر والدین خود نیک سیرت ہوں گے تو اولاد لازمی باادب اور نیک ہو گی۔ اگر والدین اولاد کی اچھی تربیت واصلاح کریں گے تو لازمی اولاد پر اچھا اثر ہو گا۔ بنیاد صحیح ہو گی تو عمارت اچھی خوبصورت ہو گی۔

تعلیم: آپ نے لبھو رام دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر میں چھٹی جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ اور پھر جالندھر شہر میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخل ہوئے۔ وہاں بھی آپ نے کچھ تعلیم حاصل کی۔ دینیات سے اچھی طرح آگاہ تھے۔

سنہ ۱۹۴۷ء میں مہاجر ہو کر میاں چنوں تشریف لے آئے اور بلدیہ میاں چنوں میں ملازمت اختیار کی اور اپنی ڈیوٹی کو کما حقہ، دیانتداری سے ادا کرتے رہے اور نماز روزہ وقت پر پابندی سے ادا کرتے اور اس میں کبھی غفلت نہ کرتے۔

پورے دفتر میں آپ کی دیانتداری مسلمہ تھی اور لڑائی جھگڑا وغیرہ سے ہمیشہ ہمیشہ گریز کرتے رہے اور بڑوں کا ادب چھوٹوں پر شفقت فرماتے ہر مکتبہ فکر کے علماء سے تعلقات تھے۔ مولانا عبدالقادر زیرویؒ اور مولانا محمد داؤد ارشد خطیب اہلحدیث کے ساتھ اچھے مراسم تھے بعض دفعہ آپ فرمایا کرتے کہ میں بھی اہلحدیث ہوں۔ اہلسنت کا معنی ہی اہلحدیث ہے۔

دنیاوی رسم ورواج، بدعتوں اور شرک سے نفرت بلکہ آپ ہمیشہ توحید باری تعالیٰ کا پرچار کرتے رہے یکتائی کے قائل اور اللہ تعالیٰ کے کسی صفت میں بھی کسی کو شریک نہ سمجھتے تھے توحید پرست تھے۔

بیعت: سنہ ۱۹۵۵ء آپ نے حضرت سید فیض محی الدین شاہ مدظلہ العالی بمقام کوٹاں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کے دست مبارک پر بیعت کر

Marfat.com

کے سلسلہ قادریہ میں داخلہ لیا اس وقت آپ کی عمر ۴۴ سال تھی۔ سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے تھوڑے ہی عرصہ بعد خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔

سلسلہ طریقت: حضرت پیر احمد علی شاہ۔ حضرت پیر فیض محی الدین شاہ مدظلہ العالی۔ حضرت سیّد برکت علی شاہ۔ میاں شہباز خاں راجپوت لودھیانوی۔ حضرت پیر کرم علی شاہ ملیر کوٹلہ۔ حضرت سیّد شاہ حسین شاہ۔ حضرت پیر نور احمد شاہ۔ حضرت پیر محمد شاہ۔ حضرت شاہ غلام غوث شاہ۔ حضرت سیّد غلام قادر شاہ۔ حضرت شاہ محمد فاضل ابوالفرح۔ حضرت شیخ محمد افضل۔ حضرت ابو محمد شرف قلندر۔ شیخ محمد طاہر بندگی۔ حضرت سیّد کمال الدین شاہ کیتھلی۔ حضرت سیّد محمد فضیل شاہ۔ حضرت سیّد گدا رحمٰن شاہ ثانی۔ حضرت شمس الدین عارف۔ حضرت سیّد گدا رحمٰن باخدا حضرت سیّد شاہ عقیل شاہ۔ حضرت سیّد بہاؤ الدین شاہ۔ حضرت سیّد عبدالوہاب شاہ۔ حضرت سیّد شرف الدین عیسیٰ بغدادی۔ حضرت سیّد تاج الدین عبدالرزاق شاہ بغدادی۔ حضرت شیخ عبدالقادر محی الدین شاہ جیلانی بغدادی الخ رحمہم اللہ

میاں چنوں میں ہی آپ نے حلقہ ارادت باجازت شروع کر دیا اور لوگ جوق در جوق مرید ہونا شروع ہو گئے۔ ۱۹۶۲ء میں آپ میاں چنوں سے فارغ ہو کر چک نمبر ۱۱ ون اے ایل نزد رنیالہ خورد ضلع اوکاڑہ میں تشریف لے آئے وہاں آپ کی برادری رہائش پذیر ہے۔

آپ ہر سال اکتوبر کی ۱۴، ۱۵ تاریخ کو اجتماع کرواتے اور تمام مرید اور دوست عقیدت سے جمع ہوتے وہاں پر نعت خوانی اور قوالی ہوتی اور دو وقت کھانے کو اچھی نیاز ملتی راقم بھی ایک دفعہ وہاں گیا تھا آپ مجھے خندہ پیشانی سے ملے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آپ کے بھائی حضرت نتھو شاہ کی اولاد حضرت پیر عبدالمجید شاہ

Marfat.com

مدظلہٗ العالی اور حضرت محمد شریف شاہ ایڈووکیٹ آباد ہیں ان صاحبان کو ملنے کے لیے اکثر آیا دکرتے تھے۔

سنہ ۱۹۷۰ء میں آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ تشریف لائے اور چوہدری پارک برلب سڑک گوجرہ روڈ پر تقریباً ۱/۲ ۱ کنال اراضی برائے رہائش وغیرہ کے لیے خرید کر چار دیواری کی تعمیر کر دی گئی۔

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۷۵ء میں آپ نے چک نمبر ۱۱ کو خیر باد کہہ کر بمعہ اہل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تشریف لے آئے اور رشد و ہدائت میں مصروف ہو گئے اور ماہ اکتوبر حسبِ دستور ۱۴، ۱۵ر تاریخ کو ایک عظیم الشان اجتماع ہوا اس اجتماع میں قبلہ سیّد فیض محی الدین شاہ مدظلہٗ العالی کی جب تشریف آوری ہوئی تو لاری اڈہ سے دربار عالیہ تک والہانہ عقیدت سے استقبال کیا گیا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں یہ پہلا واقعہ تھا۔ اکثر لوگ کاروبار چھوڑ کر اس استقبال کی جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔ دربار پر پہنچ کر حضرت فیض محی الدین شاہ مدظلہٗ العالی کی تاجپوشی کی گئی اور اپنی مسند پر آب و تاب پر وقار جلوہ افروز تھے۔ ان کی شخصیت بارعب اور خوبصورتی میں اپنی مثال خود ہیں ہر دیکھنے والے کی آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں۔ وہ ایک عجیب سماں تھا اور لوگ باادب بیٹھے ہوئے تھے۔ راقم نے یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اچانک حضرت پیر احمد علی شاہؒ کی نظر مجھ پر پڑی تو آگے آنے کو حکم ہوا میں حاضر ہوا ہر دونوں حضرات سے ملاقات ہوئی اور شفقت سے اپنے پاس بٹھایا یہ میرے لیے باعث مسرت تھی۔ بزرگوں کی صحبتوں سے فیض حاصل ہوتا ہے۔ اہل اللہ کی مجلس میں برائے تنقید نہیں آنا چاہیے بلکہ اس لیے آنا چاہیے کہ اہل اللہ ایک نظر سے ہمیں دیکھ لیں آپ کا مسلک اہلسنت والجماعت حنفی تھا اس کی آپ ہمیشہ تبلیغ فرماتے رہے اور اپنے مریدوں کو نماز روزہ باقاعدہ

Marfat.com

اور وقت پر ادا کرنے کی سخت تاکید فرماتے اور تعصب کے خلاف آپ ہمیشہ جہاد کرتے رہے اور مذہبی اختلافات سے اجتناب کرنے کی تلقین فرماتے رہے آپ اکثر فرمایا کرتے کہ روزی حلال کماؤ۔ اولاد کی اچھی تربیت اور ادب سکھاؤ۔ اور آپس میں پیار کرو۔ لوگوں سے اچھا برتاؤ کرو۔ والدین اور بڑوں کا ادب کرو۔ کیونکہ محبت اور ادب سے منزلیں طے ہوتی ہیں بلکہ محبت فاتح عالم ہے۔

آپ فرماتے کہ مجھے جو کچھ عطا ہوا ہے۔ والدین اور بڑوں کا ادب کرنا۔ نماز پنجگانہ وقت پر ادا کرنے کی وجہ سے عطا ہوا ہے۔ ان باتوں پر سختی سے عمل کرو۔ بے ادب ناکام نامراد اور خسارے میں ہے۔ نماز روح کی غذا، راہ نجات، آنکھوں کی ٹھنڈک، ابتدائی منزل اور آخری منزل یہی ہے۔

ارشاد نبویؐ۔ کہ تم سے کوئی مومن نہیں بن سکتا جس کو میرے ساتھ والدین اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت نہ ہو۔ محبت، پیار، اخوت، مودت، بھائی چارہ میں اسلام ہے۔

مرشد و مرید: مرید صادق وہ ہوتا ہے جو اپنے پیر و مرشد کے ساتھ کمال درجہ سے محبت رکھتا ہو۔ حتیٰ کہ اپنی عزیز جان سے تب جا کر مرید نے پہلی منزل میں قدم رکھا جوں جوں مرید اپنے پیر و مرشد پر پروانہ وار ہوتا جائے گا منزلیں طے ہوتی جائیں گے ورنہ جمع خرچ ہے.....

؎ مے سجادہ رنگین کن گرچہ پیر مغاں گوید
کہ سالک می نہ داند رہ و رسم و منزل را

ضلع رحیم یار خاں کے علاقے کا ایک شخص آپ کا مرید ہونے کے لیے حاضر ہوا آپ نے اس سے پوچھا کیا کام کرتے ہو جواب ملا کہ رات کے وقت لوگوں کے مویشی چوری کرتا ہوں اسی پر گذر اوقات ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے توبہ کرو کہ آج کے بعد

Marfat.com

چوری نہیں کروں گا اور اقرار کرو کہ آج سے نماز پنجگانہ وقت پر ادا کروں گا۔ اس شخص نے دل سے اقرار کر لیا تو پھر آپ نے فرمایا کہ جھوٹ سے بچنا ہمیشہ سچ بولو اس میں برکت ہے اور نجات ہے۔ جھوٹ میں ہلاکت ہے۔ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔ اقرار کے بعد اس کو مرید کیا۔ نماز روزہ پابندی سے ادا کرنا شروع کر دیا۔ ایک دن پھر اس کے دل میں چوری کا خیال آیا رات کی تاریکی میں مولشی چوری کر کے راہ لی۔ راستہ میں ایک ریتلا ٹبہ آیا وہاں آکر وہ ارد گرد دہشت پھرا مگر اس کو صحیح رستہ نہ ملا اور تھک کر چور ہو گیا۔ آخر کار ان مولشیوں کے رسوں کو اپنے دونوں پاؤں سے باندھ کر سو گیا۔ ابھی آنکھ لگی ہی تھی کہ اس کو خواب میں آپ ملے اور اس کے منہ پر زور سے تھپڑ رسید کیا اور فرمایا کہ تو نے تو میرے سامنے سچی توبہ کی تھی تم چوری سے کیوں نہیں باز آتے یہ مولشی جن کے ہیں ان کے سپرد کرو؟ خواب سے بیدار ہو کر بہت رویا اور وہ مولشی اس گاؤں کے نزدیک (ڈیرا گاؤں سے باہر تھا) وہاں چھوڑ کر واپس گھر آگیا۔ پھر اس کے بعد تا زندگی چوری نہیں کی۔ ریاضت و عبادت میں مصروف ہو کر روحانیت میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ط اللہ جس کو چاہے ہدائت کی راہ کھول دے۔ آپ مجسمہ سادگی تھے نام و نمود سے سخت نفرت عاجزی اور انکساری آپ کا خصوصی شعار تھا خوراک اور لباس میں سادگی آپ ہر آنے والے کو خندہ پیشانی سے ملتے بہت ہی بلند اخلاق کے مالک تھے۔ راقم آپ سے کئی بار ملا جب بھی آپ سے ملاقات ہوتی آپ خندہ پیشانی سے ملتے اور تعصب کے آپ سخت مخالف تھے آپ فرماتے کہ جس کے دل یا دماغ اور محلہ میں تعصب ہے وہ تباہ و برباد ہے وہ کبھی بھی اپنے منزل مراد کو نہیں پا سکتا وہ ناکام ہے۔ بلکہ اس کا کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔ آپ کچھ اونچا سنتے تھے اور چہرہ مبارک پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی تھی۔

Marfat.com

بیماری : ۱۹۷۷ء میں بعارضہ پتھری مثانہ بیمار ہوگئے۔ محمود کلینک ٹوبہ ٹیک سنگھ میں داخل کیا گیا۔ انچارج ڈاکٹر اقبال محمود باجوہ صاحب نے پوری توجہ سے آپ کا کامیاب اپریشن کر کے پتھری نکالی اور بار بار آپ کی خیریت پوچھتے رہے۔ ڈسپنسر حضرات نے بھی خصوصی توجہ دی اس کلینک میں آپ کے دوست واحباب اور مرید آتے جاتے رہے مگر کسی آدمی کو وہاں پر کوئی تکلیف نہیں راقم بھی دو وقت عیادت کے لیے حاضر ہوتا رہا ہے۔

آپ کی خدمت کرنے میں جناب ہیڈ ماسٹر میاں عبدالرشید صاحب میاں چنوں والے رات دن اپنے پیر ومرشد پر اپنی جان نچھاور کرتے رہے اور ہر نماز کے بعد اپنے پیر ومرشد کے لیے صحت کی دعا کرتے رہے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے

عیادت کرنے والوں میں احباب، دوست اور مریدوں نے اپنا اپنا فرض پورا کیا جو کہ قابل تحسین ہے۔

جناب سیّد عبدالمجید صاحب خلیفہ مجاز انہوں نے بھی ہمہ تن پوری پوری خدمت سرانجام دی۔ اور ہر آنے والے کو دو وقت کا کھانا اور معقول رہائش کے لیے انتظام کرتے رہے اور آپ کی بھی دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دیتے رہے۔

کچھ دنوں کے بعد آپ گھر تشریف لے گئے اور آہستہ آہستہ مکمل صحت یاب ہوگئے۔ اور طالبان حق کی رشد وہدائت میں مصروف ہوگئے ہر آنے والے کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملتے۔ آپ کا محبوب وظیفہ۔ درود شریف ہزارہ ۔ ست کاف۔ لطیفہ شریف۔ اسم اعظم۔ آیۃ الکرسی پر خصوصی توجہ فرماتے۔

درود شریف ہزارہ : اللّٰھمّ صلّ علی سیّدنا محمّدٍ وعلی اٰل سیّدنا محمد بعدد کلّ ذرۃٍ مائۃ الف الف مرّۃ ط

سات کاف : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ اللہ الکافی

Marfat.com

قَصَدْتُ الْکَافِیْ لِکُلِّ الْکَافِیْ کَفَاکَ الْکَافِیْ وَنَعِیْمَ الْکَافِیْ
وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۵

آیۃ الکرسی : بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا
بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ
حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۵ پ۳ قرآن مجید۔

لطیفہ شریف ــــــ ذکر اسم ذات : اللہ اللہ اللہ

انتقال : وہ شمع روحانی جو چک نمبر ۱۱ ضلع اوکاڑہ سے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لوگوں کے دلوں کو منور کرنے کے لیے آئی تھی۔ کلمہ طیبہ اور یا حی یا قیوم کا ذکر کرتے کرتے حی القیوم کے پاس پہنچ گئی تاریخ ۷ ستمبر ۱۹۸۲ء مطابق ۱۸ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ بروز منگل بوقت ۱۰½ بجے دن اس دنیا فانی سے کوچ کیا۔

آپ کا حیاتی میں معمول تھا کہ ہر سال ماہ اکتوبر کی ۱۴-۱۵ تاریخ کو اجتماع ہوتا اب انہی تاریخوں میں آپ کا عرس ہوا کرے گا۔ برلب سڑک گوجرہ روڈ آپ کا عالی شان مزار تعمیر ہو رہا ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد ستر ہے اور مرید لاتعداد ہیں چند خلفاء کے نام درج ہیں :

۱۔ محترم سید عبدالمجید شاہ مدظلہ العالی سجادہ نشین دربار قادریہ ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳۔ جناب میاں عبدالرشید صاحب ہیڈ ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ۔
۲۔ سید محمد شریف شاہ صاحب ایڈووکیٹ	میاں چنوں

Marfat.com

۴۔ جناب اصغر علی صاحب شاہ پور چاکر سندھ۔

۵۔ جناب مطلوب حسین صاحب لیور برادر رحیم یار خاں

۶۔ جناب اللہ بخش صاحب رحیم یار خاں

۷۔ ہمشیرہ خورشید بی بی صاحب میاں چنوں

۸۔ جناب عبدالعزیز صاحب میاں چنوں

۹۔ جناب شوکت حسین صاحب میاں چنوں

۱۰۔ شیخ ارشاد احمد صاحب میاں چنوں

۱۱۔ جناب کریم بخش صاحب رحیم یار خاں

۱۲۔ چوہدری سردار محمد ڈوگر صاحب گوجرانوالہ

۱۳ غلام رسول سیٹھی صاحب رحیم یار خاں

۱۴۔ میاں اللہ دتہ کشمیری رحیم یار خاں

۱۵ چوہدری محمد لطیف صاحب کراچی

۱۶۔ رانا محمد انور خاں پٹواری صاحب رحیم یار خاں

۱۷ میاں عنایت حسین صاحب ملتان

۱۸۔ میاں نور محمد صاحب سائیکل والا ملتان

۱۹۔ چوہدری محمد صدیق گوجر صاحب رحیم یار خاں

۲۰۔ ملک بشیر احمد قادری صاحب لیور برادر رحیم یار خاں

۲۱۔ بابا محمد الدین صاحب رحیم یار خاں

۲۲۔ چوہدری سردار محمد صاحب رحیم یار خاں

۲۳۔ جناب عبدالخالق سیٹھی صاحب رحیم یار خاں

۲۴۔ رانا محمد شریف صاحب ٹیلر ماسٹر "

۲۵ جناب محمد نواز صاحب سندھ

۲۶۔ چوہدری محمد اشرف سندھ

۲۷۔ چوہدری رحمت اللہ صاحب لالو گوٹھ سندھ

۲۸۔ چوہدری نور محمد گوٹھ رحمت اللہ سندھ

۲۹ رانا محمد یعقوب خاں صاحب ٹیچر رحیم یار خاں

۳۰ ملک اللہ یار صاحب ملتان

۳۱ ملک محمد حسین صاحب صادق آباد

۳۲۔ چوہدری عبدالغفور صاحب چک ۴۸ صادق آباد

۳۳ جناب عبدالغفور صاحب خانپور

۳۴ چوہدری محمد قاسم ممبر چک نمبر ۶۹ صادق آباد

۳۵ چوہدری غلام رسول صاحب صادق آباد

۳۶۔ جناب محمد عالم صاحب شاہ پور چاکر سندھ

۳۷ جناب محمد اسحاق صاحب سانگھڑ

۳۸ جناب محمد اسلم صاحب شاہ پور چاکر سندھ

۳۹ جناب صابر حسین صاحب سانگھڑ

۴۰ جناب پیر جعفر حسین صاحب تھانیدار بورے والا

Marfat.com

۴۱ صوفی محمد ادریس صاحب شمس آباد
کیمل پور

۴۲ چوہدری رشید احمد صاحب صادق آباد

۴۳ محمد رمضان صاحب دربار قادریہ
ٹوبہ ٹیک سنگھ

۴۴۔ مستری محمد شریف صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ

۴۵۔ چوہدری عبدالغفور صاحب صدیق پارک
ٹوبہ ٹیک سنگھ

۴۶ چوہدری محمد بوٹا صاحب صدیق پارک ٹوبہ ٹیک سنگھ

۴۷ جناب محمد حسین صاحب ڈلورہ چک
فیصل آباد

۴۸۔ ملک غلام محمد صاحب ڈلورہ چک فیصل آباد

Marfat.com

(۸۸)

حضرت سیّد رحمٰن شاہ علیہ الرحمہ

(سیٹھ والا ڈٹوبہ ٹیک سنگھ)

نام: آپ کا اسم گرامی سید رحمٰن شاہ اور والد ماجد سید حمید اللہ شاہ تھے خاندان سادات ہے۔ آپ کی ولادت ۱۹۱۶ء مطابق ربیع الاول ۱۳۳۴ھ ضلع ہزارہ کے ایک گاؤں میں ہوئی۔ آپ خوبصورت ہونہار اور ذہین تھے اور پیشانی مبارک میں ولائت اور جوادی کی خاص چمک تھی۔ بچوں کی طرح کھیل کود سے لگاؤ نہ تھا بلکہ نیک کاموں کی طرف رغبت اور باادب تھے۔

حالات: گاؤں میں زمین جدی کے مالک اور پیشہ کاشتکاری تھا۔ آپ کے والد گرامی سید حمید اللہ شاہؒ نہایت ہی متقی زاہد، شب بیدار، صوم وصلوۃ کے پابند، مستجاب الدعا، بیواؤں اور یتیموں کے سہارا اور گاؤں کا ہر شخص ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اور گاؤں میں ان کا معمول تھا کہ اکثر و بیشتر لوگوں کو نماز پنجگانہ پر تلقین فرماتے رہتے تھے اور جو لوگ نماز سے ناواقف تھے ان لوگوں کو احسن طریقہ سے نماز یاد کرواتے۔ ان کی صحبت سے عورتیں اور مرد نمازی بن گئے یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے جس پر چاہے کردے کیونکہ نماز لازمی پرچہ ہے آنکھوں کی ٹھنڈک روح کی غذا۔ قبر اور حشر میں ساتھی اور آخری منزل نماز ہی ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ خانم نور بی بی نہایت ہی صوم وصلوۃ کی پابند۔ عابدہ اور زاہدہ۔ مجسمہ شرم وحیاء صاحب عفت۔ غریبوں بیکسوں کا سہارا۔ مہمان نواز۔ فیاضی میں بمثل سمندر حلیم الطبع بردبار اور بلند اخلاق تھیں۔ اکثر گاؤں کی بچیوں کو دین الٰہی سے آراستہ کیا ان کے اخلاقوں کو سنوارا اور ہمیشہ ان بچیوں کو تلقین فرماتی رہتیں کہ کسی حالت

Marfat.com

میں بھی اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا۔ والدین کی تابعداری فرض سمجھ کر کرنا۔ عورت کے لیے پردہ فرض ہے جس طرح سے نماز پنجگانہ فرض ہے۔ روزی ہمیشہ حلال کماؤ۔ ہمیشہ سچ بولو۔ غیبت اور الزام تراشی سے بچو۔ اپنے اپنے خاوند کی تابعداری کرو۔ ادب سیکھو۔ ہر چھوٹے بڑے کا ادب کرو۔ کسی کا حق مت غضب کرو۔ اگر وقت ملے تو رات کے وقت خدا کو یاد کرو۔ ناداروں سے ہمدردی کرو۔ مہمان نواز و غریب نواز بنو؟ اگر تم نے میری ان باتوں پر کماحقہٗ عمل کر لیا۔ تو وہ وقت دور نہیں کہ منزل تمہارے قدم چومے گی اور تمہاری زبان سیف ہو جائے گی جو خداوند قدوس سے طلب کرو گی وہ تم کو ضرور ملے گا۔ اور لوگ تمہارا احترام کریں گے۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی باادب تھے والدین اور بڑوں کا ادب کرنے اور ادب کرنے میں ایسی مثال پیش کی کہ پورے گاؤں میں باادب مشہور ہوئے۔ والدین نے آپ کی تربیت پر خصوصی توجہ دی اور ان کے لیے ہمیشہ دعا کرتے رہتے تھے کہ یا الٰہی اس کو خاص بندوں میں شمار فرما۔ خداوند کریم و والدین کی دعاؤں کی رد نہیں فرماتے والدین کی دعاؤں سے اکثر منازل طے ہو جاتی ہیں۔

تعلیم : ابھی آپ کی عمر چھوٹی تھی کہ عربی کا قاعدہ شروع کیا۔ چند دنوں میں قاعدہ ختم کر لیا آپ بہت ہی ذہین تھے جو پڑھتے ازبر کر لیتے۔ مدرسہ میں داخل کیا گیا آپ نے مدرسہ میں پوری محنت سے تعلیم حاصل کی اور اپنے اساتذہ کرام کا تہہ دل سے ادب کرتے رہے۔ اگر طالب علم باادب ہو تو اساتذہ بھی اس کو خصوصی توجہ سے تعلیم دیتے ہیں آپ نے مڈل تک تعلیم حاصل اور ہر جماعت میں اول پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ اور دوران تعلیم کسی قسم کا کوئی جھگڑا وغیرہ نہ کیا

Marfat.com

باادب بامراد۔ بے ادب بے مراد نا کام ہے۔ دینی تعلیم آپ نے راولپنڈی میں حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ سے اور ملتان میں مدرسہ خیر المدارس سے اور پھر کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تین سال زیر تعلیم رہے اور سند اسی جگہ سے حاصل کی۔ آپ بلند پایہ عالم دین اور تعصب سے پاک توحید پرست تھے۔

سرگودھا میں بطور مدرس چند سال پڑھاتے رہے ایک ایک لفظ ہر طالب علم کو ذہین نشین کراتے۔ آپ ایک لائق ترین استاد تھے۔ آپ کو اردو۔ فارسی۔ عربی اور پشتو زبانوں پر پورا پورا عبور حاصل تھا اور پر تاثیر مقرر اور اعلیٰ خطیب اور بلند اخلاق کے مالک تھے جو بھی ایک لمحہ کے لیے آپ کے پاس بیٹھ جاتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔

۱۹۴۵ء میں آبائی گاؤں ضلع ہزارہ کو خیر باد کر کے چک نمبر ۲۸۶ گ ب سیٹھ والا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تشریف لا کر اس بنجر زمین کو سیراب کیا آپ بہت ہی فیاض تھے۔

شادی: آپ کی شادی اپنے خاندان میں مسماۃ غلام فاطمہ سے ہو گئی آپ کی زوجہ محترمہ نہائت ہی مہمان نواز۔ بلند اخلاق۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند مجسمہ شرم حیا۔ زاہدہ عابدہ ہیں۔

سلسلہ نسب: حضرت سید رحمان شاہ بن سید حمید اللہ شاہ بن سید عبد اللہ شاہ بن سید ازل شاہ بن سید فقیر محمد شاہ اس کے بعد کئی واسطوں کے بعد حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

بیعت: آپ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد بلند مقام اور اجازت حاصل کی۔

Marfat.com

سلسلہ طریقت : حضرت سید رحمان شاہؒ۔ حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ملتانیؒ۔ حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ۔ حضرت شمس الدین سیالویؒ حضرت خواجہ محمد سلیمان شاہ تونسویؒ۔ حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ۔ حضرت مولانا فخر الدین دکنی دہلویؒ۔ حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادیؒ۔ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ۔ حضرت شیخ یحییٰ مدنیؒ۔ خواجہ شیخ محمدؒ۔ خواجہ حسن محمدؒ۔ خواجہ جمال الدینؒ شیخ محمد راجنؒ۔ خواجہ علم الدینؒ۔ خواجہ سراج الدینؒ۔ علامہ کمال الدینؒ۔ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ۔ خواجہ نظام الدین اولیاء دہلویؒ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین الخ

چک نمبر ۲۸۶ گ ب میں آپ کچھ عرصہ امامت اور خطیب کے فرائض سرانجام بھی دیتے رہے آپ کی مواعظ حسنہ سننے کے لیے اردگرد چکوک کے مسلمان آیا کرتے تھے اور آپ کی بدولت کئی لوگ اپنے اپنے گناہوں سے تائب ہو کر نمازی پنجگانہ بن گئے آپ پرتاثیر خطیب تھے۔

آپ نے باقاعدہ علم طب پڑھا اور ممتاز حکیم تھے۔ سنہ ۱۹۷۰ء میں گورنمنٹ آف پاکستان کے طبی بورڈ سے اے کلاس سند ملی۔

آپ نے چک نمبر ۲۸۶ گ ب میں دارالعلاج رحمانیہ کی بنیاد رکھی اور آپ اس کے بانی تھے۔ اور یہاں پر مریضوں کا علاج پورے غور سے کیا جاتا تھا اور پنساری کی ہمہ قسم ادویات میسر تھیں۔ اور آپ روحانی کے بھی معالج تھے۔ ذہنی مریضوں کا توجہ سے علاج کرتے اور کئی دیوانے پاگل آپ سے صحت یاب ہو گئے۔ جناتِ نکالنے کے ماہر تھے۔ بلکہ وہ مریض جن کو جنات کا سایہ وغیرہ ہوتا آپ کا اسم گرامی سنتے ہی رفو چکر ہو جاتا تھا۔ ہر اتوار اور بدھوار کو بذریعہ تعویذات علاج کرتے اور ان دو دنوں میں وہاں ایک میلہ ہوتا لوگ کثرت سے آتے اور باری باری سب لوگوں کو تعویذ ملتے مگر یہ دو دن بلا معاوضہ خدمت

Marfat.com

ہوتی۔ آپ کے ہاتھ اور زبان مبارک میں شفا رکھی آپ کسی کو خالی نہ بھیجتے آپ بہت ہی فیاض تھے۔

آپ کا معمول تھا کہ اگر کوئی مریض آتا پہلے اس کو دوائی وغیرہ۔ دارالعلاج رحمانیہ سے رقم دے کر حاصل کرتا پھر آپ خود اس کو چیک کرتے اور مریض سے پوچھتے کہ تمہارے پاس کرایہ ہے اس کی تلاشی لیتے پھر اس کو اپنی گرہ سے جو کچھ ہاتھ آتا دے دیتے اسی وجہ سے آپ کے ہاتھ میں شفا اور برکت تھی ایسی شخصیات گاہے گاہے پیدا ہوتی ہیں۔ آپ کو غریبوں بے کسوں کے ساتھ انتہائی محبت تھی۔ ع

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ محتاجوں اور غریبوں کی ہمیشہ امداد کرتے رہتے آپ جوادی میں بمثل سمندر تھے۔ آپ نے اسی چک میں ایک مربعہ اراضی آہستہ آہستہ خرید کی۔ ایک مربعہ کے مالک ہیں۔ آپ کے تقریباً پندرہ شاگرد طب کے ہیں جو کہ مختلف جگہوں پنجاب بھر میں طب کا کام کر رہے ہیں۔ خداوند کریم ان سب کو کامیاب کرے اور لوگوں کی خدمت کرنے کا موقعہ دیوے۔

راقم ایک روز آپ کو ملنے کے لیے اس چک میں گیا تو مجھے خندہ پیشانی سے ملے اور چارپائی خود اٹھا کر لائے اور راقم کی بہت تواضع کی اور میرے پاس بیٹھے رہے اور زندگی کے کئی اہم واقعہ سنائے آپ بہت ہی مہمان نواز تھے بعد میں بھی آپ سے کئی دفعہ ملاقات ہوتی رہی۔ جب بھی ملے خندہ پیشانی سے ملے۔ خدا کرے آپ کا صحیح جانشین پیدا ہو؟

وصیّت: انتقال سے چند روز پہلے آپ نے اپنے برادر اصغر جناب سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب کو فرمایا کہ میری کرسی پر بیٹھو اور اپنی قلم ان کو دے

Marfat.com

دی اور فرمایا کہ یہ کرسی اور قلم اب تمہارے سپرد کی جاتی ہے کام محنت اور شوق سے کرنا اور مریضوں سے خندہ پیشانی سے پیش آنا اور مریض کو دوائی وغیرہ دے کر اس سے دریافت کرنا کہ اس کے پاس واپس جانے کو کرایہ بھی ہے یا نہیں۔ اگر اس کے پاس کرایہ نہ ہو تو اس کو کرایہ سے وافر پیسے گرہ سے دینا اور مہمانوں کی مہمانداری ذوق وشوق سے کرنا۔ غریبوں۔ بیکسوں۔ محتاجوں بیواؤں کی خبرگیری کرتے رہنا۔ دکھی انسانوں سے ہمدردی کرنا۔ سخاوت اور فیاضی و بردباری سے کام لینا ؟ سب کچھ تم کو گھر بیٹھے ملے گا اور عوام الناس دل سے تمہارا احترام کریں گے۔ اس وصیت کے بعد جناب سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اور عرض کی کہ بھائی جان آپ کیسی باتیں کر رہے ہو خداوند کریم آپ کی عمر میں برکت کرے ابھی تو ہم کو آپ کی سرپرستی کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میں نے جو وصیت کی ہے اس پر سختی سے عمل کرنا۔ دنیا فانی ہے ایک دن یہاں سے کوچ ضرور ہوگا۔

انتقال : وصیت کرنے کے چار روز بعد یا حی یا قیوم برحمتک استغیث کا ورد کرتے ہوئے اور کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھتے ہوئے اس دنیا فانی کو خیرباد کہہ کر حی القیوم کے پاس پہنچ گئے اس دن تاریخ ۸ راگست ۱۹۷۷ء مطابق ۲۱ رشعبان ۱۳۹۷ھ بروز سوموار تھا۔ نماز جنازہ الحاج سید غلام ربانی صاحب ساہیوال نے پڑھائی اور آپ کی وصیت کے مطابق مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا۔ لوگوں کی تعداد اتنی تھی کہ ایک انبوہ کثیر تھا اور سبھی چشم پرنم تھے۔

اللھم اغفرلہ ووسع قبرہ، وادخلہ فی عبادک الصالحین

آمین یارب العلمین ؕ

اولاد : جناب سید شفیق الرحمٰن صاحب سید مطیع الرحمٰن شاہ صاحب۔

Marfat.com

سیّد حبیب الرحمٰن شاہ صاحب تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔

آپ دو بھائی جناب سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب اور ایک ہمشیرہ صاحبہ ہیں۔ آج کل دارالعلاج رحمانیہ کے سرپرست جناب سیّد فضل الرحمٰن شاہ صاحب ہیں۔ دلی دعا ہے کہ یہ مطب دارالعلاج رحمانیہ بیماروں کے لیے باعث رحمت بنے اور قبلہ سید رحمٰن شاہؒ کی وصیت پر پورا پورا عمل ہو؟ تاکہ یہ فیض آگے بھی جاری وساری رہے۔

آپ کے ماننے والے ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ مگر چوہدری عبدالمجید صاحب کریانہ مرچنٹ ریلیا زار ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ آپ کا پروانہ وار مرید اور عاشق تھے اور آپ کی ان پر نظر شفقت تھی کہ بمعہ اہلِ خانہ کبھی کبھی چوہدری صاحب کے گھر تشریف لاتے تو خوب محفلیں جمتیں۔ اور چوہدری صاحب بھی دوکان کریانہ سے وقت نکال کر دست بستہ پروانہ وار حاضر ہوتے رہتے تھے اور اپنے پیرو مرشد کی زیارت سے مشرف ہوتے چوہدری صاحب موصوف صوم وصلوٰۃ کے پابند اور غریب پرور اور دکھی انسانوں کے ہمدرد اور فیاض ہیں۔ خدا وند کریم عمر دراز کرے۔ اور مرید صادق راجہ محمد ایوب صاحب ۳۸۸ گ ب۔

سلسلہ نسب حضرت سیّد رحمٰن شاہؒ

حضرت سید حمید اللہ شاہ

سید رحمان شاہ	سید فضل الرحمٰن شاہ	ایک صاحبزادی

سید شفیق الرحمٰن شاہ	سید مطیع الرحمٰن شاہ	سید حبیب الرحمٰن شاہ	چار صاحبزادیاں (جاری ہے)

Marfat.com

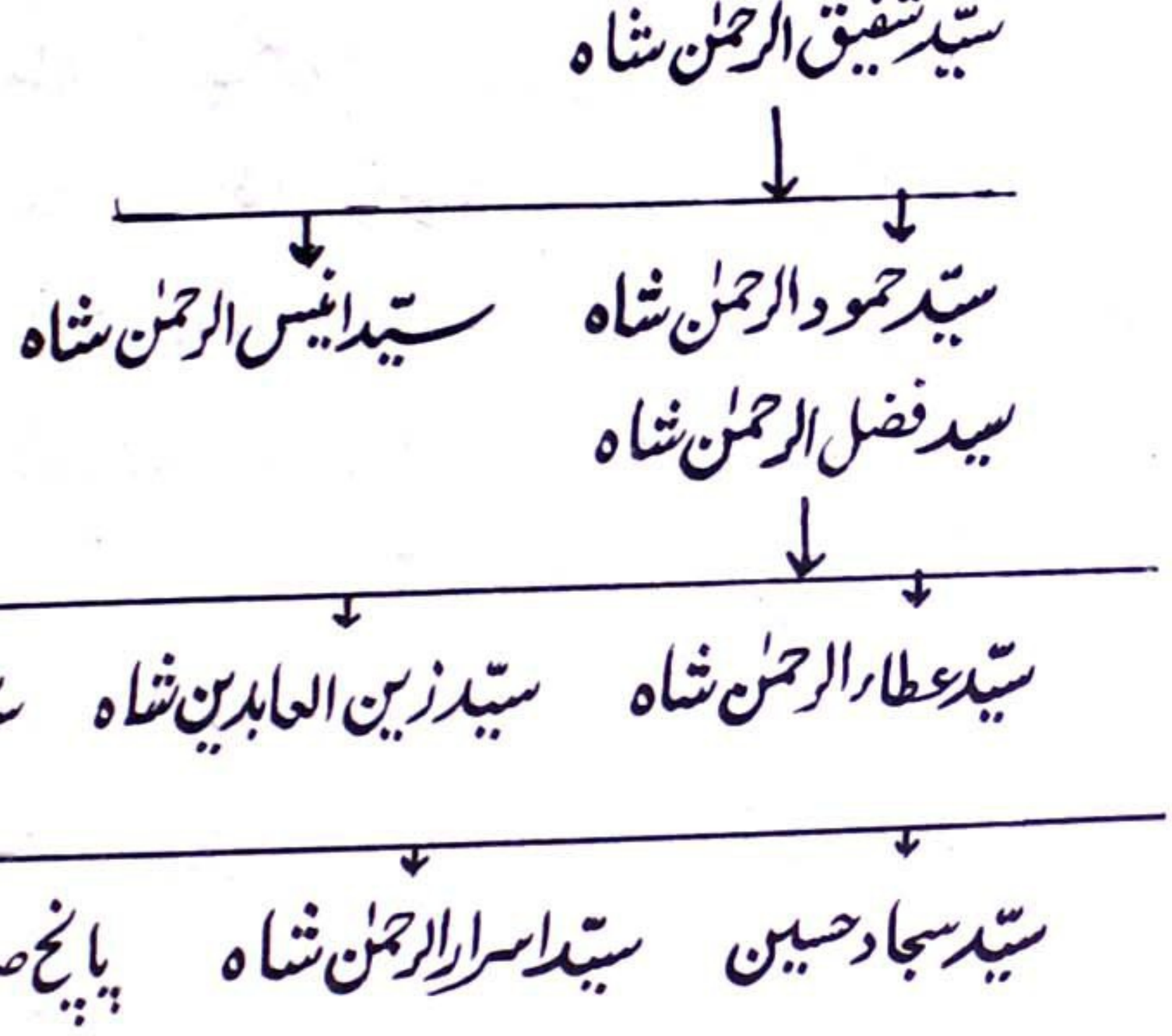
سیّد شفیق الرحمٰن شاہ
سیّد حمود الرحمٰن شاہ
سیّد انیس الرحمٰن شاہ
سیّد فضل الرحمٰن شاہ
سیّد عطار الرحمٰن شاہ
سیّد زین العابدین شاہ
سیّد ابرار حسین شاہ
سیّد سجاد حسین
سیّد اسرار الرحمٰن شاہ
پانچ صاحبزادیاں

Marfat.com

(۸۹)

حضرت میاں غلام نبی خلیفہ صاحب باغبانپوری مدظلہ لاہور

نام :۔ آپ کا اسم گرامی غلام نبی لقب خلیفہ والد ماجد کا نام رحیم بخش اور والدہ کا نام جیواں بی بی تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت یکم جنوری ۱۹۱۶ء مطابق ۱۳۳۴ھ محلہ باغبانپورہ لاہور میں ہوئی۔ آپ حسین وجمیل ہونہار اور ذہین تھے۔ کھیل کود سے سخت نفرت اور اچھے کاموں کی طرف رغبت تھی اور چھوٹی عمر ہی میں ذکر واشغال نماز روزہ پورے اہتمام سے ادا کرتے تھے۔ بچپن ہی لڑائی جھگڑا سے آپ ہمیشہ گریز کرتے رہے آپ والدین کے اکلوتے بچے تھے۔ آپ والدین اور ہر بڑے کا دل سے ادب واحترام کرتے تھے اور والدین بھی آپ کے لیے خصوصی اوقاتوں میں دعا کرتے رہتے تھے۔ خداوند قدوس والدین کی دعاؤں کو رد نہیں فرماتے۔

آپ کی والدہ ماجدہ نہایت ہی متقیہ، مجسّمہ عفّت، عابدہ زاہدہ، بیواؤں اور یتیموں کے سہارا، اور صوم وصلوۃ کی پابند تھیں اور والد گرامی میاں رحیم بخش نہائت ہی متقی پرہیزگار، صوم وصلوۃ اور شریعت کے پابند تھے اور تین بھائی میاں کریم بخش اور حافظ جمال الدین تھے۔ حافظ جمال الدین یہ نابینا تھے مگر تعلیم قرآن وحدیث سے مزین تھے۔ لاہور مسجد جمّوں میں بچوں کو قرآن مجید حفظ اور دینی تعلیم دیا کرتے تھے بارعب، حافظ قرآن مجید، عالم باعمل، مجسّمہ رشیدت الٰہی، شریعت محمدیہ کے پیکر، تہجد اور عبادت گذار، مستجاب الدعا، لوگوں میں بے حد مقبول، زاہد عابد اور متقی تھے ۱۹۴۷ء سے قبل راقم ان کو ملنے کے لیے لاہور

Marfat.com

آیا اور شرف ملاقات ہوا۔ ان کی آواز بارعب اور جلالی تھی جب مجھ سے انہوں نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے میں جلالت کی وجہ سے خوفزدہ ہوگیا۔ میں نے دھیمی آواز سے اپنا نام بتایا تو مجھے گود میں بٹھا کر رو پڑے اور فرمایا کہ تم اکیلے یہاں کیوں آئے ہو۔ میں نے عرض کی کہ میں بھوپہ آصل ضلع لاہور درس میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں اور ملاقات کا اشتیاق تھا اس لیے حاضر ہوا ہوں۔ مجھ پر انہوں نے بعض سوال کیے میں نے حوصلے سے جواب دیئے وہ بہت خوش ہوئے اور میرے لیے ایک طویل دعا بھی کی۔

تعلیم: آپ نے پہلے پرائمری سکول میں تعلیم حاصل کی پھر ہائی سکول میں داخل ہوکر تعلیم مکمل کی۔ اور ہر جماعت میں اول پوزیشن حاصل کی آپ نے دوران تعلیم کسی طالب علم کے ساتھ کوئی جھگڑا وغیرہ نہیں کیا۔ اور اپنے استاد صاحبان کا ادب کرنے میں اپنی مثال خود تھے۔ اگر استاد مہربان ہو تو طالب علم اپنی منزل جلد طے کرلیتا ہے۔ گستاخ بے ادب طالب علم اپنے منزل سے دور ہوجاتا ہے۔ آپ نے سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی درس میں حاصل کرتے رہے ضرور مسائل دینی پر خاصا عبور حاصل ہوگیا۔

مارچ: ۱۹۳۲ء میں آپ کی شادی موضع کنھو ننگل ضلع امرتسر میں حاجی امام الدین رح کی دختر نیک اختر خیراں بی بی سے ہوئی۔ اس وقت میری عمر آٹھ لو برس کی تھی۔ اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ اس شادی میں شرکت کی تھی۔ میرے ماموں جان ہیں۔

بیعت: ۱۹۳۵ء میں حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں داخلہ لیا۔ اور سخت مجاہدوں اور ریاضتوں میں مشغول ہوگئے اور سالہا شب و روز مجاہدوں

Marfat.com

ہیں مصروف رہ کر خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔

سلسلہ طریقت: حضرت میاں غلام نبی خلیفہ مدظلہ العالی حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑوی حضرت خواجہ نظام الدین آف کیاں کشمیر حضرت خواجہ شاہ ملوک۔ خواجہ عبدالعزیز۔ خواجہ عبدالمجید۔ خواجہ گل محمد الخ

مرشد پاک: آپ کے مرشد پاک حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑوی علیہ الرحمۃ ۱۸۴۱ء میں پیدا ہوئے اور بعمر انیس سال تمام علوم مروجہ سے فارغ ہو گئے اور راولپنڈی کے قریب موضع جگوٹ میں دینی درس گاہ کا اجرا کیا دور دور سے آکر اس درسگاہ سے لوگ مستفیض ہوتے تھے وہ بہت ہی فیاض تھے۔ انہوں نے حضرت خواجہ نظام الدین آف کیاں کشمیر کے دست مبارک پر بیعت کر کے قلیل عرصہ میں خرقہ خلافت و اجازت حاصل کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔

ان کے پیر و مرشد نے حکم دیا کہ کسی جنگل میں بیٹھ کر لوگوں کو روحانیت کی نعمت سے سرفراز کرو۔ چنانچہ انہوں نے اس مقصد کے لیے بمقام موہڑہ تھیل کوہ مری کا انتخاب کیا۔ ستر برس اسی جگہ پر عبادت و ریاضت میں گذارے اور ہر طالب حق کو روحانیت کی نعمت سے مالا مال کرتے رہے۔ برصغیر کے علاوہ ایران۔ افغانستان، حجاز مقدس۔ تبت و کشمیر میں مریدوں کا جال بچھا ہوا تھا۔

بتاریخ ۱۳ ذیقعد ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۴۱ء بروز جمعۃ المبارک صبح دس بجے کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہوئے بعمر ۱۲۰ سال حی القیوم سے واصل ہو گئے اور بمقام موہڑہ شریف مرقد مرجع خلائق ہے۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادے پیر نظیر احمد سجادہ نشین ہوئے اور اپنے والد گرامی کے فیض کو اسی طرح سے جاری و ساری رکھا۔

بتاریخ ۲۸ محرم ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۱ جولائی ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۹ بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آج کل پیر ہارون الرشید مدظلہ العالی سجادہ

Marfat.com

نشین ہیں۔ خداوند قدوس ان کی عمر میں برکت کرے تاکہ آگے فیض روحانیت جاری رہے۔ آمین۔

ملازمت: ستمبر ۱۹۴۶ء میں آپ نے محکمہ ریلوے میں ملازمت اختیار کی اور اپنی ڈیوٹی کو کماحقہ، پوری پوری دیانت داری سے ادا کرتے رہے اور کبھی کسی آفیسران بالا کو شکائت کا موقعہ نہ دیا۔ حالانکہ آپ کی ڈیوٹی سٹور پر تھی۔ کیا مجال کہ ایک سوئی بھی اِدھر اُدھر ہو جائے۔ ڈیوٹی کے دوران اپنے مرشد پاک کی ڈیوٹی کو بھی پوری تن دہی سے انجام دیتے رہے اور ماتحت لوگوں کو ذکر و اشغال اور نماز پنجگانہ پر تلقین فرماتے رہے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے کہ نماز روح کی غذا ہے۔ قبر اور حشر میں ساتھی اول قاعدہ روحانیت اور آخری منزل بھی ہے۔ بے نماز جنت کی خوشبو سے محروم ہے۔ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون ہے۔ خداوند کریم سے سرگوشی اور راہ نجات ہے بے نماز کا حشر فرعون۔ نمرود۔ ہامان کے ساتھ ہوگا۔ بے نماز ولی اللہ نہیں بن سکتا۔ بے نماز سے حیوانات پناہ مانگتے ہیں۔

ریٹائرڈ: ۲۰ مارچ ۱۹۷۹ء میں تقریباً چونتیس سال کے بعد آپ اس ملازمت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ جب آپ وہاں سے فارغ ہوئے تو ماتحت اور اعلیٰ نے آپ کو عقیدت سے الوداع کیا اور گھر تک ایک پرخلوص و محبت جلوس کی شکل میں پہنچے اور اہلِ محلہ نے بھی عقیدت سے والہانہ استقبال کیا وہ ایک عجیب سماں تھا جو کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ عزت دینے والی ذات رب العزت ہے جس کو چاہے عزت سے نواز دے یہ اس کا خاص فضل ہے۔

ریٹائرڈ ہو جانے کے بعد آپ اپنے گھر میں رشد و ہدائت میں مصروف ہو گئے اور اب گھر کے نزدیک مسجد تعمیر کی گئی ہے اس میں پانچ وقت نماز باجماعت کے ساتھ ادا ہوتی ہے اور ذکر و فکر کا مرکز بن گئی ہے۔

Marfat.com

غم : آپ کی زوجہ محترمہ نہائت ہی پرہیز گار اور مجسمہ خیر و برکت تھیں ان کے انتقال کے بعد آپ غمزدہ ہو گئے مگر تھوڑے ہی دنوں کے بعد یہ غم کافور ہو گیا کیونکہ آپ بہت ہی متوکل، بردبار اور حلیم الطبع، صوم وصلوۃ کے پابند تہجد گذار، مصلح، زاہد اور عابد ہیں۔ اکثر و بیشتر نعت سید الکونین علیہ الصلوۃ والسلام سننے کا شوق رکھتے ہیں اور بعض دفعہ تو وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور خود نعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشق و محبت میں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور حاضرین پر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ خداوند کریم آپ کی عمر میں برکت عطا فرماوے تاکہ ناقص اپنی اپنی منزلیں جلد طے کر سکیں۔

اولاد: محترم منیر احمد صاحب۔ محترم شفیق احمد صاحب۔ صفیہ بی بی۔ غلام فاطمہؒ۔ غلام صابرانؒ۔ نذیر احمدؒ۔ شبیر احمدؒ۔ پانچ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں جن میں سے دو صاحبزادیاں اور دو صاحبزادے انتقال کر گئے ہیں۔ خداوند کریم ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ خدا کرے کہ اولاد سے آپ کا صحیح جانشین ہو؟ امین

خلفاء : آپ کے مرید بہت ہیں اور خلفاء چار زیادہ مشہور جو قابل ذکر ہیں۔

محترم جناب گوہر الرحمٰن صاحب کچی آبادی بیگم پورہ۔
محترم جناب دلاور حسین صاحب گڑھی شاہو لاہور۔
محترم جناب دین محمد صاحب داروغہ والا لاہور۔
محترم جناب نعمت علی صاحب نئی آبادی باغبانپورہ لاہور۔

Marfat.com

(۹۰)

حضرت مخدوم محمدؒ اشرف قریشیؒ کوٹ مخدوم بہاولنگر

نام : آپ کا اسم گرامی مخدوم محمد اشرف اور والد گرامی کا نام مخدوم محمد نصیر شاہ اور والدہ ماجدہ غلام زہراں بیگم تھیں۔

پیدائش : آپ کی ولادت اکتوبر ۱۹۲۴ء بمقام گنجو شاہ (غوث پورہ) ضلع بہاولنگر میں ہوئی۔ آپ حسین وجمیل۔ ہونہار۔ ذہین اور پیشانی مبارک میں ولائت نمایاں آپ ماہ آفتاب تھے۔ بچوں کی طرح کھیل کود سے نفرت نیک کاموں کی طرف رغبت تابعدار اور تنہائی پسند تھے۔

حالات : سنہ ۱۲۳۴ھ بمطابق سنہ ۱۸۱۸ء میں ملتان پر سکھوں نے حملہ کیا اس وقت ملتان میں مظفر خاں کی حکومت تھی۔ سکھوں کے مقابلہ میں خود مظفر خاں اور اس بیٹے شہید ہو گئے ان کے مزارات خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے مزار کے سامنے ہیں۔ سکھوں نے ملتان میں بہت ہی خونریزی کی۔ مخدوم علاؤالدین محمد بمعہ اہل وعیال اپنے مکان میں محصور تھے۔ سکھوں کی فوج میں ایک جرنیل قوم ڈوگر جو کہ مخدوم صاحب کے تابعداروں میں تھا۔ اس نے انہوں کو دیکھا تو انہوں کو وہاں سے بحفاظت نکال کر بہاولنگر کے نواب بہاول خاں کے پاس لے آیا۔ اس جگہ قوم جویا جو کہ مخدوم صاحب کے ماننے والوں میں تھے۔ انہوں نے اپنے پاس قیام کرنے کی درخواست کی اور ایک بہت بڑا قطعہ زمین ہبہ کیا جو کہ نوے مربعہ اراضی سے زیادہ تھا اور ہمہ وقت مخدوم صاحب کی تابعداری میں رہتے تھے۔ قوم جویا بہت بڑے زمیندار تھے۔ مخدوم صاحب کی دعاؤں

Marfat.com

سے اور تابعداری کی وجہ سے انہوں کو بہت عروج حاصل ہوا۔ بزرگوں کی صحبت سے فیض حاصل ہوتا ہے۔

خواب : آپ کے دادا مخدوم محمد نور شاہؒ کو خواب آئی تھی کہ تمہاری اولاد سے ایک بچہ پیدا ہوگا وہ اپنے وقت کا مہتاب ہوگا جب آپ پیدا ہوئے تو مخدوم صاحب کی خصوصی توجہ آپ پر ہوئی آپ کی والدہ ماجدہ نہائت دیندار، شب بیدار، غریب اور مہمان نواز مجسمہ عفت باحیاء۔ عابدہ اور زاہدہ تھیں انہوں کو بھی خواب میں مژدہ سنایا گیا کہ یہ بچہ لوگوں کے لیے راہ ہدائت ہوگا۔ آپ کے والد گرامی نہائت ہی متقی پرہیزگار۔ فیاض۔ جود و سخیٰ اور بہت ہی عبادت گذار تھے۔ پیدائش کے بعد دادا جاں والدگرامی اور والدہ ماجدہ نے خصوصی توجہ فرمائی اور اعلیٰ تربیت کی۔ والدین اگر عبادت گذار۔ دیندار متقی اور پرہیزگار ہوں گے تو اولاد فطری طور سے نیک تابعدار ہوگی۔

تعلیم : آپ کو موضع جھلن آرائیاں کے مدرسہ میں داخل کیا گیا ماسٹر احمد الدین اور ماسٹر چھنکندر رام جو کہ بعد میں مسلمان ہوگیا تھا اس کا اسلامی نام رحمت اللہ رکھا گیا ان حضرات سے تعلیم حاصل کی اور اعلیٰ نمبروں میں پاس ہوئے آپ بہت ہی ذہین تھے جو پڑھتے ازبر فرما لیتے تھے ایک دن آپ نے پڑھا کہ والدین کی تابعداری اور ادب لازمی ہے۔ اس دن سے آپ نے اپنے والدین و استاد گرامی اور بڑوں کا ادب اور تابعداری کرنے میں کمال درجہ تک کوشش شروع کردی۔ اور ادب کرنے میں اپنی مثال خود تھے۔

سلسلہ نسب : مخدوم محمد اشرف قریشی بن مخدوم محمد نصیر شاہ بن مخدوم محمد نور شاہ بن مخدوم ضیاء الدین محمد بن مخدوم صدر الدین محمد بن مخدوم عماد الدین محمد رحمۃ اللہ علیہم اس کے بعد سترہ واسطوں سے مخدوم بہاؤ الدین محمد زکریا ملتانیؒ سے جا ملتا ہے۔

Marfat.com

بیعت : آپ کی والدہ ماجدہ اور ماموں صاحب اور دادا جان نے ابھی آپ کی عمر چھوٹی ہی تھی کہ حضرت قبلہ سیّد اصغر حسین شاہ بستی سختی غلام قادر نزد پاکپٹن کی خدمت عالیہ میں پیش کیا۔ قبلہ شاہ صاحب آپ کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ شہزادہ تو پہلے ہی ادب کی وجہ سے کندن ہے اور بیعت کی قبول بخشی فرمائی۔ سلسلہ قادریہ میں داخلہ لیا۔

آپ کچھ عرصہ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں رہ کر ریاضتوں اور مجاہدوں میں مشغول ہو گئے اور کچھ عرصہ بعد آپ نے خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔

والدین و استاد گرامی اور بڑوں کے ادب سے منازل جلدی طے ہو جاتی ہیں والدین چھوٹی عمر میں بچوں کی صحیح نگہداشت نہیں کرتے اور آہستہ آہستہ بچہ آزاد ہو جاتا ہے۔ والدین کا اوّل فریضہ ہے کہ چھوٹی عمر میں بچوں کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کریں اور اس کو ادب سکھایا جاوے اور ادب کے فوائد سے روشناس کرایا جائے تاکہ اس کی صحیح اصلاح ہو۔ والدین کی لاپرواہی سے اولاد بے راہ روی کی طرف مائل ہوتی جا رہی ہے اور اس مادی دور میں ادب مفقود ہوتا جا رہا ہے صرف ظاہر داری باقی رہ گئی ہے۔

نئی نسل سے مؤدبانہ اپیل ہے کہ تم اپنی منزلوں سے دور ہوتے جا رہے ہو۔ والدین و استاد گرامی اور بڑوں کے ادب کرنے سے منازل طے ہوں گی اس طرف خصوصی توجہ کرو ورنہ ---- اولیاء کرام نے ادب، محبت اور نماز پنجگانہ میں سب کچھ پایا۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ آنکھوں کی ٹھنڈک، روح کی غذا، اللہ تعالیٰ سے سرگوشی، راہ نجات، قبر اور حشر میں ساتھی ہے بے نماز ولی اللہ نہیں بن سکتا بلکہ جنت کی خوشبو سے محروم ہے مسلمانوں کی صف سے باہر ہے۔

حج : ۱۹۵۸ء میں قافلہ کی صورت میں جس میں بہاولنگر کے رؤسا تقریباً

Marfat.com

چالیس کی تعداد تھی۔ زائرین اور حج بیت اللہ کے لیے تیار ہوا حضرت مخدوم محمد اشرفؒ اس قافلہ کے سربراہ مقرر ہوئے۔ سامان خورد و نوش اور رہائش کے لیے شامیانہ اور قناتیں وغیرہ کا پورا پورا انتظام تھا۔ پہلے یہ قافلہ ایران پہنچا۔ حضرت امام علی رضا علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی وہاں سے کاظمین حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی اور پھر بغداد آئے وہاں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی اور کربلائے معلیٰ میں شہداء کے مزاروں پر حاضر دی وہاں آپ بہت ہی مغموم ہو گئے اور پھوٹ پھوٹ بہت روئے ساتھی یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ آپ نے بھری آواز میں فرمایا کہ خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے خاندان کے ساتھ ان کلمہ گوؤں نے کیا کیا اور واپس اپنی رہائش گاہ آکر کئی روز تک آپ اسی اضطراری حالت میں رہے جب کسی سے کوئی گفتگو کرتے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑتے آپ بغداد میں تین ماہ رہ کر ملک شام چلے گئے۔ وہاں پر بھی کئی زیارتیں کرنے کے بعد حضرت زینب بنت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہا کے مزار پر حاضر ہوئے تو بے اختیار ہو کر بہت ہی روئے اور اس جگہ آپ نے ایک وعدہ کیا کہ جس طرح خاندان نبوت علیہ الصلوۃ والسلام کا گھرانہ بکھرا ہوا ہے۔ بعض مدینہ طیبہ اور کربلائے معلیٰ اور دمشق نجف اشرف میں محو خواب ہیں۔ میں بھی واپس گھر جا کر ان سب حضرات کی اقتداء کروں گا۔

ملک شام سے سعودی عرب پہنچے راستہ میں بڑی کٹھن تکلیفوں سے ہمکنار ہونا پڑا۔ مکہ معظمہ میں طواف کعبہ کیا اور حج کے ارکان پورے کرنے کے بعد مدینہ طیبہ آئے۔ جب آپ مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو ننگے پاؤں حجر و شجر اور در و دیوار کو چومتے ہوئے والہانہ عقیدت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے روضہ اقدس پر حاضر ہوکر اپنے دل کی پیاس آنسوؤں سے بجھائی جب مدینہ طیبہ سے واپس ہونے لگے تو شوق فراق سے بہت آنسو بہائے اور الوداعی حاضری کے وقت تو آپے سے باہر ہو گئے کچھ سکون کے بعد الٹے پاؤں مسجد نبوی سے باہر آئے اور بار بار نظر سبز گنبد پر پڑتی تو اور بھی بے اختیار ہو جاتے اس فراق میں آپ کئی دن روتے رہے۔ جدہ سے بحری جہاز میں سوار ہو گئے اور کراچی تک آپ پر عجیب کیفیت طاری رہی جو بیان سے باہر ہے۔ یہ تمام سفر تقریباً نو دس ماہ میں طے ہوا۔

جب اس قافلہ کی آمد بہاولپور پہنچی تو اس قافلے کا استقبال بہاولپور میں عقیدت سے ہوا۔ اور جب یہ قافلہ بہاولنگر پہنچا تو ہر چھوٹا بڑا اس قافلے کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے از حد بے تاب نظر آتا تھا۔ ایک انبوہ کثیر تھا اتنا بڑا استقبال دیکھنے میں نہیں آیا۔ ۱۹۵۹ء میں بمعہ اہل خانہ چک پہلوان قوم جوئیا تحصیل منچن آباد کے قبرستان میں تقریباً تین ماہ مجاہدوں میں گذار کر پھر ملتان قبرستان میں پھر دیپالپور۔ پتوکی، قصور۔ لاہور۔ جہاں بھی آپ گئے بمعہ اہل خانہ اور ڈیرہ قبرستان میں رہا اور رات دن ریاضتوں میں گذار دیتے اور وہ وعدہ جو آپ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مزار پر کیا تھا۔ اس کی یاد تازہ کرتے رہے۔ ۱۹۶۰ء کے آخر میں اسٹیشن کنجوانی آئے اور کنجوانی کا بہت بڑا قبرستان اور پرانا ہے اس قبرستان میں مقیم ہو گئے مقامی پولیس آپ پر شبہ کرنے لگی آخر جب ان کی تسلی ہو گئی کہ یہ تو خود ایک رئیس بہاولنگر کے ہیں تو خاموش ہو گئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال اسی قبرستان میں ۱۹۶۰ء میں ہو گیا نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد بستی سخی غلام قادر نزد پاکپٹن اپنے پیر و مرشد کے ہاں قبرستان میں سپرد خاک کر دیا۔ اور ہر سال اس دن اپنی

Marfat.com

والدہ ماجدہ کا عرس کرواتے تھے اور بہت خیرات کرتے آپ کنجوانی کے قبرستان میں تقریباً دس سال گذارے اور وہاں تین چار کمرے کچے تعمیر کروائے ہر آنے والے کی پر تکلف مہمان نوازی کرتے۔ آپ کے پاس اعلیٰ قسم کے تین گھوڑے تھے آپ ایک بہترین شاہسوار تھے۔ آپ جہاں بھی گئے اپنی جیب سے خرچہ کیا کسی زمیندار کے آگے دست سوال نہیں کیا آپ بہت ہی فیاض تھے۔ آپ نے کسی سے بھی کوئی نذرانہ وغیرہ نہیں لیا۔ باوجودیکہ آپ کا خاندان نوے مربعہ اراضی کے مالک تھے مگر آپ نے اپنی زندگی عجز و انکساری سے قبرستانوں میں بسر کر دی اور مہمان نوازی جود و سخا اور فیاضی میں بمثل سمندر تھے۔

سنہ ۱۹۶۹ء کے آخر میں آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ سول ہسپتال میں نامعلوم مرض میں داخل ہوئے اس وقت ہسپتال کے انچارج جناب میاں حبیب اللہ صاحب تھے۔ راقم ایک دن ضروری کام ہسپتال گیا تو وہاں آپ کا تعارف ہوا مجھے مشروب دیا گیا۔ راقم نے وہ مشروب پی لیا تو حیرانی بھی ہوئی یہ تو خود بیمار ہیں۔ مشروب کا کیا تعلق راقم نے استفسار کیا تو جواب ملا کہ تم مجھے ملنے آئے ہو حالانکہ میں تو ایک کام کے لیے گیا تھا۔ جناب ڈاکٹر میاں حبیب اللہ صاحب سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے آپ کا پورا تعارف کروایا اور کہا کہ جو دوائی وانجکشن وہ خود فرماتے ہیں حکم کی تعمیل کی جاتی ہے۔ آخر پہلی ملاقات کے بعد راقم دو وقت آپ کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوتا رہا اور تعلقات میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا اور کچھ بے تکلفی بھی ہوگئی ایک روز آپ کی طبیعت حشاش بشاش تھی آپ نے سفر حج بالتفصیل راقم کو سنایا اور آپ کی دونوں آنکھوں پر نم تھیں اور طبیعت میں اس وقت عجیب کیفیت تھی جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ جناب ڈاکٹر میاں حبیب اللہ آج کل اسلام آباد راولپنڈی کے ہسپتال میں ایم۔ ایس ہیں۔ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے

Marfat.com

آپ کی از حد خدمت کی بزرگوں کی صحبت سے فیض حاصل ہوتا ہے۔ خداوند کریم جناب ڈاکٹر صاحب کو زیادہ سے زیادہ ترقی دیوے آمین !

آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں چند ماہ رہ کر واپس کنجوانی قبرستان آ گئے۔ راقم کئی دفعہ آپ کو ملنے کے لیے جاتا رہا ہے جو شخص ایک لمحہ آپ کی مجلس میں بیٹھ جاتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آپ کا حلقہ محبت بن گیا تھا۔ جن میں چوہدری محمد اسحاق صاحب کلاتھ مرچنٹ ریل بازار و میاں محمد شریف صاحب جوتا ساز و میاں عبدالرشید صاحب فوٹو گرافر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

آپ کا بھائی مخدوم محمد شفیع صاحب آپ کا عاشق تھا جہاں بھی آپ گئے یہ ساتھ ہی رہا۔ رات دن آپ کی خدمت میں مصروف رہا۔ آپ کا ارشاد کہ مخدوم محمد شفیع صاحب میرا عاشق ہے۔

وفات: آپ حضرت زینب بنت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہا خاندان نبوتؐ کی اقتدار کرتے کرتے اور طویل مسافت کے بعد آپ اپنے چک کوٹ مخدوم بہاولنگر پہنچ گئے وہ شمع نورانی جو مختلف جگہوں کے لوگوں کے دلوں کو منور کرنے کے لیے آئی تھی بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۹ء مطابق ۱۴۰۰ھ ہمیشہ کے لیے بجھ گئی۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

اولاد: جناب مخدوم محمود اشرف قریشی مدظلہ العالی۔ ایک صاحبزادی۔

خلفاء: جناب مخدوم محمود اشرف قریشی مدظلہ العالیٰ (فرزند) جناب مخدوم محمد شفیع قریشی مدظلہ العالیٰ (برادر)

خادم: خادمہ غلام زینب بی بی کوٹ مخدوم بہاولنگر۔ جناب میاں نور حسن خاں صاحب بلوچ کنجوانی۔ جناب سارنگ خاں بلوچ کنجوانی۔ جناب دلاور خاں چک نمبر ۴۵۰ کنجوانی۔ بابو فیاض الحسن لاہوری۔ جناب اللہ دتا قوم بونہ ملتان

Marfat.com

سیّد غلام مرتضےٰ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ملک ذوالفقار علی بونہ ملتان ۔ ملک محمد حیات بونہ ملتان ۔ ملک غلام رسول بونہ ملتان ۔ جام احمد بخش ملتان ۔ چوہدری باغ علی ارائیں تپوکی ۔ چوہدری یعقوب علی تپوکی ۔ چوہدری سردار محمد ڈوگر قصور چوہدری خوشی محمد ارائیں قصور ۔ چوہدری فرزند علی ارائیں قصور ۔ چوہدری محمد اسحق صاحب میاں محمد شریف صاحب ۔ میاں عبدالرشید صاحب فوٹو گرافر ٹوبہ ٹیک سنگھ

تقسیم اراضی : پہلے زمین اکٹھی تھی اب تقسیم میں اکیس ۲۱ مربعہ اراضی کے مالک ہیں

مرید : جب کوئی شخص دست بیعت ہونے کے لیے آتا تو آپ فرماتے کہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے میری طرف دیکھو گھر بار زمین ۔ ہمہ قسم آرام چھوڑ کر قبرستان میں زندگی ہی میں ڈیرا بنا لیا ہے اور آخری یہی مقام ہے ۔ آپ ارشاد فرماتے کہ اولاد کی اچھی تربیت کرو اس کو ادب سکھاؤ ۔ نماز وقت پر پابندی سے ادا کرو ۔ حاجت مندوں ۔ بیواؤں ۔ یتیموں کا خیال رکھو ۔ مہمان نواز بنو ۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے ۔ آپ کے ماننے والے کئی ہزار ہیں ۔

سلسلہ نسب مخدوم محمد اشرف قریشیؒ

مخدوم محمد عماد الدین (ملتان میں مظفر خاں کی حکومت تھی)

مخدوم محمد صدر الدین — مخدوم محمد بہاؤ الدین

مخدوم محمد ضیاء الدین — محمد عماد الدین — شیخ وجیہ الدین — شیخ کبیر الدین

لاولد

مخدوم محمد باقر شاہ — مخدوم محبوب شاہ

(جاری ہے)

Marfat.com

مخدوم محمد ضیاء الدین

مخدوم محمد نور شاہ — مخدوم شیخ فضل شاہ (لاولد)

مخدوم صدر الدین محمد عرف سردار شاہ — مخدوم بہاؤ الدین محمد عرف محمد نصیر شاہ — مخدوم احمد حسن شاہ لاولد

مخدوم محمد حسین شاہ — مخدوم محمد یوسف (بقیہ حیات ہیں اولاد نہیں ہے) — مخدوم محمد حسن شاہ لاولد

مخدوم بہاؤ الدین محمد

مخدوم محمد اشرف — مخدوم محمد شفیع صاحب — چار صاحبزادیاں

مخدوم محمود اشرف صاحب — ایک صاحبزادی

مخدوم وجیہ الدین محمد — ایک صاحبزادی

مخدوم محمد حسین شاہ

مخدوم اکبر غوث شاہ — اختر غوث شاہ — سردار غوث شاہ — ایک صاحبزادی

Marfat.com

(۹۱)

حضرت خواجہ قبلہ نعمت اللہ قریشی مدظلہ العالی وادیٔ سندھ

پیدائش : آپ کی ولادت ریلوے اسٹیشن لوبک روڈ نزد سیون شریف ضلع دادو سندھ ربیع الاوّل ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ء میں ہوئی آپ خوبصورت ہونہار ذہین اور پیشانی مبارک میں نور ولائت نمایاں تھا۔ آپ کو بچپن میں ہی ادب کرنے کا شوق تھا اور کھیل کود سے نفرت اور اچھے کاموں کی طرف رغبت تھی آپ نماز روزہ اہتمام سے ادا کرتے اور والدین کا ادب فرض سمجھ کر کرتے اور ہر چھوٹے بڑے کا احترام کرتے اسی بنا پر ہر چھوٹا بڑا آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

تعلیم : ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے گاؤں میں اور کچھ دادو شریف سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور دینی تعلیم کئی جگہ درسوں میں حاصل کی۔ دوران تعلیم آپ کے اساتذہ آپ پر ادب کی وجہ سے بہت خوش ہوتے اور اکثر دعا فرماتے کہ الٰہی العالمین ان کو خاص بندوں میں شمار فرما۔ والدین اور اساتذہ کرام کی دعاؤں سے آپ ہر جماعت میں اوّل پوزیشن حاصل کرتے رہے اور کامیابی کے ساتھ تعلیم مکمل کی۔ مرد حق کی تلاش میں آپ کئی جگہ گئے مگر دل کی پیاس نہ بجھی۔

بیعت : آپ نے قطب زمان خواجہ میاں فقیر محمد بلوچ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ نقشبندیہ میں داخلہ لے کر مجاہدوں اور ریاضتوں میں مشغول اور کچھ عرصہ اپنے پیر مرشد کی خدمت عالیہ میں رہے۔

Marfat.com

۱۹۵۵ء میں خرقہ خلافت واجازت حاصل کرکے اپنے موضع میں تشریف لاکر رشد و ہدایت میں مصروف ہوگئے اور طالبان حق دور دور سے آکر اس چشمۂ فیض سے اپنی اپنی جھولیاں روحانیت سے بھر کر جاتے تھے آپ جود وسخا میں مثل سمندر ہیں

سلسلہ طریقت : حضرت خواجہ نعمت اللہ قریشی دادوی مدظلہٗ العالی حضرت خواجہ میاں فقیر محمد بلوچ نقشبندی۔ حضرت مولانا ابوالمصطفےٰ غلام احمد نقشبندیؒ۔ حضرت خواجہ محمد قاسمؒ۔ حضرت خواجہ نظام الدین الکیانیؒ۔ حضرت خواجہ نور محمد خاں الخ

ملازمت : آپ نے کچھ عرصہ سکول میں بطور معلم سروس کی اور طالب علموں کو خصوصی توجہ سے پڑھاتے اور ڈیوٹی میں کبھی کوتاہی نہ کرتے پوری جانفشانی اور محنت سے ڈیوٹی دیتے۔ پھر سروس چھوڑ کر دادو شہر میں اقامت پذیر ہوگئے اور وہاں ایک عظیم الشان درسگاہ کی بنیاد رکھی آپ نے اپنی زندگی اشاعت تبلیغ اسلامی کے لیے وقف کر دی۔

اس دینی اور روحانی درسگاہ سے ہزاروں طالبان حق مستفیض ہوگئے ہیں اور اپنی اپنی جگہوں پر روحانیت کی بارش کر رہے ہیں۔ موجودہ وقت میں بھی وہاں فیض روحانی جاری ہے۔

آپ کی عمر مبارک اس وقت ستھ سال سے زیادہ ہے مگر کچھ علالت کی وجہ سے کمزوری طبیعت میں آگئی ہے۔ آپ کی زندگی مبارکہ میں آپ کے خلف الرشید حضرت خواجہ عبدالرحمٰن قریشیؒ مدظلہٗ العالی مسند خلافت پر متمکن ہیں اور روحانی فیض طالبان حق کے لیے جاری وساری ہے اور اس دینی وروحانی درسگاہ کو احسن طریقے سے چلا رہے ہیں۔ دعا ہے کہ مولا کریم ان کی عمر میں برکت کرے اور یہ سرچشمۂ فیض تا قیامت جاری رہے تاکہ طالبان حق

Marfat.com

اس چشمۂ رحمت سے اور نعمت سے مالا مال ہوں۔

ارشادگرامی : آپ کا ارشاد ہے کہ نماز خشوع سے پنجگانہ ادا کرو اس سے قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے نماز دل کا سکون آنکھوں کی ٹھنڈک روح کی غذا قبر اور حشر میں ساتھی روحانیت کی ابتدا اور آخری منزل نماز ہی ہے۔ بے نماز جنت کی خوشبو سے محروم ہے دنیا اور آخرت میں ناکام خسران میں ہے۔ مسلمان اور غیر مسلم میں نماز ہی کا فرق ہے۔ نمازی بنو ؟ اپنی اپنی اولادوں کو ادب سکھاؤ۔ تعصب کے خلاف جہاد کرو تعصب سے اعمال ضائع ہوتے ہیں جس گھر محلہ یا دل میں تعصب جانگزین ہے وہ تباہ و برباد ہلاک ہے۔ گروہ بندی سے ہمیشہ بچو ؟ سنت خیرالانام پر سختی سے عمل کرو۔ اور کثرت سے درود پاک پڑھا کرو۔ والدین کا ادب فرض عین سمجھ کر کیا کرو۔ مجھے جو کچھ عطا ہوا ہے وہ نماز پنجگانہ اور والدین کا ادب کرنے سے ملا ہے۔ بے ادب گستاخ روحانیت سے محروم ہے بلکہ دنیا اور آخرت میں نامراد ناکام ہے۔ مرشد اور استاد کا احترام دل سے کرو ہر نعمت تم کو خود بخود ملے گی ورنہ.....

اپنی اولادوں کو دینی تعلیم دلواؤ۔ ہمیشہ سچ بولو۔ غیبت سے بچو۔ کسی کا حق مت غصب کرو۔ روزی حلال کماؤ۔ کاروبار دیانتداری سے کرو۔ پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو۔ لوگوں سے اخلاق سے پیش آؤ۔ اگر تم نے ان باتوں پر کماحقہٗ عمل کر لیا تو کامیابی تمہارے قدموں میں ہوگی۔

اولاد : خلف الرشید حضرت خواجہ عبدالرحمٰن قریشی مدظلہٗ العالی گدی نشین دربار عالیہ نقشبندیہ آپ کے مریدوں کا پنجاب اور سندھ دور و دراز علاقوں میں جال بچھا ہوا ہے۔

خلفاء : آپ کے نامور مشہور خلفاء یہ ہیں۔

Marfat.com

۱۔ حضرت محمد عالم صاحب ایس۔ ٹی۔ ای کراچی۔ ۲۔ حضرت محمد بخش صاحب پھلجی سندھ۔ ۳۔ حضرت محبت علی ایم۔ اے پروفیسر کراچی۔ ۴۔ حضرت غلام رسول صاحب رحمانی۔ ۵۔ حضرت محمد شفیق صاحب درگاہی۔ ۶۔ حضرت محمد صدیق صاحب ملاح۔ ۷۔ حضرت خیر محمد صاحب دادوی سندھ۔ ۸۔ حضرت عبدالغفور صاحب کوٹری سندھ۔ ۹۔ حضرت محمد نذیر صاحب۔ دادوی سندھ۔ ۱۰۔ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن قریشی خلف الرشید وسجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مدظلہ العالی۔ ۱۱۔ حضرت حبیب اللہ صاحب عرف کھری دادو سندھ۔ ۱۲۔ حضرت سیّد مہر شاہ صاحب۔ سندھ۔ ۱۳۔ حضرت شاہ محمد صاحب کلوئچی۔ ۱۴۔ حضرت شہاب الدین صاحب میرپور خاص۔ سندھ۔ ۱۵۔ حضرت خوشی محمد صاحب شیخوپورہ۔ ۱۶۔ حضرت محمد علی صاحب شیخوپورہ ۱۷۔ حضرت محمد علی صاحب علی پور سیّداں۔ ۱۸۔ حضرت غلام رسول صاحب ایس۔ ٹی۔ اے لاہور۔ ۱۹۔ حضرت محمد رفیع صاحب لاہور۔ ۲۰۔ حضرت محمد نور کیمل پور۔ ۲۱۔ حضرت محمد سرور صاحب فیصل آباد۔ ۲۲۔ حضرت احمد علی صاحب فیصل آباد (گلوتراں والا)۔ ۲۳۔ حضرت صاحبزادہ محمد شفیق صاحب گوجروی۔ ۲۴۔ حضرت سیّد امانت علی شاہ صاحب جھنگ۔ ۲۵۔ حضرت میاں محمد شریف خلیق صاحب نقشبندی گوجروی (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر)۔

Marfat.com

(۹۲)

حضرت قبلہ میاں محمد شریف خلیق نقشبندی گوجروی مدظلہ العالی

نام: آپ کا اسم گرامی میاں محمد شریف تخلص خلیق اور والد ماجد کا نام میاں رحمت علی علیہ الرحمہ ہے۔

پیدائش: آپ کی ولادت ۸، اکتوبر ۱۹۳۵ء بروز سوموار چک نمبر ۴۰۸ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صبح صادق ہوئی۔

حالات: آپ کے دادا ضلع جالندھر تحصیل نواں شہر کے بہرام پورہ سے ترک سکونت کر کے فیصل آباد چک جھمرہ روڈ چک کراڑی میں آگئے اور اس چک میں آپ کے والد گرامی پیدا ہوئے۔ اور آپ کے والدین جوانی میں اس چک سے ترک سکونت کر کے چک نمبر ۴۰۸ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مستقل رہائش اختیار کر کے محنت و مشقت سے اپنے کنبہ کی کفالت کرتے رہے اور حلال روزی کی تلاش میں رات دن منہمک رہتے بہت ہی متقی پرہیز گار، مہمان نواز، بلند اخلاق عابد اور زاہد تھے۔ دیانت اور امانت میں پورے چک میں مشہور تھے صوم و صلوۃ کو پابندی سے ادا کرتے اور لوگ کو بھی تاکید فرماتے کہ نماز ادا کرنے میں نجات ہے بلکہ راہ نجات ہے۔ نماز قبر اور حشر میں ساتھی ہے روح کی غذا ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ سے سرگوشی ہے۔ مومن کی معراج ہے۔ محشر کے روز لازمی پہلا پرچہ ہے۔ آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ بے نماز مسلمانوں کی صف سے باہر ہے بلکہ جنت کی خوشبو سے محروم ہے۔ بے نماز ولی اللہ نہیں بن سکتا اور نہ ہی اپنی منزل مراد کو پا سکتا ہے اکثر لوگ ولی اللہ بننا چاہتے ہیں مگر مسلمان

Marfat.com

بننے سے گریز کرتے ہیں۔ ان کی زبان پر ہمیشہ یہ جملہ رہتا تھا۔

اقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین۔ نماز ادا کرو اور مشرکوں سے نہ بنو۔

ہمہ وقت اپنے حلقہ میں نماز کے ادا کرنے کی تبلیغ فرماتے رہے اور نماز ادا کرنے پر خصوصی توجہ دیتے رہے۔

آخر حکم ربانی کو لبیک کہتے ہوتے مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو گوجرہ میں کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اللھم اغفرلہ ووسّع قبرہ، وادخلہ فی جنت الفردوس۔

آپ کی والدہ ماجدہ نہائت ہی متقیہ۔ فیاض۔ عبادت گذار۔ شب بیدار۔ غریب نواز۔ مہمان نواز۔ یتیموں اور بیواؤں کے سہارا عابدہ اور زاہدہ تھیں ان کی بدولت اس چک کے بچے اور بچیاں قرآن مجید کی زینت سے آراستہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر چاہے کر دے۔

بچپن: آپ کو بچپن میں بروں کاموں سے نفرت اور نیک کاموں کی طرف زغبت تھی۔ آپ ہونہار، ذہین اور حسین وجمیل ہیں۔ پیشانی مبارک میں ولائت کی خاص چمک ہے۔

تعلیم: آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کی روحانی اور اخلاقی تربیت کی۔ اور پرائمری سکول اسی چک میں داخل کیا۔ والدین نے تعلیم پر خصوصی توجہ دی۔ نماز روزہ اور ضروری مسائل والدگرامی اور والدہ ماجدہ سے سیکھ لیے۔ آپ اپنے والدین کا از حد ادب کرتے۔ والدین کی توجہ سے ہمیشہ اولاد با ادب ہو گی کیونکہ والدین کی نیک دعاؤں سے منزلیں طے ہوتی ہیں حکم الٰہی جس طرح نماز روزہ فرض ہے اسی طرح والدین کی تابعداری فرض ہے اس حکم کا رب العلمین

Marfat.com

نے قرآن مجید میں بار بار تذکرہ کیا ہے جنت الفردوس ان کے قدموں میں پہنا ہے۔

آپ مدرسہ میں لڑائی جھگڑہ سے گریز کرتے اور اپنے استاد گرامی کا بیحد ادب کرتے اگر طالب علم با ادب ہو گا تو استاد گرامی بھی اس کو پوری توجہ سے پڑھائے گا۔ با ادب بامراد۔ دنیا اور آخرت میں کامیاب کامران ہو گا۔ بے ادب گستاخ ہر نعمت سے محروم ہوتا ہے اور ہر ایک کی نگاہ سے گرِ جاتا ہے۔ راقم کی التجا ہے کہ خداوند کریم اپنے خاص فضل وکرم سے با ادب ہونے کی توفیق عطار کرے اور محبت دوستی پیار اخوت کی نعمت سے مالا مال کرے۔ آمین۔

آپ نے پرائمری میں نمایاں پوزیشن حاصل کی پھر آپ کو چک نمبر ۴۰۵ ج ب مڈل سکول میں داخل کیا گیا۔ وہاں بھی آپ اپنے استاد صاحبان کا بہت ادب کرتے اور استاد صاحبان بھی آپ کو شفقت اور توجہ سے پڑھاتے اسی وجہ سے آپ ہر جماعت میں اول پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ والدین اور استاد صاحبان کے ادب سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے۔ دنیا میں کامیابی اور آخرت میں کامرانی نصیب ہوتی ہے چک نمبر ۴۰۵ ج ب سے پھر چک نمبر ۳۳۳ گ ب ہائی سکول میں داخل ہوئے وہاں پر بھی آپ اپنے استاد صاحبان کا عقیدت سے ادب کرتے رہے۔ میٹرک کا امتحان امتیازی پوزیشن سے پاس کر کے پاکستان ریلوے میں بطور رائے۔ ایس۔ ایم) اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر بھرتی ہو کر والٹن ٹریننگ سکول داخل ہوئے وہاں ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۵ء میں آپ کا تقرر بحیثیت اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کراچی سٹی اسٹیشن پر ہوا۔ دو سال بعد آپ کا تبادلہ ریلوے اسٹیشن دادو سندھ میں ہوا۔ دوران ملازمت آپ نے کسی سے کوئی جھگڑہ وغیرہ نہیں کیا بلکہ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر نظر شفقت رکھی۔ اور نماز روزہ تہجد اور ذکر واشغال پابندی سے کرتے رہے۔ آپ کی

Marfat.com

طبیعت میں بے نیازی نے جنم لے لیا تھا رات دن دل میں ایک لگن جانگزین شروع ہوگئی کہ کسی مردِ حق کی تلاش میں جستجو ہونے لگی۔ آپ تعصب کے خلاف ہمیشہ جہاد کرتے رہے۔ مجالس اہلسنت والجماعت رضوی۔ دیوبندی اور اہلحدیث میں شریک ہوکر ان کے خیالات سن کر مستفید ہوتے اور کبھی کبھی مجالس عزا میں شریک ہوکر داستان شہداء سن کر آنکھوں سے آنسو بہائے۔ اور مختلف مذاہب کی کتابوں کا پورے غور سے مطالعہ کرتے جس کی وجہ سے آپ نے عربی اور فارسی میں مہارت تامہ حاصل کی۔ مگر پھر بھی تشنگی باقی تھی۔ دادو سندھ میں حضرت خواجہ نعمت اللہ قریشی نقشبندی مجددی صاحب المعروف سائیں باباسندھی سرکار مدظلہٗ العالی کے کمالات کا شہرہ تھا۔ چنانچہ آپ اپنے ایک دوست محترم احمد علی صاحب ٹکٹ کلکٹر کی وساطت سے درگاہ پر حاضر ہوئے۔ موصوف پہلے ہی درگاہ سے منسلک تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت سائیں باباسندھی مدظلہٗ العالی کے دست مبارک پر بیعت کرکے سلسلہ نقشبندیہ میں داخلہ لیا۔ ڈیوٹی کے بعد ذکر واشغال میں مصروف ہوجاتے۔ بلکہ ڈیوٹی کے وقت بھی اس ڈیوٹی کو مقدّم رکھا۔ بتاریخ ۲۲ر مارچ ۱۹۵۹ء موسم بہار میں یہ سعادت حاصل ہوئی۔

سلسلہ طریقت : حضرت میاں محمد شریف خلیق نقشبندی گوجروی صاحب۔ حضرت خواجہ نعمت اللہ قریشی نقشبندی مجددی مدظلہٗ العالی۔ حضرت خواجہ فقیر محمد نقشبندی۔ حضرت مولانا ابوالمصطفےٰ غلام احمد نقشبندی حضرت خواجہ محمد قاسم۔ حضرت خواجہ نظام الدین الکیانی۔ حضرت خواجہ نور محمد تیراہی حضرت خواجہ محمد فیض اللہ خاں رحمۃ اللہ علیہم الخ۔

آپ نے سلسلہ نقشبندیہ میں داخلہ لے کر سخت مجاہدوں اور ریاضتوں

Marfat.com

کے بعد خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ مارچ ۱۹۶۱ء میں یہ اعزاز ملا۔

آپ پہلے ہی مجسمہ ادب تھے والدین واستاد صاحبان کے ادب نے پہلے ہی آپ کو کندن بنا دیا تھا۔ آپ نے اپنے مرشد پاک کا از حد ادب واحترام کیا جو بیان سے باہر ہے۔ اسی وجہ سے اور ان حضرات کی دعاؤں سے اپنی جلدی منازل طے کر گئے۔

قارئین کرام اور خصوصاً طلباء حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ اپنے والدین۔ استاد گرامی۔ مرشد پاک اور بڑوں کا تہ دل سے ادب کرو تاکہ تم اپنی اپنی منازل خوش اسلوبی سے طے ہوں۔ والدین کے لیے حکم ربانی ہے کہ ہمہ وقت مؤدب رہو اور اپنی زباں سے اُف تک نہ کہو۔ بیٹا اگر اصحابی رسول سے مگر والدین ابھی تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے بلکہ گستاخ رسول ہیں۔ پھر بھی رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک اور ادب کرو اگر کسی نے بھی اپنے والدین کی بے ادبی اور اچھا سلوک نہ کیا تو میرے حلقہ ارادت سے خود بخود نکل گیا۔ دنیا اور آخرت میں ناکام نامراد ہو گیا۔ خداوند قدوس ہم سب کو ادب کرنے کی توفیق دیوے تاکہ ہم سب اپنی اپنی منزلیں مراد پا سکیں۔ آمین۔

مجاہدہ: مرشد پاک کی نگرانی میں آپ نے سخت مجاہدے اور مشقیں شروع کر دیں کہ تزکیہ نفس وقلب ضروری ہیں۔ دن بھر روزے سے ہوتے اور درگاہ میں زیر تعمیر مسجد اور حجروں میں اینٹ گارے کا کام کرتے رہتے جب موقعہ ملتا مرشد پاک کے حلقہ سخن میں زانوئے ادب طے کرتے ذکر و فکر اور اوراد و وظائف کی ادائیگی رات بھر جاری رہتا دن بھر کی مشقت کی وجہ سے جسم تھک کر چور ہو چکا ہوتا مگر آپ اپنے معمولات میں ذرا فرق نہ آنے دیتے۔ جب غلبہ نیند

Marfat.com

ہوتا آپ فوری جسمانی ورزش شروع کر دیتے کہ نیند مسخر ہو تاکہ ذکر و فکر میں خشوع وخضوع قائم رہے پھر آہستہ آہستہ آپ ان طبعی تقاضوں پر غالب آ گئے کہ بقول علامہ اقبالؒ ؎

از جبر پیدا مے شود اختیار

سندھ کے خوفناک جنگلات میں راتوں کو حلقہ کشی فرماتے جب ذکر جہر شروع فرماتے تو اکثر جنگل کے باسی ایک صف میں حلقہ باندھے "ھُو" کی ضرب پر مستی سے جھومتے اور اس طرح وہ دیوانہ وار ایک دوسرے سے فطرتی دشمنی بھی بھول جاتے۔

تزکیہ نفس و قلب کے اس دور میں جب آپ ترک لذّات کے عمل سے گذرے تو آپ کا جسم سوکھ کر پنجر بن گیا۔ اکثر تازہ اور لذیذ اشیاء کو باسی بنا کر استعمال میں لاتے۔ والدہ محترمہ اور اہلیہ صاحبہ جب یہ دیکھتی تھیں تو پریشان ہو جایا کرتیں۔

جذبۂ عشق مرشد : مرشد پاک سے آپ کا عشق انتہائی بلندیوں پر جا پہنچا عشق و مستی کے لیے علامہ اقبالؒ کا یہ نسخہ کامیاب رہا ؎

پیر رومی را رفیق راہ ساز
تا خدا بخشند اسوز و گداز (اقبالؒ)

مرشد پاک کے ساتھ آپ کا لگاؤ اس حد تک پہنچ گیا کہ اپنا سب مادی و فکری اثاثہ قربان کر دیا۔ العشق نارٌ یحرق ما سوا اللہ کے تحت آپ ماسوا سے آزاد ہو گئے تھے ؎

دو عالم سے کوئی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

Marfat.com

مرشد کامل میں مکمل فنا ہی حاصل ہوگئی تو حُسن کا عاشق سراپا حُسن بن گیا لہذا اس ذات نے آپ کو تمام ظاہری و باطنی اسرار و رموز سے بدرجہ اتم نواز دیا ؎

پیر رومی خاک را اکسیر کرد
از غبارم جلوہ ہا تعمیر کرد (اقبالؒ)

دستار فضیلت : مرشد پاک نے جب یہ دیکھا تو دستار فضیلت سے نواز دیا تاکہ یہ فقر کا حضوری ورثہ خلق خدا کی ہدائت کے لیے آگے منتقل ہو سکے۔

تبلیغ و ارشاد : آپ نے یہ سارا روحانی و وجدانی سفر بیعت سے خلافت تک دوران ملازمت طے کیا تھا۔ اور ابھی ملازمت کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ مرشد پاک کی طرف سے تبلیغ و ارشاد کا حکم ہوا۔ گو مرشد پاک سے آپ کو فقر کی دولت سے بھرپور اور مالا مال کر دیا تھا۔ مگر دنیوی بے سروسامانی اور ملازمت کی مصروفیات اتنے بڑے کام کا آغاز کرنے میں رکاوٹ بنے رہے تاہم آپ نے رشد و ہدائت کا کام توکل برخدا شروع کر دیا۔ پھر کیا تھا دھیرے دھیرے پروانے شمع کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے۔ ہزاروں لوگ آپ کی توجہ سے صراط المستقیم پر گامزن ہو گئے۔ دوران ملازمت جہاں جہاں بھی آپ کا تبادلہ ہو گیا یہ سلسلہ پھیلتا گیا۔ تبلیغ کا یہ کام ۱۹۶۲ء سے شروع ہوا تھا جولائی ۱۹۸۱ء تک جب آپ نے ریٹائرمنٹ لی یہ کافی پھیل چکا تھا۔

ملازمت سے فارغ ہو کر آپ نے گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مستقل قیام فرمایا اور یکسوئی سے اس کام کی طرف توجہ فرمائی۔ اور ایک وسیع و عریض قطعہ اراضی پر ایک عالیشان درگاہ تعمیر کی۔ ریلوے اسٹیشن گوجرہ کے

Marfat.com

قریب اس بلند و بالا عالیشان درگاہ کا گیٹ سطوت اسلامیہ اور شوکت فقر کی منہ بولتی تصویر ہے۔ درگاہ میں وسیع مسجد و حجروں کی تعمیر ابھی جاری ہے۔ روحانی تعلیم کے علاوہ اس میں قرآن مجید اور حدیث کی ظاہری تعلیم کا معقول بندوبست کیا گیا ہے تاکہ اس درسگاہ میں ہر طالب علم علم ظاہری اور باطنی کی تعلیمات کے فیوض و برکات یکساں طور پر ثبت ہو سکیں۔

حلقہ ارادت میں پاکستان بھر میں کثیر تعداد میں شامل ہو چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہوں پر مصروف تبلیغ ہیں۔ مشرق وسطیٰ۔ یورپ۔ امریکہ تک حلقہ ارادت پھیل چکا ہے۔ اور حلقہ ارادت میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات شامل ہیں۔ مزدور سے لے کر کارخانہ دار تک اور چپڑاسی سے لے کر ڈائریکٹر جنرل۔ سپاہی سے جنرل اور مزارعہ سے ممتاز زمیندار تک لوگ شامل ہیں۔ آپ کے سلسلہ میں ایک اور خصوصیت ہے کہ اکثر لوگ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں جو کہ مختلف شعبوں میں اندرون ملک اور بیرون ملک اپنی اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ سابقہ ۲۳-۲۲ سال سے بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر چکے ہیں۔ اور ابھی بفضلِ تعالیٰ یہ کام پوری آب و تاب سے پہلے سے بھی زیادہ مؤثر انداز سے جاری ہے۔ آپ کے معتقدین اور مریدوں کی تعداد تو لاکھوں میں ہو گی صرف خلفاء حضرات کی تعداد اب تک بیسیوں ہو چکی ہے یہ سب حضرات اپنی اپنی جگہ ایک الگ روحانی ادارہ ہیں۔ آپ کے تربیت یافتہ حضرات نے معاشرہ میں تبلیغ دین کا اتم کام کیا ہے چنانچہ چراغ سے چراغ جلنے کا کام تیزی سے جاری ہے۔

خداوند قدوس آپ کی طویل عمر کرے تاکہ ناقصوں کو کامل اور کاملوں کے لیے راہنما بنیں۔ اور اس بنجر زمین کو نور معرفت سے سیراب کریں۔ آپ

Marfat.com

بلند اخلاق و اخلاص، صوم و صلوٰۃ کے پابند، شب بیدار، غریب اور مہمان نواز مجسمہ عجز و انکساری، متوکل مصلح اور فیاض ہیں۔

اولاد: صاحبزادہ محمد شفیق صاحب۔ صاحبزادہ محمد عارف صاحب۔ صاحبزادہ محمد معارف صاحب اور ایک صاحبزادی ہے۔

خلفاء: ۱۔ محترم صاحبزادہ محمد شفیق صاحب (فرزند)۔

۲۔ محترم صاحبزادہ محمد عارف صاحب فرزند گوجروی۔

۳۔ محترم میاں محمد اسمٰعیل صاحب چک نمبر ۳۲۴ ج ب تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

۴۔ محترم میاں امیر علی صاحب چک نمبر ۳۸۸ ج ب تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

۵۔ محترم جناب ماسٹر محمد سلیمان صاحب درگاہ عالیہ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

۶۔ محترم جناب محمد یونس صاحب زمیندار چک ۴۰۸ ج ب تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

۷۔ محترم جناب غلام رسول صاحب چک نمبر ۲، اگ ب خلیق آباد تحصیل سمندری فیصل آباد

۸۔ محترم جناب نثار احمد صاحب بی۔ ایس سی آنرز ایگریکلچر آفیسر بورے والا۔

۹۔ محترم جناب عطاء محمد رانجھا صاحب ایم۔ ایس گوجرہ۔ اسسٹنٹ پروفیسر جامعہ زرعیہ فیصل آباد۔

۱۰۔ محترم جناب بشیر احمد صاحب سنیئر اکاؤنٹ کلرک سٹیٹ بنک آف پاکستان فیصل آباد۔

۱۱۔ محترم جناب محمد سلیم صاحب ہیڈ ماسٹر گوجرہ (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

۱۲۔ محترم جناب ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب ڈی۔ وی۔ ایم ڈاکٹر لاہور۔

۱۳۔ محترم جناب ڈاکٹر محمد شریف صاحب ڈی۔ وی۔ ایم انچارج شفاخانہ حیوانات سیت پور ضلع مظفر گڑھ۔

۱۴۔ محترم جناب حاجی منیر احمد صاحب پی آئی اے راولپنڈی۔

Marfat.com

۱۵۔ محترم جناب چوہدری ظفر اللہ صاحب گجرات

۱۶۔ محترم جناب محمد افضل صاحب ایم۔ایس۔سی ڈپٹی ڈائریکٹر سٹیٹ بنک آف پاکستان کراچی۔ (ان کا حلقہ ارشاد کراچی شہر میں ہے سینکڑوں مریدوں کی تربیت کر رہے ہیں)۔

۱۷۔ محترم جناب سید محمد لطیف شاہ صاحب۔ایم۔ایس۔سی اسسٹنٹ پلانٹ فزیالوجسٹ ریسرچ ساہیوال۔ (ان کا حلقہ ارادت بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے نہایت ہی متقی ہیں۔ایک خوش قسمت مرید باصفا کو خرقہ خلافت بھی عنائت کر چکے ہیں)۔

۱۸۔ محترم جناب ڈاکٹر علی محمد صاحب پی۔ایچ۔ڈی سیکرٹری پنجاب زرعی تحقیقات رابطہ بورڈ فیصل آباد۔ (ان کا حلقہ ارادت پڑھے لکھے لوگوں میں جامعہ زرعیہ میں مقبول ہو رہا ہے)۔

ان کے علاوہ کئی دوسرے خلفاء کرام نے اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغی مشن جاری کیا ہوا ہے۔جب کہ دوسرے جلد ہی کام شروع کرنے والے ہیں۔اس طرح پنجاب بھر کے گوشہ گوشہ میں آپ کا تبلیغی مشن کام کر رہا ہے۔

مسلک و طریقت : فقہی طریق میں آپ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔جب کہ طریقت میں آپ نقشبندی مجددی ہیں۔فقر میں نقشبندی حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرح اور اسوۂ حسنہ کی سختی سے پابندی کرتے ہیں۔چنانچہ آپ بھی شریعی طریقت کے مبلغ ہیں۔نقشبندی مجددی ہونے کے باعث آپ وحدت الشہودی ہیں۔لیکن آپ کی پرسوز طبیعت پر کبھی کبھی وحدت الوجود کا رنگ بھی واضح نظر آتا ہے۔

ارشادات عالی : درویشی کامل طریقت سے ملتی ہے نہ کہ علوم و

Marfat.com

رقوم ورسوم ہیں۔

نعمت پر شاکر اور محرومی پر صابر رہ۔

راہ سلوک میں عشق ومحبت سالک کے لیے زاد راہ ہیں۔

روحانی انقلاب ذکر الٰہی سے ہی آتا ہے۔

پیر کامل طالب کو نفس کے جنگل اور حرص کے دریا عبور کرا سکتا ہے۔

تعمیر خودی، مرشد کامل کی غلامی صادق سے ہوتی ہے۔

باطنی طور پر دعویٰ ادائیگی نماز سے گذرا اور ظاہری پنجگانہ نماز ادا کرنے کی خُو ڈال۔

Marfat.com

مقامِ ولایت

عقائدؔ اور اعمال۔ اسلام کی بنیاد عقائد صحیح اور اعمال صالحہ پر مبنی ہیں۔ اس عقیدہ اور عمل کی ترویج اور تعبیر کا نام ولائت ہے۔

دینی تعلیم کا منبع قرآن وحدیث ہے۔ اس لیے انسان کی اصلاح اور تربیت کے اصول قرآن مجید اور حدیث نے متعین کر دیئے ہیں۔ جو شخص بھی ان اصولوں کی تابعداری میں اپنی باطنی اور ظاہری کیفیت میں عظیم انقلاب برپا کرے گا۔ وہ کتاب آسمانی اور لسان نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے مطابق "ولی کامل" ہوگا۔

حکم ہوا وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ جس شخص نے آخرالزمان نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری کی اس نے احکم الحاکمین کی تابعداری کی۔ بدارج صحابہ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۚ راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے اور وہ راضی ہوگئے اس سے۔ اصحاب بدر کے لیے ارشاد ہوا۔ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ۚ جو چاہو کرو میں نے تم سب کو بخش دیا۔ عشرہ بشرہ دس نامور شخصیتوں کو بقید حیات جنت کے سرٹیفکیٹ عطا ہوئے اصحاب اُحد۔ بیعت رضوان، اصحاب عقبتین، السابقون الاوّلون (مہاجرین وانصار) دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کرنے والے۔ ان سب کو دنیا میں ہی جنت الفردوس کی خوشخبری بلسان نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی وامی وجسدی وکل شئ ماعندی سنادی گئی۔

Marfat.com

عظیم مقام ہے منزل فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہے۔

ہادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو بقدر وسعت خصوصی مشاہدوں سے نواز دیا تھا۔ اور قلیل عرصہ میں خصوصی توجہ سے فنا فی الرسول و فنا فی اللہ اور بقا باللہ کی منزلیں طے کروا دیں۔ اسی لیے شمع رسالت کے پروانوں نے اس دنیا فانی کو حقیر سمجھ کر مسافرانہ زندگی بسر کر گئے اور اخروی زندگی کو انہوں نے ترجیح دے کر رات دن یاد الٰہی میں مشغول رہتے اور عشق نبوی ان کی رگ و پے میں رچا ہوا تھا۔ قلیل عرصہ میں دنیا کے فاتح ہوئے بلکہ دنیا والوں کے دل بھی فتح کر لیے پوری دنیا مثال پیش نہیں کر سکتی۔ ارشاد نبویؐ۔ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب کہ اس کو میرے ساتھ والدین، اولاد و اپنی جان اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت نہ ہو۔ صحابہ کرامؓ اپنے پیر و مرشد کے ہر حکم کو بجالانے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ قرآن مجید میں حکم ہوا کہ اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے مت بلند کرو ؟ اس ارشاد پر بھی کما حقہ، اصحابہ عظامؓ نے عمل کیا۔ یہ حکم ادب سکھانے کے لیے نافذ ہوا تھا پھر حکم ربانی ہوا کہ جس طرح تم آپس میں باتیں کرتے ہو اس طرح نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مت کیا کرو اور ہمیشہ ہمیشہ ادب کو ملحوظ خاطر رکھو ؟ یہ تمہارے لیے بہتر ہے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے آگے باقی تمام احکام کالعدم ہیں اگر کسی شخص نے حکم عدولی کی اور اپنی مرضی کو اہمیت دی تو وہ دنیا اور آخرت میں نامراد، ناکام، خسران میں ہے۔ ؎

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا مطلب !
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں اقبالؒ

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری میں اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ

Marfat.com

کنتم مومنین ۵ دوسری جگہ زمین کے صحیح وارث نیک صالح بندے ہیں۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری میں حضرت ابوبکرؓ کو صدیق، عتیق، یار غار اور حضرت عمرؓ کو فاروق، ان کی زبان پر قرآن نازل ہوتا ہے۔ حضرت عثمانؓ کو غنی، ذوالنورین، حضرت علیؓ کو مرتضےٰ، فاتح خیبر، علم کا دروازہ حیدر کرار۔ حضرت امیر حمزہؓ کو اسد اللہ، سید الشہداء حضرت امام حسنینؓ کو ہمارے جوانان، سید اشباب، اہل الجنتہ۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو حبر الامت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو راز دان رسولؐ۔ حضرت ابو عبداللہ حذیفہ الیمانیؓ کو راز دان رسول۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو امین ہذہ الامت۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کو سیف اللہ۔ حضرت دحیہ کلبیؓ کو حضرت جبرئیلؑ جب تشریف لاتے تو ان کی شکل اختیار کرتے۔ حضرت زیدؓ و حضرت بلالؓ حبشی و حضرت اویس قرنیؓ کو عاشق رسول کے خطابوں سے نوازے گئے اور فنافی الرسول فنافی اللہ اور بقا باللہ کی منزلیں طے کر گئے۔

ایک دفعہ تاجدار مدینہ فخر ولد آدم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگ سے فارغ ہو کر واپس تشریف لا کر ارشاد فرمایا کہ ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹے ہیں۔ یعنی محاذ جنگ جہاد اصغر ہے اور جہاد فی الوجود جہاد اکبر ہے۔ جو شخص محاذ جنگ میں کام آیا وہ شہید ہے اور جو شخص جہاد اکبر یعنی جہاد فی الوجود میں کام آیا وہ شہید اکبر ہے۔ حکم ربانی ہوا۔ شہیدوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اور ان کو کھانا دیا جاتا ہے۔ دوسری جگہ حکم ربانی ہوا۔

اور تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے۔ آیات ربانی سے معلوم ہوا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور جہاد فی الوجود دونوں شہید ہیں اور شہید زندہ ہے ان

Marfat.com

کر مردہ مت کہو بلکہ وہ کھاتے پیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ اہل اللہ جو اپنے وجودوں کے ساتھ جہاد کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے وہ زندہ ہیں لیکن ہم شعور نہیں رکھتے کہ وہ زندگانی کیسی ہے۔ اہل شعور ہی اس معمہ کو حل کر سکتے ہیں "شہیدوں کے جسم اور کفن اپنی حالت پر قائم رہتے ہیں"

اولیاء اللہ اہلِ اللہ نے تربیت کے لیے جو سلوک کی راہ اختیار کی اس کی بنیاد تقویٰ پر مبنی تھی جو تزکیہ نفس کی معراج ہے اسی معراج کے لیے اولیاء اللہ عظام نے مختلف سلوک کی راہیں اختیار کیں چونکہ مقصود اصلاح آدمیت تھی۔

اولیاء کرام کی حکمت عملی سے عوام کی روحانی جلا کے لیے مراقبہ، مجاہدہ اور سلوک کی راہیں ایجاد کیں۔ تاکہ جادہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ناآشنا لوگ اسلام کی روح سے منسلک رہتے ہوئے اسلام کی حقانیت کو مجروح نہ ہونے دیں چنانچہ اولیاء اللہ کرام نے اسلام پسندی کی راہوں کو متعین کیا اور اسلام کی پابندی کی دعوت کو اخروی نجات کا محور قرار دیا ہندوستان کی تاریخ کا آغاز اولیاء اللہ کرام کے نام ہی سے ہوتا ہے اور ان کی وجہ سے یہاں اسلام کی نعمت آئی۔ اسی لیے اولیاء اللہ کرام کا نام پاک و ہند میں روشن ہے۔ روحانیت، اعلیٰ مقام، فنا فی الرسول کسی شخص یا گروہ کی میراث نہیں ہے۔ گروہ بندی میں اسلام نہیں بلکہ محبت اخوت پیار میں اسلام ہے ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اقبالؒ

اولیاء اللہ کے جسد مبارک محفوظ رہتے ہیں؟ : بغداد سے چالیس میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹی بستی سلمان پاک کے نام سے موجود ہے۔ اس کا قدیمی نام مدائن تھا۔ اور مدتوں عراق و عجم کا دارالحکومت رہ چکا ہے۔ یہاں ایک شاندار

Marfat.com

مقبرہ ہے جس میں زیر گنبد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مزار ہے اور ان ہی کے نام کی مناسبت سے اسی مقام کا مدائن سے بدل کر سلمانؓ پاک رکھا گیا حضرت سلمان فارسیؓ کا دور عثمانی ۳۵ھ میں انتقال ہوا تھا شان دار مقبرہ ہے اس مقبرہ سے ملحق دو کمروں میں علیٰحدہ علیٰحدہ حضرت ابو عبداللہ حذیفہ بن الیمانی رضی اللہ عنہ (راز دان رسولؐ) اور حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مزارات ہیں جو جلیل القدر اصحاب رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہیں۔ ان صحابہؓ کے مزارات پہلے سلمان پارک سے دو فرلانگ کے فاصلہ پر غیر آباد جگہ پر تھے۔ لیکن ۱۹۳۰ء میں ان جلیل القدر اصحابہؓ کو وہاں سے منتقل کر کے سلمان پاک میں دفن کیا گیا۔ اس وقت بغداد کا حکمران شاہ فیصل اوّل تھا۔

شاہ فیصل اوّل: شریف حسین بن علی کے تیسرے لڑکے فیصل اوّل کی پیدائش طائف میں ۱۸۸۳ء کو ہوئی ۱۸۹۱ء میں اپنے والد گرامی کے ہمراہ استنبول گیا اور وہاں اٹھارہ سال گذارے اور ۱۹۰۵ء بعمر ۲۲ سال اپنی چچازاد ہمشیرہ حزیمہ سے شادی ہوئی۔ اپنے والد گرامی کے ہمراہ ۱۹۰۹ء میں مکہ معظمہ واپس آیا اور ۱۹۱۳ء میں العسیر کے ادریسی کے خلاف مہم میں حصہ لیا اور اس کے بعد عثمانی پارلیمنٹ کا رکن رہا۔ ترکی حکومت نے ۱۹۱۵ء میں شام کے عرب حریت پسندوں کی تحریک کو سختی سے کچل دیا تو ۱۹۰۶ء میں فیصل بھی ترکی کے خلاف عربوں کی بغاوت میں شریک ہو گیا اور دو سال تک شریف حسین باغی عرب افواج کی کمان کرتا رہا۔ ۱۹۱۸ء میں اُس نے شام میں عربوں کی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی لیکن فرانسیسیوں کی مزاحمت سے اس کی یہ کوشش کامیاب نہ ہوئی۔

جولائی ۱۹۲۰ء میں فرانسیسیوں نے اسے شام سے نکال دیا لیکن اس وقت انگریزوں نے اس کی مدد کی۔ اگست ۱۹۲۱ء میں عراقی نمائندگان نے اسے بغداد کی

Marfat.com

حکومت سنبھالنے کی دعوت دی۔ آئندہ بارہ سال میں فیصل اوّل نے عراقی مملکت کے قیام اور استحکام میں اہم کردار ادا کیا۔ اس نے انگریزوں کے مطالبات اور مقامی آبادی کے درمیان توازن برقرار رکھا اور ملک کے نظم ونسق کو چلانے میں اعلیٰ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ۱۹۳۲ء میں مجلس اقوام کا رکن بنا۔ ستمبر ۱۹۳۳ء میں سوئٹزرلینڈ میں شاہ فیصل اوّل کا انتقال ہوا۔

شاہ فیصل اول کے دور حکومت تقریباً ۱۹۳۰ء میں دونوں جلیل القدر اصحابؓ کے مزارات تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ حذیفہ الیمانی رضی اللہ عنہ نے شاہ فیصل اوّل سے خواب میں آکر فرمایا کہ مجھے اور حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ان کے اصلی مقام سے منتقل کرکے دریا دجلہ سے ذرا فاصلہ پر دفن کیا جائے۔ کیونکہ ان کے مزار میں پانی اور حضرت جابر عبداللہؓ کے مزار میں نمی آنی شروع ہوگئی ہے۔ شاہ فیصل کے بعد یہی خواب مفتی اعظم کو آئی۔ مفتی اعظم نے شاہ فیصل کو اپنا خواب سنایا تو شاہ فیصل نے تصدیق کی کہ مجھے دو دن سے یہی خواب آرہی ہے اور میں حیران تھا کہ کیا کیا جائے۔ اب آپ بتائیں کہ کیا کیا جائے؟ شاہ فیصل نے محکمہ تعمیرات عامہ کے چیف انجنیئر کو حکم دیا کہ وہاں بور رنگ کرا کے معلوم کیا جائے کہ کیا پانی رس کر ان مزاروں کی طرف آرہا ہے مگر تحقیق سے پتہ چلا کہ وہاں پانی تو درکنار نمی تک نہیں ہے۔ اس رپورٹ سے شاہ فیصل نے خواب کو بے حقیقت سمجھا۔ مگر دوسرے دن پھر انہوں نے مفتی اعظم سے خواب میں آکر سختی سے کہا جس سے مفتی اعظم پریشان ہوگئے اور شاہ فیصل سے اپنا خواب بیان کیا اور اصرار کیا کہ آپ کو اور مجھ کو متواتر حکم ہو رہا ہے لہذا کچھ ہی کیوں نہ ہو آپ دونوں مزارات کھلوا دیجئے۔ شاہ فیصل نے مفتی اعظم سے فتویٰ لے کر فرمان جاری کر دیا۔ چنانچہ اخبارات میں شائع ہوگیا کہ عیدالضحیٰ کے دن بعد نماز ظہر ان جلیل القدر اصحابؓ کے مزارات کھولے

Marfat.com

جائیں گے۔

اخبارات میں فتویٰ اور شاہی فرمان چھپنے پر دنیا اسلام میں ایک جوش و خروش پھیل گیا اور ہر طرف سے شاہ فیصل اوّل کے نام تاروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ کہ ہم جنازے میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ کچھ دن بڑھائے جاویں۔ لہذا مسلمان عالم کی خواہش پر دس دن کا اضافہ کر کے فرمان شاہی جاری کر دیا گیا۔ اب اطراف عالم سے مسلمانوں کا آنا شروع ہو گیا اور اس چھوٹی سی بستی میں ترکی و مصر سے خاص طور پر سرکاری وفود آئے۔ باہر سے آنے والوں میں مسلمانوں کے علاوہ ہر ملک ہر مذہب اور عقیدے کے لوگ شامل تھے۔ محتاط اندازے کے مطابق پانچ لاکھ سے زیادہ مجمع تھا۔

۲۰ ذوالحجہ بروز سوموار بارہ بجے دن کے بعد لاکھوں افراد کی موجودگی میں جب مزارات کھولے گئے تو یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ چیف انجنیئر کی رپورٹ غلط نکلی اور حضرت ابو عبداللہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مزار میں پانی آچکا تھا۔ اور حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مزار میں نمی آچکی تھی جس کی انہوں نے خواب میں خبر دی تھی۔ حالانکہ دریا دجلہ وہاں سے کم از کم دو فرلانگ دور تھا۔ تمام حکومتوں کے سفراء عراقی پارلیمنٹ کے ممبروں اور شاہ فیصل کی موجودگی میں حضرت ابو عبداللہ حذیفہ الیمانی رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کو کرین کے ذریعہ زمین سے اس طرح اٹھایا گیا کہ ان کی نعش مبارک کرین کے نصب کئے ہوئے اسٹریچر پر خود بخود آگئی پھر کرین سے اسٹریچر کو علیحدہ کر کے شاہ فیصل، مفتی اعظم عراق وزیر مختار جمہوریہ اور ولی عہد شاہ فاروق نے کندھا دیا اور عزت و احترام سے ایک شیشے کے تابوت میں رکھا گیا۔ پھر اسی طرح حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کو مزار سے نکالا گیا۔ نعش ہائے مبارک کا کفن تو درکنار داڑھی مبارک کے بال تک صحیح حالت میں تھے۔ نعشوں کو دیکھ کر یہ یقین نہ ہوتا تھا کہ یہ نعشیں تیرہ سو سال پہلے کی ہیں۔ بلکہ یہ گمان ہوتا تھا کہ شائد ان کو

Marfat.com

رحلت پائے صرف دو گھنٹے سے زائد نہیں گذرے ہوں گے اور سب سے عجیب بات یہ تھی کہ ان دونوں بزرگوں کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان میں ایسی چمک تھی کہ بہت سے لوگوں نے چاہا کہ ان کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر دیکھیں مگر ان کی نظریں اس چمک کے سامنے ٹھہر ہی نہیں سکتی تھیں۔ آنکھوں کی اس چمک کو دیکھ کر بڑے بڑے ڈاکٹر دنگ رہ گئے۔ ایک جرمن ڈاکٹر ماہر چشم جن کی بین الاقوامی شہرت تھی اور جو اس تمام کارروائی میں بڑی دلچسپی لے رہا تھا اس منظر سے اتنا بے اختیار ہوا کہ ابھی نعش ہائے مبارک تابوتوں میں ہی تھیں کہ اس نے آگے بڑھ کر مفتی اعظم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں مذہب اسلام کی حقانیت اور ان صحابہؓ کی بزرگی کا اس سے بڑھ کر کوئی ثبوت نہیں ہو سکتا اور کلمہ طیبہ پڑھ لیا۔

نعشوں کو شیشے کے بنے ہوئے تابوتوں میں رکھنے کے بعد راہنمائی کے لیے مبارک چہروں سے کفن ہٹایا گیا۔ عراقی فوج نے باقاعدہ سلامی دی توپیں داغی گئیں اس کے بعد حاضرین نے نماز جنازہ خشوع سے ادا کی اور تمام حاضرین کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ بادشاہوں اور علماء کے کاندھوں پر تابوت اٹھائے گئے چند قدم کے بعد حکومتوں کے سفرا نے کندھا دیا۔ پھر اعلیٰ حکام کو یہ شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد ہر شخص جو وہاں موجود تھا۔ اس سعادت سے مشرف ہوا۔ جس وقت یہ مقدس جنازے کامل احترام کے ساتھ لے جا رہے تھے۔ ہوائی جہازوں نے غوطے لگا لگا کر سلامی دی اور ان پر پھول برسائے۔ مردوں کے کندھا دینے کے بعد عورتوں کو دیدار سے مشرف کرایا گیا۔ عورتوں نے جگہ جگہ ان دونوں کے تابوتوں پر پھولوں کی بارش کی۔ اس غرض سے راستہ میں کئی بار تابوتوں کو روکا گیا۔ غرض اس شان سے چار گھنٹے کے بعد دونوں تابوت مقبرہ سلمان پاک پہنچے اور انتہائی ادب و احترام سے نئے مزارات میں ان مقدس نعشوں کو

Marfat.com

رکھا گیا۔ تو پوں کی گرج اور اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں کے داعیان اسلام شمع رسالتؐ کے پروانے یہ دونوں زندہ شہید سپرد خاک کئے گئے۔ حضرت ابو عبداللہ حذیفہ الیمانی رضی اللہ عنہ (ہمراز رسول) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس روز بعد بتاریخ ۲۷ محرم ۳۶ھ بروز منگل مدائن میں انتقال ہوا۔ اور وہیں دفن ہوئے اور حضرت سلمان فارسیؓ کا چند ماہ پیشتر ۳۵ھ میں اسی جگہ انتقال ہوا تھا۔ مرقد مدائن "سلمان پاک"

(روزنامہ امروز لاہور ۱۷ دسمبر ۱۹۸۵ء)

Marfat.com

روحانیت کے علمبردار عُلماءِ اہلسنّت و الحدیث

(۱)

حضرت مولانا سیّد نذیر حسین محدّث دہلویؒ موضع بلتھوا قصبہ سورج گنج ضلع مونگیر صوبہ بہار میں ولادت ۱۸۰۵ء مطابق سنہ ۱۲۲۰ھ میں ہوئی۔ آپ سادات خاندان سے ہیں اور والدگرامی سیّد جواد علی شاہ تھے آپ کا خاندان علمی تھا اور ساتھ ساتھ روحانیت میں بھی بلند مقام تھا۔ آپ حسین و جمیل ہونہار اور ذہین تھے۔ آپ کا بچپن کھیل کود، تیراکی، گھوڑسواری اور ورزش کرنے میں گذرا صحت ہمیشہ کے لیے اچھی اور بدن مضبوط ہوگیا مگر ابھی تک الف ب کی تعلیم نہ حاصل کی بعمر تقریباً چودہ پندرہ سال آپ نے اپنے والدگرامی سے ابتدائی عربی اور فارسی کی کتابیں پڑھیں پھر صادق پور میں مشکوٰۃ المصابیح اور ترجمہ قرآن مجید پڑھا اس وقت عمر سترسال تھی۔ پیدل سفر طے کرکے سنہ ۱۲۴۳ھ دہلی میں پہنچے۔ دوران سفر الہ آباد دائرہ شاہ جمال میں صرف نحو کی کتابیں پڑھیں۔ آپ کو اس دائرہ کی یاد تاحیات زبان پر رہی۔

دہلی میں آپ نے مولانا محمد اسحٰقؒ خلیفہ شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ۔ مولانا عبدالخالق متولی مسجد اورنگ آبادی۔ مولانا اخوند شیر محمد۔ مولانا جلال الدین ہروہیؒ۔ مولانا کرامت علیؒ۔ مولانا تربیت خاں منہدس رحمۃ اللہ علیہم سے علم دینی اور روحانی فیض حاصل کیا آپ رات دن پڑھائی میں مشغول رہتے سابقہ کمی پوری کی اور ہر جماعت میں اوّل پوزیشن حاصل کرتے رہے آپ جو پڑھتے ازبر فرما لیتے آپ جید عالم دین ہوگئے۔ آپ کی شادی استادگرامی مولانا عبدالخالق کی دختر

Marfat.com

نیک اختر سے ہوئی۔ مولانا محمد اسحٰقؒ خلیفہ یہاں سے ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے اور درس و تدریس کا کام آپ کے سپرد ہوا۔ آپ نے اس جگہ پر پچاس برس اس خدمت عظیمہ میں گذار دیئے اسی وجہ سے آپ کو شیخ الکل کا خطاب ملا۔ آپ بہت ہی فیاض زاہد عابد تھے کاملوں کو آپ خرقہ عطا کرتے تھے۔ ۲۱، محرم ۱۳۱۵ھ میں گورنمنٹ وقت نے "شمس العلماء" کا خطاب دیا۔ آپ اپنے وقت میں شیخ الاسلام، شیخ الکل، شمس العلماء محدث دہلوی، بلند اخلاق و کردار، مستجاب الدعاء، عاشق سنت نبویؐ تعبداللہ کانک تراہ، الصلوٰۃ معراج المومن کے مصداق، فنا فی الرسول، جود و سخا، حسین و جمیل، روحانیت میں بلند مقام، اکل حلال پر سختی سے عمل کرنے والے، تعصب سے بیزار، تہجد گذار، کشف و کرامات، شب بیدار، متبع شریعت، لوگوں میں بے حد مقبول، سیف الزبان، غریب اور مہمان نواز، زاہد عابد اور بہت ہی متقی تھے۔ بعمر ۱۰۰ سو سال آپ کا بتاریخ ۱۰، رجب ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۳، اکتوبر ۱۹۰۲ء بروز سوموار بعد مغرب دہلی میں انتقال ہوا۔ ع

رفت اے واے محدّث دہلوی (۱۳۲۰ھ)

اللھم اغفرلہٗ وسع قبرہٗ وادخلہ فی عبادک الصالحین ؕ

(۲)

حضرت مولانا غلام رسول بمقام کوٹ بھوانیداس نزد قلعہ میہان سنگھ ضلع گوجرانوالہ ۱۸۱۳ء میں پیدا ہوئے۔ آپ ہونہار اور ذہین تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی مولانا رحیم بخشؒ سے حاصل کی علمی گھرانہ اور خاندان اعوان سے تعلق تھا۔ حدیث مولانا سیّد نذیر حسین محدّث دہلویؒ سے پڑھی ۱۸۷۲ء میں حج پر گئے تو وہاں مولانا شیخ عبدالغنی محدّث مدنیؒ سے بھی اجازت حاصل کی۔ روحانی فیض سیّد میر صاحبؒ کھوڑہ والا سے حاصل کیا جو مولانا سیّد احمد بریلویؒ کے مرید تھے

Marfat.com

اور مولانا سیّد محمد عبداللہ غزنویؒ سے بھی فیض حاصل کیا اور آپس میں گہرے تعلقات تھے۔ آپ کا علم اور روحانیت میں بلند مقام، صاحب کشف وکرامات اور مستجاب الدعا، فنا فی الرسول، مجسمہ خشیت الٰہی، الصلوٰۃ معراج المومن کے مصداق بے شمار کرامات کے حامل تھے۔

☆ محمد عمر ولد کرم الٰہی کا بیان ہے کہ مولانا صاحب صبح کی نماز سے فارغ ہو کر گھر جا رہے تھے میں بھی ساتھ تھا۔ ایک ہندو عورت واہگرو، واہگرو، پڑھتی ہوئی جا رہی تھی۔ آپ نے فرمایا واہگرو نہیں بلکہ وحدہٗ کہو صحیح یہی ہے وہ عورت وحدہٗ وحدہٗ کہنے لگی اور یہ جملہ اس کی زبان پر ایسا جاری ہوا۔ کہ ہزار ہا کوشش سے بھی بدل نہ سکا اور بالآخر وہ مسلمان ہو گئی۔ آپ کی تقریر پر تاثیر ہوتی اسی وجہ سے اکثر ہندو مسلمان ہو گئے تھے۔

☆ باوا کاہن داس گورداسپوری ایک دفعہ قلعہ میہاں سنگھ آیا۔ ہندوؤں نے مل کر عرض کیا۔ باواجی یہاں ایک مولوی صاحب ہیں۔ جن کے وعظ سے کئی ہندو مسلمان ہو رہے ہیں۔ آپ بھی بہت بڑے دد وان ہیں ذرا ان کا مقابلہ تو کیجئے تاکہ ہندو مسلمان ہونے سے بچ جائیں۔ باواجی نے کہا بہت اچھا۔ میں اسلام پر ایسے اعتراض کروں گا کہ وہ کچھ جواب نہ دے سکیں گے۔ چنانچہ باواجی بڑے موڑ کے ساتھ مولانا کے پاس پہنچے اور جاتے ہی کہا کہ اسلام کیا ہے؟ مولانا نے فرمایا کہ آؤ میں تجھے بتاؤں کہ اسلام کیا ہے۔ اول کلمہ پڑھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابھی آپ نے کلمہ طیبہ پڑھ کر سنایا ہی تھا اور آگے کچھ کہنا چاہتے تھے کہ باواجی نے خود بخود کلمہ طیبہ پڑھنا شروع کر دیا اور وہیں مسلمان ہو گئے۔ جو ہندو ساتھ آئے تھے وہ سب کے سب حیران ہو کر واپس گھروں کو آ گئے۔

☆ ایک دفعہ قلعہ میہاں سنگھ میں آپ ایک حجام سے حجامت بنوا رہے تھے۔

Marfat.com

اس نے سرد آہ بھر کر عرض کی حضور! میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے جس کا مجھے کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہے زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ بس ایک ہی بیٹا تھا اس کے غم میں مرے جا رہے ہیں۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا وہ تو گھر بیٹھا روٹی کھا رہا ہے جاؤ بے شک جا کر دیکھ لو۔ حجام گھر آیا تو واقعی بیٹا آیا ہوا تھا اور روٹی کھا رہا تھا۔ بیٹے سے ماجرا پوچھا تو اس نے کہا کہ ابھی ابھی میں سکھر سندھ میں تھا۔ معلوم نہیں مجھے کیا ہوا اور کیونکہ طرفۃ العین میں یہاں پہنچ گیا ہوں۔ آپکی بے شمار کرامات ہیں۔ آپ قلعہ میہاں سنگھ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے اور آپ کا ۱۸۷۴ء بروز جمعرات بعمر ۶۳ سال انتقال ہوا۔ خداوند کریم ان کی قبر نور معرفت سے بھر دے۔

(۳)

روحانیت کے مالک حضرت مولانا سید عبداللہ غزنویؒ قلعہ بہادر خیل افغانستان میں ۱۸۱۵ء میں ولادت ہوئی۔ آپ مادر زاد ولی اللہ، ہونہار، ذہین اور بہت ہی خوبصورت تھے۔ آپ کے دادا اور پردادا کامل ترین اولیاء اللہ تھے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی پھر مولانا سید نذیر حسین محدّث دہلویؒ سے تعلیم حدیث مکمل کی۔ اور روحانی فیض مولانا شیخ حبیب اللہ محدّث قندہاری نقشبندیؒ سے حاصل کیا۔

مولانا غزنوی صاحب کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ ایک مسئلہ دریافت کرنے کے لیے مولانا حبیب اللہ قندھاریؒ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا کہ مسائل کی تحقیق میں مولانا غزنوی کو پوری پوری دست رست ہے اور دشوار گذار سفر طے کر کے یہاں آتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ غزنوی صاحب آج کے بعد مسائل کے لئے دشوار گذار سفر کر کے نہ آنا اگر تم کو ضرورت پڑے تو کسی دیوار یا حجر و شجر سے پوچھ لینا۔ آپ فرماتے تھے کہ میرے شیخ کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ نے میرے لیے در و دیوار کو گویا کر دیا۔

Marfat.com

افغانستان سے ہجرت کر کے امرتسر تشریف لے آئے۔ جو شخص ایک لمحہ بھی آپ کے ساتھ بیٹھ جاتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ بلند پایہ عالم دین اور روحانیت میں اعلیٰ مقام، تعبداللہ کانک تراہ کے مصداق، الصلوٰۃ معراج المومن، مستجاب الدعاء، فنا فی الرسول تھے اور صاحب کشف کرامات تھے۔ آپ سے ہزار ہا لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ آپ فیاضی اور جود وسخا میں بمثل سمندر تھے۔ آپ کے بارہ صاحبزادے تھے۔ آپ کی دعاؤں سے سب کے سب روحانیت اور علم دینی میں مکمل تھے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس پر چاہیے کر دے۔ آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔

☆ امرتسر مسجد غزنوی میں ایک دن نماز ادا کر رہے تھے کہ بارش شروع ہو گئی آپ نماز میں مشغول رہے سلام پھیرنے کے بعد دیکھا کہ داڑھی مبارک بارش سے تر تھی۔ آپ نے فرمایا۔ باراں شد و عبداللہ را خیر نہ شد!

☆ آپ کے ایک پاؤں پر چنبل تھی علاج کے لیے جراح کو بلایا گیا اس نے پاؤں دیکھا اور کہا کہ دوائی بہت سخت ہے جو برداشت سے باہر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نفلی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں بس تین منٹ کے بعد دوائی لگا دینا۔ جراح نے پہلے اس جگہ کو نشتر سے صاف کیا پھر دوائی لگائی جب آپ نے سلام پھیرا تو پوچھا کہ دوائی لگا دی ہے یا نہیں! خود جراح اور لوگ حیران رہ گئے۔ یہ مرد مومن کی خشوع کی نماز ہے آپ کے لامحدود مرید تھے۔

☆ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ عبداللہ ایک پرند کی طرح ہے جب اڑ جائے گا تو ہر ایک شخص افسوس سے ہاتھ ملتا رہ جائے گا۔ اور آپ فرماتے اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔ نماز خشوع سے ادا کیا کرو اس سے قرب خداوندی ہے اور تعبداللہ کانک تراہ کے مصداق بن جاؤ۔ میری باتوں پر سختی سے عمل کرو گے تو میں تم سب کی روحانیت سے جھولیاں بھر دوں گا خداوند کریم نے مجھے عظیم طاقت

Marfat.com

عطا کی ہے آپ کا روحانیت میں بلند مقام تھا۔ آپ کا ماہ ربیع الاوّل ۱۲۹۸ھ مطابق ۱۸۸۲ء بعمر ۶۸ سال امرتسر میں انتقال ہوا۔ آپ کا مزار دروازہ سلطان ونڈ کے باہر تالاب کے پاس ہے۔ خداوند کریم لکھوکھ ہا رحمت ان کی لحد پر نازل فرمائے۔

(۴)

حضرت علامہ سیّد نواب صدیق حسن قنوجی بھوپالویؒ اپنے ننھیال بانس بریلی ۱۸۳۲ء میں ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے بھائی مولانا سید احمد حسن عرشیؒ سے حاصل کی اور عرب و عجم فاضل علما سے بعمر ۲۱ سال تعلیم مکمل کی۔ اور قرآن مجید بھی حفظ کیا۔ آپ نے اپنی زندگی سادگی بلکہ مفلسی میں گذاری نہائت ہی متقی، اکل حلال پر سختی سے عمل کرنے والے، مجاہدوں اور ریاضتوں میں مصروف رہنے والے، مجسمہ خشیت الٰہی، علم اور روحانیت میں بلند مقام، مستجاب الدعاء، عاشق رسول، صاحب کشف و کرامات، شب بیدار، الصلوۃ معراج المومن کے مصداق تھے۔ تنگ دستی میں وقت گذرا۔ آپ نے ایک عربی میں قصیدہ العنبریہ فی مدح خیر البریہ" لکھا۔ اس قصیدہ کو مکمل کرنے کے بعد خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور مقدر جاگ اٹھا۔ قلیل عرصہ بعد آپ بھوپال کے نواب بن گئے۔ اس زمانہ میں بھی سادگی، عجز و انکساری شب بیداری، غریبوں بیواؤں محتاجوں یتیموں کے سہارا، جود و سخا بمثل سمندر تھے۔ آپ مصنف بھی تھے تقریباً اڑھائی سو کتابیں لکھ کر طبع کروائیں اور اسلامی ممالک اور ہر دس نظامیہ کو مفت بھیجتے رہے۔ پورے ہندوستان اور بھوپال کے اسلامی مدرسوں کو کتابیں مہیا کرتے رہے عظیم کارنامہ ہے بلکہ روز محشر تک صدقہ جاریہ رہے گا۔ جو کتب ضخیم اور نایاب تھیں ان پر آپ نے خصوصی توجہ فرمائی آپ کی کرامات بھی بے شمار ہیں۔ باوجودیکہ آپ نواب تھے مگر مسجد میں درس دینا

Marfat.com

اور طلبا کو دینی تعلیم دینا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ عورتوں کے لیے آپ ہمیشہ تبلیغ فرماتے رہے کہ عورت کے لیے پنجگانہ نماز اور خوش اخلاق اور پردہ کرنے پر زیادہ توجہ فرماتے کیونکہ پردہ عین فرض ہے آپ فرماتے کہ جس شخص کی ماں، بیٹی، ہمشیرہ، بیوی پردہ نہیں کرتی وہ شخص جنت سے محروم ہے چاہے وہ خود عبادت گذار ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ آپ فرماتے وہ شخص دیوس ہے۔ عورتوں کے لیے پردہ فرض عین ہے آپ نے اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے آراستہ کیا آپ فرماتے یہ ٹھاٹھ باٹھ تو آنی جانی ہے۔ ہمیشگی دین محمدی میں ہے۔ مذہبوں کے اختلافوں سے بچو! اسلام کو اپناؤ مسلمان بنو، سنت خیرالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کما حقہ عمل کرو۔ روزی حلال تلاش کرو، غریبوں سے ہمدردی کرو، فیاضی اور جود وسخا پر سختی سے عمل کرو، ہر عقدے خود بخود حل جائیں گے اور احکم الحاکمین سے جو طلب کروگے وہ ضرور ملے گا اور تم سے خود بخود کرامات کا ظہور ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری شہ رگ سے نزدیک ہے تمہارے نفسوں اور دل میں ہے تلاش وجستجو کرو، محنت کرو، خدا حافظ

آپ کا ۲۰ فروری ۱۸۹۰ء مرض استسقاء سے بھوپال میں انتقال ہوا۔ ایسے لوگ مدتوں بعد پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہزارہا قبر پر رحمت نازل کرے۔

⑤

حضرت مولانا حافظ محمد لکھوی بن مولانا بارک اللہؒ بمقام لکھو کے ضلع فیروزپور میں پیدا ہوئے۔ آپ مادرزاد ولی، ہونہار اور ذہین تھے۔ چھوٹی عمر میں شرم وحیاء کے پتلے کھیل کود سے اجتناب اور اچھے کاموں کی طرف رغبت تھی۔ آپ نے کئی جگہ سے تعلیم حاصل کی اور روحانی فیض بھی حاصل کیا۔ تفسیر محمدی اور احوال الاخرۃ آپ کی مایہ ناز تصنیف ہیں۔ کئی غیر مسلم پڑھ کر مسلمان ہوگئے آپ صاحب کشف وکرامات تھے۔ آپ کے انتقال کے بعد دریا نے اس قبرستان کا رخ کیا۔ جب آپ کو نکالا گیا

Marfat.com

تو آپ اور آپ کا کفن اصل حالت میں تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ قبر سے ایک نہائت خوشبو دار اور تازہ سیب ملا تھا۔ (واللہ اعلم)۔

احوال الاخرت کتاب کا کلام ڈیڑھ سو سال گذر جانے کے بعد بھی تازہ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر نور سے بھر دے۔

(۶)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن لکھوی بن مولانا حافظ محمدؒ مصنف تفسیر محمدی بن مولانا بارک اللہ بمقام لکھو کے ضلع فیروزپورہ ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے مگر آپ محی الدین کے نام سے مشہور ہوئے آپ حسین و جمیل ذہین اور ہونہار تھے جو پڑھتے ازبر فرما لیتے بعمر سات سال قرآن مجید حفظ کر لیا اور بعمر ۱۷ سال علوم دینیہ سے فارغ ہو کر

مرد حق کی تلاش شروع کی بعمر ۲۲ سال آپ غزنی پہنچے اور حضرت مولانا سید عبداللہ غزنوی کے دست مبارک پر بیعت کر کے قلیل عرصہ میں روحانیت میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ مولانا غزنوی کے نائب تھے۔ جب مولانا غزنوی امرتسر تشریف لائے تو ہزاروں لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ مگر مولانا محی الدین لکھوی اوّل مرید اور اوّل خلیفہ اکمل تھے۔ آپ شب بیدار، فنا فی الرسول، اکل حلال، غریبوں محتاجوں کے ہمدرد، صاحب کشف و کرامات، مستجاب الدعا، لوگوں میں مقبول، بلند اخلاق و اخلاص تھے۔ خاندان لکھوی نے علمی اور معرفت کے ذریعے لوگوں کو بیدار کیا اور مسلمان بنائے۔

☆ مولوی قائم الدین چک مڈھیوالہ ضلع فیصل آباد کا بیان ہے کہ جن دنوں میں لکھوکے مولانا عبدالرحمٰن کے ہاں پڑھتا تھا۔ ایک دن ایک بھنگی چرسی فقیر آیا داڑھی صاف اور بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور ہاتھ میں چمٹا، بدن پر کملی اور گاتا ہوا آیا اور کہا کہ مولوی صاحب نشہ ٹوٹا ہوا ہے کچھ دو! مولوی صاحب نے

Marfat.com

ایک طالب علم کو کہا کہ اس کو پیسہ دو! وہ بولا ایک پیسے سے کیا بنے گا اور کچھ دینا ہے تو کچھ آپ دو! فقیر کا عمل ٹوٹا ہوا ہے نہ بھنگ ملی ہے نہ چرس ملی ہے۔ مولانا صاحب نے ایک نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ مجھ سے کچھ لینا ہے جونہی نظر سے نظر ملی وہ لڑکھڑا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا تین گھنٹے بعد ہوش میں آیا۔ مولانا صاحب نے پوچھا کیوں بھائی کیا لینا ہے وہ بولا جو کچھ لینا تھا وہ لے لیا۔ بس مجھے مسلمان بنا دیجئے! حجامت درست کی گئی اور نشوں سے توبہ کروائی اور وہ فقیر اٹھاراں سال آپ کے پاس رہا۔ عالم باعمل صوفی بن گیا اور باقی زندگی تبلیغ اسلام کے لیے وقف کر دی اور لوگوں کو روحانیت سے فیض یاب کرتا رہا۔

☆ مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے ایک بار اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو چیلنج کیا کہ ہمارے ایک صوفی مولانا محی الدین لکھویؒ کے ساتھ روحانی مقابلہ کرے اگر وہ کامیاب ہوا تو ہم اس کا ساتھ دیں گے اور اگر ناکام ہوا تو اپنے دعویٰ سے تائب ہو جائے۔ یہ روحانی مقابلہ دونوں کو الگ مکان میں بٹھا کر سات دن تک رہے گا۔ مگر مرزا جی نے اس سے انکار کر دیا۔ کیونکہ مرزا جی مولانا محی الدین لکھویؒ کی روحانیت سے واقف تھا۔ آپ سے بے شمار کرامتیں ظاہر ہوئیں۔ آپ حج کے لیے روانہ ہو گئے حج کے بعد مدینہ طیبہ پہنچے اور وہاں پورے خشوع و خضوع سے دعا کی۔ یا الٰہی العالمین مجھے شہادت کی موت آئے اور مجھے موت مدینہ طیبہ میں آئے۔ آپ کا بعمر ۶۰ سال ۱۵ ذیقعد ۱۳۱۲ھ بمطابق ۱۸۹۴ء بروز جمعۃ المبارک وہیں انتقال ہوا۔ مرقد جنت البقیع۔

(۷)

روحانیت کے علمبردار حضرت مولانا سید عبدالجبار غزنوی امرتسریؒ غزنی میں ۱۸۴۰ء میں ولادت ہوئی۔ آپ مادرزاد ولی، کشف و کرامات کے حامل، ہونہار

Marfat.com

ذہین تھے اور خوبصورتی میں اپنی مثال خود تھے۔ آپ نے دینی تعلیم اور روحانیت اپنے واحد ماجد سے حاصل کی۔ اور مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ سے سند اجازت حاصل کی۔ آپ علامۃ الدہر، روحانیت میں اعلیٰ مقام، شب بیدار، عاشق رسول مجسمہ خشیت الٰہی، تعبداللہ کانک تراہ کے مصداق، مستجاب الدعاء، بلند کردار و اخلاق، لوگوں میں بے حد مقبول، مجسمہ شرم وحیا، کم گو اور بہت ہی فیاض تھے۔

☆ ایک دفعہ امرتسر میں ایک آریہ سماج ہندو جو کہ قرآن مجید اور حدیث کی تعلیم سے آگاہ تھا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری سے مناظرہ طے کرنا تھا کہ کرام کاتبین کا کوئی وجود ہے یا نہیں مگر اس آریہ سماج غالباً جس کا نام ریشن تھا کہنے لگا میں تو مولانا عبدالجبار غزنوی سے اس بات پر مناظرہ کروں گا اس مجلس میں مولانا غزنوی بھی موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ریشن میرے پاس بیٹھ جاؤ اب اپنا سوال بتاؤ اس نے کرام کاتبین جو ہر انسان کے ساتھ رہتے ہیں سوال کیا! آپ نے جلالت بھری نگاہ میں فرمایا کہ اگر تم کو دکھا دیئے جاویں تو؟ ریشن نے کہا کہ میں مسلمان ہو جاؤں گا آپ نے فرمایا کہ کل مسجد غزنویہ میں بوقت نو بجے صبح آجانا۔

اس بات کا اس مجلس میں اعلان ہو گیا کہ کل صبح نو بجے مسجد غزنویہ میں یہ فیصلہ ہو گا۔ صبح ہوتے ہی اس مسجد میں پڑھے لکھے ہندو، سکھ اور مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ ٹھیک نو بجے صبح حضرت مولانا غزنوی نے ریشن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میری طرف دیکھو! جوں ہی ریشن نے نظر اٹھا کر آپ کی طرف دیکھا وہ پاؤں پر گر گیا اور وہیں کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ علم دینی سے پہلے ہی واقف تھا۔ اپنے مریدوں میں شمار کیا اور روحانیت کی نعمت سے مالا مال کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جس کو چاہے منتخب کر لے اور راہ ہدائت دکھا دے۔

Marfat.com

اولاد : مولانا سیّد احمد علی غزنوی۔ مولانا سیّد محمد داؤد غزنوی۔ حافظ سیّد سلیمان غزنوی۔ مولانا سیّد عبدالغفار غزنوی۔ حافظ سیّد عبدالستار غزنوی رحمۃ اللہ علیہم۔ آپ کی اولاد بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں خاص مقام تھا۔ نیک اولاد اللہ تعالیٰ کا انعام ہے جس کو چاہے عطا کر دے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ روحانیت کے علمبردار کا امرتسر میں ۱۹۱۰ء میں انتقال ہوا۔ خاندان غزنویہ نے علمی اور روحانی فیض سے لوگوں کو مستفیض کیا۔ اور توحید پرست پیدا کئے۔

(۸)

حضرت مولانا عبداللہ محدّث غازی پوریؒ بمقام مئو ضلع اعظم گڑھ ۱۸۴۴ء میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ ہونہار ذہین اور حسین تھے آپ کا حافظہ بلا کا تھا جو پڑھتے ازبر فرما لیتے تھے۔ ابتدائی دینی تعلیم اسی جگہ مولوی قائم الدین سے حاصل کی اور قرآن مجید بھی حفظ کر لیا اور مئو سے غازی پور آ گئے وہاں مولانا رحمت اللہؒ۔ مولانا نعمت اللہ لکھنویؒ۔ مولانا مفتی محمد یوسفؒ سے استفادہ حاصل کیا۔

خواب : خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ پر ہجوم ہے اور کسی نے کہا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور لوگ آپ سے مصافحہ کر رہے ہیں میں بھی آگے بڑھا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے بلاواسطہ شرف مصافحہ ہوا۔ بیدار ہوا تو مسرت اور کیفیت دل میں باقی تھی۔ اس خواب کی تعبیر مجھے یہ معلوم ہوئی کہ براہ راست حدیث کے فیض یاب ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور حضرت مولانا سیّد نذیر حسین محدّث دہلوی سے حدیث کی سند و اجازت حاصل کی۔

حضرت مولانا سیّد نذیر حسین محدّث دہلویؒ فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس دو عبداللہ آئے ہیں۔ ایک سیّد عبداللہ غزنویؒ دوسرے، عبداللہ غازی پوری جنہوں

Marfat.com

نے علم میں کمال حاصل کیا ہے۔ آپ اپنے وقت میں ممتاز عالم دین، محدث، بمنزلہ حضرت امام بخاری۔ روحانیت میں ممتاز مقام، مجسمہ خشیت الٰہی، فنافی الرسول، حافظ الحدیث والقران، جود وسخا اور فیاضی میں بے مثل، شب بیدار، تعصب سے پاک، اکل حلال پر سختی سے عمل کرنے والے تھے۔ آپ کو بہت اذیتیں دی گئی مگر آپ نے خندہ پیشانی سے صبر کرتے رہے۔ آپ کشف وکرامات کے حامل تھے۔ آپ غازی پور کو خیرباد کر کے دہلی آئے۔ پھر آپ لکھنو چلے آئے۔ آپ مصنف بھی تھے۔ کافی کتابیں تصنیف کیں۔ ان میں مقدمہ صحیح مسلم شریف اور تسہیل الفرائض خاص مشہور ہیں۔

آپ کا لکھنو میں بعمر ۵ ۷ سال سنہ ۱۹۲۵ء مطابق سنہ ۱۳۴۷ھ میں انتقال ہوا۔ وہیں عیش باغ کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ موت العالم موت العالم

(۹)

پیکر روحانیت حضرت مولانا محمد سلیمان روڑوی ضلع حصار روڑی میں سنہ ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ ذہین ہونہار اور نیک عادات کے حامل باادب تھے اور بچپن میں ہی لڑائی جھگڑہ سے اجتناب اور تعلیم کی طرف زیادہ رجحان تھا آپ نے مختلف جگہوں سے تعلیم حاصل کی اور مولانا سید عبدالجبار غزنوی سے بھی تعلیم حاصل کر کے ان سے دست بیعت ہوئے اور روحانیت میں بلند مقام حاصل کیا۔ آپ اپنے وقت میں شب بیدار، حلیم الطبع، بلند پایہ عالم، نہائت ہی رفیق القلب، متقی عابد، زاہد اور پارسا، تبع شریعت مطہرہ، فنافی الرسول، غریب اور مہمان نواز، بلند اخلاق کشف وکرامات تھے۔

☆ آپ کے دوست کا لڑکا نظام الدین بدچلن ہوگیا۔ سارا وقت گانے، بجانے، ناچنے میں گذارنے لگا۔ والدین رشتہ داروں نے بہت سمجھایا مگر وہ نہ مانا۔

Marfat.com

عیاش آدمی کی اصلاح مشکل ہوتی ہے۔اس کا باپ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹے کی حالالت بیان کی اور زار و قطار رو رہا تھا۔آپ نے فرمایا خدا نے چاہا تو وہ ٹھیک ہوجائے گا۔ایک دن یہی لڑکا آپ کے پاس سے گذرا۔آپ نے اسے پکڑ لیا۔بس پکڑنا ہی تھا کہ اس کی کایا پلٹ گئی اور زار و قطار رونے لگا توبہ کر کے متقی ہوگیا۔

☆ تحصیل سرسہ میں ایک بہت بڑے رئیس اور نواب تھے ان کی صاحبزادی بیمار ہوگئی بہت علاج کئے کوئی افاقہ نہ ہوا۔انہوں چاہا کہ مولانا صاحب کو بلایا جائے وہ دم کریں گے تو ضرور شفا ہوجائے گی۔چنانچہ آپ کی طرف آدمی آیا آپ جانے کے لیے تیار ہوئے سواری منگوائی کہ معاً آپ نے فرمایا کہ اب جانا فضول ہے۔لڑکی کا تو انتقال ہوگیا ہے۔چنانچہ جب وہ آدمی واپس گیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی وقت لڑکی کا انتقال ہوا تھا۔آپ صاحب کشف وکرامات تھے آپ کے صاحبزادے مولانا محمد عبداللہؒ ماہر طبیب اور طبی لائن میں شہرہ آفاق تھے۔تبلیغی میدان میں بھی والدگرامی کے صحیح جانشین تھے۔سنہ ۱۹۴۷ء کے بعد منڈی جہانیاں ضلع خانیوال تشریف لائے اور شفاخانہ حقانی کھولا ہزاروں لوگوں کو بلکہ اس پورے علاقہ کی صحیح جانفشانی سے خدمت کی اور مسجد حقانی اپنے خرچ سے تعمیر کروائی جو کہ بہت وسیع وعریض ہے۔مولانا محمد عبداللہ حقانیؒ کا تو انتقال ہوچکا ہے اب اس مطب پر ان کے خلف الرشید ممتاز حکیم جناب حکیم عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی اس کام کو پوری کوشش سے کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ کوثر دواخانہ ہے جس کی سرپرستی نیک خصال اور بلند پایہ حکیم جناب حکیم ثناء اللہ صاحب فرما رہے۔خداوند کریم ان سب کی عمروں میں برکت کرے اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

Marfat.com

مولانا محمد سلیمان علیہ الرحمۃ کا بعمر ۸۰ سال روڑی میں ۱۹۲۵ء میں انتقال ہوا۔
وہیں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے نوازے۔

(۱۰)

حضرت مولانا حافظ عبدالمنان محدّث وزیرآبادی کی ولادت موضع کرول ضلع جہلم ۱۸۵۱ء مطابق ۱۲۶۷ھ میں ہوئی۔ آپ ذہین اور ہونہار تھے بعمر آٹھ سال آشوب چشم کی مرض میں بینائی چھن گئی اور آپ نابینا ہو گئے اور دینی تعلیم کے لیے مختلف جگہوں کا سفر کیا۔ اور دہلی میں حضرت مولانا سیّد نذیر حسین محدّث دہلویؒ سے جملہ فنون اور حدیث و تفسیر مکمل کی۔ اور مولانا شیخ عبدالحق محدّث دہلوی سے بھی استفادہ حاصل کیا۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور دیگر علماء دیوبند سے ملاقاتیں کیں اور روحانی فیض بھی حاصل کیا۔

حضرت مولانا سید نذیر حسین محدّث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ مولانا حافظ عبدالمنان وزیرآبادی نے حدیث میں کمال حاصل کیا ہے اور آپ کے لیے ایک طویل دعاء فرمائی اور اپنی پگڑی دیتے ہوئے فرمایا کہ کرتہ مولانا سیّد عبدالجبار غزنوی لے گیا ہے۔ پگڑی تم لے جاؤ۔ بزرگوں کی صحبت سے فیض حاصل ہوتا ہے اور عقدے حل ہوتے ہیں۔ تعصب سے کی ہوئی عبادت بھی ضائع ہو جاتی ہے آپ تعصب کے سخت مخالف تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس دل دماغ میں تعصب جاگزین ہے اس کا کوئی عمل مقبول نہیں ہو گا بلکہ وہ تباہ و برباد نامراد ہے اسلام محمدی میں محبت اخوت پیار ہے۔ ایک دوسرے سے دوری اور تعصب عناد وغیرہ نہیں ہے۔ ہادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر مسلم سے بھی اخلاق اور خندہ پیشانی سے ملتے اور اپنا مشن خلق عظیم سے پیش کرتے اور خلق عظیم ہی سے قلیل عرصہ میں فاتح ہوئے بلکہ ان کے دل بھی فتح کر لیے پوری دنیا مثال پیش کرنے

Marfat.com

سے قاصر ہے۔

آپ دہلی سے امرتسر آئے اور حضرت مولانا سیّد عبداللہ غزنوی امرتسری سے روحانی فیض کیا اور انہوں نے اپنی مسند حدیث پر بٹھایا۔ کچھ عرصہ وہاں قیام کیا اور تدریس کا کام سرانجام دیتے رہے۔ پھر پیر و مرشد مولانا غزنویؒ کے حکم کے مطابق آپ وزیر آباد آگئے اور وہاں دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی وہاں آپ کی سخت مخالفت بھی ہوئی۔ آپ صاحب خلق اور مستجاب الدعا تھے سب کچھ کافور ہو گیا۔ وہ دینی مدرسہ جو بعد میں برصغیر کا ممتاز مدرسہ بن گیا۔ آپ پنجاب میں پہلے مدرس ہیں۔ جنہیں حدیث کی کتاب "بخاری شریف" ساٹھ مرتبہ پڑھانے کا شرف حاصل ہوا ہے اسی وجہ سے آپ کو محدّث کا خطاب ملا۔ باوجودیکہ آپ نابینا تھے مگر بہت سے لوگوں کو علم دین اور معرفت سے بینا کیا چشم بصیرت عطا کی۔

آپ بہت ہی بلند اخلاق کے مالک تھے کوئی شخص ایک لمحہ کے لیے بیٹھ جاتا تو آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا آپ کی تقریر پر تاثیر ہوتی غیر مذہب مسلمان ہو گئے آپ مستجاب الدعاء تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک بارعب، آواز بلند، قد دراز، طبیعت قلندری، اور عادات سکندری تھیں۔ آئمہ دین کا نام احترام سے لیتے اور فرماتے کہ بے ادبی روحانیت سے محرومی ہے۔

آپ مسائل میں متشدد اور تنگ دل نہ تھے۔ فقہی مسائل میں گروہ بندی کے سخت مخالف تھے آپ فرماتے کہ کلمہ طیبہ پڑھ لینے کے بعد گروہ بندی کیسے خدا ایک ہے رسول خدا ایک ہیں قرآن مجید اور حدیث سب مسلمانوں کی مشترکہ میراث ہے پھر گروہ بندی کا مطلب کیا! اور فرماتے کہ مومن اور مسلمان بن جاؤ جھوٹ اور تعصب کے خلاف جہاد کرو۔ آپس میں پیار محبت اور اخوت پیدا کرو یہی اسلام کا پیغام ہے۔ آپ اپنے وقت میں شیخ الحدیث، محدّث، بلند

Marfat.com

اخلاق وکردار، مجسمہ خشیت الٰہی، فنا فی الرسول، مستجاب الدعاء سیف الزبان بہت ہی متوکل، شب بیدار، حلیم الطبع، کشف وکرامات، جھوٹ اور تعصب کے خلاف، بدعات ورسومات سے اجتناب، زاہد عابد اور بہت ہی متقی تھے آپ کا وزیر آباد میں ماہ رمضان المبارک ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۹۲۲ء میں انتقال ہوا خداوند قدوس آپ کی لحد پر ہزار ہا رحمت نازل فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری نے آپ کی وفات پر کہا آج زمانہ معاصر کا امام بخاری انتقال کر گیا ہے۔ مولانا محمد اسمٰعیل سلفی کی آنکھوں میں سیل رواں تھا اور فرماتے کہ آج دنیا روحانیت سے خالی ہوگئی۔ موت العالم موت العالم

آپ کے شاگرد الرشید: حضرت مولانا ابوالوفا ثناء امرتسریؒ۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ۔ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل سلفیؒ۔ حضرت مولانا سیف الدین بنارسیؒ قابل ذکر ہیں۔

(۱۱)

حضرت مولانا محمد فیض اللہ خاں بھوجیانی ۱۸۶۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ افغان تھے نہایت ہی خوبصورت، مضبوط جسم، ہونہار اور ذہین تھے۔ آپ کا حافظہ خداداد تھا۔ والدین اور بڑوں کا ادب احترام سے کرتے اور تمام تر توجہ تعلیم کی جانب مبذول رہتی۔ آپ نے کئی جگہ سے دینی تعلیم حاصل کی آپ بلند پایہ عالم دین تھے اور روحانی فیض حضرت مولانا سیّد عبداللہ غزنویؒ سے حاصل کیا اور روحانیت میں اعلیٰ مقام حاصل کر گئے آپ اپنے پیر ومرشد کے عاشق تھے۔ آپ نے زیادہ وقت امرتسر میں اپنے مرشد کی خدمت میں گذارا۔ آپ شب بیدار مستجاب الدعاء، الصلوٰۃ معراج المومن کے مصداق تھے۔ آپ اپنی رہائش گاہ چھوڑ کر موضع بھوجیاں ضلع امرتسر تشریف لائے اس گاؤں کے پہلے جاہل، جنگجو، رسم و

Marfat.com

درواج کے قائل تھے پہلے پہل تو آپ کی ان لوگوں نے مخالفت کی۔ آپ مستجاب الدعا بلند اخلاق کے مالک تھے اور آپ کی وعظ پر تاثیر تھی آہستہ آہستہ آپ کی دعاؤں سے یہ لوگ آپ کے قریب ہونا شروع ہو گئے اور قلیل عرصہ میں ایک توحید پرست جماعت تیار ہو گئی۔ آپ میں تعصب نہ تھا ہر ایک آدمی آپ سے مسائل پوچھنے کے لیے آتے آپ اس کو خندہ پیشانی سے جواب دیتے جو شخص ایک لمحہ کے لیے آپ کے ساتھ بیٹھ جاتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا آپ کے حسن خلق نے تمام لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا۔ اس گاؤں میں سات مسجدیں تھیں اگر کوئی جھگڑہ کسی قسم کا ہوتا آپ وہاں ثالث فیصل ہوتے۔ آپ صاحب کشف کرامات تھے اور قلیل عرصہ میں ایک ایسی محبت والی توحید پرست جماعت تیار ہوئی جس کی مثال ناممکن ہے۔ باہر سے آنے والے کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جماعت کے تمام لوگ ایک ماں سے ہیں۔ آپ فرماتے محبت فاتح عالم ہے۔ روزی حلال کماؤ۔ جھوٹ مت بولو، بڑوں کا ادب کرو، والدین کا ادب فرض سمجھ کر کرو۔ نماز پنجگانہ خشوع سے پڑھو، تعصب کے خلاف جہاد کرو، توحید پرست مسلمان بن جاؤ تم کو سب کچھ مل جائے گا۔ آپ کلمہ طیبہ پڑھ رہے تھے کہ آپ کا موضع بھوجیاں ضلع امرتسر ۱۹۲۵ء میں انتقال ہوا۔ وہیں دفن ہوئے خداوند کریم کروڑہا رحمت ان کی قبر پر نازل فرمائے۔

(۱۲)

حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی ولادت ۲۷ شعبان ۱۲۸۲ھ مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۶۶ء بروز سوموار بمقام منصور پور ریاست پٹیالہ میں ہوئی آپ کے والد گرامی قاضی احمد شاہ بن مولانا باقی باللہ نے اسی سال لیلۃ القدر کی رات خشوع سے دعا کی کہ الہ العالمین بیٹا ایسا عطا کر جو عالم باعمل متقی توحید

Marfat.com

پرست اور پارسا، دین اور دنیا میں ذی عزت ہو۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے پیدا ہوتے ہی یہ عہد کیا کہ میں کبھی بھی بچے کو بلا وضو دودھ نہ پلاؤں گی چنانچہ ایسا ہی کیا۔ والدین کی دعا رب العلمین رد نہیں فرماتے۔ والدین خود نیک ہوں تو اولاد لازمی باادب نیک ہوگی۔ آپ کا علمی خاندان تھا۔ آپ خوبصورت، ذہین اور ہونہار تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدگرامی سے حاصل کی۔ پھر مولانا سیّد محمد حسین رامپوریؒ سے عربی کی کتابیں پڑھیں۔ حدیث کی سند اپنے دادا جان مولانا باقی اللہؒ سے لی۔ اور روحانی فیض بھی حاصل کیا۔ منشی فاضل کے امتحان میں پنجاب بھر میں اوّل آئے۔ سنہری تمغہ انعام پایا۔ پھر ملازمت اختیار کی ترقی کرتے کرتے پٹیالہ سٹیٹ میں سیشن جج ہو گئے۔ روزانہ صبح کا درس مسجد میں دیتے اور جمعہ کا خطبہ پر تاثیر ہوتا تھا۔

تقریر کے علاوہ تحریر میں ید طولیٰ رکھتے تھے بہت ہی ذہین تھے۔ بائبل، انجیل، تورات پر پورا پورا عبور تھا۔ آپ شاعر اور مصنف بھی تھے۔ آپ کی تقریر اور تحریر سے کئی ہندو مسلمان ہوئے۔ آپ کی کرامات بے شمار لامحدود ہیں آپ کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ کا سب سے عظیم کارنامہ رحمۃ للعلمین جو تین جلدوں میں ہے آپ کی تصنیف ہے اور اس کتاب کو بلا تمیز ہر مکتبہ فکر کے لوگ مطالعہ کر کے مستفیض ہوتے ہیں اور اس کتاب میں بہت زیادہ معلومات جمع کئے گئے ہیں جن سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے رحمۃ للعلمین میں کئی جگہ پر یہ دعا تحریر کی ہے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ

آپ نے دوران ملازمت عدل و انصاف میں مثالی کردار ادا کیا۔ مہاراجہ ریاست پٹیالہ جیسے آپ پر خوش تھے غالباً ریاست بھر میں کسی افسر پر ایسے خوش نہ ہوں گے

Marfat.com

ریٹائرڈ کے بعد راجہ نے ذاتی اور خاندانی معاملات تک آپ کے سپرد کر دیئے تھے آپ نہائت ہی متقی، ایماندار، دیانتدار، ذی فہم، عادل اور بے خوف، مجسمہ خشیت الٰہی، اکل حلال پر سختی سے عمل کرنے والے، رشوت اور سفارش سے بے نیاز، غریبوں، محتاجوں، بیواؤں، یتیموں اور بے کسوں کے سہارا، جود وسخا، مستجاب الدعاء اور فیاضی میں بمثل سمندر، لوگوں میں بے حد مقبول، بلند کردار اور اخلاق کے مالک تھے۔ قومی اور اسلامی کاموں میں آپ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے تھے

اپریل سنہ ۱۹۳۰ء میں دوسری مرتبہ حج پر گئے۔ ارکان حج ادا کر کے مدینہ طیبہ میں بڑے ادب واحترام اور ننگے پاؤں سے داخل ہوئے اور حاضری دی۔ مدینہ طیبہ سے الوداع ہوئے اور فراق میں روتے ہوئے جہاز پر سوار ہو گئے اور جو دعا آپ ہمیشہ کرتے رہتے تھے اسی حسرت میں واپس ہوئے کہ بحری جہاز ابھی جدہ بندرگاہ سے پندرہ بیس میل دور آیا تھا۔ پیٹ میں تکلیف ہوئی اور اسہال شروع ہو گئے۔

یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۴۹ھ مطابق مئی سنہ ۱۹۳۰ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۱۱ بجے شہادت کی موت پائی اور آپ کی نماز جنازہ مولانا سید محمد اسمٰعیل غزنوی نے پڑھائی میت سپرد سمندر۔ خداوند کریم کروڑ ہا رحمت ان پر نازل کرے۔ آپ کا ایک صاحبزادہ قاضی عبدالعزیز صاحب بی۔ اے انسپکٹر آف سکولز صاحب علم اور صاحب ذوق ہے۔

(۱۳)

حضرت مولانا حافظ ابو احمد محمد عبداللہ محدث روپڑی کی ولادت سنہ ۱۳۰۲ھ سنہ ۱۸۸۴ء بمقام کمیر پور ہوئی۔ آپ کم گو، ہونہار اور ذہین تھے۔ چھانگا مانگا ضلع لاہور بعمر آٹھ سال قرآن مجید حفظ کیا۔ پھر لکھو کے صرف نحو کی کتابیں پڑھیں اور پھر میرٹھ

Marfat.com

مدرسہ نعمانیہ پھیر روحانیت میں اکمل مولانا سید عبدالجبار غزنوی امرتسر مدرسہ غزنویہ سے سند حدیث حاصل کی۔

اور روحانی فیض بھی انہی سے حاصل کیا اور روحانیت میں بلند مقام پر پہنچ گئے پھر دہلی علم منطق، فلسفہ، فقہ اور اصول فقہ حاصل کیا وہاں سے رامپور گئے وہاں بھی علم حاصل کر کے آپ وزیرآباد حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادیؒ سے سند حدیث و اجازت حاصل کی۔ ۱۹۱۴ء میں روپڑ آگئے اور مدرسہ کی بنیاد رکھی پھر امرتسر مسجد مبارک ۱۹۴۷ء میں لاہور تشریف لائے یہاں مسجد قدس کی بنیاد رکھی ترجمہ قرآن مجید ایک سال میں مکمل کرتے فقہ الحدیث جو دنیائے علم کا انتہائی نازک موضوع ہے میں یک گونہ بصیرت حاصل تھی۔ آپ حافظ قرآن، مفسر قرآن، محدث، ممتاز عالم دین، کم گو، صائم الدہر، تہجد گذار، مستجاب الدعاء، کشف و کرامات، لوگوں میں بے حد مقبول، مصنف، سادگی عجز و انکساری، وعظ پر تاثیر، شب بیدار، عقائد سلف صالح میں چٹان کی طرح ناقابل تسخیر تھے۔ فرضی نماز ہمیشہ باجماعت پڑھی شمس العلماء مولانا محمد حسین بٹالویؒ اور محدث مبارک پوریؒ۔ آپ کو رازی، عارف روحی قرار دیتے تھے۔ خاندان روپڑی نے علم اور تبلیغ کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو منور کیا۔ آپ کا تعلق ارائیں برادری سے تھا۔ آپ کا لاہور میں ۱۹۶۴ء مطابق ۱۳۸۴ھ میں انتقال ہوا۔ وہیں دفن ہوئے۔ خداوند کریم قبر پر ہزارہا رحمت نازل کرے۔

(۱۴)

شیخ الحدیث حضرت مولانا نیک محمد کی ولادت ۱۸۸۷ء میں بمقام سکیاون میرپور آزاد کشمیر میں ہوئی۔ آپ کو بچپن میں ہی کھیل کود سے نفرت اور تعلیم کی طرف

Marfat.com

رغبت تھی آپ چھوٹی عمر میں پنجاب چلے آئے اور چکڑالہ ضلع میانوالی کے ایک دینی مدرسہ میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور پھر امرتسر مدرسہ غزنویہ تقویۃ الاسلام میں آئے اور علم و عرفان کے آفتاب حضرت مولانا سید الجبار غزنویؒ سے علم درسیہ اور علم عرفان میں استفادہ حاصل کیا۔ پیر و مرشد و استاد گرامی کی محبت اس قدر غالب آئی کہ آپ نے امرتسر کو وطن ثانی بنا لیا اور انہوں نے آپ کو روحانیت سے مالا مال کر دیا۔ پیر و مرشد کے انتقال کے بعد ان کی مسند کو رونق بخشی۔ محلہ ڈگراں میں مسجد قدس تھی اور اس جگہ روزمرہ کوئی نہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہوتا رہتا تھا۔ لیکن آپ مستجاب الدعا اور بلند اخلاق کے حامل تھے آپ کو اس مسجد میں بطور امام و خطیب مقرر کیا گیا۔ آپ نے وہاں جاکر ایک طویل دعا کی جس کی بدولت آپ نے وہاں تیس سال گذارے مگر وہاں اس عرصہ میں کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا بلکہ وہ ہی لوگ آپ کے گرویدہ ہو گئے تھے آپ اعلیٰ معلّم، روحانیت میں بلند مقام، کشف و کرامات، تعصب سے پاک، مذہبی جھگڑوں سے اجتناب، عبادت گذار، شب بیدار، اسم بمسمّٰی، لوگوں میں بے حد مقبول، شیخ الحدیث، مجسمہ خشیت الٰہی، کم گو، رضا الٰہی پر یقین رکھنے والے، حلیم الطبع بردبار، نیک سیرت، صاحب جلال، زاہد عابد اور متقی تھے۔ جب آپ حدیث پڑھانے بیٹھتے تو پہلے وضو کر کے دو رکعت نفل ادا کرتے خوشبو لگا کر دو زانوں باادب بیٹھتے اور پوری توجہ سے پڑھاتے آپ کا روحانیت میں خاص مقام اور شیخ الحدیث تھے۔ آپ زندگی بھر حدیث پڑھاتے رہے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ راولپنڈی آ گئے۔

آپ کا راولپنڈی میں بتاریخ یکم جمادی الاول ۱۳۷۳ھ مطابق ۶ جنوری ۱۹۵۴ء انتقال ہو گیا۔ خداوند کریم ان کی قبر پر ہزار ہا رحمت نازل فرمائے۔

Marfat.com

(۱۵)

شیخ الاسلام حضرت علامہ حافظ محمد محدّث گوندلوی کی ولادت ۱۸۹۰ء میں بمقام گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی۔ والد گرامی کا نام میاں فضل الدین تھا۔ آپ راجپوت منہاس کشمیری تھے۔ تاریخی نام راؤ محمد اعظم (۱۳۰۸ھ) تھا آپ بہت ہی حسین و جمیل ہونہار ذہین تھے۔ آپ کا حافظ بلا کا تھا جو کتاب پڑھتے تھے منقش ہو جاتی تھی۔ آپ نے بعمر سات آٹھ سال قرآن مجید حفظ کر لیا۔ چھوٹی عمر میں والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا والدہ ماجدہ نے خصوصی توجہ دے کر تعلیم شروع کروائی امرتسر میں مشہور عارف اور بلند پایہ عالم دین سید عبدالاول غزنویؒ اور مولانا سیّد عبدالغفور غزنویؒ اور مولانا سیّد عبدالجبار غزنویؒ سے صحاح ستہ کی کتابیں ختم کیں سند حاصل کر کے اسی سال مولانا حافظ عبدالمنان محدّث وزیر آبادیؒ سے سند حدیث حاصل کی آپ کے اساتذہ آپ پر بہت خوش تھے روحانی فیض حضرت مولانا سیّد عبدالجبار غزنویؒ سے حاصل کیا۔ آپ کا علم اور روحانیت میں بلند مقام تھا آپ مستجاب الدعاء تھے۔ دہلی طبیہ کالج میں داخلہ لیا اور چار سال میں یہ تعلیم مکمل کی۔ امتحان کے وقت آپ پورے کالج میں اوّل آئے اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں نے آپ کی ذہانت کی تعریف کی۔ سند حاصل کر کے دہلی میں کتب منطق، فلسفہ، ادب اور مقالہ اقلیدس اور خلاصہ الحساب وغیرہ بے شمار علوم میں دسترس حاصل کی۔ اور واپس گاؤں آکر رشد و ہدائت درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ آپ کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ ایک دفعہ اخبار یا کتاب پڑھ لیتے اس کو بمعہ حاشیہ زبانی سنا دیتے تھے۔ پاک و ہند میں شائد ہی آپ کا کوئی ہم پلّہ ہو! آپ صاحب کشف و کرامات تھے۔ ۱۹۶۳ء میں حکومت سعودی نے آپ کو مدینہ یونیورسٹی میں درس و تدریس کے لیے دعوت

Marfat.com

دی۔ آپ وہاں پہنچ کر اپنا منصب سنبھالا۔ مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر نے آپ کی قابلیت سے اتنا متاثر ہوئے کہ کچھ عرصہ بعد آپ کو وائس چانسلر مقرر کر دیا اور شیخ الحدیث کے خطاب سے نوازا وہاں آپ تین سال رہے۔ آپ نے اپنی حیاتی میں پچہتر دفعہ بخاری شریف کا درس دیا (یعنی پچہتر سال) اور شیخ الحدیث کا خطاب ملا۔ حضرت مولانا سیّد نذیر حسین محدّث دہلویؒ نے اپنی حیاتی میں پچاس سال درس بخاری شریف دیا تھا۔ اسی وجہ سے ان کو شیخ الحدیث کا خطاب ملا تھا۔

آپ نیک سیرت، شب بیدار، بلند کردار، مستجاب الدعا، تہجد گذار، روحانیت میں بلند مقام، محدّث و شیخ الحدیث، علم اور روحانیت میں بمثل سمندر، پر تاثیر خطیب، تعصب سے پاک، ہر دل عزیز، اختلافی اور گروہ بندی سے اجتناب، مذہبی جھگڑوں سے بے نیاز، اکل حلال پر سختی سے عمل کرنے والے لوگوں میں بے حد مقبول، فنا فی الرسول، متبع شریعت، نڈر بے خوف مجاہد، مجسمہ خشیت الہٰی، زاہد و عابد، الصلوٰۃ معراج المومن کے مصداق تھے۔ آپ کا گوجرانوالہ میں بتاریخ ۴ جون ۱۹۸۵ء مطابق ۱۴ رمضان المبارک بروز منگل بوقت تین بجے سہ پہر انتقال ہوا۔ آہ آج بمثل امام بخاری کا انتقال ہوا۔ خدا کروڑہا رحمت نازل کرے۔

(۱۶)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن خاں بھوجیانی ۱۸۹۱ء میں موضع بھوجیاں ضلع امرتسر میں ولادت ہوئی۔ والد گرامی مولانا محمد فیض اللہ خاں قوم افغان تھے۔ آپ کا خاندان علمی تھا۔ آپ ذہین ہونہار اور خوبصورت تھے والدہ ماجدہ بی بی صالحہ اسم بمسمّیٰ تھیں۔ ابتدائی تعلیم والد گرامی سے پھر منڈی صادق گنج مولانا سیّد

Marfat.com

محمد زکریا بن مولانا سیّد عبدالرحیم بن مولانا سیّد عبداللہ غزنوی سے تعلیم مکمل کر کے واپس گاؤں آکر مدرسہ فیض الاسلام میں درس وتدریس کا کام شروع کیا۔ آپ کو عربی اور فارسی پر پورا پورا عبور تھا اور ہر طالب علم کو ایک ایک لفظ ذہن نشین کراتے والد گرامی مولانا محمد فیض اللہ خاں کے انتقال کے بعد مسند مشیخت تبلیغ اور تدریس سنبھالی۔ آپ نے ہر آنے والوں کو علم دین اور روحانیت سے مالا مال کر دیا۔ آپ بہت ہی رقیق النفس تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت سفر وحضر میں ایک پارہ روزانہ معمول تھا۔ آپ مجسمہ شرم وحیاء تھے جب مسجد سے باہر نکلتے تو اپنے مبارک چہرے کو رومال سے ڈھانپ لیتے تھے۔ آپ کی شخصیت مسلمہ اور بارعب تھی ہر دیکھنے والے کی آنکھیں نیچی رہ جاتیں۔ غیر مذہب آپ کا از حد احترام کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص گھوڑی پر سوار ہو کر سفر کر رہا ہوتا جب یہ گاؤں موضع بھوجیاں آتا تو آپ کے احترام کی وجہ سے وہ گھوڑی سے اتر جاتا اور گاؤں سے باہر جا کر سوار ہوتا۔ راقم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ موضع بھوجیاں میں کافی مسجدیں تھیں آبادی سنہ ۱۹۴۷ء میں نو دس ہزار نفوس پر تھی اور کئی نمبر دار تھے اگر کوئی مذہبی یا برادری کا جھگڑہ ہوتا تو آپ اس میں فیصل ہوتے۔ اس گاؤں میں پانی کی واری پر اکثر لڑائیاں ہوتیں مگر اطلاع کے بعد جب وہاں آپ پہنچتے تو دونوں گروہ جنگجو آپ کو دیکھتے ہی راہ فرار ہوتے۔ آپ صاحب کشف وکرامات اور مصلح تھے۔ بعض دفعہ تو آپ اس لڑائی جھگڑہ وغیرہ کی وجہ سے زیادتی کرنے والی پارٹی کو جرمانہ کی سزا دیتے اور یہ جرمانہ رفاعی کاموں میں خرچ ہوتا اور دونوں پارٹیوں کی صلح کروا دیتے تھے۔

ماہ رمضان میں جس دن چاند نظر آنا ہوتا آپ کاغذ اور قلم لے کر بیٹھ جاتے مغرب کی اذان سے قبل یا بعد جو آدمی آتا اس کا نام نوٹ کر لیتے جب تیس آدمیوں

Marfat.com

کی لسٹ تیار ہو جاتی تو ختم کر دیتے اور بعد نماز مغرب وہ لسٹ حاضرین کو سنائی جاتی نمبر ایک پر جو ہوتا اس کے ذمہ شام کی دعوت افطاری تمام جماعت کی ہوتی اسی طرح انتیس ۲۹ یا تیس ۳۰ دن پورے ہوتے جب کھانا کھانے اس کے گھر بمعہ جماعت جاتے تو پہلے دریافت کرتے کہ اس دعوت میں تمہارا بھائی کیوں شامل نہیں ہے وہ کہتا کہ کچھ مجھ سے ناراض ہے حکم ہوتا کہ پہلے اس کو بلا کر اور صلح کر کے لاؤ ورنہ ہم سب تمہارا کھانا نہیں کھائیں گے آخر وہ شخص خود جاتا اور اپنے بھائی سے صلح کر کے ساتھ لاتا۔ مولانا صاحب اس کو اپنے پاس بٹھاتے اور صلح کے فوائد سے آگاہ کرتے۔ آپ بہت ہی صلح کن تھے۔ پھر کھانا شروع ہوتا اور آخر میں صاحب خانہ کے لیے خصوصی اور لمبی خشوع سے دعا کرتے کیا آج کل علمائے وقت ایسی مثال پیش کر سکتے ہیں۔ سب سے بڑی کرامت ہے۔

جمعہ کے روز ارد گرد موضع سے اکثر لوگ جمعہ ادا کرنے کے لیے موضع بھوجیاں میں آتے تھے۔ کیونکہ اس تحصیل میں اکثر سکھ اور ہندو آباد تھے۔ پوری تحصیل جس میں تین سو ساٹھ گاؤں تھے صرف دو گاؤں موضع ککہ کنڈیاں اور بھوجیاں میں مسلمانوں کی آبادی تھی۔

بروز جمعہ صبح کی نماز کے بعد حاضرین سے دو دو آنے موجودہ سکہ تیرہ تیرہ پیسے وصول کئے جاتے اور ان پیسوں سے مسجد میں کھانا تیار ہوتا اور بعد نماز جمعہ حاضرین اور باہر سے آنے والے حضرات مل جل کر اکٹھے کھانا کھاتے۔ آپ کی وجہ سے اس گاؤں میں محبت، اخوت، دوستی جماعت کی مثالی تھی۔ کیا موجودہ دور میں ایسی مثال کوئی پیش کر سکتا ہے۔ علمائے وقت لوگوں کو بلا تمیز محبت، اخوت پیار کا سبق دیں ورنہ.....

ایک دفعہ پانی کی باری پر سکھوں جو کہ دوسرے گاؤں موضع بھینی سے تھے

Marfat.com

جھگڑہ ہوا نوبت لڑائی تک پہنچی اس جگہ موقعہ پر چار سکھ ہلاک ہو گئے۔ مقدمہ چلا
قصہ طویل ہے۔ آپ نے گاؤں میں ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ آیۃ کریمہ اپنی نگرانی
میں پڑھائی۔ مقدمہ سیشن سپرد ہوا۔ اور اس وقت سیشن جج عبدالرحمٰن تھے
ماہ رمضان کی بارہ یا تیرہ تاریخ اور بدھ بھی انتہائی تھی مولانا صاحب نے راقم کو ساتھ لیا
اور لوگ بھی گئے آپ کورٹ کے باہر ایک بنچ پر بیٹھ گئے اور راقم کو ساتھ بٹھا لیا
آپ نے پورے خشوع سے ایک وظیفہ پڑھا آپ میں اس قدر جوش تھا کہ پیشانی
مبارک سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ حالانکہ آپ نے اپنا چہرہ مبارک حسب عادت
رومال سے ڈھانپا ہوا تھا۔ نمبر پر مقدمہ قتل پیش ہوا۔ اس جرم میں اکیس افراد
گرفتار تھے۔ جناب سیشن جج صاحب نے فیصلہ سناتے ہوئے صرف ایک آدمی
چوہدری فضل الدین صاحب کو تین ماہ قید کیا اور باقی بیس افراد کو رہا کر دیا۔
جو وظیفہ میرے استاد گرامی نے اس وقت پڑھا تھا اب بھی وہ راقم کے کانوں
میں گونج رہا ہے راقم کی عمر اس وقت چھوٹی تھی اور پارہ اوّل با ترجمہ پڑھا کرتا
تھا اور راقم کے والد گرامی حاجی امام الدین کے ساتھ مشفقانہ محبت تھی اسی
وجہ سے راقم کے ساتھ شفقت فرماتے تھے۔ آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔ راقم
کے والد گرامی اپنا آبائی گاؤں موضع پنجوڑ چھوڑ کر موضع بھوجیاں میں صرف دین
الٰہی کی خاطر آ گئے اور موضع بھوجیاں میں سکونت اختیار کی آخری عمر میں آپ
سے با ترجمہ قرآن مجید پڑھا آپ کے شاگرد الرشید اور خلیفہ تھے۔ جناب حاجی
محمد ابراہیم انصاری صاحب گوجرانوالہ کا خاندان موضع بلہر سے دین کی خاطر بھوجیاں
میں آباد ہوا تھا۔ اردگرد کے دیہاتوں میں جو مسلمان آباد تھے ان میں اکثر موضع
بھوجیاں میں صرف دین الٰہی کی خاطر اس جگہ آکر آباد ہو گئے یہ سب لوگ آپ
کے گرویدہ ہو چکے تھے۔ آپ نے روحانی فیض حضرت مولانا سید عبداللہ غزنوی

Marfat.com

امرتسری سے حاصل کیا۔ اور گہرے تعلقات بھی تھے غزنوی خاندان کے لوگوں کا اکثر بھوجیاں میں آنا جانا رہتا تھا۔ مولانا حافظ سید محمد زکریا بن مولانا سیّد عبدالرحیم بن مولانا سید عبداللہ غزنوی کی شادی آپ کی ہمشیرہ صاحبہ سے ہوئی تھی جو کہ منڈی صادق گنج بہاولنگر میں مقیم ہیں۔ آپ کے دونوں بھائی حضرت مولانا ابوالحسنات محمد عبداللہ خاںؒ و مولانا عبدالرحیم خاںؒ دونوں عالم باعمل، روحانیت میں بلند مقام، زاہد عابد اور متقی تھے۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، تعبداللہ کانک تراہ، رقیق القلب، بہت ہی خشوع کرنے والے، تعصب سے پاک، صلح کن، مجسمہ خشیت الٰہی، حلیم الطبع بردبار، با اخلاق و اخلاص، بارعب بے خود نڈر مجاہد، سادگی پسند، شب بیدار، تہجد گذار، اکل حلال پر سختی سے عمل کرنے والے، مجسمہ شرم وحیاء، غریب اور مہمان نواز، فیاض، متوکل، زاہد عابد اور متقی تھے۔ موضع بھوجیاں میں کوئی شخص ننگے سر چل پھر نہیں سکتا تھا اور نماز پورے اہتمام سے سر پر پگڑیاں رومال وغیرہ باندھ کر ادا کی جاتی تھی۔ مگر آج کل بعض جگہ پر رومال وغیرہ تو ان کے پاس ہوتا ہے مگر صرف ضد کی وجہ سے رومال آگے پھینک کر ننگے سر نماز ادا کرنے پر فخر کرتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے

لوگ سروں سے فخریہ طور پر ننگے پھریں گے یہ قرب قیامت کی نشانی ہے۔

ضد حسد اور عناد سے ہمیشہ بچو! ان سے اعمال ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ ۱۹۴۷ء میں سکھوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا مگر ڈوگرہ ملڑی نے وہاں قیامت صغریٰ پیدا کر دی تھی۔ آپ اور آپ کے دونوں بھائی اور آپ کے پیر کار بتاریخ ۱۶ر اگست ۱۹۴۷ء مطابق ۲۶ر رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ جام ہائے شہادت نوش کر گئے

اللھم اغفرلھم واد خلھم فی جنت الفردوس ط اللھم

Marfat.com

اغفرلی ولوالدی ولمستاذی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب ط
آمین یارب العلمین ٥

؎ شہادت ہے مقصود و مطلوب مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی! اقبالؒ

(۱۷)

حضرت مولانا شیخ الحدیث صوفی محمد عبداللہؒ ماموں کانجن ضلع فیصل آباد ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ خوبصورت، ذہین اور ہونہار تھے۔ آپ بچپن ہی سے نیک سیرت اور با ادب تھے آپ نے اپنے والدین اور بڑوں کا ادب کرنے میں مثال قائم کردی اور چھوٹی عمر میں نماز روزہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ آپ نے مختلف جگہوں پر جید علماء سے تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم آپ نے جھوٹ کے خلاف جہاد کیا اور تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے رہے آپ بہت ذہین تھے۔ جو پڑھتے ازبر کر لیتے۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ نے کئی جگہ درس و تدریس سرانجام دیتے رہے۔ پھر اپنا مدرسہ جاری کیا پہلے تو وہ ایک گاؤں نزد ماموں کانجن میں تھا پھر اس میں اضافہ کی وجہ سے ماموں کانجن منتقل کیا گیا۔ پہلے تو مدرسہ تھا اب جامعہ تعلیم الاسلام ہے اس کی عمارتیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ایک مرد مجاہد نے اپنے حسن تدبر سے اس کو جاری کیا اور اس میں نامور علماء کی خدمات حاصل کی گئی۔ عمارات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اس وسیع و عریض اور عالی شان عمارات پر کروڑوں روپے صرف کئے گئے ہیں۔ حالانکہ اس مدرسہ دارالعلوم کا پہلے پہل کوئی سفیر نہ تھا۔ آپ مستجاب الدعاء تھے کام جاری رہا اور اس میں کبھی کمی واقعہ نہ ہوئی۔ کمروں کے سامنے باغ پھلدار اور پانی کا معقول انتظام ہے ہر سال اس جگہ ایک عظیم الشان کانفرس ہوتی ہے اس مدرسہ دارالعلوم سے سینکڑوں بلکہ

Marfat.com

ہزاروں علمار تیار ہوکر اپنی اپنی جگہ رشد و ہدائت و تبلیغ میں مصروف عمل ہیں۔
آپ صاحب کشف و کرامات تھے۔ ایسے مرد مجاہد کبھی کبھی پیدا ہوتے ہیں۔
ایک دفعہ خزانہ میں کمی واقعہ ہوگئی آپ اپنے خاص کمرے میں داخل ہوتے وقت فرمایا کہ اس کمرے میں کوئی آدمی نہ آئے۔ آپ اپنے انداز میں دعا کے لیے مصروف ہوگئے۔ یا الٰہی تو میرا خدا ہے حاجت روا ہے ہر مشکل آسان کرنے والا ہے ہر مصیبت میں مدد گار ہے تیرے سوا کوئی مشکل حل نہیں کر سکتا۔ میرے خزانے میں کمی ہوگئی ہے اس وقت مجھے تین ہزار روپے کی ضرورت ہے تیرے بندے جو دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کی خوراک وغیرہ کے لیے التجا کر رہا ہوں اور آنکھیں سے سیل رواں تھا۔ اتنے میں ایک چوہدری صاحب جو آپ کا دوست بھی تھا ملنے کے لیے آیا خادم صاحب نے عرض کی کہ تم ان کے کمرے میں مت جاؤ داخلہ بند ہے۔ مگر وہ اپنی مرضی سے اندر گیا اور آپ کے سامنے ایک ہزار روپے رکھ دیئے۔ آپ نے فرمایا کہ رقم لے کر باہر چلے جاؤ میں نے ایک ہزار کی دعا نہیں کی۔ وہ حیرانی سے باہر آگیا کہ اتنے میں ایک اور شخص فیصل آباد سے کار پر بچوں کو ہمراہ لے کر آیا اور کمرے میں اندر جانے کی اجازت چاہی مگر خادم نے عرض کی کہ اندر جانے کی اجازت نہیں ہے آخر اس نے خود ہی ہمت کر کے اندر چلا گیا اور جاتے ہی جامعہ تعلیم الاسلام کی اعانت کے لیے مبلغ تین ہزار روپے آپ کے آگے رکھ دیئے۔ آپ نے دعا ختم کی اور کہا کہ اب مانا ہے یہ اللہ کے بندوں کا انداز ہوتا ہے۔ اس شخص نے ذکر کیا کہ میرے اولاد نہ تھی آپ کی دعا سے مولا کریم نے لڑکا عطا کیا ہے اور یہ حقیر رقم جامعہ کے لیے ہے اور آئندہ بھی اعانت کرتا رہوں گا۔ آپ نے پوچھا کس سواری پر آئے ہو عرض کی کہ اپنی کار پر آیا ہوں میری بیوی اور بچہ ہمراہ ہے آپ نے فرمایا کہ بچے کو میرے پاس لاؤ۔ بچہ لایا گیا

Marfat.com

آپ نے اس کو پکڑ کر اس کے لیے دعا فرمائی۔ اور اجازت دے دی آپ خوشی خوشی سے باہر آئے اور باورچی کو بلا کر رقم جمع کروا دی۔

راقم کی آپ سے کئی بار ملاقات ہوئی ہے اور ایک دعا میں شمولیت بھی کی تھی آپ کی بات خداوند کریم سنتا ہے واقعی آپ مستجاب الدعا تھے۔ آپ اپنے وقت میں جید عالم دین، شیخ الحدیث، مرد مجاہد، بے حد متوکل، شب بیدار، حلیم الطبع بردبار، تہجد گذار، عبادت گذار، غریب و مہمان نواز، رعب دار، تعصب سے بیزار، سادگی شعار، بلند اخلاق و کردار، روحانیت میں خاص مقام، اکل حلال پر سختی سے عمل کرنے والے، مجسمہ خشیت الٰہی، تعبداللہ کا نک تراہ بہت ہی فیاض، جود و سخا، مستجاب الدعا، صاحب کشف و کرامات، زاہد عابد اور متقی تھے۔ آپ کا بمقام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد ۲۹ اپریل ۱۹۷۵ء مطابق ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ میں انتقال ہوا۔ اور جامعہ تعلیم الاسلام میں ہی سپرد خاک کر دیا گیا قبر کچی ہے اللھم اغفرلہٗ و وسع قبرہٗ

(۱۸)

حضرت مولانا سید مولا بخش محدّث کوموی موضع کرو دیاں تحصیل سمرالہ ضلع لودھیانہ ۱۸۹۴ء میں پیدا ہوئے آپ ہونہار اور ذہین تھے۔ آپ حسین و جمیل اور پیشانی مبارک میں ولائت کے آثار نمایاں تھے اور بچپن میں نیک کاموں کی طرف رغبت اور کھیل کود سے نفرت اور باادب تھے۔ آپ والدین اور بڑوں کا عقیدت سے احترام کرتے تھے اسی وجہ سے ہر چھوٹا بڑا آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا ادب و احترام کرنے میں اپنی مثال خود تھے چھوٹی عمر ہی میں نماز روزہ پورے اہتمام سے ادا کرتے تھے بہت ہی خشوع کرنے والے تھے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے حقیقی چچا حافظ کرم الٰہیؒ سے حاصل کی جو کہ نابینا ہونے کے باوجود حافظ قرآن مجید

Marfat.com

اور دینی علوم سے کماحقہٗ بہرہ ور تھے۔ علمی گھرانہ تھا آپ نجیف الطرفین سیّد تھے بعدازاں کچھ عرصہ تک مدرسہ تقویتہ الایمان غزنویہ امرتسر میں روحانیت کے علمبردار مولانا سیّد عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کی اور روحانی فیض بھی حاصل کیا اور وہیں حضرت مولانا سیّد محمد شریف گھڑیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روحانی فیض حاصل کیا اور پھر موضع لکھوکے ضلع فیروزپور میں کہ جن کی بنیاد عارف باللہ ولی کامل حضرت مولانا حافظ بارک اللہ علیہ الرحمۃ نے رکھی تھی کتب حدیث درجہ تکمیل کو پہنچے اور موضع کھیانوالہ ضلع فیروزپور میں ایک متبحر عالم حدیث حافظ مولانا محمد عبداللہ محدّث سے بخاری شریف کا دورہ کرکے انہی سے سند تلمذ حاصل کی جملہ علوم دینی سے فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نے موضع کوم کلاں ضلع لودھیانہ کی مشہور دینی درسگاہ میں مسند درس و تدریس سنبھالی۔ اس دینی درسگاہ کی بنیاد عارف باللہ حضرت مولانا حاجی علاؤالدین محدّث نے رکھی تھی۔ اور اس کے بعد اپنی مملوکہ اراضی میں سے ایک معقول رقبہ وقف کر دیا تھا تاکہ اپنے اخراجات ہر قسم کے لیے درسگاہ ہمیشہ خود کفیل رہے۔ ان کے بعد اس مسند علمی کی مسئولیت مولانا حاجی عبدالرحیمؒ نے سنبھالی اور سینکڑوں طلباء کو علوم دین کے بہرہ ور کیا حضرت مولانا سید مولا بخش محدّثؒ کی تبحر علمی نے اس درسگاہ کو بہت زیادہ شہرت بخشی اور پنجاب کے ہر علاقہ سے سینکڑوں طالبان علوم شریعت ان کی درسگاہ میں شریک ہو کر حضرت مولانا سیّد مولا بخش کوموی کے سرچشمۂ علوم ظاہر و باطنی سے فیض یاب ہوئے۔ ان کا تعلق اگرچہ اہلحدیث مکتبہ فکر سے تھا اور کتب حدیث کے علوم میں انہیں بڑا گہرا عبور خاص تھا مگر وہ مسلک اعتدال کے قائل تھے ہمیشہ مثبت انداز میں تبلیغ دین کرتے تھے۔ تلامذہ اور ارادت مندوں کو بھی یہی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ اور اپنی باطنی تطہیر پر زیادہ

Marfat.com

زور دیا کرتے تھے درس و تدریس کا فریضہ انہوں نے ہمیشہ اعزازی طور پر انجام دیا اور اس کا کبھی کوئی معاوضہ وصول نہ کیا اور ان کی اسی منفرد خوبی کے طفیل ان کی زبان مبارک کو وہ تاثیر حاصل تھی کہ ان کی تقریر کا ایک ایک کلمہ دلوں میں گھر جایا کرتا تھا۔ آپ مستجاب الدعا اور بہت ہی متوکل تھے ان کے فیضان محبت سے ہزاروں بندگان خدا بے دینی سے تائب ہو کر پابند صوم و صلوٰۃ ہوئے۔ حضرت مولانا سیّد صاحب کا جذبۂ عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرجہ نمائت تھا۔ خود حج بیت اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد انہوں نے اپنے نابینا والد گرامی کا عصا تھام کر انہیں بھی سعادت حج سے بہرہ ور کرایا۔

۱۹۴۷ء کے بعد مستقل طور انہوں نے چک نمبر ۲۹۲ ج ب سیّد محمود ضلع و تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سکونت اختیار کی اور اگرچہ ضعیف العمری کے باعث وہ باقاعدہ درس و تدریس کا کام سرانجام نہ دے سکے مگر ان کے فیضان صحبت سے افادہ چاہنے والوں کا سلسلہ شب و روز جاری رہتا تھا۔ دیار حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہونے کا انہیں جنون رہتا تھا عاشق رسول تھے چنانچہ اپنی اراضی کے محدود ذریعہ آمدن کے باوجود انہوں نے اپنی ازواج محترم کے ہمراہ متعدد حج و عمرے کئے اور ہر مرتبہ حرمین شریفین میں زیادہ سے قیام کرنے کی کوشش کی۔ کوئی معنوی اولاد نہ تھی مگر ان کے سینکڑوں تلامذہ روحانی اولاد کی صورت میں ملک کے سبھی اطراف و اکناف میں موجود ان کی تبلیغی مشن کو جاری کئے ہوئے ہیں۔ آپ مستجاب الدعا۔ سیف الزبان۔ بلند اخلاق جید عالم دین محدث۔ شب بیدار۔ مہمان نواز۔ خوش خلق۔ مجسمہ سادگی۔ متبع شریعت۔ فنا فی الرسولؐ عاشق رسولؐ۔ حلیم الطبع۔ متوکل۔ اکل حلال پر سختی سے عمل کرنے والے۔ تعصب کے خلاف۔ مصلح۔ لوگوں میں بے حد مقبول زاہد عابد اور متقی تھے۔

Marfat.com

آپ کا چک نمبر ۲۹۲ ج ب سیّد محمود مورخہ ۱۳ رمئی ۱۹۷۵ء مطابق یکم جمادی الاول ۱۳۹۵ھ میں انتقال ہوا اور آخری آرام گاہ ان کی اپنی زمین میں ہے ۔اور مرجع خلائق ہے۔

اللھم اغفرلہ، ووسع قبرہ، واذخلہ، فی عبادك الصالحین

یارب العلمین ؕ

آپ کے جنازے میں ہر مکتبہ فکر کے لوگ اردگرد چکوک سے اور دور دور شہروں سے کثرت سے لوگ شریک ہوئے ایک انبوہ کثیر تھا اور ہر فرد کی چشم پرنم تھی اور ہر ایک کی زبان پر جملہ بار بار آرہا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ آہ آج دنیا روحانیت سے خالی ہوگئی۔

آپ کی زندگی مبارک میں اکثر لوگوں کا چک نمبر ۲۹۲ ج ب سیّد محمود میں آنا جانا رہتا تھا آپ کی زیارت دل کو سکون بخشتی تھی اکثر لوگ دعا کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے آپ مستجاب الدعا تھے راقم بھی آپ کی زیارت کے لیے اس چک مذکور میں اکثر حاضر ہوتا رہا ہے آپ بہت ہی بلند اخلاق و سیف الزباں تھے۔ راقم پر ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء میں دونوں دفعہ مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے سخت حیران اور مایوس ہوگیا تھا آخر گاؤں مذکور میں گیا تو آپ سے ملاقات نہ ہوئی آپ فیصل آباد گئے ہوئے تھے آپ کا پتہ پوچھ کر میں بھی فیصل آباد چلا گیا وہاں ایک مسجد میں میری ملاقات ہوئی اس وقت بوجہ پریشانی میری آنکھوں میں آنسو تھے۔ آپ نے مجھے تسلی دی اور وہیں آپ نے میرے لئے خشوع سے دعا فرمائی اور اختتام دعا کے بعد ایک وظیفہ شب و روز پڑھنے کے لیے کہا چند دنوں کے بعد وہ پریشانی کافور ہوگئی ۔ ۱۹۷۱ء میرے لیے کٹھن سال تھا سخت پریشانیوں میں مبتلا ہوگیا تھا پھر حاضر خدمت ہو کر سارا واقعہ عرض کیا۔ آپ نے مجھے حوصلہ

Marfat.com

دیا اور ایک طویل دعا فرمائی چند دنوں کے بعد سب پریشانیاں ختم ہوگئیں خدا وند کریم ان کی لحد پر لاکھوں رحمت نازل فرمائے۔

جب بھی آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ تشریف لاتے تو ان کا قیام حاجی غلام محمد حاجی علی شیر صاحبان کے گھر ہوتا تھا۔ جب آپ وعظ فرماتے تو اکثر دوران تقریر قبر کا واقعہ ضرور بیان فرماتے اور آپ کی دونوں آنکھوں سے سیل رواں ہوتا اور حاضرین پر رقت طاری ہوجایا کرتی تھی آپ پُر تاثیر خطیب، مستجاب الدعا، سیف الزبان اور بہت ہی خشوع وخضوع کرنے والے عبادت گذار تھے سینکڑوں بے دین دین دار ہوگئے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے جس کو چاہے نواز دے ولائت، روحانیت کسی جماعت یا گروہ کی میراث نہیں ہے جو شخص بھی کوشش کرے گا وہ اس کو پالے گا۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ تَیَشَاءُ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ
مَنْ یُّنِیْبُ ۝

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ
یَحْزَنُوْنَ ۝ (قرآن مجید)

سلسلہ نقشبندیہ

مرتبہ

احقر العباد:۔ محمد ادریس بھوجیانی
ٹوبہ ٹیک سنگھ

Marfat.com

اولیاءِ نقشبند

حاملانِ سرِّ وحدت اولیاءِ نقشبند
رازدارانِ حقیقت اولیاءِ نقشبند

کیوں نہ ہوں عنوانِ مدحت اولیاءِ نقشبند
ہیں کلِ الفت کی نگہت اولیاءِ نقشبند

صاحبانِ اوج وعظمت اولیاءِ نقشبند
مرکزِ حسنِ عقیدت اولیاءِ نقشبند

حامیانِ دینِ حق ہیں بے نیازِ ماسوا
ماحیانِ شرک وبدعت اولیاءِ نقشبند

رہنمایانِ سلوک ومعرفت لاریب ہیں
باعثِ فیضان ورحمت اولیاءِ نقشبند

ہر قدم اٹھا ان کا احیاءِ دین کے واسطے
رہروانِ راہِ سنت اولیاءِ نقشبند

ہے تخصص ان کا صدقِ حال اور صدقِ مقال
علم وعرفان کی روایت اولیاءِ نقشبند

اتباعِ سرورِ کونین ان کی زندگی
رات دن وقفِ عبادت اولیاءِ نقشبند

راہِ عشقِ مصطفےٰ کی راہرو کیوں کر نہ ہوں
رکھتے ہیں نورِ بصیرت اولیاءِ نقشبند

رونقِ بزمِ ولایت ان کے انوار وفیوض
حُسن وستارِ فضیلت اولیاءِ نقشبند

اقتضائے وقت ہے ان کا تبع دین میں
منبعِ رشد وہدایت اولیاءِ نقشبند

ہیں نہ کیوں محمود روز وشب رہوں مدحت سرا
ہیں ثنا گوئے رسالت اولیاءِ نقشبند

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	مقام ولادت	سن	مقام انتقال	سن	عمر
۱	حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مکہ معظمہ	۹/۱۲ ربیع اول	مدینہ منورہ	۱۳ ربیع الاول ۱۱ھ	۶۳ ؍
۲	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	مکہ معظمہ	۵۷۳ء	مدینہ منورہ	۱۳ جمادی الثانی ۱۳ھ	۶۳ ؍
۳	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	اصفہان ایران	۴۰۵ء	مدائن بصرہ	۶۵۵ء	۲۵۰ ؍
۴	حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رح		۳۶ھ	مدینہ منورہ	۲۴ جمادی الاول ۱۰۸ھ	۷۲ ؍
۵	حضرت امام جعفر صادق رح	مدینہ منورہ	رمضان ۸۱ھ	مدینہ منورہ	شوال ۱۴۸ھ	۶۸ ؍
۶	حضرت بایزید بسطامی رح	بسطام	۱۸۸ھ	بسطام	۱۵ شعبان ۲۶۱ھ	۷۳ ؍
۷	حضرت ابوالحسن علی بن جعفر خرقانی رح	خرقان	۳۵۰ھ	خرقان	۱۵ رمضان ۴۲۵ھ	۷۴ ؍
۸	حضرت ابوعلی فضل اللہ فارمدی رح	فارمد طوس	۴۳۴ھ	طوس	۵۱۱ھ	۷۶ ؍
۹	حضرت ابویعقوب یوسف ہمدانی رح	بوزنجر	۴۴۰ھ	مرو	۵۳۵ھ	۹۳ ؍
۱۰	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدانی رح	غجدان بخارا		غجدان بخارا	۵۷۵ھ	
۱۱	حضرت خواجہ عارف ریوگری رح	ریوگر بخارا		ریوگر بخارا	۶۱۶ھ	
۱۲	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رح	انجیر فغنہ بخارا		انجیر	۱۵ ربیع الاول ۷۱۵ھ	
۱۳	حضرت خواجہ علی عزیزاں رامیتنی رح	رامیتن بخارا	۵۸۵ھ	خواندم	۲۸ ذوالحجہ ۷۱۵ھ	۱۳۰ ؍
۱۴	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رح	سماس بخارا		سماس	۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ	
۱۵	حضرت خواجہ شمس الدین امیر کلال رح	سوخار بخارا			۱۱ جمادی الثانی ۷۷۲ھ	
۱۶	حضرت خواجہ محمد بہاؤالدین نقشبند رح	ہنڈواں بخارا	۱۶ محرم ۷۱۸ھ		۳ جمادی الاول ۷۹۱ھ	۷۲ ؍
۱۷	حضرت محمد علاؤالدین عطار رح			جغانیان ماوراءالنہر	۲ رجب ۸۰۲ھ	
۱۸	حضرت مولانا یعقوب چرخی رح	چرخ غزنی		بلغون ماوراءالنہر	۵ صفر ۸۵۱ھ	
۱۹	حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رح	باغستان تاشقند	۸۰۶ھ رمضان	سمرقند بخارا	۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ	۸۹ ؍
۲۰	حضرت مولانا محمد زاہد وخشی رح	وخش ماوراءالنہر		وخش	۹۳۶ھ	

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	مقام ولادت و سن	مقام انتقال سن	عمر
۲۱	حضرت مولانا درویش محمد		اسفرہ ۱۹ محرم ۹۷۰ھ	
۲۲	حضرت مولانا محمد امکنگیؒ	امکنہ بخارا ۹۱۸ھ	امکنہ بخارا ۱۰۰۸ھ	۸۹ سال
۲۳	حضرت خواجہ رضی الدین محمد باقی باللہؒ	کابل (افغانستان) ۹۷۱ھ	دہلی ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ	۴۱ ؍
۲۴	حضرت شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانیؒ	سرہند ۱۴ شوال ۹۷۱ھ	سرہند ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ	۶۳ ؍
۲۵	حضرت شیخ محمد معصوم سرہندیؒ	سرہند ۱۱ شوال ۱۰۰۷ھ	سرہند ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ	۷۲ ؍
۲۶	حضرت خواجہ محمد نقشبند سرہندیؒ	سرہند ۱۰۳۴ھ	سرہند	
۲۷	حضرت خواجہ محمد زبیر سرہندیؒ	سرہند ۵ ذیقعد ۱۰۹۳ھ	سرہند ۴ ذیقعد ۱۱۵۲ھ	۶۰ ؍
۲۸	حضرت سید قطب الدینؒ		مدینہ منورہ ۱۱ رجب ۱۱۸۰ھ	
۲۹	حضرت حافظ محمد جمال اللہؒ	شاہ والہ گجرات	رامپور ۳ صفر ۱۲۰۹ھ	
۳۰	حضرت شاہ عیسیٰ ولیؒ	گنڈاپور ضلع بنوں	گنڈاپور بنوں ۱۲۲۰ھ	
۳۱	حضرت بابا فیضی محمد فیض اللہ خانؒ	تیراہ علاقہ آزاد ۱۱۷۹ھ	تیزئی ۱۲۴۵ھ	۶۶ ؍
۳۲	حضرت قبلہ عالم بابا نور محمد خانؒ	تیراہ علاقہ آزاد	چورہ شریف ۱۲۶۸ھ	
۳۳	حضرت خواجہ فقیر محمد خاں چوراہیؒ	کیمل پور	چورہ شریف ۲۹ محرم ۱۳۱۵ھ	
۳۴	حضرت قبلہ عالم حافظ عبدالکریمؒ	راولپنڈی رجب ۱۲۶۴ھ	راولپنڈی ۲۸ صفر ۱۳۵۵ھ	۹۱ ؍
۳۵	حضرت قبلہ خواجہ نواب الدینؒ	کھمباہ کشمیر ۲۸ صفر ۱۳۱۹ھ	موہری شریف ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ	۶۶ ؍
۳۶	حضرت قبلہ خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہ العالی	موہری شریف ۴ اپریل ۱۹۳۵ء		

شاخ ۲

۱	حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ	سرہند ۱۴ شوال ۹۷۱ھ	سرہند ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ	۶۳ ؍
۲	حضرت شیخ محمد سعید خازنؒ	سرہند شوال ۱۰۰۵ھ	سرہند ۲۷ جمادی الثانی ۱۰۷۵ھ	۷۵ ؍

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	مقام ولادت وسن	مقام انتقال وسن	عمر
۳	حضرت خواجہ محمد معصومؒ	سرہند ۱۱ر شوال سنہ ۱۰۰۷ھ	سرہند ۹ر ربیع الاول سنہ ۱۰۷۹ھ	۷۲ سال
۴	حضرت شیخ عبدالاحد (گل شاہؒ)	سرہند سنہ ۱۰۴۹ھ	سرہند ۲۷ر ذوالحجہ سنہ ۱۱۲۶ھ	۷۶ ؍
۵	حضرت خواجہ محمد حنیف پارساؒ		قصبہ بامیان کابل یکم صفر سنہ ۱۱۳۳ھ	
۶	ابوالمساکین حضرت خواجہ شیخ محمدؒ		مکہ معظمہ ۹ر ذوالحجہ سنہ ۱۱۲۹ھ	
۷	حضرت شیخ محمد زکی مظہریؒ		بلشی القفی عرب حجاز سنہ ۱۱۴۳ھ	
۸	حضرت مخدوم محمد زماںؒ	لواری سندھ ۲۱ر رمضان سنہ ۱۱۲۵ھ	لواری سندھ ۲ر ذیقعدہ سنہ ۱۱۸۰ھ	۵۴ ؍
۹	حضرت خواجہ حاجی احمدؒ		موضع لوسیدی سندھ سنہ ۱۲۲۳ھ	
۱۰	حضرت شاہ حسینؒ (بھوئے والے)	رنر چھتڑ ضلع گورداسپور	رنر چھتڑ ۷ر صفر سنہ ۱۲۴۲ھ	
۱۱	خواجہ امام علی شاہؒ	رنر چھتڑ مکان سنہ ۱۲۱۲ھ	رنر چھتڑ ۱۲ر شوال سنہ ۱۲۸۲ھ	
۱۲	حضرت خواجہ میر صادق علی شاہؒ	رنر چھتڑ مکان	رنر چھتڑ ۲۲ر رجب سنہ ۱۳۱۷ھ	
۱۳	حضرت خواجہ بابا امیر الدینؒ	دھرم کوٹ گورداسپور سنہ ۱۲۰۷ھ	مقام کوٹلہ پنجو بیگ ۹ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ھ	۱۲۴ ؍
۱۴	حضرت مولانا میاں شیر محمد شرقپوریؒ	حجرہ شاہ مقیم شرقپور سنہ ۱۲۸۲ھ	شرقپور ۴ر ربیع الاول سنہ ۱۳۴۷ھ	۶۴/۶۵ ؍
۱۵	حضرت سید محمد اسمٰعیل شاہ کرمانوالےؒ	کرمونوالہ فیروزپور انڈیا سنہ ۱۳۱۵ھ	کرمانوالہ ۲۰ر جنوری سنہ ۱۹۶۶ء	۷۰ ؍
۱۶	حضرت سید عثمان علی شاہؒ	کرمونوالہ فیروزپور	کرمانوالے اوکاڑہ سنہ ۱۹۷۸ء	

Marfat.com

(۱)

سیّد المرسلین، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ ۔۔۔ وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ ۔۔۔ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ
شَهِدْتُّ عَلٰى اَحْمَدَ اَنَّهٗ ۔۔۔ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ بَارِى النَّسَمِ
فَلَوْ مَدَّ عُمْرِىْ اِلٰى عُمْرِهٖ ۔۔۔ لَكُنْتُ وَزِيْرَاَلَهٗ وَابْنَ عَمِّ
وَجَاهَدْتُّ بِالسَّيْفِ اَعْدَاءَهٗ ۔۔۔ وَفَرَّجْتُ مِنْ صَدْرِهٖ كُلَّ غَمِّ

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب ۔۔۔ ہنوز نام تو گفتن کماں بے ادبیست

فرمان الٰہی : وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝

ولادت پاک : آپ کی ولادت مبارک ۹/۱۲ ربیع الاوّل ۱ عام الفیل مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء یکم جیٹھ ۶۲۸ بکرمی بروز سوموار صبح صادق ہوئی اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رکھا گیا۔ ابوالقاسم کنیت خاتم الانبیاء، رحمۃ للعٰلمین، شفیع المذنبین، سرتاج الانبیاء لقب ہیں۔

سلسلہ نسب پدری : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بن سردار عبدالمطلب بن سردار ہاشم الخ

سلسلہ نسب مادری : حضرت آمنہؓ بنت وہب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب الخ

دودھ : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ

Marfat.com

اور حضرت ثویبہؓ و حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا دودھ نوش فرمایا تھا۔

بچپن : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بچپن ہی میں نور مہتاب تھے۔ کھیل کود سے نفرت تھی۔ ریاضت و عبادت میں مشغول رہتے۔ آپ محبوب رب العلمین اور اُمّی ہیں۔ بڑے ہو کر غار حرا میں تشریف لے جاتے۔ اور اپنے خالق حقیقی کی یاد میں دن اور رات گذار دیتے۔ جب کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو جاتیں تو گھر تشریف لا کر سامان خورد و نوش ساتھ لے کر غار حرا میں تشریف لے جاتے اور یکسوئی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے۔

شادی : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۲۵ سال ہوئی تھی کہ آپ کی شادی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ خطبہ نکاح سردار ابو طالب نے پڑھا۔

اولاد : دو صاحبزادے حضرت قاسمؓ حضرت عبداللہؓ چار صاحبزادیاں سیدہ زینبؓ سیدہ رقیہؓ سیّدہ ام کلثومؓ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہریٰؓ۔ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے بطن سے تولد ہوئی (حضرت ابراہیمؓ حضرت ماریہؓ سے)

نبوت : آپ کی عمر مبارک چالیس سال ہوئی۔ تو غار حرا میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے۔ اور بحکم رب العلمین آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا۔ آپ گھر تشریف لائے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ مجھے کمبل اوڑھاؤ۔ اور آپؐ کا بدن مبارک کانپ رہا تھا۔ آپ کی جانثار رفیقہ حیات حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضرت ورقہ بن نوفلؓ کے پاس لے گئیں اور سارا واقعہ سنایا۔ اس وقت یہ بہت ضعیف تھے اور نظر بھی کم تھی۔ اس نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واقعہ دریافت کیا۔ تمام واقعہ سننے کے بعد حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کو مبارک باد دی۔ اور حضرت ورقہ بن نوفلؓ

Marfat.com

نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں حضرت ورقہ بن نوفلؓ وہ بزرگ ہیں جس نے نبوت کی سب سے پہلے تصدیق کی ہے (مومن نبوت) حضرت خدیجہؓ و نوفل حقیقی بہن بھائی ہیں۔ اور حضرت ورقہؓ راہب بھائی کا لڑکا ہے۔

تبلیغ : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ میں تیرہ سال تبلیغ کی۔ سخت سے سخت تکلیفیں اٹھا کر اپنا مشن جاری رکھا۔ ایک موقعہ پر آپ نے دعا فرمائی کہ میرے مولا کریم مکہ معظمہ میں دو عمر ہیں ایک مجھے عطا کر تاکہ اسلام کو عزت و قوت ملے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے حق میں دعا قبول ہوئی۔ عمرو بن ہشام (ابوجہل) حضرت عمر فاروقؓ کا حقیقی ماموں ہے اس کے حق میں دعا قبول نہ ہوئی۔ اس کو ابوجہل کا لقب ملا۔ اور جنگ بدر میں سب سے بڑا دشمن اسلام چھوٹے چھوٹے دو بچوں کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ اور جب بھی کوئی اس کا نام لیتا ہے تو ابوجہل کہہ کر یاد کرتا ہے۔ کفار مکہ نے آخر آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ تیار کیا۔ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝ کفار مکہ کا محاصرہ اور تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔ محبوب رب العلمین بحکم خداوندی اپنے خاص ساتھی کے ہمراہ رات کے وقت اپنے مکان سے غار ثور کی جانب روانہ ہوئے۔ تو راستہ میں کفار مکہ ملے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی انہوں نے شناخت تو کر لی مگر آپ کی شناخت نہ کر سکے دونوں ساتھی غار ثور میں بحفاظت پہنچ گئے۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۝ آخر آپ اپنے دوست حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ مدینہ طیبہ تشریف لے آئے دس سال آپ نے تبلیغ کی۔ کل ۲۳ سالہ تبلیغ سے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی اسلام لائے۔ جو اصحاب کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ انہی کی شان

Marfat.com

میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

فرمان نبوی : آپ نے بوقت بیعت صلح حدیبیہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جنہوں نے اس درخت ببول کے نیچے مجھ سے بیعت کی وہ کبھی دوزخ میں نہ جائے گا۔ اور جو جنگ بدر میں شامل ہوئے حکم ہوا۔

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ — جو چاہو کرو میں نے تم کو بخش دیا۔

بدر میں جو شامل ہوئے وہ سب کے سب جنتی ہیں آخر آپ کی تبلیغ کا سلسلہ بہت وسیع ہو گیا۔ اور وقت کے حکمرانوں کو بھی دعوت نامے بھیجے۔

فرمان خداوندی : وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ

آخر یہ وقت بھی آگیا۔ فرمان الٰہی ہے :

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ — آج کے دن دین مکمل ہو گیا اور پورا کیا میں نے نعمت کو۔ اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔

وصال : خاتم المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو کر ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے حجرے مبارک میں تشریف لے آئے۔ مرض میں کمی بیشی ہوتی رہی۔ آخر بروز سوموار ۱۳ ربیع الاوّل ۱۱ھ بوقت چاشت بعمر ۶۳ سال مدینہ طیبہ میں آپ اس عالم آب وگل سے مفارقت فرما کر رفیق الاعلیٰ سے واصل ہو گئے۔ آپ کی زبان اقدس پر یہ کلمے آخری تھے

اللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
اَفْضَلَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلٰوۃً دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَر　　مِنْ وَّجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ　　بَعْدَ از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(۲)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

نام: آپ کا اسم گرامی عبداللہ کنیت ابوبکر، صدیق، عتیقؓ لقب اور والد ماجد کا نام ابوقحافہ عثمانؓ تھا۔ آپ کی ولادت باسعادت واقعہ فیل سے دو سال چار ماہ بعد ہوئی۔ والدہ ماجدہ کا نام ام الخیرؓ تھا۔

سلسلہ نسب: حضرت عبداللہ ابوبکر صدیقؓ بن ابی قحافہ عثمانؓ بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم الخ۔

بیعت: آپ نے جوان مردوں سے سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ کو صدیق اور عتیق کا لقب رسول خدا اور اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ آپ کے والدین اور اولاد سب اصحابی اور آپ عشرہ مبشرہ اصحابی ہیں۔ اسلام میں سب سے بڑا اعزاز ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خسر ہیں۔ آپ شمع رسالت کے پروانہ تھے گھر کا تمام سامان راہ خدا میں دے دیا۔ آپ فرماتے ہیں جس گھر میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہو وہاں سامان دنیا کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہ اعزاز کسی اور اصحابی کو نہیں ملا۔ سفر و حضر میں آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی بلکہ یار غار بھی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری میں نماز کی امامت کا کام آپؓ کو سونپا گیا۔ فرمان نبوی ہے کہ ابوبکرؓ کی موجودگی میں کوئی امامت کے فرائض انجام نہیں دے سکتا۔ ارتحال کے بعد قبر کے ساتھی ہو گئے۔ فرمان نبوی ہے میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ ایک مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ روز محشر ہم تینوں اپنی اپنی قبروں سے اکٹھے اٹھیں گے۔ اور جنت میں ہمارا ایک جگہ ہی مقام ہو گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد انصار و مہاجرینؓ نے برضا و رغبت آپؓ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

اولاد : حضرت عبدالرحمنؓ۔ حضرت عائشہؓ کی والدہ ماجدہ حضرت ام رومانؓ تھیں۔ حضرت عبداللہ۔ حضرت اسماءؓ کی والدہ ماجدہ قتیلہؓ تھیں۔ حضرت محمد کی پیدائش مقام ذوالحلیفہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہوئی۔ والدہ ماجدہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ تھیں۔ ام کلثومؓ آپ کے انتقال کے بعد پیدا ہوئی۔ والدہ ماجدہ حبیبہ بنت خارجہؓ تھیں۔ تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔

وفات : آپ کا ۲۳ جمادی الثانی ۱۳ھ بروز منگل مدینہ طیبہ بعمر ۶۳ سال انتقال ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں دفن کئے گئے۔ نماز جنازہ حضرت عمر فاروق اعظمؓ نے پڑھائی۔ وفات کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سلمیٰ ام الخیرؓ مکہ معظمہ میں زندہ تھیں۔

Marfat.com

(۳)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی مابہ تھا مگر اسلام کے بعد آپ کا نام سلمان رضؓ رکھا گیا اور کنیت ابو عبداللہ تھی۔ آپ اصفہان کے آب الملک کے خاندان سے ہیں آپ کے اسلام لانے کا قصہ بہت طویل ہے۔ آپ نے بہت ہی مصیبتیں اٹھائیں پھر اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ کامیاب بھی ایسے ہوئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اہل بیت میں شمار کیا۔ بہت ہی بڑا اعزاز ہے آپ کی پیدائش اصفہان ایران ۱۲ھ میں ہوئی۔

آپ کو دونوں کتابوں پر عبور تھا قرآن مجید اور توراۃ پر۔ قرآن مجید کے آپ فقیہ تھے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے اپنے دور خلافت میں آپ کو مدائن کا گورنر بنا کر پانچ ہزار درہم وظیفہ سالانہ مقرر کیا۔ آپ یہ رقم لے کر فقراء مساکین اور محتاجوں میں تقسیم کر دیتے۔ اور خود بوریہ بافی اور رسیاں بنا کر اپنا گذارہ کرتے تھے۔ آپ کا لباس بالکل سادہ ہوتا تھا۔ گورنری کے زمانہ میں آپ بازار سے گذر رہے تھے۔ کہ ایک شخص کو مزدور کی تلاش تھی۔ اس نے آپ کو مزدور سمجھ کر کہا کہ میرا بوجھ میرے گھر تک پہنچا دو۔ آپ نے کہا بہت اچھا سامان اٹھایا۔ اور اس کے ساتھ ہو لئے۔ آگے چل کر جب اسے معلوم ہوا کہ یہ تو حاکم وقت ہیں تو پاؤں پر گر پڑا اور معافی چاہی۔ آپ کی طبیعت اور لباس میں بہت ہی سادگی تھی۔ آپ ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھانا کھایا کرتے۔ بہت ہی فیاض تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے نسبت تھی۔

Marfat.com

وفات : آپ کے پاس پانی کی ایک مشکیزہ ، پالان ، پوستین اور ایک کمبل کے سوا کچھ نہ تھا۔ آخری وقت پانی کا تھیلہ منگوایا۔ اور خود چاروں طرف پانی چھڑکا اور سب کو اپنے پاس سے ہٹا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا تو مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر کے شاخ طوبیٰ پر پہنچ چکا تھا۔ آپ کا مزار مدائن میں ہے جس کو اب سلمان پاک کہتے ہیں۔ یہ جگہ بصرہ کے قریب ہے۔ وہاں آپ کی نسل موجود ہے۔ آپ کی عمر اڑھائی سو سال اور بعض نے اس سے بھی زیادہ لکھی ہے۔

سنہ ۳۴-۳۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ منقول ہے کہ حضرت علی المرتضےٰ رضؓ نے آپ کے غسل و کفن کا انتظام کیا تھا (واللہ اعلم)۔

(۴)

حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

نام : آپ کا اسم گرامی قاسم کنیت ابو محمد تھی آپ کے والد ماجد حضرت محمد ابوبکر صدیق رضؓ تھے۔

نسبت : آپ کو حضرت سلمان فارسیؓ سے نسبت تھی۔ حضرت امام زین العابدینؓ آپ کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ لہذا آپ نے امام موصوف کی صحبت سے حضرت علی المرتضےٰ رضؓ کی نسبت بھی حاصل کی۔ ابھی آپ کی عمر مبارک بہت چھوٹی تھی کہ والدہ ماجدہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اس لیے آپ کی تربیت آپکی پھوپھی محدثہ فقیہہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کی۔ اور بڑے پیار اور محبت سے ان کی پرورش کی اور انہوں کی صحبت نے ان کو علم و عمل میں مجمع البحرین بنا دیا تھا۔ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے علاوہ حضرت ابن عباسؓ حضرت

Marfat.com

ابن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی پورا پورا استفادہ حاصل کیا تھا۔ ان بزرگوں کے فیض سے آپ کو ممتاز حافظ الحدیث بنا دیا تھا۔ آپ بہت بڑے محدّث و فقیہ تھے۔

شاگرد : آپ کے شاگرد عبدالرحمٰن بن قاسمؒ۔ امام شعبیؒ۔ سالم بن عبداللہؒ بن عمر۔ یحییٰؒ بن سعید انصاریؒ۔ سعید بن ابی ملیکہؒ۔ نافع مولیٰ ابن عمر۔ امام زہریؒ عبیداللہ بن عمرؒ۔ ایوبؒ ابن عوفؒ۔ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہم۔

درس : آپ کا مسجد نبوی میں حلقہ درس تھا۔ آپ کی اور حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر کی ایک ہی مجلس تھی۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن اور سالمؒ کے بھائی عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر اس جگہ بیٹھتے تھے پھر ان دونوں کے بعد اس مقام پر حضرت امام مالکؒ کی مسند درس بچھتی۔ یہ جگہ روضۂ مبارک اور منبر نبوی کے درمیان دریچہ حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے تھی۔

وفات : آپ کا ۲۴ جمادی الاوّل ۱۰۸ھ مدینہ طیبہ بعمر ۷۲ سال انتقال ہوا۔ بعض نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام قدید لکھا ہے اور مدفن مشلل پہاڑی لکھا ہے (واللہ اعلم)۔

Marfat.com

(۵)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی جعفر کنیت ابو عبداللہ اور لقب صادق تھا۔ والد ماجد کا اسم گرامی حضرت امام محمد باقر اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت ام فروہؓ ہے۔ حضرت امام قاسم بن ابو بکر صدیقؓ کی صاحبزادی اور حضرت ابو بکر صدیق کی پرپوتی اور پرنواسی بھی ہے۔ حضرت امام قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیقؓ آپ کے نانا اور مرشد پاک بھی ہیں۔ آپ روحانی چھٹے امام ہیں۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۸، رمضان المبارک ۸۰ھ مدینہ طیبہ میں ہوئی۔

نسبت : آپ کو روحانی فیض اپنے نانا حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیقؓ سے حاصل ہوا۔ آپ اکثر اسی وجہ سے فرمایا کرتے تھے۔ وَلَدَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ مَرَّتَیْنِ یعنی مجھے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی دوہری اولاد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ایک ولادت ظاہری دوسری باطنی نسبت حاصل ہے اس طرح آپ دونوں نسبتوں کے جامع ہوئے۔ اہلِ بیت میں آپ کا کوئی ہمسر نہ تھا۔ آپ بہت بڑے عالم دین و فقیہہ تھے ؎

تم ہو آپس میں غضب ناک، وہ آپس میں رحیم
تم خطا کار و خطا بیں، وہ خطا پوش و کریم
چاہتے سب ہیں کہ ہوں اوجِ ثریا پہ مقیم
پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلب سلیم

(اقبالؒ)

Marfat.com

اساتذہ : آپ کے والد ماجد حضرت امام محمد باقرؒ۔ حضرت محمد بن منکدرؒ۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت نافعؒ۔ حضرت امام زہریؒ وغیرہ سے علم وفیض حاصل کیا۔

شاگرد : آپ کے شاگرد۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ۔ حضرت امام مالکؒ۔ حضرت شعبہؒ۔ حضرت سفیان ثوریؒ۔ حضرت سفیان بن عینیہؒ۔ حضرت ابن جریجؒ۔ حضرت ابو عاصم رحمۃ اللہ علیہم۔

وفات : آپ کا ماہ شوال ۱۴۸ھ بعمر ۶۷ سال مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ مرقد جنت البقیع۔

(۶)

حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی طیفور (ابن عیسیٰ بن آدم بن شروسان) کنیت ابو یزید اور لقب سلطان العارفین ہے۔ آپ کے دادا آتش پرست تھے پھر مسلمان ہوئے۔ آپ حضرت امام جعفر صادق کی روحانیت سے اویسی طریقہ پر فیض یافتہ ہیں۔ آپ مادرزاد ولی ہیں۔

تعلیم : آپ نے چھوٹی عمر میں ہی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔ قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کے بعد باترجمہ شروع کیا۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے۔ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ (شکر کر میرا اور اپنے ماں باپ کا) تو آپ اپنے استاد سے اجازت لے کر گھر آئے۔ اور اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کیا کہ "میں دو گھروں سے تعلق نہیں نبھا سکتا، یا آپ مجھے اللہ تعالیٰ سے مانگ لیں کہ صرف

Marfat.com

آپ کی خدمت کروں۔" یا اللہ تعالیٰ کو سونپ کر دیجئے کہ بس اس کا ہو رہوں۔"
والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو راہ خدا کے لیے چھوڑ دیا۔ اور میں اپنا حق معاف کرتی ہوں۔ پس آپ قصبہ بسطام سے باہر نکلے اور تیس سال تک ملک شام کے جنگلوں میں ریاضت و مجاہدے کرتے رہے۔ آپ اپنے وقت میں بلند مرتبہ عالم دین، بہت بڑے شیخ طریقت، متبع شریعت بہت ہی عبادت گذار، شب بیدار، عاشق رسول، دنیا سے بے نیاز، فنا فی اللہ آپ ان اوصاف میں یکتا تھے

حج : آپ نے پیدل چل کر حج کیا۔ مگر آپ ہر قدم پر دو رکعت نماز نفل ادا کر کے چلتے تھے۔

وفات : آپ کا ۱۵ رشعبان ۲۶۱ھ بعمر ۷۳ سال بسطام میں انتقال ہوا۔ اور وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

(۷)

حضرت شیخ ابوالحسن علی خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی علی بن جعفر اور کنیت ابوالحسن تھی۔ موضع خرقان میں پیدا ہوئے۔ شہر بسطام کا گاؤں ہے آپ کو تصوف میں بطرق اویسیت حضرت بایزید بسطامیؒ سے نسبت ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ عالم رویا میں انتساب ہوا تھا۔

بادشاہ : آپ سے سلطان محمود غزنویؒ کو کمال درجہ عقیدت تھی۔ ایک مرتبہ زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ اور آپ سے دعا کی درخواست کی آپ نے فرمایا۔ "اے محمود تیری عاقبت محمود ہو۔" اس کے بعد سلطان محمود غزنویؒ نے آپ

Marfat.com

کو اشرفیوں کی تھیلی پیش کی۔ اور آپ نے جَو کی خشک روٹی سلطان محمود کے آگے رکھی اور کہا کھاؤ! سلطان محمود نے کھانا شروع کیا لیکن وہ روٹی گلے میں پھنسنے لگی۔ آپ نے فرمایا شاید گلہ پکڑتی ہے۔ سلطان محمود نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا کہ تمہاری اشرفیوں کی تھیلی بھی اسی طرح میرا گلہ پکڑتی ہے۔ اس کو لے جاؤ کہ میں نے اس کو طلاق دے دی ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ اشرفیوں کی تھیلی سے خون بہنا شروع ہو گیا تھا کیونکہ آپ نے اس تھیلی کو دونوں ہاتھوں سے دبایا تھا۔ آپ سے سلطان محمودؒ نے تبرک مانگا۔ تو آپ نے اپنا پیراہن عطا فرمایا۔ تاکہ بوقت ضرورت کام آئے ؎

تمنا دردِ دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں (اقبالؒ)

سلطان محمود غزنویؒ واپس آیا۔ کچھ عرصہ بعد سومنات کو فتح کرنے کی غرض سے حملہ کیا۔ منقول ہے کہ سولہ حملے کئے مگر ناکام رہا۔ آخر وہ تبرک پیراہن مصلے پر بچھا کر نماز ادا کر کے رب العلمین کے دربار میں دعاء کی۔ خداوند قدوس نے دعا کو مقبول فرمایا۔ اور سومنات فتح ہوا۔

وصیت : آپ نے وفات سے پہلے وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر گہری کھودنا۔ تاکہ شیخ بایزیدؒ کی قبر سے اونچی نہ ہو۔

وفات : آپ کا ۱۵ رمضان المبارک ۴۲۵ھ خرقان میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کثیر تھے۔ مگر نامور خلفاء شیخ امام ابوالقاسم قشیریؒ حضرت امام غزالیؒ۔

Marfat.com

(۸)

حضرت شیخ ابوعلی فضل اللہ فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی فضل اللہ اور کنیت ابوعلی اور وطن فارمد، طوس کے دیہات میں ایک گاؤں ہے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۴۳۴ھ مقام فارمد ہوئی۔ والد ماجد کا نام محمد ہے۔

تعلیم : آپ کو چھوٹی عمر میں تعلیم کا بہت شوق تھا۔ اور آپ کی پیشانی میں نور ولائت چمکتا تھا۔ آپ نے شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ سے علم حاصل کیا۔ دوران تعلیم آپ پر عجیب کمالات وارد ہوا کرتے تھے۔ آپ نے ان کا ذکر حضرت ابوالقاسم قشیریؒ سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تعلیم جلدی مکمل کر کے فارغ ہو کر طریقت و معرفت کے کام میں لگ جاؤ۔ آخر آپ مدرسہ سے خانقاہ آگئے اور حضرت امام ابوالقاسم قشیریؒ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ نے ان سے بیعت کی۔ مجاہدوں اور ریاضتوں میں مشغول ہو گئے۔ ایک دن حضرت امام ابوالقاسم قشیریؒ حمام میں تشریف لے گئے۔ آپ بھی ساتھ تھے۔ آپ نے غسل خانہ میں پانی بھر دیا۔ جب غسل کر کے وہ باہر تشریف لائے تو انہوں نے پوچھا کہ پانی کس نے ڈالا ہے۔ مگر آپ خاموش رہے۔ دوسری اور تیسری مرتبہ انہوں نے پوچھا کہ پانی کس نے ڈالا ہے۔ تو آپ نے عرض کی کہ خادم نے پانی ڈالا ہے۔ حضرت امام ابوالقاسمؒ نے فرمایا کہ چند ڈول پانی تم نے ڈال کر مجھ سے سب کچھ لے لیا ہے۔

Marfat.com

ہم تو مائل بہ کرم ہیں، کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے؟ رہروِ منزل ہی نہیں
کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں (اقبالؒ)

آپ نے حضرت امام ابوالقاسم قشیریؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور آپ کو علم باطن سے مالا مال کر دیا اور خرقہ خلافت بھی دیا۔

سلسلہ طریقت : حضرت ابو علی فارمدیؒ۔ حضرت امام ابوالقاسم قشیریؒ۔ شیخ ابوالحسن علی خرقانیؒ۔ حضرت بایزید بسطامیؒ۔ حضرت امام جعفر صادقؓ حضرت قاسم بن ابوبکر صدیقؓ الخ۔

وفات : آپ کا ۵۱۱ھ مقام طوس انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانیؒ نے خاص مقام حاصل کیا۔

(۹)

حضرت خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی یوسف کنیت ابو یعقوب۔ آپ کی ولادت ۴۴۰ھ مقام بورنجر میں ہوئی۔

بیعت : آپ نے ابو علی فارمدیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ لیکن شرح وصایا خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ میں مذکور ہے کہ آپ نے بلا واسطہ

Marfat.com

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کے مرید ہیں۔ آپ نے شیخ عبداللہ جونیؒ سے بھی خرقہ خلافت پہنا۔ اور شیخ حسن سمنانیؒ کی اٹھارہ سال کی عمر میں آپ نے بغداد، اصفہان، عراق، خراسان، اور سمرقند و بخارا میں بہت بزرگوں کی خدمت میں رہے اور ان سے فیض حاصل کیا اور علم حدیث کو اختیار کیا۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین، محدّث، فقیہ، مفتی اور علم معرفت میں اکمل، متبع شریعت، سیف الزبان، عاشق رسول، مجسمہ خشیت الہٰی تھے۔

حضرت شیخ عبدالقادر محی الدین بغدادیؒ بھی اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دن آپ نے ان کو فرمایا کہ تم لوگوں کو نصیحت و تبلیغ کیا کرو۔ انہوں نے عرض کی کہ میں عجمی ہوں۔ آپ نے ان کے لیے خصوصی دعا فرمائی اور اس دعا سے وہ فصیح ہو گئے۔ بزرگوں کی صحبت سے فیض حاصل ہوتا ہے۔ بے ادب روحانیت سے محروم ہو جاتا ہے۔

وفات : آپ کا ۵۳۵ھ بعمر ۹۴ سال مقام مرو میں انتقال ہوا۔ اور وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے مگر خواجہ عبدالخالق غجدانی کا خاص مقام ہے۔

(۱۰)

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی عبدالخالق لقب خواجہ جہاں، آپ حضرت امام مالکؒ کی اولاد سے ہیں۔ اور والد کا نام امام عبدالجلیلؒ اکابر اولیاء فقیہہ،

Marfat.com

محدّث، تھے۔

حالات : آپ کے والد ماجد طلب روزگار روم سے دیار ماوراالنہر کی طرف نکلے تو غجدوان میں جو توابع بخارا سے ایک بہت بڑا شہر ہے سکونت اختیار کی چنانچہ خواجہ عبدالخالقؒ وہیں پیدا ہوئے۔

تعلیم : آپ نے حضرت مولانا صدرالدینؒ سے تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم آپ پر عجیب کیفیت طاری ہو جایا کرتی تھی۔

بیعت : کچھ عرصہ بعد خواجہ یوسف ہمدانیؒ بخارا تشریف لائے۔ تو آپ نے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دست بیعت کی اور فیض روحانی حاصل کیا۔ آپ کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات بھی ہوئی تھی ذکر خفی انہوں نے انعام دیا تھا اور بار بار سمجھایا۔ آپ بہت بڑے عالم دین، متبع شریعت، عاشق رسول، مجسمہ خشیت الٰہی تھے ؎

خام ہے جب تک تو ہے مٹی کا اک انبار تو
پختہ ہو جائے تو ہے شمشیر بے زنہار تو (اقبالؒ)

آخری وقت خوشخبری : آپ کے انتقال کے وقت آپ کے احباب، فرزند، خلفاء اور مرید سب آپ کے گرد جمع تھے۔ آپ نے فرمایا دوستو! تم کو مبارک ہو کہ حق تعالیٰ مجھ سے راضی ہے اور رضامندی کی خوشخبری دی ہے یہ سن کر سب رونے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا دوستو! تم کو مبارک ہو کہ حق تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے کہ اس طریقہ کو جو لوگ اختیار کریں گے اور آخری وقت تک قائم رہیں گے۔ ان سب کو بخش دوں گا۔ تھوڑی دیر بعد غیب سے ندا آئی۔

یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً۔

دیکھا آپ رحلت فرما چکے تھے۔

Marfat.com

وفات : آپ کا ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ کو انتقال ہوا۔ بعض نے ۶۱۶ھ لکھی ہے آپ کا مزار غجدان مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : خواجہ عارف ریوگریؒ۔ خواجہ احمد صدیقؒ۔ خواجہ اولیاء کبیرؒ۔ خواجہ سلیمان کرینیؒ۔

(۱۱)

حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی عارف اور مقام ریوگر جو بخارا سے ۱۸ میل پر واقع ہے اور غجدوان سے ایک میل ہے۔

تعلیم : آپ نے مختلف اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کی آپ بلند پایہ عالم، متبع شریعت، عاشق رسول، صوم وصلوٰۃ کے پابند، زاہد متقی، روحانیت میں اکمل، ہر کام میں شریعت محمدیؐ کو مقدم رکھتے، صبر و رضاء کے پیکر، اسم بمسمّٰی، علم و فضل میں آپ یگانہ تھے

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے — جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے
پھر وادیٔ فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے — پھر شوق تماشا دے، پھر ذوق تقاضا دے
کی محمدؐ سے وفا تو نے ہم تیرے ہیں — یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

وفات : آپ کا یکم شوال ۶۱۶ھ مقام ریوگر انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے مگر خواجہ محمود انجیر فغنویؒ نے خاص شہرت حاصل کی۔

Marfat.com

(۱۲)

حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی محمودؒ ہے اور مقام ولادت انجیر فغنہ ہے جو شہر بخارا سے نو میل پر واقع ہے اور انجیر فغنہ بخارا کے قصبہ امکنہ کا ایک گاؤں ہے۔ آپ نے قصبہ امکنہ میں اقامت فرما کر گلکاری کا پیشہ اختیار فرمایا اور دینی تعلیم بھی حاصل کی آپ بہت ہی ہونہار اور ذہین تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت خواجہ عارف ریوگریؒ سے بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ خواجہ عارفؒ کے تمام مریدوں میں اکمل و افضل تھے اور خواجہ عارفؒ نے آخری وقت پر آپ کو اپنا خلیفہ اعظم مقرر فرمایا۔ اور ہدائت وارشاد کی اجازت عطا فرمائی۔ آپ سے بہت لوگ مستفیض ہوئے جو آدمی راہ حق کے لیے آیا خالی نہیں گیا۔

وفات : آپ کا ۱۷ ربیع الاوّل ۷۱۷ھ میں انتقال ہوا۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد بہت تھی۔ مگر خواجہ عزیزان علی رامیتیؒ نے خاص مقام حاصل کیا۔

Marfat.com

(۱۳)

حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رح

نام: آپ کا اسم گرامی علی تھا۔ چونکہ آپ اپنے نفس کو عزیزان کہا کرتے تھے اس لئے لقب عزیزان ہوگیا۔ آپ کا وطن رامتین ہے جو بخارا سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ آپ صاحب علم وفضل متقی اور زاہد تھے۔

بیعت: آپ نے خواجہ محمود انجیر فغنویؒ سے بیعت کی۔ آپ کی حضرت خضر علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔ اور انہی کے ارشاد سے آپ نے خواجہ محمودؒ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ آپ اپنے وقت میں صاحب کمالات تھے۔ روحانیت میں مکمل، عاشق رسول، متبع شریعت، مجسمہ خشیت الہٰی صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ حضرت خواجہ محمودؒ نے آخری عمر میں اپنی خلافت وسجادگی آپ کے سپرد فرمائی اور خرقہ بھی عطا کیا۔

وفات: آپ کا ۲۸ ذوالحجہ اتوار ۷۱۵ھ بعمر ۱۳۰ سال شہر خوارزم میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء: آپ کے صاحبزادے خواجہ خوردؒ۔ خواجہ بابا محمد سماسیؒ۔ خواجہ محمد کلاہ دوز خوارزمیؒ۔ خواجہ محمد صلاح بلخیؒ۔ خواجہ محمد باوردی خوارزمیؒ انہوں نے خاص مقام حاصل کیے۔

Marfat.com

(۱۴)

حضرت خواجہ محمدؐ باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد اور لقب باباسماسی تھا۔ مقام سماس آپ کا وطن ہے جو کہ بخارا کے نزدیک ہے۔

بیعت : آپ نے حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی بمقام سماس اور رامتین کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے۔ آپ صاحب علم وفضل، بلند اخلاق، صاحب کشف وکرامات، عاشق رسول، تبع شریعت زاہد متقی، صوم وصلوٰۃ کے پابند، مجسمہ خشیت الٰہی تھے۔ آپ کی تبلیغ سے بہت لوگ مستفیض ہوئے۔ اور لوگوں کو نور معرفت سے مالا مال کیا۔ آپ مستجاب الدعا تھے

وفات : آپ کا ۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ مقام سماس انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : حضرت شمس الدین امیر کلالؒ۔ خواجہ محمود آپ کے صاحبزادےؒ۔ خواجہ صوفی سوخاریؒ۔ مولانا علی دانشمندؒ

ملک القدوس اس ناچیز خدمت کو قبول فرمائے۔ اور اس کا ثواب میرے والدین اور اساتذہ کرام کے نامہ اعمال میں ثبت فرمائے اور میری کوتاہیوں کو اپنی مغفرت ورحمت سے معاف فرمائے اور انجام بخیر ہو آمین۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ؕ

(مؤلف)

Marfat.com

(۱۵)

حضرت خواجہ شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی شمس الدین الدین اور امیر کلال لقب ہے والد ماجد کا نام امیر یعقوب تھا۔

نسب : حضرت شمس الدین امیر کلالؒ بن امیر یعقوب بن اسمٰعیل بن محمد غوث بن عبدالمنان بن قیام الدین بن رکن الدین بن نورالدینؒ۔ حضرت امام علی رضاؓ تک پہنچ جاتا ہے۔ آپ موضع سوخار میں پیدا ہوئے۔ جو چھ میل بخارا سے ہے آپ کا پیشہ زراعت تھا۔ لیکن آپ کوزہ گری میں کمال رکھتے تھے۔ بخارا میں کوزہ گری کو کلال کہتے ہیں۔ اس لیے آپ کا لقب امیر کلال ہو گیا۔

پہلوانی : آپ کو ابتداء جوانی میں کشتی کا بہت شوق تھا۔ آپ نامور پہلوان تھے۔ ایک دن آپ کشتی میں مشغول تھے۔ کہ حضرت بابا محمد سماسیؒ کا گذر ہوا۔ اور دیر تک معرکہ کشتی کو دیکھتے رہے۔ انہوں کے اصحاب نے اس کا سبب پوچھا۔ تو حضرت بابا سماسیؒ نے فرمایا کہ اس اکھاڑہ میں ایک مرد ہے جس کی صحبت سے بہت لوگ نور معرفت حاصل کریں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کو شکار کر دوں۔ اسی اثنا میں حضرت امیر کلالؒ کی نظر حضرت بابا سماسیؒ کے روئے انور پر پڑی حضرت باباؒ کی توجہ جاذب اور تصرف نے حضرت امیر کلالؒ کو مسخر کر لیا۔ حضرت امیر کلالؒ حضرت بابا سماسیؒ کے ساتھ ہو لئے اور حضرت بابا سماسیؒ نے اپنے گھر پہنچ کر آپ کو اپنی خلوت خاص میں لے جا کر طریقہ عالیہ کی تلقین فرمائی اور اپنی فرزندی میں قبول کیا۔ تیس سال تک خواجہ بابا سماسیؒ کی خدمت میں رہ کر فیض صحبت حاصل کیا۔ اور عرفان کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ آپ ریاض زاہد متقی، عاشق رسول، مجسمہ خشیت الٰہی، تتبع شریعت، آپ سے بہت

Marfat.com

لوگوں نے فیض حاصل کیا۔

وفات : آپ کا ۱۱ر جمادی الثانی ۷۷۲ھ بروز جمعرات بوقت نماز فجر انتقال ہوا

اولاد : آپ کے چار بیٹے باکمال بزرگ تھے۔ خواجہ برہان الدینؒ۔ خواجہ امیر حمزہؒ خواجہ امیر شاہؒ۔ خواجہ امیر عمرؒ۔

خلفاء : آپ کے خلفاء خواجہ سید محمد بہاؤ الدین نقشبندؒ۔ مولانا عارف ویگ گرانیؒ۔ شیخ یادگار۔ شیخ جمالدین دہستانیؒ۔

(۱۶)

حضرت امام الطریقہ محمد بہاؤ الدین نقشبندؒ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد بن محمد البخاریؒ کنیت بہاؤ الدین اور لقب نقشبند تھا۔ آپ کا خاندان سادات ہے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۴ر محرم ۷۱۸ھ مقام قصر ہندوان میں ہوئی۔ جو بعد میں قصر عارفاں کے نام سے مشہور ہوا۔ بخارا سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

بچپن : آپ بچپن میں ہونہار تھے۔ اور آپ کی پیشانی مبارک سے آثار ولائت نمایاں تھے۔ حضرت محمد باباسماسیؒ نے آپ کی ولادت کے تین بعد ہی اپنی فرزندی میں لے لیا تھا۔ اور آپ کی تربیت حضرت امیر کلالؒ کے سپرد کر دی تھی۔ اس طرح بظاہر حضرت امیر کلالؒ سے آپ فیض یافتہ تھے۔

سلسلہ نسب : حضرت محمد بن محمد البخاری بہاؤ الدین نقشبند بن سیّد محمد جلال بن برہان الدین خال بن سیّد زین العابدین بن سیّد قاسمؒ اس کے

Marfat.com

بعد حضرت امام حسن عسکریؒ سے جا ملتا ہے

بیعت: بطریق اویسیت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ سے مستفیض ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ کہ طریقہ نقشبندیہ سب طریقوں سے اقرب ہے نیز آپ نے فرمایا کہ میں حق تعالیٰ سے ایسا ہی طریقہ مانگا تھا جو اللہ تعالیٰ کو جلدی ملانے والا ہو۔ کیونکہ یہ طریقہ شریعت پر سختی سے عمل کرتا ہے اور صوم وصلوۃ کا پابند ہوتا ہے۔ اور منازل جلدی طے کر لیتے ہیں۔ آپ متبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہر کام میں شریعت کو مقدم رکھتے، عاشق رسول، مجسمہ خشیت الٰہی، دنیا سے بے نیاز، فیاض، زاہد متقی، مستجاب الدعا رتھے۔

وفات: آپ کے خلیفہ اعظم علاؤالدینؒ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے انتقال کے وقت آپ کے سرہانے سورہ یٰسین پڑھ رہا تھا۔ جب میں نصف کے قریب پہنچا۔ تو انوار ظاہر ہونے لگے۔ ہم کلمہ طیبہ پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ خواجہ صاحبؒ کی روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ بروز اتوار بعمر ۷۳ سال مقام قصر عارفاں میں انتقال ہوا۔

خلفاء: آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر تھی۔ مگر چار خلفاء زیادہ مشہور ہوئے! خواجہ علاؤالدین عطارؒ ۲ خواجہ محمد پارساؒ ۳ خواجہ علاؤالدین غجدوانیؒ ۴ حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ۔

اولاد: صرف ایک بیٹی تھی۔

Marfat.com

(۱۷)

حضرت خواجہ محمدؒ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی محمد اور علاؤالدین لقب ہے۔ آپ خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ کے اکمل خلفا سے ہیں۔ بچپن میں ہی آپ پر ان کی نظر عنائت تھی۔ حتیٰ کہ طالب علمی کے زمانہ میں ہی حضرت نقشبندؒ نے اپنی صاحبزادی کا آپ سے عقد کر دیا تھا

بیعت: آپ نے تعلیم کے بعد خواجہ بہاؤالدین النقشبندؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور تکمیل سلوک کے بعد اپنی زندگی ہی میں طالبان حق کو تعلیم و تربیت آپ کے حوالہ کر دی اور خواجہ نقشبندؒ کے وصال کے بعد آپ کے دستِ حق پر طالبان حق نے بیعت کی۔ آپ بلند پایہ عالم دین، محقق محدّث مستجاب الدعاء، تتبع شریعت، صوم وصلوۃ کے پابند، علم روحانیت میں مکمل، عاشق رسول، عاشق سنت نبوی، شریعت پر سختی سے عمل کرنے والے، زاہد و متقی تھے۔ عوام الناس اور مریدوں کو شریعت پر عمل کرنے کی سخت تاکید فرماتے اور آپ فرماتے کہ شریعت کے بغیر روحانیت بے نمک ہے۔ ہر کام شریعت کے تابع ہے۔ اس پر عمل ضروری ہے۔ حضرت خواجہ محمد پارساؒ آپ کے پیر بھائی ہیں۔ آپ کی رفعت و شان کی وجہ سے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت علامہ سید شریف جرجانیؒ بہت بڑے عالم دین تھے۔ آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور آپ کے علم اور روحانیت کی تعریف کی۔ اور دست بیعت بھی کی۔

وفات: آپ کا ۲۰ رجب ۸۰۲ھ بروز منگل بوقت بعد نماز عشاء آپ نے کلمہ طیبہ پڑھنا شروع کیا اور انتقال ہوا آپ کو مقام جغانیاں ماوراالنہر میں

Marfat.com

دفن کیا گیا۔ اور وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء کثیر تھے مگر دو خلفاء زیادہ مشہور ہوئے۔ ۱ خواجہ محمد پارسا ۲ حضرت علامہ سید شریف جرجانیؒ

(۱۸)

حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی یعقوب ہے اور چرخ کے رہنے والے تھے جو ولائت غزنی میں ایک گاؤں ہے۔

تعلیم: آپ نے ابتدائی تعلیم مواضعات حصار میں حاصل کی اس کے بعد جامع ہرات اور دیار مصر میں تعلیم حاصل کی۔

بیعت: آپ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ کے سلسلہ میں منسلک ہونے سے پہلے ہی مجھ کو ان کے ساتھ اعتقاد و خلوص تھا۔ تحصیل علوم کے بعد حضرت خواجہ نقشبندؒ کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادے سے روانہ ہوا۔ تو راستہ میں مجھے ایک مجذوب ملا۔ اس نے کہا اے یعقوب! جلد جلد قدم اٹھاؤ وہ وقت آگیا ہے کہ تم مقبولوں میں سے ہو گے۔ آخر میں نے حضرت خواجہؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم خود کسی کو قبول نہیں کر سکتے اگر بارگاہ ایزدی میں تجھ کو قبول کر لیا تو ہم بھی قبول کر لیں گے پس میں انتظار میں تھا کہ کیا ہوتا ہے۔ آخر دوسرے دن صبح کی نماز کے بعد حضرت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا "مبارک ہو قبولیت کے لیے اشارہ ہو گیا" اور بیعت فرمائی۔ کچھ مدت خدمت میں رہنے کے بعد خواجہ نقشبندؒ نے اجازت عطا فرمائی۔

Marfat.com

اور فرمایا جو کچھ تجھ کو ہم سے ملا ہے بندگان خدا کو پہنچانا اور تین مرتبہ فرمایا "تجھ کو خدا کے سپرد کیا۔" آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین، متبع شریعت، مستجاب الدعا عاشق رسول تھے۔

شریعت: آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو خواجہ نقشبندؒ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ تو میں نے عرض کیا کہ قیامت کے دن کس عمل کی برکت سے آپ کا قرب حاصل کروں؟ فرمایا "شریعت پر عمل کرنے سے" غرضیکہ مولانا یعقوب چرخیؒ کی بیعت واجازت حضرت خواجہ نقشبندؒ سے ہے۔ مگر تکمیل سلوک حضرت علاؤ الدین عطارؒ سے ہوئی۔ اور بہت لوگوں نے آپ سے فیض باطنی کے علاوہ فیض علم بھی حاصل کیا۔ آپ سلسلہ نقشبند کے بڑے رکن ہیں اور آپ سے اس سلسلہ کی بہت اشاعت ہوئی۔ علم تفسیر فارسی اور دوسرے علوم آپکی تصانیف ہیں

وفات: آپ کا ۵ صفر ۸۵۱ھ موضع ہلغون علاقہ ماوراالنہر انتقال ہوا۔ اور وہیں آپ کا مزار ہے۔ خلفاء سے خواجہ عبیداللہ احرار زیادہ مشہور ہوئے۔

(۱۹)

حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی عبیداللہ، ناصرالدین اور احرار لقب۔ لغوی اعتبار سے احرار حُر کی جمع ہے۔ اہلِ اللہ کے نزدیک حُر وہ ہے۔ جو عبودیت میں درجہ کمال پر فائز ہو۔ اور غیر اللہ کی غلامی سے نکل جائے۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ماہ رمضان ۸۰۶ھ میں موضع باغستان علاقہ تاشقند میں ہوئی۔

Marfat.com

بچپن : آپ بچپن میں ہی رشد و ہدائت کے آثار آپ کی پیشانی سے نمایاں تھے آپ خواجہ علاؤالدین عطارؒ کی خدمت میں بہت عرصہ رہے اور دوسرے مشائخ سے بھی فیض صحبت حاصل کیا۔

بیعت : آپ نے حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ وقت کا بادشاہ آپ کا مرید تھا اور مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ آپ کے خلیفہ تھے۔

پیشہ : آپ کا پیشہ کاشتکاری تھا اسی پر گذارا کرتے کسب حلال پر سختی سے عمل کرتے تھے۔

کرامات : آپ کی کرامات و خرق عادات بے شمار ہیں۔ آپ کے زمانہ میں شریعت و طریقت کو بہت عروج تھا۔ آپ ہر کام میں متبع شریعت، حلال روزی، عاشق رسول، متبع شریعت تھے۔

مال و دولت : آپ کے پاس دولت و مال بہت تھا۔ چنانچہ گھوڑے باندھنے کے لیے میخیں سونے اور چاندی کی تھیں۔ لیکن آپ کے دل میں ان سے بال برابر بھی تعلق نہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میخیں مٹی میں گاڑی جاتی ہیں نہ کہ عارف کے دل میں۔ آپ نے فرمایا کہ ذکر کا ایسا ملکہ ہو جائے کہ ہمیشہ دل حاضر رہے اور وہ اس حضور سے وابستہ ہو جائے تو اس کا شمار ابرار میں ہو گا۔ آپ فرمایا کرتے تھے اگر میں شیخی کروں تو جہاں میں کسی شیخ کا کوئی مرید نہ رہے۔ لیکن میرے متعلق کچھ اور کام ہے کہ شریعت کا رواج دینا اور مذہب کی تائید کرنا ہے۔ اس واسطے میں بادشاہوں کی صحبت میں جاتا ہوں کہ اپنے تصرف سے ان کو مطیع کر کے اور ان کے ذریعہ شریعت کو رواج دیتے تھے۔ آپ نے تمام عمر تبلیغ میں صرف کر دی۔

Marfat.com

وفات : آپ کا ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ بروز اتوار شب سمرقند میں انتقال کیا۔ وہاں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء میں سے حضرت مولانا محمد زاہد کا بلند مقام ہے۔

(۲۰)

حضرت مولانا محمدؒ زاہد وخشی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد زاہد ہے۔ اور حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ کے اقربا میں سے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ آپ مولانا یعقوب چرخیؒ کے نواسے تھے۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی نیک خصال کے حامل تھے۔ اور اس سلسلہ کے ذکر واشغال میں مشغول رہتے جب آپ نے حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ کی شہرت سنی۔ تو آپ اپنے گاؤں دخش سے جو ملک حصار میں تھا۔ سمرقند تشریف لے گئے وہاں محلہ وانسرا میں اتر کر صاف ستھری پوشاک پہن کر حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ کی خدمت میں حاضر ہونے کی تیاری کرنے لگے۔ ادھر اتفاقاً خواجہ عبیداللہ احرارؒ پر ظاہر ہوا کہ مولانا محمد زاہدؒ ملاقات کے لیے آرہے ہیں۔ لہٰذا وہ بھی اسی وقت دوپہر کی گرمی کی شدت کے باوجود اونٹ پر سوار ہو کر مع مریدین کے مولانا محمد زاہدؒ کے استقبال کے لیے نکلے۔ لیکن کسی کو معلوم نہ تھا کہ کہاں کا عزم ہے۔ اونٹ از خود محمد زاہدؒ کی قیام گاہ پر پہنچ کر رک گیا۔ مولانا محمد زاہدؒ کو حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ کی تشریف آوری کی خبر ہوئی تو بے اختیار دوڑ کر حضرت خواجہؒ کا استقبال کیا۔

بیعت : حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ نے اسی پہلی ملاقات میں آپ

Marfat.com

کو بیعت کیا۔ اور اپنی خاص توجہ سے سلسلہ طریقت نقشبندیہ کے سلوک کی تکمیل کرا کر خلافت کی سعادت سے نوازا۔ حضرت خواجہؒ کے بعض اصحاب کو آپ پر بہت رشک ہوا۔ لیکن خواجہؒ نے فرمایا کہ مولانا محمد زاہدؒ چراغ، بتی اور تیل تیار کر کے آئے تھے۔ ہم نے اس کو روشن کر کے ان کو رخصت کر دیا۔

وفات: آپ کا غرہ ربیع الاوّل ۹۳۶ھ موضع دخش میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

سلسلہ طریقت: حضرت مولانا محمد زاہدؒ۔ خواجہ عبید اللہ احرارؒ۔ مولانا یعقوب چرخیؒ۔ خواجہ علاؤالدین عطارؒ۔ خواجہ بہاوالدین نقشبندؒ۔ خواجہ شمس الدین امیر کلالؒ۔ خواجہ محمد باباسماسیؒ۔ خواجہ عزیزان علیؒ الخ۔

خلفاء سے حضرت مولانا درویش محمد نے بلند مقام حاصل کیا۔

(۲۱)

حضرت مولانا درویش محمدؒ رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی دُرویش محمد ہے۔ آپ حضرت مولانا محمد زاہد کے حقیقی بھانجے اور خلیفہ اعظم وسجادہ نشین تھے۔

عالم: آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین تھے۔ متبع شریعت، محدّث فقیہ، متقی زاہد، اکل حلال، مستجاب الدعاء، ریاء کاری سے اجتناب، صاحب کشف وکمال تھے۔ آپ چھوٹے چھوٹے بچوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ تاکہ کسی کو آپ کے حال وکمال سے آگاہی نہ ہو۔

شہرت: آپ کی شہرت کا سبب یہ ہوا۔ کہ ایک دفعہ ایک مرد کامل شیخ

Marfat.com

نورالدین خوانیؒ کا آپ کی بستی سے گذر ہوا۔ جب آپنے شیخ نورالدینؒ کی خبر سنی تو آپ کچھ ہدیہ لے کر شیخ نورالدینؒ کی ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔ شیخ موصوف اس وقت سادہ لباس میں بے تکلف بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت مولانا درویش محمد کو دیکھتے ہی اٹھے اور معانقہ کیا اور بہت دیر تک بغل گیر رہے۔ اس کے بعد مولاناؒ کو نہایت احترام سے بٹھایا۔ اور دستار و عبا طلب کی اور پہن کر نہایت ادب کے ساتھ دوزانو مراقب ہو کر بیٹھ ہو گئے۔ مراقبہ سے فارغ ہو کر حضرت مولانا درویش محمد نے اجازت چاہی تو شیخؒ نے چند قدم ساتھ چل کر احترام سے رخصت کیا۔ اس کے بعد شیخ نورالدینؒ نے حاضرین سے پوچھا۔ کہ طالبان طریقت کی اس بزرگ کے پاس بہت کچھ آمد رفت ہوتی ہو گی؟ لوگوں نے کہا یہ تو کوئی شیخ نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ملاّں ہیں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ سُن کر شیخ نورالدینؒ کو بہت افسوس ہوا اور فرمایا یہاں کے لوگ عجب نابینا اور مردہ دل ہیں کہ ایسے درویش کامل و مکمل سے فیض حاصل نہیں کرتے۔ اس کے بعد آپ کی شہرت ہو گئی اور ہر طرف سے طالبان طریقت حاضر ہونے لگے اور علم عرفان حاصل کرنے لگے۔

سلب نسبت: نقل ہے کہ شیخ حسین خوارزمی کردیؒ اپنے وقت کے مشائخ میں سے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ جس جگہ تشریف لے جاتے وہاں کے مشائخ میں سے جس شیخ سے ملاقات ہوئی۔ اس کی نسبت سلب کر لیتے تھے۔ ایک دن ان کا گذر آپ کے شہر میں ہوا۔ تو وہاں کے مشائخ ان کی ملاقات کو گئے حضرت مولانا درویش محمدؒ نے فرمایا ہم کو بھی شیخ حسینؒ کی ملاقات کے لیے چلنا چاہیے۔ شیخ حسینؒ نے مولاناؒ کے ساتھ بھی وہ ہی عمل کرنا چاہا۔ لیکن حضرت مولاناؒ نے شیخ حسینؒ کی نسبت اپنے باطن میں اندر ہی اندر سلب کر لی۔ شیخ حسینؒ نے

Marfat.com

جب آپ نے آپ کو خالی پایا۔ تو بہت ہی پریشان ہوئے اور نہائت عاجزی و انکساری سے آپ سے نسبت واپس کرنے کی درخواست کی اور آئندہ لوگوں کی نسبت سلب کرنے سے توبہ کی۔ تو آپ نے ان کے حال پر رحم فرمایا اور نسبت واپس کر دی۔

وفات : آپ کا ۱۹ محرم ۹۷۰ھ بروز جمعرات موضع اسفرہ علاقہ ماوراءالنہر انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : آپ کے مشہور خلفاء میں سے حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ نے خاص مقام حاصل کیا۔

(۲۲)

حضرت خواجہ محمدؒ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد ہے اور والد ماجد کا اسم گرامی حضرت مولانا درویش محمدؒ ہے۔ آپ کی ولادت موضع امکنہ میں ہوئی۔ آپ اپنے والد ماجد مولانا درویش محمدؒ کے خلیفہ اعظم ہیں آپ سلسلہ نقشبندیہ پر سختی سے عمل کرتے رہے اس طریقہ میں کئی نئی باتیں بلاوجہ بعض نقشبندی بزرگوں کی وجہ سے پیدا ہوگئی تھیں۔ مثلاً بالجہر اور جماعت نماز تہجد وغیرہ۔ ان چیزوں سے آپ پرہیز کرتے تھے

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد سے بیعت کی۔ اور تیس سال مشیخت پر جلوہ افروز رہے۔ مہمانوں کو خود کھانا کھلایا کرتے تھے۔ ظاہر اور باطن میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ علماء، فضلاء، امراء فیض حاصل کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں جوق در جوق حاضر ہوتے تھے۔ آپ کشف و کرامات میں آفتاب سے زیادہ

Marfat.com

روشن تھے۔ سلاطین اور امراء آپ کے آستانہ کی خاک کو سرمہ چشم بناتے۔ اور آپ کے حکم کے مطیع و فرمانبردار رہتے تھے۔ چنانچہ عبداللہ والئے توران آپ کا معتقد و مرید تھا۔ منقول ہے کہ تین طالب علم مختلف ارادوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے دو طلبار کی حاجتیں جائز تھیں۔ وہ حضرتؒ نے پوری کر دیں۔ لیکن تیسرے کی حاجت ناجائز کام کے لیے تھی۔ اس لیے آپ نے فرمایا کہ درویشوں کو جو کمالات حاصل ہیں۔ وہ صرف اتباع سنت نبویؐ کی بنا پر ہیں۔ لہٰذا ان سے کوئی کام خلاف شریعت صادر نہیں ہوتا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ درویشوں کے پاس امر مباح کے لیے نہیں آنا چاہیے۔ درویش ان کاموں کی طرف توجہ نہیں کرتے اور آنے والے کا اعتقاد برگشتہ ہو جاتا ہے اور وہ درویشوں کی صحبت کے برکات سے محروم رہ جاتا ہے۔ درویشوں کے نزدیک کرامتوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ان کے پاس خالصتہً لوجہ اللہ آنا چاہیے۔ تاکہ فیض باطنی کا کچھ حصہ مل سکے آپ اپنے وقت کے بلند پایہ عالم، روحانیت میں اکمل، تبع سنت و شریعت مستحاب الدعار، زاہد متقی تھے۔

وفات : آپ کا ۱۰۷۱ھ موضع امکنہ جو بخارا سے تین میل ہے انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر خواجہ محمد باقی باللہؒ کا خاص مقام ہے۔

Marfat.com

(۲۳)

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی رضی الدین محمد باقی المعروف خواجہ باقی باللہ۔ خواجہ ببرنگ بھی کہتے ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا نام قاضی عبدالسلام خلجی سمرقندی قریشیؒ کابل کے مشہور عالم باعمل صاحب کشف تھے آپ کے نانا جان کا نسب شیخ عمر یاغستانی تک پہنچتا ہے۔ جو خواجہ عبیداللہ احرارؒ کے نانا تھے۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۹۷۱ھ مقام کابل (افغانستان) میں ہوئی۔

بچپن: آپ بچپن میں ہی نیک خصال کے مالک تھے۔ آپ کی پیشانی مبارک سے نور ولائت نمایاں تھا۔ آپ مادرزاد ولی ہیں

تعلیم: آپ کی عمر مبارک پانچ سال تھی تو خواجہ سعدؒ کے مکتب میں قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے گئے۔ آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا اور نماز روزے کے ضروری مسائل یاد کر لیے۔ دس سال کی عمر میں حضرت مولانا محمد صادق حلوائیؒ جو کابل کے مشہور عالم تھے۔ ان کی خدمت میں حاضر ہوکر ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اور انہی کے ہمراہ ماوراالنہر تشریف لے گئے اور تیس سال کی عمر میں کمال علمی حاصل کر کے اہلِ علم میں شہرت حاصل کر لی۔ اور علم و عرفان کے لیے ماوراالنہر، بلخ، بدخشاں، اور ہندوستان میں کئی مقامات اور لاہور بھی تشریف لائے۔

مراقبہ: آپ اکثر وقت مراقبہ میں متوجہ الی اللہ رہتے۔ پہاڑوں، جنگلوں

Marfat.com

میں پھرتے اور سخت مجاہدے کرتے کرتے آخر ماوراالنہر، بلخ، بدخشاں تشریف لے گئے۔ آپ کو روحانی فیض براہ راست سیّدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تھا حضرت خواجہ محمد بہاؤالدین نقشبندؒ اور خواجہ عبیداللہ احرارؒ سے روحانی فیض حاصل ہوتا رہا ہے۔

بیعت: آپ نے خواجہ امکنگیؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر اپنے تمام حالات بیان کئے۔ اور انہوں کے دست مبارک پر بیعت کی۔ تین روز شبانہ خلوت میں رہے۔ اور آپ کو منزل مقصود تک پہنچا کر خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ آپ کی منزل فنافی اللہ تھی۔

سفر دہلی: براستہ لاہور آپ دہلی تشریف لائے اور قلعہ فیروزآباد میں مقیم ہو گئے۔ جو اس زمانہ میں دریائے جمنا کے کنارے واقع تھا۔ اس قلعہ میں ایک عظیم الشان مسجد تھی۔ آپ نے اس مسجد میں قیام فرمایا۔

وفات: آپ ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ بعد عصر اپنے مکان واقع کوٹلہ فیروزشاہ (دہلی) آپ نے بلند آواز سے اسم ذات کے ذکر میں مشغول ہو گئے اور دو تین گھڑی کے بعد عالم قدوس میں پہنچ گئے۔ آپ کا مزار قبرستان قدم شریف (دہلی) میں زیارت گاہ خاص وعام ہے آپ کی وصیت کے مطابق مزار پر گنبد نہیں بنایا گیا۔ صرف جالیوں کی چار دیواری ہے۔

واقعہ: جب حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ کا انتقال ہوا۔ اس وقت حضرت مجدد الف ثانیؒ لاہور مقیم تھے۔

شادی: آپ کی دو شادیاں تھیں۔

اولاد: خواجہ عبیداللہ عرف خواجہ کلاںؒ۔ خواجہ عبداللہ عرف خواجہ خوردؒ اور دو صاحبزادیاں تھیں۔

Marfat.com

سلسلہ نسب : حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ بن قاضی عبدالسلام بن قاضی عبداللہ بن قاضی اکبر بن حسین بن محمد بن احمد بن محمود بن عبداللہ بن علی اصغر بن جعفر ذکی خلیل بن امام نقی بن امام تقیؒ۔

سلسلہ طریقت : حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ۔ خواجہ محمد امکنگیؒ۔ حضرت مولانا درویش محمد۔ حضرت مولانا محمد زاہد وخشیؒ۔ حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ۔ حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ الخ۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر تھی۔ مگر مشہور خلفاء حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ۔ حضرت مولانا عبدالحق محدّث دہلویؒ۔ شیخ تاج الدین سنبھلیؒ خواجہ حسام الدینؒ (حضرت مجدّد الف ثانی ص ۱۳۲)۔

(۲۴)

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی شیخ احمد سرہندی مگر آپ حضرت محدّد الف ثانی کے نام سے مشہور ہوئے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال ۹۷۱ھ مطابق ۲۶ جون ۱۵۶۴ء مقام سرہند میں ہوئی۔ والد ماجد کا نام شیخ عبدالاحد تھا۔

تعلیم : آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے پھر حضرت مولانا کمال الدین کشمیریؒ سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کی۔

بیعت : آپ نے سب سے پہلے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کی سلسلہ چشتیہ سہروردیہ میں شامل ہوئے۔

Marfat.com

۲۔ حضرت سیّد سکندر شاہ کتھلیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ قادریہ میں شامل ہوئے۔

۳۔ خواجہ رضی الدین محمد باقی باللہؒ سے بیعت کر کے سلسلہ نقشبندیہ میں شامل ہوئے۔

مجدّد : آپ نے دین محمدی کی تجدید فرمائی جو بدعات دین میں شامل تھیں۔ ان کی بیخ کنی کی یہ مجدّد کا فرض ہوتا ہے۔

وفات : آپ کا انتقال ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ بروز منگل سرہند میں ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے مرید لاکھوں کی تعداد میں ہیں اور خلفاء بھی بہت تھے مگر خواجہ محمد معصومؒ کا مقام بہت بلند ہے۔

(۲۵)

حضرت خواجہ محمّد معصوم سرہندیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد معصوم اور والد ماجد حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی ہیں۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۱ شوال ۱۰۰۷ھ مقام سرہند میں ہوئی آپ کا نام محمد معصوم رکھا گیا۔ آپ اسم بمسمّٰی تھے۔

تعلیم : آپ نے اپنے والد ماجد اور برادر اکبر خواجہ محمد صادق اور حضرت مولانا شیخ محمد طاہر لاہوریؒ سے تعلیم مکمل کی۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کر کے

Marfat.com

خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔

متبع : آپ سب سے معارف میں زیادہ اور لوگوں کو زیادہ نفع پہنچانے والے اور اپنے والد ماجد کے نظر منظور تھے۔

حج : آپ ۱۰۶۷ھ بمعہ برادران واحباب حج پر تشریف لے گئے۔ مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ پہنچے اور اپنے دل کی مراد پوری ہوئی حج ہوا۔ آپ اپنے والد مکرم کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ بدعات خواہ وہ حسنہ ہوں یا سیّئہ ان پر عمل کرنے سے سختی سے روکتے تھے۔ آپ بے حد متبع شریعت، قاطع بدعات، صوم وصلوٰۃ کے پابند، بلند پایہ عالم دین دین، روحانیت میں اعلیٰ مقام تھا۔

وفات : آپ کا ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ مقام سرہند بعمر ۷۲ سال انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

اولاد : شیخ محمد۔ شیخ محمد نقشبندؒ۔ شیخ عبیداللہؒ۔ شیخ محمد اشرفؒ۔ خواجہ سیف الدینؒ۔ شیخ محمد صدیقؒ اور پانچ بیٹیاں تھیں۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر آپ کے فرزند شیخ محمد نقشبند ثانی حجۃ اللہ کا عظیم مقام تھا۔

(۲۶)

حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی حجۃ اللہؒ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد، نقشبند، حجۃ اللہ لقب اور والد ماجد کا نام خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ ہیں۔

Marfat.com

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۷، رمضان ۱۰۳۴ھ مقام سرہند ہوئی نام محمد رکھا گیا۔ آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولائت نمایاں تھا۔ آپ کو بچپن میں کھیل کود سے نفرت تھی۔ آپ بہت ہی ذہین اور عالم دین تھے۔

بیعت : آپ نے اپنے والد مکرم کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت واجازت اور اعلیٰ مقام حاصل کیا آپ کی رشد و ہدائت سے بہت لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ آپ ادنیٰ کام بھی خلاف شریعت برداشت نہ کرتے۔ بدعات سے اجتناب فرماتے بدعات کا دین میں دخل نہیں ہے۔ خواہ وہ اچھا ہی کیوں نہ ہو۔

وفات : آپ کا مقام سرہند میں انتقال ہوا۔ اور آپ کی قبر خواجہ محمد معصومؒ کے مزار کے اندر ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کافی تھے۔ مگر حضرت خواجہ محمد زبیرؒ کا خاص مقام ہے۔

حضرت خواجہ محمد زبیر علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد زبیر ابوالبرکات، کنیت، شمس الدین لقب اور والد کا نام شیخ ابو یعلی بن محمد نقشبند تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت ۵، ذیقعد ۱۰۹۳ھ سوموار (بعہد اورنگ زیب) ہوئی۔ آپ کا نام محمد زبیر رکھا گیا۔

تعلیم : آپ نے پہلے قرآن مجید حفظ کیا۔ پھر دینی علم حاصل کیا۔ آپ ایک

Marfat.com

جید عالم دین اور فقیہہ تھے۔

بیعت : آپ نے اپنے دادا جان خواجہ محمد نقشبند ثانیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ لوگوں میں بے حد مقبول تھے۔ جب آپ خانقاہ سے باہر تشریف لاتے تو لوگ آپ کی ملاقات کے منتظر رہتے آپ کے مریدوں میں حکمران وقت وزراء اور امیر لوگ بھی تھے۔ آپ جس راہ سے گذرتے لوگ آنکھیں بچھانے کو تیار ہو جاتے۔ آپ بے حد فیاض، جید عالم دین روحانیت میں بلند مقام، بلند اخلاق، فیاض تھے۔

وفات : آپ کا ۴ ذیعقد ۱۱۵۲ھ دہلی میں بعہد محمد شاہ انتقال ہوا۔ سرہند میں حضرت عروۃ الوثقیٰؒ کے مزار کے قریب مزار ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد بہت تھی۔ مگر خواجہ قطب الدینؒ نے خاص مقام حاصل کیا۔

(۲۸)

حضرت خواجہ قطب الدین علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی قطب الدین تھا۔ اور آپ عالم دین زاہد عابد متقی اور پرہیز گار تھے۔ آپ اپنے وقت میں جید عالم دین، فاضل بے بدل، ولی اللہ متبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، عاشق رسولؐ، مجسمہ خشیت الٰہی، صبر و رضا کے پیکر، عابد زاہد، بادشاہوں سے بے نیاز، تنہا پسند، شب بیدار، مجسمہ متوکل تھے۔ آپ کو کئی زبانوں پر عبور تھا اور بآسانی ہر زبان میں تقریر فرماتے۔ پہلے آپ کسی اور سلسلہ میں بیعت تھے۔

Marfat.com

بیعت : پھر آپ نے خواجہ محمد زبیرؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا اور سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے۔ آپ ۱۱۷۳ھ کو حجاز مقدس تشریف لے گئے حج ادا کر کے پھر مدینہ طیبہ اور پابر ہنہ شہر میں داخل ہوئے اور در و دیوار کو چومتے ہوئے روضۂ اقدس پر حاضری دی۔

وفات : آپ کا ۱۱ رجب ۱۱۸۰ھ مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ خواجہ محمد پارساؒ اور حضرت امام حسنؓ کی قبر کے پاس آپ کی قبر ہے۔

خلفاء : آپ کے کافی خلفاء تھے مگر حضرت حافظ محمد جمال اللہ رام پوریؒ کا خاص مقام ہے۔

(۲۹)

حضرت حافظ محمد جمال اللہ رام پوری علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی حافظ محمد جمال اللہؒ ہے۔ آپ حافظ اور عالم دین تھے اور روحانی عالم بھی تھے۔

حالات : آپ کا وطن مالوف شاہ دولہ گجرات (انڈیا) تھا آپ خواجہ قطب الدینؒ کے خلیفے تھے۔ مصطفےٰ آباد (رام پور) میں رہ کر رشد و ہدائت میں مصروف رہے۔ کچھ مدت صوبہ کھڑہ میں بھی رہے جو رام پور کا صوبہ ہے پھر رام پور آکر نواب کے سواروں میں ملازم ہو گئے۔ جب کیف دستی کی حالت طاری ہوتی جو اخفاء راز نہ رہ سکا۔ اور دنیا کو معلوم ہو گیا۔ کہ حافظ محمد جمال اللہ محض ایک عام شاہی ملازم ہی نہیں۔ بلکہ بہت بڑے ولی اللہ اور عالم دین ہیں۔ چنانچہ آپ کی خدمت میں لوگ حاضر ہونے لگے اور اس چشمہ فیض روحانی

Marfat.com

سے مستفیض ہوئے۔

عقیدت: نواب کلب علی خان کو آپ سے بے حد عقیدت ہو گئی تھی اس نے وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میری قبر حافظ محمد جمال اللہؒ کے مزار کے قریب بنائی جائے۔ وصیت پر عمل کیا گیا۔

وفات: آپ کا ۳ صفر ۱۲۰۹ھ مقام رام پور میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء بہت تھے مگر حضرت شاہ عیسیٰ ولی علیہ الرحمۃ کا خاص مقام ہے۔

(۳۰)

حضرت خواجہ شاہ عیسیٰ ولی علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی شاہ عیسیٰ اور ولی لقب ہے۔ آپ اسم بمسمیٰ تھے۔

پیدائش: آپ کی پیدائش موضع گنڈاپور ضلع بنوں میں ہوئی۔ نام شاہ عیسیٰ رکھا گیا۔

بیعت: آپ نے حافظ محمد جمال اللہؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ جب آپ نے دست بیعت کی تو آپ کو سُکر طاری ہو گیا تھا۔ سلوک کی منازل طے کر کے خاص مقام حاصل کر لیا۔ آپ کے مرشد پاک آپ پر بہت خوش تھے۔ اب جو شخص شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ حضرت شاہ صاحب اس کو آپ کے سپرد کر دیتے کیونکہ آپ اپنے مرشد پاک کے راز دان تھے۔ ہر نئے آنے والے کو پوری محنت سے سلوک کی منزلیں طے کرواتے اور

Marfat.com

خرقہ خلافت عطا کرتے۔ آپ بے حد متبع شریعت، زاہد عابد، فیاض اور سخی تھے

وفات : آپ کا بمقام گنڈاپور ضلع بنوں میں انتقال ہوا۔ اور وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کافی تھے مگر خواجہ بابا فیضی محمد فیض اللہ خاںؒ کا خاص مقام تھا۔

(۳۱)

حضرت بابا فیضی محمد فیض اللہ خاں علیہ الرحمہ

نام : آپ کا نام محمد فیض اللہ خاںؒ اور بابا فیضی لقب اور والد ماجد کا نام حضرت مولانا قاضی خان محمد تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت مقام تیراہ (تیزائی) ۱۱۷۹ھ علاقہ آزاد میں ہوئی نام محمد فیض اللہ رکھا گیا۔ آپ کے والد ماجد جید عالم دین تھے اور مقام شادی خیل علاقہ آزاد میں درس دیا کرتے تھے۔

تعلیم : آپ نے اپنے والد ماجد مولانا خان محمدؒ سے بعمر ۲۱ سال تعلیم مکمل کرلی

بیعت : آپ نے حضرت شاہ عیسیٰ ولیؒ کے دست مبارک پر بیعت کرکے خرقہ خلافت حاصل کیا اور آپ اپنے مرشد پاک کے پاس اٹھارہ سال رہے۔ جب واپس وطن گئے تو آپ کو کسی نے نہ پہچانا آپ کے ہمراہ آپ کی نیک سیرت بیوی بھی تھی۔ جب آپ کی پہچان ہوگئی تو آپ نے فرمایا کہ میں تم کو راہ خدا کی پہچان کروانے کے لیے آیا ہوں۔ موضع تیزئی کی مسجد میں درخت زیتون تھا جو خشک ہو چکا تھا۔ مگر آپ کی دعا سے وہ سرسبز ہوگیا۔ آپ کا مقام بلند مستجاب الدعا تھے

Marfat.com

وفات : آپ کا مقام تیزئی ۱۲۴۵ھ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے مگر حضرت قبلہ عالم بابا نور محمد کا بلند مقام ہے

(۳۴)

حضرت خواجہ قبلہ عالم بابا نور محمدؒ تیراہی رح

نام : آپ کا اسم گرامی نور محمد قبلہ عالم، بابا لقب والد کا نام حضرت خواجہ بابا فیضی محمد فیض اللہ خانؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت ۱۱۷۹ھ مقام شیراہ میں ہوئی نام نور محمد رکھا گیا آپ مادرزاد ولی ہیں۔

تعلیم : آپ نے تعلیم دینی حاصل کی۔ مگر نامکمل۔ لیکن علم لدنی میں آپ نے کمال حاصل کیا۔ آپ کا شرح صدر ہو گیا تھا۔ مشکل سے مشکل مسئلہ آپ بآسانی حل فرما دیتے اور علمی نقطے ایسے بیان فرماتے کہ سننے والے داد دیئے بغیر نہ رہ سکتے۔ علمار کرام میں آپ کا خاص مقام تھا۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ حضرت باباجیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ نور محمد حضرت مجدد الف ثانیؒ کے نقش قدم پر چلے گا۔ حضرت شاہ عیسیٰ دلیؒ کے آپ نظر منظور تھے۔ اسی وجہ سے جس طالب علم کو چاہتے خاص مقام عطا کر دیتے۔ آپ نے سلسلہ نقشبندیہ اور دوسری شاخ سے سلسلہ چشتیہ کو غیر معمولی شہرت عطا کی۔ آپ سے بے حد مخلوق نے فیض حاصل کیا آپ بہت ہی فیاض تھے والد ماجد

Marfat.com

کے انتقال کے بعد مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے۔ مگر مخالفت شروع ہوگئی آپ تیراہ سے ڈراڈرا تشریف لے آئے۔ پھر ضلع اٹک چورہ شریف تشریف لے آئے آپ کا لنگر جاری تھا۔ حاسد لوگ ہمیشہ ولی اللہ کو پریشان کرتے رہے ہیں۔

وفات : آپ کا چورہ شریف ۱۲۶۸ھ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء سے خواجہ نامدار شاہؒ۔ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ زیادہ مشہور ہوئے ہیں۔

(۳۳)

قبلہ حضرت خواجہ فقیر محمدؒ خاں چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی فقیر محمد اور والد گرامی کا نام خواجہ نور محمد تیراہیؒ تھا آپ کا خاندان پٹھان ہے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت مقام کیمل پور میں ہوئی۔ نام فقیر محمد رکھا گیا۔ آپ حسین و جمیل اور ہونہار تھے۔

بچپن : آپ کو بچپن میں ہی کھیل کود سے نفرت اور نیک کاموں کی طرف رغبت تھی۔ آپ بہت ہی ذہین تھے۔

سلسلہ نسب : حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی بن خواجہ نور محمد تیراہی بن خواجہ محمد فیض اللہ خاں بن مولانا خان محمدؒ۔

تعلیم : آپ نے دینی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کر کے بلند مقام حاصل کیا۔

Marfat.com

بیعت : آپ نے اپنے والدگرامی کے دست مبارک پر بیعت کرکے مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت واجازت حاصل کرکے روحانیت میں خاص مقام حاصل کیا۔ آپ نے چودہ خانوادہ سے اجازت حاصل کی لیکن زیادہ تر سلسلہ نقشبندیہ، قادریہ کی اشاعت فرمائی۔ آپ صاحب کشف اور مستجاب الدعا تھے۔ آپ طالبان حق کو ایک ہی نگاہ سے کمال تک پہنچا دیا کرتے تھے۔ پنجاب کے طول وعرض میں مریدوں کا جال بچھا ہوا تھا۔

سلسلہ طریقت : خواجہ فقیر محمد خاں چوراہیؒ۔ قبلہ عالم بابا نور محمد خاں تیراہیؒ خواجہ محمد فیض اللہ خاںؒ۔ خواجہ شاہ عیسیٰ ولی گنڈاپوریؒ۔ خواجہ حافظ محمد جمال اللہ رامپوریؒ۔ خواجہ قطب الدینؒ۔ خواجہ محمد زبیر سرہندیؒ۔ خواجہ محمد نقشبند سرہندیؒ۔ خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ۔ شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ الخ۔

وفات : آپ کا ۲۹ محرم ۱۳۱۵ھ بمقام چورہ شریف ارتحال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے باکمال خلفاء میں سے قبلہ حافظ عبدالکریم راولپنڈیؒ حضرت امیر ملت حافظ پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ لاثانی علی پوریؒ۔ قبلہ بابا محمد خان عالم باڈلی شریفؒ حضرت خواجہ احمد نبیؒ (فرزند) سب سے زیادہ مشہور ہوئے۔

Marfat.com

(۳۴)

حضرت قبلہ عالم حافظ عبدالکریم راولپنڈیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی حافظ عبدالکریم اور والد ماجد کا نام نذر محمد اور چچا کا نام پیر بخش تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت مقام راولپنڈی رجب ۱۲۶۴ھ مطابق اپریل ۱۸۴۸ء میں ہوئی۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی ماہ آفتاب تھے اور پیشانی مبارک میں نور ولائت نمایاں تھی۔ آپ ہونہار حسین وجمیل اور ذہین تھے۔

تعلیم : آپ نے چھوٹی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ آپ بہت ہی ذہین تھے جو بھی پڑھتے ازبر فرما لیتے۔ ابتدائی کتابیں پڑھ کر راولپنڈی میں درس نظامی کی تکمیل کر کے اعلیٰ مقام پیدا کیا۔

بیعت : آپ نے حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔

سلسلہ نسب : قبلہ حافظ عبدالکریم بن نذر محمد بن شاہ درگاہیؒ بن اللہ رکھا بن الہ داد خاں بنؒ غلام مصطفےٰ بخت بن مرزا فتح الدینؒ۔

سلسلہ طریقت : قبلہ حافظ عبدالکریم راولپنڈیؒ۔ خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ قبلہ عالم بابا نور محمد تیراہیؒ۔ خواجہ محمد فیض اللہ خاںؒ۔ خواجہ شاہ عیسیٰ ولی گنڈاپوریؒ خواجہ حافظ محمد جمال اللہ رامپوریؒ۔ خواجہ قطب الدینؒ۔ خواجہ محمد زبیرؒ۔ خواجہ محمد نقشبندؒ۔ خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ۔ خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ الخ

Marfat.com

آپ سفر و حضر میں شریعت مطہرہ پر سختی سے پابندی کرتے تھے۔ اکثر اوقات آپ گوشہ تنہا میں رہ کر یاد الٰہی میں مصروف رہتے۔ اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دینا آپ کا معمول تھا۔ آپ مرید کرتے وقت اس کو تاکید فرماتے کہ صورت کو شرع محمدی کے مطابق بنالو۔ سیرت خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے ٹھیک کر دے گا۔ پابندی صوم و صلوٰۃ پر تاکید فرماتے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ نماز پنجگانہ ادا کرنا روحانیت کی ابتداء ہے اور یہی پھر نماز مومن کی معراج ہے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے دل کا سکون ہے۔ قرب خداوندی ہے۔ جو شخص تارک الصلوٰۃ ہے وہ اسلام کی صف سے باہر ہے آپ لوگوں میں بے حد مقبول اور بہت ہی فیاض تھے ہر آنے والے کے لیے دعا خیر فرماتے تھے۔ آپ اپنے مریدوں کو سنت نبوی پر سختی سے عمل کرنے کی تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ آپ صاحب کشف و کرامات تھے آپ کی بہت کرامات ہیں۔

آپ اپنے وقت میں حافظ قرآن، قاری قرآن، بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں شہباز تھے۔

وفات: آپ کا ۲۸ صفر ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۳۶ء بروز بدھ راولپنڈی میں ارتحال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

اولاد: مولانا عبدالعزیزؒ۔ مولانا عبدالرحیمؒ۔ دونوں صاحبزادے آپ کی حیاتی میں انتقال کر گئے تھے۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰنؒ۔ ان کے دو فرزند ہیں حضرت محبوب الٰہی۔ حضرت حبیب الرحمٰن مدظلہٗ العالی۔ اس وقت مسند شیخیت پر صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ العالی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

خلفاء: آپ کے باکمال خلفاء میں سے قبلہ حضرت الحاج نواب الدین موہریؒ صوفی عبدالرحمٰن سہارنپوریؒ۔ مولانا ثناء اللہ کوٹلی لوہاراںؒ۔ مولانا الحاج محمد شریف

Marfat.com

کوٹلی لوہاراںؒ۔ مولانا حکیم خادم علی سیالکوٹیؒ۔ مولانا فضل احمد موضع بانٹھ نزد گوجر خاں (راولپنڈی) میاں محمد عبداللطیف سب جج لاہورؒ۔ قاضی عالم دین گوجرانوالہؒ سب سے زیادہ مشہور ہوئے۔ آپ کی اولاد اور خلفاء عالم دین ہوئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جس پر چاہے کر دے۔

(۳۵)

حضرت خواجہ الحاج نواب الدین موہری شریفؒ

نام: آپ کا اسم گرامی نواب الدین اور والد ماجد کا نام بابا احمد الدین تھا۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت یکم فروری ۱۹۰۱ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۱۹ھ موضع کھمباہ ریاست جموں کشمیر میں ہوئی۔ نام نواب رکھا گیا۔ واقعی آپ بڑے ہو کر دین کے نواب ہو گئے۔

حالات: آپ کے والد ماجد نیک سیرت کے مالک اور صوم وصلوٰۃ کے پابند شریعت محمدی پر سختی سے عمل کرتے تہجد گذار، بلند اخلاق، اور بہت ہی فیاض تھے۔ آپ کی ولادت سے کچھ عرصہ بعد آپ کے والد ماجد نقل مکانی کر کے موہری شریف ضلع گجرات تشریف لے آئے اور سکونت پذیر ہو گئے۔

بشارت: آپ کی ولادت کے وقت آپ کے والد ماجد بابا احمد دینؒ جنگل میں سیر کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے کیا دیکھا کہ اچانک ایک شیر سامنے آیا اور اس نے آتے ہی اپنے سر کو حضرت بابا احمد الدینؒ کے قدموں میں رکھ دیا۔ قبلہ باباجیؒ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ جب وہ واپس گھر کی طرف لوٹے تو راستے میں اس علاقہ جموں کشمیر کے ایک مشہور مجذوب نے انہیں مبارک باد دی۔ اور کہا کہ

Marfat.com

خداوند قدوس نے تمہیں ایک نیک بخت صالح فرزند عطا فرمایا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ و مقبول بندوں میں سے ہوگا۔ اور ایک جہان کو نور ایمان سے منور کرے گا۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی ماہ آفتاب تھے اور پیشانی مبارک میں نور ولائت نمایاں تھا۔ آپ بہت ہی حسین و جمیل تھے۔ ہر دیکھنے والا دم بخود رہ جاتا تھا آپ مادرزاد ولی اللہ تھے کھیل کود سے نفرت نیک کاموں کی طرف رغبت تھی۔ گھنٹوں تک آسمان کی طرف دیکھتے رہتے اور کبھی تفکرات میں ایسے محو ہو جاتے کہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو جاتے۔ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؕ کی تصویر بن جاتے۔

چھ سال کی عمر میں آپ کی ملاقات ابدال زماں حضرت سیّد ولائت شاہ سے ہوئی جنہوں نے آپ کی باطنی تربیت فرمائی اور بچپن میں ہی آپ سے ولائت کے آثار رونما ہونا شروع ہو گئے تھے۔

تعلیم : آپ نے دینی تعلیم حاصل کر کے بلند مقام حاصل کیا۔ آپ بہت ہی ذہین تھے۔ جو پڑھتے ازبر فرما لیتے تھے دوران تعلیم آپ پر رقت طاری ہو جایا کرتی تھی۔ آپ کے اساتذہ کرام دیکھ کر حیران ہو جایا کرتے تھے۔ اساتذہ کرام فرمایا کرتے کہ یہ فرزند ارجمند بڑا ہو کر دین الٰہی کی تبلیغ فرمائے گا جس سے ایک عالم منور ہوگا۔ اساتذہ کرام آپ سے بے حد محبت فرماتے اور خاص توجہ سے پڑھاتے تھے۔ آپ بھی اساتذہ کرام کا بے احترام کرتے تھے۔

تابعداری : آپ اپنے والدین کا بے حد احترام کرتے تھے۔ والدین کے احترام اور اساتذہ کرام کے احترام نے آپ کو کندن بنا دیا تھا۔

بیعت : آپ نے قبلہ حافظ عبدالکریم راولپنڈیؒ کے دست مبارک پر

Marfat.com

بیعت کی۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۹ سال تھی اور تاریخ ۱۵ر اپریل ۱۹۲۹ء تھی آپ پہلے ہی کندن تھے۔ دست بیعت کے بعد آپ پر کمال جذبہ وگریہ طاری ہوگیا۔ قبلہ حافظ عبدالکریم علیہ الرحمۃ کی برقی توجہ سے آپ کام جلدی طے ہوگیا۔ آپ نے اپنے مرشد پاک کی خدمت علیہ میں ہمہ وقت تابعداری میں مصروف رہتے آپ اپنے مرشد پاک کی نظر منظور ہوگئے سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد ۷ر مارچ ۱۹۳۱ء کو خرقہ خلافت واجازت عطار ہوئی۔ آپ کے مرشد پاک نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے تجھے دین محمدی کا نواب بنادیا ہے۔

واپسی : واپس موہری شریف تشریف لاکر سلسلہ تبلیغ شروع کر کے اس بنجر زمین کو سرسبز وشاداب کر کے آب یاری فرمائی۔ اور طالبان حق کو راہ ہدائت دکھائی اور مسلمان کئے۔ آپ لوگوں میں بے حد مقبول تھے۔ جو شخص بھی زیارت کے لیے آیا وہ ہی گرویدہ ہوگیا آپ بہت ہی بلند اخلاق تھے۔ پاکستان کے علاوہ افغانستان ایران۔ عراق اور عرب میں بھی حلقہ بیعت وسیع تر ہوتا گیا۔ آپ کے مریدلاتعداد تھے

سلسلہ طریقت : قبلہ العالم الحاج نواب الدین موہرویؒ۔ قبلہ العالم حافظ عبدالکریم راولپنڈیؒ۔ خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ۔ قبلہ العالم بابا نور محمد تیراہیؒ الخ

وفات : ۱۲ر جولائی ۱۹۶۵ء بمطابق ۱۲ر ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ بروز سوموار وہ شمع نورانی جو موہری شریف کے لوگوں کے دلوں کو منور کرنے کے لیے آئی تھی۔ وہ کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہوئے حَیُّ الْقَیُّوم کے واصل ہوگئی۔

قطعہ تاریخ وصال

ے اے عندلیب گلشن رمز نہاں — مرشدم نواب الدین غوث زمان
مظہر انوار ہو فانی نہ شد — تو تجلی نقشبند ضو فشاں!
۱۳۸۵ھ

Marfat.com

اولاد : حضرت الحاج خواجہ محمد حسینؒ۔ حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہٗ العالی سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موہری شریف اور دو صاحبزادیاں۔

خلفاء : آپ کے خلفاء میں سے حضرت خواجہ محمد معصوم مدظلہٗ العالی کا بلند مقام ہے۔

(۳۶)

حضرت خواجہ الحاج محمد معصوم صاحب مدظلہ العالی

نام : آپ کا اسم گرامی خواجہ محمد معصوم اور والد گرامی کا نام حضرت خواجہ نواب الدینؒ ہے

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۴ر اپریل ۱۹۳۵ء بمقام موہری شریف ہوئی۔ نام محمد معصوم رکھا گیا۔ آپ اسم بمسمّٰی ہیں۔ والدہ ماجدہ کا اسم گرامی زینب بی بیؒ ہے۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی ماہ آفتاب تھے اور پیشانی مبارک میں نور ولائت نمایاں تھا۔ آپ ہونہار اور بہت ہی حسین وجمیل ہیں۔ آپ کو آفتاب ولائت حضرت قبلہ عالم حافظ عبدالکریم کے پاس لے جایا گیا۔ تو انہوں نے دیکھتے ہی گود میں لے لیا۔ اور پیار بھرے الفاظ کے ساتھ فرمایا :

"ہیں تینڈا پیر آں کہ توں مینڈا پیر ایں۔" اور ساتھ ہی فرمایا کہ "چلو تم میرے پیر ہو۔" اور فرمایا کہ رواج یہ ہے کہ جب پیر سے ملاقات ہوتی ہے۔ تو نذر و نیاز پیش کی جاتی ہے اور ساتھ ہی انہوں نے چاندی کا ایک

Marfat.com

روپیہ آپ کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔ اور انہوں نے حضرت قبلہ عالم خواجہ نواب الدینؒ کو مبارک باد دی۔ اور نومولود کے لیے دعا فرمائی۔ اور فرمایا کہ مولا کریم نے تم کو سعادت مند نیک بخت معصوم فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔

تعلیم: آپ نے چھوٹی عمر میں ہی اپنے گاؤں میں ابتدائی تعلیم حاصل کی آپ بہت ہی ذہین ہیں جو بھی پڑھتے ازبر فرما لیتے۔ قرأت تجوید قرآن مجید آپ نے موضع سالگری ضلع راولپنڈی میں حضرت مولانا قاری محمد الدین صاحب سے پڑھی۔

صرف نحو اور چند فقہ کی کتابیں آپ نے دربار عالیہ موہری شریف حضرت مولانا مولوی محمد ہاشم صاحب سے پڑھیں۔ بعد ازاں وہاں سے دینی تعلیم کے لیے مدرسہ حزب الاحناف لاہور میں داخلہ لے کر حضرت مولانا علامہ ابوالبرکات سیّد احمد شاہؒ سے سند حدیث و فقہ دستار فضیلت ۱۹۵۲ء میں حاصل کی۔

بیعت: آپ نے اپنے والد گرامی حضرت قبلہ عالم خواجہ نواب الدینؒ کے دست مبارک پر بیعت ۱۹۵۲ء میں کی سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد ۱۹۵۶ء میں مدینہ منور روضہ اطہر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دستار بندی اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ بہت بڑا اعزاز ہے۔ حضرت قبلہ عالم خواجہ الحاج نواب الدینؒ نے کسی دوست کو موہری شریف میں خلافت عطا فرمائی اور کسی کو لاہور میں اور کسی کو کراچی میں اور کسی کو پشاور میں لیکن حضرت خواجہ قبلہ محمد معصوم صاحب مدظلہٗ العالی کی شان رفعت کچھ عجیب سی ہے کہ آپ کو خلافت و اجازت اگر عطا فرمائی تو وہ ایسا بلند مقام ہے جو دنیا میں تمام کائنات کے مقامات سے افضل ترین ہے۔ یعنی مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر پر جہاں آسمانی ملائک ہر روز صبح شام ستر ہزار درود و سلام کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ اور پھر ان کی باری قیامت

Marfat.com

تک نہیں آئے گی۔ وہاں پر ہر وقت انوار الٰہیہ و تجلیّات کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر چاہے کر دے۔

سلسلہ نسب : حضرت قبلہ خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہٗ العالی بن حضرت خواجہ قبلہ عالم الحاج نواب الدینؒ بن بابا احمد الدینؒ

سلسلہ طریقت : حضرت قبلہ خواجہ محمد معصوم مدظلہٗ العالی۔ خواجہ الحاج نواب الدینؒ۔ قبلہ العالم حافظ عبد الکریم راولپنڈیؒ۔ خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ۔ قبلہ بابا نور محمد تیراہیؒ الخ

شاخ نمبر ۲

(۱)

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی شیخ احمد فاروقی، مجدّد الف ثانی لقب والد ماجد کا اسم گرامی شیخ عبد الاحد بن زین العابدینؒ ہے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال ۹۷۱ھ مقام سرہند ہوئی آپ مادر زاد ولی بلکہ مجدد الف ثانی تھے۔

تعلیم : آپ نے اپنے والد ماجد اور حضرت مولانا کمال الدین کشمیریؒ سیالکوٹ سے تعلیم حاصل کی اور سترہ سال کی عمر میں فارغ ہو گئے۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد اور حضرت شاہ سکندر کنتھیلیؒ اور خواجہ باقی باللہؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

Marfat.com

مجدّد : آپ کا مقام مجدّد ہے۔ دین محمدی کی تجدید فرمائی۔ تمام بدعات حسنہ وسوء کی بیخ کنی کی۔ یہ مجدّد کا فرض ہوتا ہے۔

ولادت مرشد : آپ کے مرشد پاک حضرت خواجہ باقی باللہؒ کابل میں ۹۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ اور آپ بھی ۹۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ بلند پایہ عالم دین، مجدّد وقت، عاشق رسولؐ، تتبع سنت نبوی، محبوب سبحانی، زاہد متقی تھے، آپ نے اپنی حیاتی میں بدعات کی بیخ کنی کی اور حکم فرمایا کہ بدعتی کبھی ولی اللہ نہیں بن سکتا۔

وفات : آپ کا ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ مقام سرہند انتقال فرمایا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر خواجہ محمد سعید خازنؒ و خواجہ محمد معصومؒ سرہندی کا مقام خاص ہے۔

(۲)

حضرت خواجہ محمد سعید خازن علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد سعید اور خازن لقب والدہ ماجد کا اسم گرامی حضرت شیخ احمد فاروقیؒ تھے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ماہ شوال ۱۰۰۵ھ سرہند میں ہوئی آپ مادر زاد ولی اللہ، بلند مقام کے مالک تھے۔

تعلیم : آپ نے تعلیم اپنے والد ماجد اور برادر اکبر خواجہ محمد صادقؒ اور حضرت مولانا شیخ محمد طاہر لاہوریؒ سے حاصل کی اور سترہ سال کی عمر میں فارغ

Marfat.com

ہو گئے۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت اور اعلیٰ مقام حاصل کیا۔

مقام : ایک دن حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے فرمایا کہ مجھ پر میدان محشر اور میرے مریدوں کا پل صراط سے گذرنا مکشوف ہوا۔ خواجہ محمد سعیدؒ ہم سب کے آگے آگے جا رہے تھے اور کتاب اعمال سیدھے ہاتھ میں لئے تھے ہم سب بہشت میں داخل ہو گئے۔ آپ بہت بڑے عالم دین، روحانیت میں بلند مقام، متبع شریعت، کشف القلوب، مستجاب الدعا، زاہد متقی تھے۔ حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے آپ کو بے حد پیار تھا۔ حضرت خواجہؒ آپ کو اپنے پاس دہلی میں قیام کے لیے فرماتے۔

وفات : آپ کا مقام سنبھالکہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۰۷۹ھ کو انتقال ہوا۔ سرہند میں مدفون ہوئے وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر خواجہ محمد معصومؒ اعلیٰ مقام کے مالک تھے۔

(۳)

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی خواجہ محمد معصوم اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے تیسرے فرزند تھے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۱ شوال ۱۰۰۷ھ مقام سرہند ہوئی۔

Marfat.com

آپ مادرزاد ولی اللہ اور اسم بمسمّٰی تھے۔

تعلیم: آپ نے اپنے والد ماجد اور برادر اکبر خواجہ محمد صادقؒ اور مولانا محمد طاہر لاہوریؒ سے سولہ سال کی عمر میں تعلیم سے فارغ ہو گئے۔

بیعت: آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت و اعلیٰ مقام حاصل کیا۔

واقعہ: ۲ر جمادی الثانی ۱۰۷۷ھ میں آپ کے نانا جان کو پھانسی دی گئی اور ۲۷ر جمادی الثانی ۱۰۷۷ھ میں آپ کے دادجان انتقال کر گئے۔ ۱۰۷۷ھ میں آپ کے والد ماجد نے حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔

آپ اپنے وقت میں بلند عالم دین، روحانیت میں اعلیٰ مقام، کلہم بدعات سے اجتناب، عاشق رسول تھے۔

وفات: آپ کا ۹ر ربیع الاول ۱۰۷۹ھ السلام علیک یا نبی اللہ فرمایا اور واصل الی اللہ ہو گئے سرہند میں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر شیخ عبدالاحد عرف شاہ گلؒ۔ فرزند خواجہ محمد سعید خازنؒ کا خاص مقام ہے۔

(۴)

حضرت شیخ عبدالاحد المعروف گل شاہ علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی شیخ عبدالاحد عرف گل شاہؒ والد ماجد کا نام خواجہ محمد سعید خازنؒ ہے پانچویں فرزند تھے۔

Marfat.com

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۰۴۹ھ مقام سرہند ہوئی۔ آپ کے رخساروں کا رنگ سرخ گلاب کی مانند تھا اسی لیے آپ کو گل شاہ کہتے ہیں۔ آپ بچپن ہی میں بہت ہونہار تھے۔ آپ مادرزاد ولی اللہ ہیں۔

بیعت : آپ نے تعلیم سے فارغ ہو کر اپنے حقیقی چچا خواجہ محمد معصومؒ کے دست بیعت ہوئے اور خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ کا روحانیت میں خاص مقام تھا زاہد متقی فیاض، بلند پایہ عالم دین، متبع شریعت عاشق رسول، مجسمہ خشیت الٰہی، صاحب کشف و کرامات، بدعات سے اجتناب اور بہت ہی فیاض تھے۔

انعام : اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی علیہ الرحمۃ پر خاص انعام فرمایا کہ ان کو فرزند ارجمند حضرت مجدد الف ثانیؒ عطا فرمایا اور آگے سب اولاد ولی اللہ، عالم دین، زاہد متقی عطا کی۔ ان تمام حضرات نے اپنی جانیں دین محمدی کے لیے وقف کر دیں۔ اور اپنے اپنے وقت میں تمام بُرے کاموں اور بدعات جن کو علماء وقت نے دین کا جز بنا رکھا تھا۔ ان تمام کی بیخ کنی کر دی۔

وفات : آپ کا ۲۷ ذوالحجہ جمعہ ۱۱۲۶ھ دہلی میں انتقال ہوا۔ اور سرہند میں خواجہ محمد معصومؒ کی مسجد کے مشرق میں دفن کیا گیا۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے مگر خواجہ محمد حنیف پارساؒ کا مقام اعلیٰ ہے۔

Marfat.com

(۰۵)

حضرت خواجہ محمد حنیف پارسا علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی خواجہ محمد حنیف اور پارسا لقب ہے۔ آپ بہت ہی نیک خصال کے حامل تھے۔ اسی لئے آپ کو پارسا کہہ کر پکارا جانے لگا۔ آپ زاہد متقی شب بیدار اور پرہیزگار تھے۔

بیعت: آپ نے حضرت محمد سعید خازنؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ پہلے ہی نیک خصال تھے بیعت کے بعد سونے پر سہاگہ ہو گیا اب آپ مکمل پارسا ہو گئے یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ بیعت کے بعد پیر و مرشد نے حکم دیا تھا۔ کہ افغانستان کابل جا کر لوگوں کو رشد و ہدائت کی تبلیغ کرو حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کابل کو روانہ ہو گئے۔ اور وہاں ایک موضع بامیاں نامی میں مقیم ہو گئے۔ سرزمین کابل جو کہ پہلے ہی زرخیز تھی وہاں پر سلسلہ نقشبندیہ کو آپ نے غیر معمولی شہرت بخشی اور اس نورانی سلسلہ نقشبندیہ اور بدعات کی بیخ کرنے والے کے چشمے کابل قندھار اور گردونواح میں جاری ہوئے۔ طالبان حق اس چشمہ نورانی سے بکثرت فیض یاب ہوئے۔ اور ایک ولی اللہ نے وہاں کئی ولی اللہ پیدا کر دیئے۔

وفات: آپ کا یکم صفر ۱۱۳۳ھ مقام قصبہ بامیاں نواح کابل انتقال کیا وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

(۶)

ابوالمساکین حضرت خواجہ شیخ محمدؒ رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی شیخ محمد اور ابوالمساکین لقب ہے۔ والد کا نام شیخ محمد اشرف بن مخدوم آدم ٹھٹھویؒ ہیں۔

حالات : آپ کے والد ماجد شیخ الوقت تھے روحانیت میں اعلیٰ مقام تھا اور آپ کے دادا جان سندھ میں رہتے تھے۔ اسی لیے آپ ٹھٹھوی کہلائے۔ (حیدر آباد ٹھٹھہ سندھ)

بیعت : آپ نے علم ظاہر و باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کئے۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت خواجہ ابوالقاسمؒ کی صحبت اختیار کی۔ اور خواجہ ابوالقاسمؒ کے انتقال کے وقت آپ موجود نہ تھے۔ ان کی وصیت کے مطابق آپ اپنے پیر و مرشد کے مزار پر گئے اور سلسلہ نقشبندیہ کی اعانت حاصل کی۔

آپ سرہند میں تین سال رہے اور خواجہ محمد زکیؒ سے فیض یاب ہو کر واپس ٹھٹھہ خانقاہ میں تشریف لے آئے۔ اور درس و تدریس کا کام شروع کیا۔ اور ساتھ ساتھ رشد و تلقین میں مصروف ہو گئے۔ آپ بہت ہی غریب نواز تھے اسی لیے آپ ابوالمساکین کے نام سے مشہور ہوئے۔ خواجہ محمد زمانؒ کو مکمل تربیت روحانی دے کر آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔

وفات : آپ کا ۹ ذوالحجہ ۱۱۲۹ھ مکہ معظمہ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کی قبر ہے (خزینہ کرم)

Marfat.com

(۷)

حضرت شیخ محمد زکی مظہری علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی شیخ محمد زکی، مظہری لقب ہے۔ آپ عرب حجاز بستی اتقاء کے رہنے والے ہیں۔

حالات : آپ عرب حجاز سے سندھ سے تشریف لائے پہلے آپ نے خواجہ محمد حنیف پارسا سے بیعت کی اور اعلیٰ مقام عطا ہوا۔ آپ کی پرواز بلند تھی۔ آپ عرب میں حضرت علی بن علم کی اولاد سے ہیں جو کہ اپنے وقت میں وہ بہت بڑے شیخ تھے اور ان کا طریقہ مجددیہ تھا۔

آپ نے حضرت محمد زماں سندھی کو منازل سلوک طے کروا کر واپس عرب تشریف لے گئے۔ آپ اپنے وقت میں بہت بڑے عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، زاہد متقی، حال و قال کے اسراروں سے واقف، عاشق رسول، متبع شریعت، صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔

وفات : آپ کا ۱۱۴۳ھ بمقام اتقیٰ بستی عرب حجاز میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : آپ کا خلیفہ عظیم المرتبت حضرت محمد زماں سندھی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

Marfat.com

(۸)

حضرت مخدوم محمد زمان علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی محمد زماں، خواجہ کلاں، لقب والد کا نام شیخ حاجی عبداللطیف نقشبندیؒ۔ والدہ ماجدہ خواجہ عبدالسلام ساکن جون کی صاحبزادی تھی آپ کا سلسلہ نسب صدیقی ہے۔

ولادت: آپ کی ولادت باسعادت ۲۱ رمضان ۱۱۲۵ھ مقام قصبہ لواری سندھ میں ہوئی۔

بچپن: آپ بچپن ہی میں ہونہار تھے اور آپ کی پیشانی میں نور و لائٹ چمکتا تھا۔ آپ بہت ذہین تھے۔

تعلیم: آپ نے حضرت مولانا محمد صادقؒ سے ٹھٹھہ میں تعلیم حاصل کی۔ آپ جید عالم دین تھے۔

بیعت: آپ نے حضرت شیخ محمدؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، متبع شریعت تھے۔

وفات: آپ کا ۲ ذیعقد ۱۱۸۰ھ مقام لواری سندھ میں انتقال کیا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

اولاد: حضرت محبوب الصمد خواجہ گل محمدؒ آپ کے بعد مسند آراء ہوئے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء حافظ عبدالمالکؒ۔ حافظ صدرالدینؒ۔ حافظ کبیرؒ۔ شیخ صالحؒ۔ شیخ شعیبؒ۔ حاجی احمدؒ کا خاص مقام ہے۔

Marfat.com

(۹)

حضرت خواجہ حاجی احمد علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی حاجی احمد ہے اور آپ کا مسکن سندھ میں بوسیدی میاں صاحب مشہور جگہ ہے۔

حالات : آپ اپنے وقت میں جید عالم دین تھے آپ بلند اخلاق فیاض زاہد متقی عابد تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت خواجہ محمد زماںؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے مجاہدوں اور ریاضتوں میں مصروف ہو کر تھوڑے ہی عرصہ میں خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ اور رشد و ہدائت میں مصروف ہو گئے۔ آپ کے فیض سے بہت سے لوگوں نے فیض حاصل کیا۔

آپ نے حج بھی کیا۔ وہاں سے آپ نے بزرگوں سے فیض حاصل کیا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر دل کا شوق پورا کیا۔ آپ عاشق رسولؐ، متبع شریعت، بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں بلند مقام صبر و رضاء کے پیکر تھے۔

وفات : آپ کا موضع بوسیدی میاں قاضی احمد سندھ ۱۲۲۳ھ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کافی تھے مگر شاہ حسینؒ کا خاص مقام ہے۔

Marfat.com

(۱۰)

حضرت شاہ حسین المعروف بھورے والے علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی شاہ حسین تھا مگر آپ بھورے والے کے نام سے مشہور ہوئے۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت مقام رتر چھتڑ (مکان شریف) ضلع گورداسپور ہوئی۔

حالات: آپ گھوڑوں کی ابتدا میں تجارت کیا کرتے تھے۔ پشاور گھوڑے خریدنے کے لیے تشریف لے گئے مگر وہاں جاکر آپ کو تحصیل علم کا شوق پیدا ہو گیا۔ آپ نے پورے شوق سے علم حاصل کیا۔ علم کے ساتھ ساتھ آپ عبادت و ریاضت بھی کرتے رہے۔ آپ کے دل کا آئینہ منور ہو گیا۔

بیعت: آپ نے حضرت حاجی احمدؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کے مرشد پاک اکثر آپ کا تذکرہ فرمایا کرتے کہ طالب علم پڑھ رہا ہے وہ فارغ ہو کر میرے پاس آوے گا۔ ان کا فرمان صحیح ہو گیا۔ آپ عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، متبع شریعت، عاشق رسول، فیاض زاہد متقی، صبر و رضا کے پیکر تھے۔

وفات: آپ کا ۷ صفر ۱۲۴۲ھ مقام مکان شریف انتقال ہوا وہیں آپ کا مزار ہے۔ زمین کے اندر بھورہ نکالا ہوا تھا۔ زینہ کے ذریعہ اندر جاتے تھے اسی لیے آپ کو بھورلوا لے کہا جاتا ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء بہت تھے مگر خواجہ امام علی شاہؒ کا خاص مقام ہے۔

Marfat.com

(۱۱)

حضرت خواجہ امام علی شاہ علیہ الرحمہ

نام :- آپ کا اسم مبارک امام علی شاہ اور والد ماجد کا نام پیر سیّد حیدر علی شاہؒ ہے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۱۲ھ مقام رتر چھتڑ میں ہوئی۔

حالات : آپ کے والد آپ کی طفولیت میں رحلت فرما گئے تھے۔ آپ کی پیشانی میں نور ولائت نمایاں تھا۔

تعلیم :- آپ نے حضرت مولانا فقیر اللہ دین کوٹیؒ سے کتب فارسی اور کتب طب و دیگر کتب حضرت مولانا حافظ محمد رضاؒ و حضرت مولانا احمد چشتیؒ سے پڑھیں۔ آپ زاہد متقی عابد اور پرہیزگار تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت شاہ حسینؒ المعروف بھوریوالے کے دست مبارک پر بیعت کی۔ مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی آپ عالم دین صاحب کشف و کرامات، عاشق رسول، مجسمہ خشیت الٰہی، محبوب ربانی، شہباز لامکانی، غریب پرور اور بہت ہی فیاض تھے۔ آپ کے پاس دور دور سے طالبان حق حاضر خدمت ہوتے اور اس چشمہ فیض سے سیراب ہو کر جاتے آپکا ہر قول و فعل سنت نبوی کے مطابق ہوتا آپ سنت نبوی کے عاشق اور متبع تھے

وفات : آپ کا ۱۳ شوال ۱۲۸۲ھ مقام رتر چھتڑ انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے

خلفاء : آپ کے خلفاء کثیر تھے۔ مگر خواجہ میر صادق علی شاہؒ کا اعلیٰ مقام تھا۔ (فرزند) اور خواجہ بابا امیر الدینؒ۔

Marfat.com

(۱۲)

حضرت خواجہ میر صادق علی شاہ علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی میر سیّد صادق علیؒ اور والد ماجد خواجہ امام علی شاہؒ تھے

حالات : آپ اپنے والد ماجد کے بعد مسند سجادگی پر پنتیس سال رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔ اور لوگوں کے دلوں کو نور ایمان سے منور کیا۔ آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کو غیر معمولی شہرت عطا کی۔ آپ متبع شریعت تھے آپ کی انگوٹھی مبارک میں یہ الفاظ کندہ تھے۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ آپ کا روحانیت میں خاص مقام، صاحب کشف و کرامات، بلند اخلاق و اخلاق، عاشق رسولؐ، صوم و صلوٰۃ کے پابند، اعلیٰ مبلغ، مستجاب الدعا تھے۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد خواجہ امام علی شاہؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خاص مقام حاصل کیا اور آپ غریب پرور، مسکین نواز، ہمیشہ سچ بولنے والے، بلند کردار اور فیاض تھے۔

آپ کی کرامات بہت ہیں۔ یہاں صرف سلسلہ نقشبندیہ لکھنا مقصود ہے تاکہ قارئین کرام اس سے استفادہ حاصل کریں۔

وفات : آپ کا ۲۲ رجب ۱۳۱۷ھ مقام مکان شریف انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے (خزینہ کرم)

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے۔

Marfat.com

(۱۳)

حضرت خواجہ بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی خواجہ بابا امیر الدینؒ آپ دھرم کوٹ ضلع گورداسپور کے رہنے والے ہیں۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۰۷ھ مقام دھرم کوٹ ہوئی۔ آپ ماہ آفتاب تھے۔

حالات: آپ ککے زئی افغان تھے۔ دھرم کوٹ اور مکان شریف کا فاصلہ صرف ایک میل ہے۔ بچپن میں آپ نیک خصال کے حامل تھے کھیل کود سے نفرت اور یاد الٰہی کی طرف ہمیشہ رغبت رکھتے۔

بیعت: آپ نے حضرت خواجہ امام علی شاہؒ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ اور بحکم مرشد پاک پولیس میں تھانیدار کے عہدے پر تھے استعفیٰ دے کر یاد الٰہی میں مصروف ہو گئے سخت مجاہدوں و ریاضتوں کے بعد آپ نے خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کو بہت وسعت دی۔ آپ صاحب جمال و جلال، مستجاب الدعا، عاشق رسول اور فیاض تھے۔

سلسلہ نقشبندیہ کے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ بانی ہیں۔ انہوں نے متبع شریعت کے تحت کام کیا اور دین الٰہی میں جو ایجادات وقت کے بادشاہوں اور عالموں نے رائج کر رکھیں بلکہ وقت کے علماء کرام ان کاموں کو دین الٰہی کا جز قرار دیتے تھے اور بدعت حسنہ و سوء اپنی مرضی سے نام رکھے ہوئے تھے۔ اور

Marfat.com

بادشاہ اکبر نے دین الٰہی بوساطت ان علماء ابن الوقت کے ذریعہ قائم کیا ہوا تھا۔ حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے اس تاریک دور میں تشریف لاکر ان تمام کاموں کا قلع قمع کیا۔ اور خود نورالدین جہانگیر بادشاہ کے ہاتھوں معتوب ہوئے۔ مگر انجام ان ابن الوقت علماء کرام و خود جہانگیر کے سامنے آگیا۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ خداوند قدوس نے محبوب ربانیؒ کی امداد فرمائی اور وہی ابن الوقت علماء و خود جہانگیر اور آپ سے شرمسار ہوئے اور بادشاہ وقت نے معافی مانگی۔

سلسلہ نقشبندیہ حضرات کی خدمت میں راقم کی مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ تمہارا مشن حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مشن ہے۔ بدعات و رسومات سے اجتناب فرمادیں۔ اور مشن حضرت مجدّد الف ثانیؒ کو وسعت دیویں تاکہ ہم سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوں۔ اور محشر کے روز ہماری نجات ہو جائے۔

وفات: آپ نے ۹ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ بمقام کوٹلہ انتقال فرمایا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء اور مرید بہت ہیں۔ سب سے زیادہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ مشہور ہوئے۔

اولاد: آپ کے دو صاحبزادے خواجہ کرامت علیؒ۔ خواجہ نعمت علیؒ پوتے میاں خورشید عالم سجادہ نشین ہیں۔

Marfat.com

(۱۴)

حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی شیر محمد شیر ربانی لقب والد ماجد کا نام میاں عزیز الدین تھا

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۸۲ھ میں مقام حجرہ شاہ مقیم ہوئی بعض نے شرقپور لکھا ہے۔

بچپن : آپ بچپن ہی میں نور ولائت تھے۔ کھیل کود سے نفرت۔ آپ بہت ہی ذہین و ہونہار تھے۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ آپ بچپن میں یاد الٰہی صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔

تعلیم : آپ نے عربی فارسی کی تعلیم حاصل کی آپ بلند پایہ عالم دین اور آپ خوش نویس بھی تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت خواجہ بابا امیر الدینؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ اپنے وقت میں عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، شیر ربانی، متبع شریعت، فیاض، مہمان نواز، صاحب کشف و کرامات، عاشق رسول، صوم وصلوٰۃ کے پابند، زاہد عابد اور متقی تھے۔

سلسلہ طریقت : حضرت میاں شیر محمدؒ۔ حضرت خواجہ بابا امیر الدینؒ خواجہ میر صادق علی شاہؒ۔ خواجہ امام علی شاہؒ حضرت شاہ حسینؒ۔ خواجہ حاجی احمد مخدوم محمد زماںؒ شیخ محمد زکیؒ۔ خواجہ شیخ احمدؒ۔ خواجہ محمد حنیف پارسا۔ شیخ عبدالاحد عرف گل شاہؒ۔ خواجہ محمد معصومؒ۔ خواجہ محمد سعید خازنؒ۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ الخ

وفات : آپ کا ۱۳۴۷ھ شرقپور میں انتقال ہوا۔ آپ کا مزار دوہڑاں

Marfat.com

کے قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے بہت خلفاء تھے۔ مگر حضرت سیّد محمد اسماعیل شاہ کرمانوالےؒ کا خاص مقام تھا۔

(۱۵)

حضرت محمد اسمٰعیل شاہ کرمانوالے علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد محمد اسمٰعیلؒ اور والد ماجد کا نام سیّد سکندر علی شاہؒ المعروف سیّد علی شاہؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۳۱۵ھ مقام کرموں والہ (ضلع فیروزپور) ہوئی۔ آپ مادرزاد ولی ہیں۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی ہونہار تھے اور آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولائت چمکتا تھا۔ آپ بہت ہی ذہین تھے۔

تعلیم : آپ نے پہلے سکول سلطان خان والا میں تعلیم حاصل کی۔ اور اپنے گاؤں میں میاں رحمت علی راجپوتؒ سے دینی کتب پڑھیں۔ پھر دارالعلوم نعمانیہ اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور میں تعلیم دینی حاصل کر کے پھر جلال پور پھر دہلی وسہانپور وغیرہ کے مدارس عربیہ میں باقاعدہ داخلہ لے کر تعلیم مکمل کی۔ آپ نے علم طب بھی حاصل کیا۔

بیعت : آپ نے حضرت مولانا شرف الدین چشتی فیروزپوریؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ مولانا شرف الدینؒ۔ حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ کے مرید تھے۔ ان کے انتقال کے بعد آپ نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی

Marfat.com

کے دست مبارک پر بیعت کی سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔ اور اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں بلند مقام، طبابت میں خاص مقام، مفسر قرآن، متبع شریعت تھے

آپ جمعۃ المبارک کا خطبہ خود دیا کرتے تھے۔ دوران خطبہ ایسے علمی نقطے بیان فرماتے کہ حاضرین پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی۔ اور نماز جمعہ کے بعد مہمانوں سے ملاقات کرتے اور خندہ پیشانی سے پیش آتے اور آنے والوں کے لیے دعا فرماتے۔ اور ان کے لیے کھانے کا انتظام بھی فرماتے آپ کا لنگر جاری تھا۔ آپ ہر آنے والے کو نماز پنجگانہ ادا کرنے کی سخت تاکید فرماتے اور داڑھی رکھنے کی تلقین فرماتے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہر کام میں سنت نبوی کو مقدم رکھو کیونکہ اسی میں نجات ہے۔ بے نماز منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ تارک الصلوۃ ولی نہیں بن سکتا بلکہ اس کو جنت کی خوشبو تک نہیں آئے گی۔ آپ تعصب سے پاک تھے۔ ہر آنے والوں کو خندہ پیشانی سے ملتے۔ آپ کا فرمان ہے کہ تعصب بذات خود ایک بیماری ہے۔ اس سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔ یہ نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔

وفات : آپ کا ۲۰ جنوری ۱۹۶۶ء مقام کرمانوالہ (نزد اوکاڑہ) انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء سے حضرت سید عثمان شاہؒ۔ حضرت سید محمد علی شاہ مدظلہ العالی نے خاص مقام حاصل کیا۔

Marfat.com

(۱۶)

حضرت سیّد عثمان علی شاہ کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد عثمان علی شاہ والد ماجد کا اسم گرامی سیّد محمد اسمٰعیل شاہؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت بمقام کرموں والا (فیروزپور) میں ہوئی۔ نام سیّد عثمان علی شاہ رکھا گیا۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی ہونہار اور ذہین تھے اور پیشانی مبارک میں ولائت نمایاں تھی۔

بیعت : آپ نے اپنے والدگرامی کے دست مبارک پر بیعت کرکے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ کی طبیعت میں سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ امراء سے بے نیاز، غربا اور مساکین سے محبت آپ بہت ہی فیاض اور بلند اخلاق تھے۔ متوکل، غریب نواز، زاہد متقی تھے۔ اور اپنے والدگرامی کے نقش قدم پر تھے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ غریب اور مساکین سے محبت کرو۔ آپ کے انتقال کے بعد مسند شخصیت پر حضرت قبلہ سیّد محمد علی شاہ مدظلہٗ العالی جلوہ افروز ہیں۔ اور اپنے والدگرامی کے مشن میں مصروف عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر مبارک میں برکت عطا کرے۔

وفات : سید عثمان علی شاہ کا ۱۹۷۸ء میں بمقام کرمانوالے (اوکاڑہ) انتقال ہوا۔ اور اپنے والد ماجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔ قبر کچی ہے۔ مگر مقبرہ عالی شان وسیع ہے۔

اولاد : سیّد صمصام علی شاہ، سیّد امیر طیب شاہ مدظلہم العالی۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ يَجْتَبِىْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ اِلَيْهِ
مَنْ يُّنِيْبُ ۝ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (قرآن مجید)

سِلسلہ چشتیہ

مرتبہ

احقر العباد۔ محمد ادریس بھوجیانی ٹوبہ ٹیک سنگھ

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی سلسلہ چشتیہ	مقام ولادت و سن	مقام وفات و سن	عمر
۱	حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مکہ معظمہ ۹/۱۲ ربیع الاول	مدینہ منورہ ۱۳ ربیع الاول ۱۱ھ	۶۳ سال
۲	حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ	مکہ معظمہ ۱۳ رجب	دمشق ۲۱ رمضان ۴۰ھ	۶۳ سال
۳	حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	مدینہ منورہ ۴ شعبان ۴ھ	کربلا شہید ۱۰ محرم ۶۱ھ	۵۶ ؍
۴	حضرت خواجہ حسن بصریؒ	مدینہ منورہ ۲۱ھ	بصرہ ۱۱۰ھ	۸۶ ؍
۵	حضرت ابوالفضل عبدالواحد بن زیدؒ		بصرہ ۱۷۶ھ	
۶	حضرت ابوالفیض فضیل بن عیاضؒ		مکہ معظمہ محرم ۱۸۷ھ	
۷	حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخیؒ	مکہ معظمہ ۱۵۹ھ / ۱۷۹ھ	شام ۲۶۲ھ	۱۰۲ ؍
۸	حضرت خواجہ سدید الدین حذیفہ المرعشیؒ		مرعش شوال ۲۷۲ھ	
۹	حضرت خواجہ امین الدین ابی ہبیرہ بصریؒ	بصرہ	بصرہ ۷ رشوال ۲۸۷ھ	
۱۰	حضرت خواجہ ممشاد علی دینوریؒ	دینور کرمان	۴ محرم ۲۹۹ھ	
۱۱	حضرت خواجہ ابواسحق شامی چشتیؒ	شام	مقام عکہ شام ۱۴ ربیع الاول ۳۲۹ھ	
۱۲	حضرت ابواحمد ابدال بن فرسنافۃ الچشتیؒ	چشت ۶ رمضان ۲۶۰ھ	چشت یکم جمادی الثانی ۳۵۵ھ	۹۴ ؍
۱۳	حضرت ابومحمد ناصر الدین چشتیؒ	چشت	چشت ۴ ربیع الثانی ۴۱۱ھ	
۱۴	حضرت خواجہ ناصر الدین ابویوسف چشتیؒ	چشت ۳۷۵ھ	؍ ؍ ۴۵۹ھ	۸۴ ؍
۱۵	حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ	چشت ۴۳۰ھ	چشت ۵۲۷ھ	۹۶ ؍
۱۶	حضرت خواجہ حاجی شریف زندنیؒ	زندنہ	زندنہ ۹ رجب ۶۱۲ / ۵۸۶ھ	۱۲۰ ؍
۱۷	حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ	ہارون خراسان	مکہ معظمہ ۱۶ رشوال ۶۱۷ھ	
۱۸	حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتیؒ	سنجر ۱۴ رجب ۵۳۶ھ	اجمیر ۶۳۳ھ	۹۶ ؍
۱۹	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی	روشن ترکستان ۵۸۳ھ	دہلی ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ	۵۱ ؍؍
۲۰	حضرت فرید الدین مسعود گنج شکرؒ	کھوتوال ملتان ۵۸۲ھ	پاکپٹن ۵ محرم ۶۶۴ھ	۸۰ ؍

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی سلسلہ چشتیہ	مقام ولادت وسن	مقام وفات وسن	عمر
۲۱	حضرت علاؤ الدین علی احمد صابرؒ	کھوتوال ملتان ۱۹ ربیع الاول سنہ ۵۹۲ھ	کلیر سہارنپور ۱۳ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ھ	۹۷ سال
۲۲	حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتیؒ	ترکستان	پانی پت کرنال ۱۳ ربیع الاول سنہ ۷۳۶ھ	
۲۳	حضرت خواجہ محمد جلال الدین کبیر الاولیاؒ	سنہ ۶۹۵ھ	؍؍ ؍؍ ۱۳ ربیع الاول سنہ ۷۶۵ھ	۷۰ ؍؍
۲۴	حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولیؒ	ردولی ہندوستان	ردولی ۱۵ جمادی الثانی سنہ ۸۳۷ھ	
۲۵	حضرت شیخ احمد عارفؒ	سنہ ۸۱۷ھ	ردولی سنہ ۸۵۶ھ	۴۰ ؍؍
۲۶	حضرت شیخ محمد بن احمد عارفؒ		ردولی سنہ ۸۵۸ھ	
۲۷	حضرت مولانا عبدالقدوس گنگوہیؒ	ردولی سنہ ۸۶۰ھ	گنگوہ ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۹۸۲ھ	۸۳ ؍؍
۲۸	حضرت شیخ رکن الدین گنگوہیؒ	شاہ آباد ۵ جمادی الاول سنہ ۸۶۳ھ	گنگوہ سنہ ۹۸۲ھ	
۲۹	حضرت شیخ عبدالاحد سرہندیؒ	سرہند سنہ ۹۲۷ھ	سرہند ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۰۰۷ھ	۸۰ ؍؍
۳۰	حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ	سرہند ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ	سرہند ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ	۶۳ ؍؍
۳۱	حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ	سرہند سنہ ۱۰۰۷ھ	سرہند ۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۷۹ھ	۷۲ ؍؍
۳۲	حضرت محمد نقشبند حجۃ اللہؒ	سرہند ۷ رمضان سنہ ۱۰۳۴ھ	سرہند	
۳۳	حضرت خواجہ محمد زبیر سرہندیؒ	سرہند ۵ ذیقعد سنہ ۱۰۹۳ھ	سرہند ۴ ذیقعدہ سنہ ۱۱۵۲ھ	۶۱ ؍؍
۳۴	حضرت خواجہ قطب الدینؒ		مدینہ منورہ ۱۱ رجب سنہ ۱۱۸۰ھ	
۳۵	حضرت خواجہ حافظ محمد جمال اللہؒ	شاہ والہ گجرات ہندوستان	رام پور ۳ صفر سنہ ۱۲۰۹ھ	
۳۶	حضرت شاہ عیسیٰ ولیؒ	گنڈاپور ضلع بنوں	گنڈاپور بنوں سنہ ۱۲۲۰ھ	
۳۷	حضرت بابا فیضی محمد فیض اللہ خانؒ	تیراہ علاقہ آزاد سنہ ۱۱۷۹ھ	نیزئی سنہ ۱۲۴۵ھ	۶۶ ؍؍
۳۸	حضرت قبلہ عالم بابا نور محمدؒ	تیراہ علاقہ آزاد سنہ ۱۱۷۹ھ	چورہ شریف سنہ ۱۲۶۸ھ	۸۸ ؍؍
۳۹	حضرت خواجہ نامدار شاہ عرف مولانا ہادی پاکؒ			
۴۰	حضرت قبلہ عالم خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ	کیمبل پور	چورہ شریف ۲۹ محرم سنہ ۱۳۱۵ھ	

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی سلسلہ چشتیہ	مقام ولادت و سن	مقام وفات و سن	عمر
۴۱	حضرت قبلہ عالم الحاج حافظ عبدالکریم ؒ	راولپنڈی رجب ۱۲۶۴ھ	راولپنڈی ۲۸ صفر ۱۳۵۵ھ	۹۱ سال
۴۲	حضرت قبلہ الحاج خواجہ نواب الدین ؒ	موضع کھمباہ کشمیر ۲۸ صفر ۱۳۱۹ھ	موہری شریف ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ	۶۶ ؁
۴۳	حضرت قبلہ خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہ العالی	موہری شریف ۴ اپریل ۱۹۳۵ء		

Marfat.com

(۱)

سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسم مبارک : آپ کا اسم گرامی آسمان میں احمد اور دنیا میں محمد لقب مجتبیٰ، مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنیت ابوالقاسم تھی والد ماجد کا اسم گرامی سردار عبداللہ اور والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہبؓ تھیں۔

سلسلہ نسب : حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن سردار عبداللہ بن سردار عبدالمطلب بن سردار ہاشم۔

پیدائش : آپ کی ولادت مبارک ۹/۱۲ ربیع الاول بروز سوموار بوقت صبح صادق مکہ معظمہ میں ہوئی۔ اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا گیا آپ کے اسمائے گرامی ننانوے اور القاب کثرت سے ہیں جو کہ قرآن مجید میں درج ہیں

مقام : اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

نبوت : آپ کی عمر مبارک چالیس سال ہوئی تھی۔ کہ آپ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا آپ خاتم الانبیاء ہیں۔

تبلیغ : آپ اُمّی تھے۔ آپ کا کوئی دنیا میں استاد نہ ہے مگر آپ بہت ہی فصیح اور بلیغ تھے۔ آپ کی ۲۳ سالہ تبلیغ سے ساری دنیا میں چرچہ ہوگیا۔ تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار آپ کے اصحاب تھے۔

وصال : آپ کا وصال ۱۳ ربیع الاول ۱۱ھ بروز سوموار بوقت دن مدینہ طیبہ بعمر ۶۳ سال اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى فرماتے ہوئے رَفِيْقِ الْاَعْلٰى

Marfat.com

سے جا ملے۔

اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ ال سیدنا محمد صلوۃً دائماً ابداً ابدًا الیٰ یوم الدین ؕ

(۲)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام : آپ کا اسم گرامی حارث اور کنیت ابوالحسن، ابوتراب القاب مرتضیٰ اسداللہ، حیدر کرار، لافتیٰ ہیں۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا اسم گرامی علیؓ رکھا تھا۔ آپ کے والد ماجد کا نام سردار ابی طالب اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبدالمنافؓ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۳ رجب واقعہ فیل سے تیس سال بعد بیت اللہ خانہ کعبہ کے اندر ہوئی۔

بیعت : آپ کی عمر ۱۰-۱۱ سال تھی کہ نبوت کے دست مبارک پر سب سے پہلے بیعت کی۔ اور اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا کے مصداق ہو گئے آپ داماد رسول ہیں۔ فتح مکہ معظمہ کے دن نبوت پر سوار ہو کر کعبۃ اللہ کے بت گرائے۔ نبوت پر سوار ہونے کا شرف ملا۔ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ ۝ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۝ آپ کے حق میں فرمان رحمۃ للعلمین ہے۔ آپ فاتح خیبر امام الاولیاء امیر المومنین ہیں۔ رشتہ میں آپ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔

خلافت : آپ نے ۳۵-۳۶ھ میں مسند خلافت وارشاد پر جلوہ افروز ہوئے تقریباً پانچ سال کوفہ دمشق میں خلافت کی۔

Marfat.com

شہادت : آپ کی ولادت مبارک خانہ کعبہ کی ہے اور شہادت مسجد دمشق رمضان المبارک ۲۱ سنہ ۴۰ھ بروز سوموار کو شقی القلب عبدالرحمٰن بن ملجم نے مسجد کوفہ بوقت داخل مسجد زخمی کیا اور شہید ہوئے عمر مبارک ۶۳ سال ہے آپ کا مزار نجف اشرف میں ہے۔ اور اس میں اختلاف بھی ہے ؎

خدا کے گھر میں ولادت بھی شہادت بھی
بجز علیؓ یہ فضیلت کسی بشر میں نہیں

اولاد : آپ کے اٹھارہ صاحبزادے تھے اور نسل ان پانچ بیٹوں سے آگے چلی۔ حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ۔ حضرت محمد ابن الحنفیہؓ۔ حضرت ابوالفضل عباس علمدارؓ حضرت عمرؓ۔ صاحبزادیاں بعض نے چودہ اور بعض نے بیس صاحبزادیاں لکھی ہیں۔

خلفاء : آپ کے خلفاء چھ تھے۔

۱۔ حضرت اویس قرنیؓ
۲۔ حضرت امام حسنؓ
۳۔ حضرت امام حسینؓ
۴۔ خواجہ حسن بصریؒ
۵۔ خواجہ کمیل بن زیادؓ
۶۔ قاضی ابوالمقدم سریح بن ہانی بن زید لبنانیؓ

حضرت امام حسین و امام حسینؓ سے سلسلہ قادریہ اور خواجہ کمیل بن زیادہؓ سے سلسلہ کبرویہ اور حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے سلسلہ چشتیہ اور حضرت اویس قرنیؓ سے سلسلہ اویسیہ شروع ہوا (مناقب المحبوبین)

اصبحت زائرًا لک یا شحنۃ النجف — بہر نثار مرقد تو نقد جاں بکف
می بوسم آستانہ قصر جلال تو — در دیدہ اشک عذر ز تقصیر ما سلف
ناجنس را چہ حد کہ زند لاف حبِ تو — اور ابود بجانب موہوم خود شغف

(جامیؒ)

Marfat.com

(۳)

حضرت امام حسین علیہ السلام

نام : آپ کا اسم گرامی حسین کنیت ابو عبداللہ لقب سید، شہید تھے۔ والد ماجد حضرت علی المرتضےٰ رضؓ اور والدہ ماجدہ سیدۃ النساء اہل الجنۃ فاطمۃ الزہرؓی تھیں

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۴ر شعبان ۴ھ بروز منگل مدینہ منورہ میں ہوئی۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے کان مبارک میں اذان و تکبیر کہی اور کھجور کی گھٹی لگائی اور نام حسین رکھا کیونکہ آپ بہت ہی حسین و جمیل تھے۔ آپ سینہ مبارک سے پاؤں تک شبیہ رسول تھے۔ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ؓ دونوں بھائیوں کی شان میں آیا ہے۔ دوسری جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں میرے پھول ہیں۔ جس شخص نے ان دونوں میں کسی کو ناراض کیا۔ اس نے مجھے ناراض کیا۔ میری ناراضگی سے وہ شخص بہشت میں داخل نہیں ہوگا۔ فرضی نماز میں یا نفلی میں دونوں صاحبزادے تشریف لے آتے اور خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحالت سجدہ ہوتے دونوں صاحبزادے یا ایک بحالت سجدہ میں آپ پر سوار ہو جاتے تو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کو لمبا کر دیتے۔ اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ سوار خود ہی اوپر سے اتر جائے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں صاحبزادوں سے بے حد پیار تھا حدیث میں ان دونوں صاحبزادوں کے بہت مناقب آتے ہیں۔

شہید : مجسمہ صبر و رضا کے پیکر نے اپنی آنکھوں کے سامنے عزیز و اقارب کو کربلائے معلیٰ میں شہید ہوتے دیکھا۔ مگر آنکھوں میں آنسو تک نہیں آنے دیا۔ بتاریخ

Marfat.com

۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ بروز جمعہ اپنے عزیز و اقارب شہدار کے ہمراہ سَیِّدُ اَشبَابِ اَھلُ الجَنَّۃ جنت میں پہنچ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ

اذان ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی
نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی (اقبالؒ)

آپ کے قاتل کلمہ گو بلکہ اصحابی زادے تھے۔ یھدی من یشاء ویضل من یشاء الخ

بعض نے حضرت علی المرتضےٰ رضؓ کے بعد حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ کو لکھا ہے

(۴)

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی حضرت حسن بصری اور کنیت ابو محمد اور ابو سعید تھی۔ والد کا نام موسیٰ راعی بن خواجہ اویس قرنی اور والدہ ماجد کا نام خیرہؓ جو ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی کنیز تھیں۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۲۱ھ مدینہ طیبہ میں دور خلافت حضرت عمر فاروق ہوئی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے آپ کا نام حسن رکھا تھا۔ آپ نے ایک سو تیس صحابہ کرام کی زیارت کی تھی۔ اور فیض روحانی حاصل کیا۔

بیعت : آپ نے حضرت علی المرتضےٰ رضؓ سے بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور حضرت امام حسنؓ سے بھی خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ بہت ہی متقی زاہد اور بلند پایہ عالم روحانیت کے مالک تھے۔

وفات : آپ کا ۵ رجب ۱۱۰ھ مقام بصرہ ۸۹ سال دور حکومت

Marfat.com

ہشام بن عبدالملک بن مروان انتقال ہوا وہیں آپ کا مزار ہے

اولاد : آپ کے تین بیٹے تھے۔ حضرت علیؒ حضرت محمدؒ۔ حضرت سعیدؒ

خلفاء : آپ کے خلفار چھ تھے۔ خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ۔ خواجہ ابن زیدؒ۔ خواجہ ابن زرینؒ۔ خواجہ حبیب عجمیؒ۔ خواجہ عتبہ بن غلام۔ خواجہ شیخ محمد واسعؒ۔ خواجہ مالک دینارؒ (حضرت رابعہ بصریؒ)۔

(۵)

حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد بن زیدؒ

نام : آپ کا اسم گرامی خواجہ عبدالواحدؒ ہے اور والد ماجد کا نام زیدؒ ہے اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

بیعت : آپ نے حضرت خواجہ کمیل بن زیادؓ کے دست مبارک پر بیعت کی اور آپ خلیفہ حضرت حسن بصریؒ کے بھی ہیں۔ خواجہ کمیل بن زیادؓ سے سلسلہ کبرویہ اور خواجہ حسن بصریؓ سے چشتیہ جاری ہوا۔ اور آپ نے حضرت امام ابوحنیفہؒ سے تعلیم حاصل کی۔ اور اپنے وقت کے بہت بڑے عالم دین تھے اور روحانیت میں بھی خاص مقام حاصل کیا۔ آپ تبع شریعت زاہد متقی تھے۔

وفات : آپ کا ۲۷ صفر ۱۷۶ھ بصرہ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفار : آپ کے خلفار حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ۔ حضرت ابوالحسن زرینؒ حضرت ابویعقوب موسیٰؒ جو خرقہ خلافت خواجہ حسن بصریؒ سے ملا تھا وہ خواجہ فضیل بن عیاضؒ کو دیا جس سے سلسلہ چشتیہ شروع ہوا۔

Marfat.com

(۶)

حضرت خواجہ ابوالفیض فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی فضیل اور کنیت ابوعلی، ابوالفیض ہے۔ والد ماجد کا نام عیاض تھا۔ کوفہ کے رہنے والے بعض نے خراسان لکھا ہے بعض نے سمرقند اور ابہر میں نشوونما پائی۔

حالات : آپ ابتدائی عمر میں ڈاکہ زنی کرتے تھے۔ آخر کسی وجہ سے توبہ کی۔ توبہ کے بعد پہلے حضرت امام ابوحنیفہؒ سے علم حاصل کیا۔ اور اُن کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔

بیعت : آپ نے خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ حضرت ابراہیم بن ادہمؒ۔ حضرت بشر حافیؒ۔ حضرت سفیان ثوریؒ۔ اور حضرت داؤد طائیؒ کے ہمعصر تھے۔ منقول ہے کہ آپ نے حضرت ابن غیاث بن منصور بن معتمر سلمیٰ کوفیؒ سے بھی خرقہ خلافت حاصل کیا تھا۔ آپ کا بہت ہی بلند مقام ہے

وفات : آپ کا ماہ محرم ۱۸۷ھ میں انتقال ہوا۔ جب کہ آپ مکہ معظمہ میں تھے۔ اور سورہ القارعہ سن رہے تھے ایک نعرہ لگایا اور جان جان آفرین کے سپرد کردی۔

آپ کا مزار مکہ معظمہ میں جنت المعلیٰ میں حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ کی قبر کے قریب ہے۔

سلسلہ طریقت انواریہ : خواجہ فضیل بن عیاضؒ بن ابی غیاثؒ بن منصورؒ

Marfat.com

بن معمر سلمی کوفیؒ من محمد بن مسلمؒ من حبیب نوفلؓ من حبیب مطعم قریشیؓ من حضرت ابوبکر صدیقؓ۔

اولاد : ایک بیٹا جس کا نام علی تھا ایک آنت قرآن مجید کی پڑھی اور انتقال کر گئے اور دو بیٹیاں تھیں۔

خلفاء : آپ کے خلفاء حضرت ابراہیم بن ادہم البلخیؒ۔ حضرت شیخ محمد بن زید شیرازیؒ۔ حضرت خواجہ بشر حافیؒ۔ حضرت ابی رجا عطاریؒ۔ حضرت عبداللہ سیاری سلسلہ چشتیہ حضرت ابراہیم بن ادہمؒ سے جاری ہوا۔

(۷)

حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی ابراہیم اور کنیت ابواسحٰق اور لقب امان الارض آپ بلخ کے بادشاہ تھے آپ کے والد کا نام ادہم بن سلیمان بن منصور تھا۔ آپ کے اباؤ اجداد بھی بلخ کے بادشاہ تھے۔

سلسلہ نسب : حضرت ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بلخی یا منصور بلخی بن حضرت عبداللہ بن حضرت عمر بن خطابؓ۔

تعلیم : آپ نے حضرت امام اعظمؒ سے تعلیم حاصل کی۔ آپ بلند پایہ عالم دین تھے اور روحانیت میں خاص مقام تھا۔

بیعت : آپ نے حضرت فضیل بن عیاضؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے بھی ہوئی انہی کی ہدائت پر آپ نے سلطنت چھوڑ دی۔ حضرت ابوسفیان ثوریؒ۔ اور حضرت ابو

Marfat.com

یوسف عنسولیؒ کی صحبت میں بھی رہے۔

سلسلہ طریقت: حضرت ابراہیم بن ادہم بلخیؒ۔ حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ۔ حضرت حسن بصریؒ۔ حضرت امام حسینؓ۔ حضرت علی المرتضیٰؓ۔

انتقال: آپ کا جمادی الاوّل ۲۶۲ھ شام میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

اولاد: آپ کی اولاد نہ تھی (واللہ اعلم) آپ نے روحانی نعمت ان حضرات سے حاصل کی۔ حضرت خضر علیہ السلام۔ حضرت امام محمد باقرؓ۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ حضرت عمران موسیٰ بن زید راعیؒ۔ حضرت عمران موسیٰؒ نے خواجہ اویسؓ عاشق رسول سے اور حضرت خواجہ معمر جبلیؓ یہ اصحابی ہیں۔ ان دونوں بزرگوں سے فیض روحانی حاصل کیا۔ اور خرقہ خلافت حاصل کیا تھا۔

خلفاء: آپ کے خلفاء حضرت حذیفہ مرعشیؒ۔ حضرت شفیق بلخیؒ۔ حضرت ابراہیم بن شیبہ ہرویؒ۔ حضرت علی بن بلکار بصریؒ۔ حضرت خلف بن ایوب بلخیؒ حضرت یحییٰ آپ کے خادم تھے۔

(۸)

حضرت خواجہ سدید الدین حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی سدید الدین اور لقب حذیفہ ہے۔ آپ مرعش کے رہنے والے تھے (ملک شام)

تعلیم: آپ نے تعلیم ظاہری کئی اساتذہ سے حاصل کر کے بلند عالم دین ہو

Marfat.com

گئے تھے۔

بیعت : آپ تعلیم مکمل کر کے مرد قلندر کی تلاش میں تھے کہ آپ کی حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم ؒ سے ملاقات ہوئی اور ان کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ نے حضرت فضیل بن عیاض ؒ اور حضرت بایزید بسطامی ؒ کی صحبت سے فیض حاصل کیا تھا۔

وفات : آپ کا شوال ۲۷۲ھ مرعش میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء حضرت خواجہ ابوہبیرہ بصری ؒ۔ منقول ہے کہ حضرت امام شافعی ؒ آپ کے خلفاء میں سے تھے۔

مگر حضرت امام شافعی ؒ نے حضرت امام علی رضا ؒ سے خرقہ خلافت حاصل کیا تھا

(۹)

حضرت خواجہ امین الدین ابوہبیرہ بصری ؒ

نام : آپ کا اسم گرامی امین الدین کنیت ابوہبیرہ اور آپ بصرہ کے رہنے والے تھے آپ اپنی کنیت سے مشہور ہوئے۔ آپ بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں اکمل، زاہد متقی تھے

وفات : آپ کا، رشوال ۲۸۷ھ بعمر ۱۲۰ سال بصرہ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کثیر تھے مگر حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری ؒ زیادہ مشہور ہوئے۔

Marfat.com

(۱۰)

حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی علی یا علو لقب کریم الدین ہے مگر ممشاد علو دینوری کے نام سے مشہور ہوئے۔

آپ دینور کے رہنے والے تھے۔ مگر نشو ونما بغداد میں ہوئی۔ آپ بہت بڑے عالم دین و روحانیت میں اکمل تھے۔ متبع شریعت، عاشق رسول تھے اور سلسلہ چشتیہ ان سے آگے جاری ہوا۔

وفات :۔ آپ کا ۴ محرم ۲۹۹ھ میں انتقال ہوا۔ مقام وفات نہیں ملا۔

خلفاء :۔ آپ کے خلفاء۔ حضرت خواجہ ابو اسحٰق شامی چشتیؒ۔ حضرت ابو عامرؒ شیخ احمد اسودؒ۔

(۱۱)

حضرت خواجہ ابو اسحٰق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی خواجہ ابو اسحٰق اور شام کے رہنے والے تھے۔ سب سے پہلے آپ چشتی کہلائے۔ بلکہ آپ سالار اعظم سلسلہ چشتیہ ہیں۔

بیعت :۔ آپ نے حضرت خواجہ ممشاد علو دینوریؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ خلیفہ اعظم۔ بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں مکمل، متبع شریعت اور صاحب وجد و سماع تھے۔ عاشقِ

Marfat.com

رسول، مجسمہ خشیت الٰہی، صوم وصلوٰۃ کے پابند، زاہد متقی تھے۔

وفات : آپ کا ۱۴ ربیع الثانی ۳۲۹ھ مقام عکہ ملک شام میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر تھی۔ خواجہ ابو احمد ابدال چشتی زیادہ مشہور ہوئے۔ آپ نے مقام چشت تشریف لاکر خواجہ ابو احمد چشتیؒ کو مرید کیا تھا اور خلافت عطا فرما کر آپ نے فرمایا تھا کہ آج کے بعد تمہارے مریدوں کو چشتی کہا جائے گا۔

(۱۲)

حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ

آپ اپنی کنیت ابو احمد سے مشہور ہوئے لقب قدوۃ الدین والد کا نام فرسنافہ چشتیؒ تھا۔

سلسلہ نسب : حضرت خواجہ ابو احمد چشتیؒ بن سلطان فرسنافہ بن سید ابراہیم بن سید یحییٰ بن سید حسن بن سید مجید المعانی بن سید ناصر الدین بن سید نور اللہ بن سید حسن المثنیٰ بن امام حسنؓ آپ موضع چشت کے رہنے والے ہیں۔ آپ علم ظاہری و باطنی میں مکمل تھے آپ کا درجہ ابدال تھا۔

انتقال : آپ کا یکم جمادی الثانی ۳۵۵ھ مقام چشت (ہرات) میں انتقال ہوا وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے

خلفاء : آپ کے خلفاء بے شمار تھے۔ مگر آپ کے خلیفہ اعظم و فرزند خواجہ ابو محمد ناصر الدین چشتیؒ زیادہ مشہور ہوئے اور انہیں سے سلسلہ چشتی آگے جاری ہوا

Marfat.com

ضروری نوٹ : حضرت خواجہ ابو اسحٰق شامیؒ سے پہلے خواجہ ممشاد علی دینوریؒ کا نام لکھا ہے اور بعض نے ان کو سلسلہ سہروردیہ میں شامل کیا ہے۔

(۱۳)

حضرت خواجہ ابو محمد ناصر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

آپ اپنی کنیت ابو محمد سے مشہور ہوئے لقب ناصر الدین، ناصح الدین تھا۔ والد ماجد کا نام ابو احمد چشتیؒ تھا۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کر کے رشد و ہدائت میں مصروف ہو گئے۔ آپ علم ظاہری اور باطنی میں اکمل ترین تھے۔

آپ کی ولادت ۱۰ محرم کو ہوئی۔ آپ سترہ برس کی عمر میں خواب میں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق سلطان محمود غزنویؒ کے ہمراہ جہاد میں گجرات تشریف لے گئے آپ کی برکت سے سومنات فتح ہوا۔

وفات : آپ کا ۴ ربیع الثانی ۴۱۱ھ مقام چشت میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد بہت تھی۔ مگر مشہور خلفاء حضرت خواجہ یوسف چشتیؒ حضرت محمد کاکوؒ۔ حضرت استاد مردانؒ۔

Marfat.com

(۱۴)

حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

آپ اپنی کنیت ابو یوسفؒ سے مشہور ہوئے لقب ناصر الدین تھا والد کا نام محمد سمعانؒ تھا آپ کی والدہ ماجدہ بی بی عصمت خاتون بنت خواجہ ابو احمد چشتیؒ تھیں۔ آپ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ ابو محمد چشتیؒ کے حقیقی خواہر زادے اور منہ بولے بیٹے تھے۔ آپ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم دینی اور روحانیت میں مکمل تھے۔ لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔

وفات : آپ کا ۴ ربیع الثانی ۴۵۹ھ مقام چشت (ہرات) میں انتقال ہوا وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بے شمار تھے۔ مگر مشہور خلفاء۔ خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ۔ بانی سلسلہ چشتیہؒ ہیں خواجہ تاج الدین ابو الفتحؒ (صاحبزادے)

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں (اقبالؒ)

(۱۵)

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی مودود قطب الدین ہے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت خواجہ ابو یوسف چشتیؒ تھا۔

Marfat.com

آپ اپنے والد ماجد کے مرید اور خلیفہ اعظم تھے خرقہ خلافت حاصل کر کے سجادہ نشین و قائم مقام ہوئے۔ آپ علم ظاہری اور باطنی میں غیر معمولی شہرت رکھتے تھے۔ بلند اخلاق زاہد متقی تھے۔

وفات: آپ کا یکم رجب ۵۲۷ھ مقام چشت بعمر ۹۶ سال انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

سلسلہ چشتیہ والد ماجد سے اور سلسلہ طریقت مودودیہ شیخ احمد جامؒ سے ہر دونوں سے خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔

خلفاء: آپ کے خلفاء ہر ملک میں ہیں۔ مگر مشہور خلفاء آپ کے فرزند خواجہ ابو احمد چشتیؒ۔ حضرت خواجہ حاجی شریف زندانیؒ۔ خواجہ شاہ سنجان رکن الدین محمودؒ۔ خواجہ ابو نصر شکیبانیؒ۔ خواجہ دباز زاہدؒ۔ خواجہ شیخ حسنؒ۔ خواجہ سبز پوش آدر بابا نجانی خواجہ عثمان رومیؒ کہ حضرت بایزید بسطامیؒ کا خرقہ ان تک پہنچا ہے۔ خواجہ شیخ احمد بدرونؒ۔ خواجہ محمد شامؒ۔ خواجہ ابو الحسن ہائیؒ (مناقب المحبوبین)

(۱۶)

رح

حضرت خواجہ حاجی شریف زندانی

نام: آپ کا اسم گرامی شریف ہے مگر آپ حاجی شریف مشہور ہوئے۔ آپ زندان کے رہنے والے تھے جو بخارا کے نزدیک ہے۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین و روحانیت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کو شہرت سے سخت نفرت تھی اپنا وطن چھوڑ کر سیر و سیاحت میں وقت بسر کیا۔ اور آخری وقت وطن آکر رشد و ہدائت میں مصروف ہو گئے تھے۔

Marfat.com

بیعت: آپ نے خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ کے دست مبارک پر بیعت کرکے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

انتقال: آپ کا ۹ رجب ۵۸۶ھ میں مقام زندنہ (یا شام میں) انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء کثیر تھے۔ مگر مشہور ترین خلیفہ اعظم خواجہ عثمان ہارونیؒ ہیں جن سے سلسلہ چشتیہ آگے چلا۔ آپ کی تاریخ انتقال میں بہت اختلاف ہے۔ مگر ۱۲۰ سال عمر تھی۔

(۱۷)

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی عثمان اور کنیت ابوالنور تھی۔ آپ ہارون کے رہنے والے تھے جو کہ بخارا سے نصف میل پر ہے۔ بعض نے خراسان اور بعض نے عراق لکھا ہے۔ مگر قصبہ کا نام ہارون ہی سب نے لکھا ہے۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین اور روحانیت میں مکمل اور حافظ بھی تھے۔ دن اور رات میں دو قرآن مجید ختم فرماتے۔ آپ کے مرید خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ ہیں۔ آپ ہمیشہ دعا فرمایا کرتے کہ مجھے موت مکہ معظمہ میں آئے اور خواجہ اجمیری پایہ تکمیل تک پہنچ جاوے آپ کی دونوں آرزوئیں پوری ہوگئیں۔

وفات: آپ کا شوال ۶۱۷ھ مکہ معظمہ میں انتقال ہوا۔ خانہ کعبہ اور جنت المعلیٰ کے درمیان آپ کی قبر ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء بہت تھے مگر خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ زیادہ مشہور ہوئے۔

Marfat.com

(۱۸)

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی خواجہ معین الدین، حسن سنجری، لقب غریب نواز اور والد کا نام سید کمال الدینؒ تھا۔

ولادت : آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ رجب ۵۳۷ھ مقام سنجر (علاقہ خراسان) بوقت صبح صادق ہوئی آپ کا نام حسن رکھا گیا۔ آپ چھوٹی عمر میں یتیم اور مسکین ہو گئے۔ حضرت ابراہیم قندوزیؒ نے آپ کی طرف توجہ فرما کر علم شریعت حاصل کرنے کو کہا آپ نے علم حاصل کر کے بلند مقام حاصل کیا۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین متبع شریعت، زاہد متقی و فیاض تھے۔

بیعت : آپ نے خواجہ عثمان ہارونیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت اور روحانیت میں خاص مقام حاصل کیا۔

سفر : مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور بہت سے ممالک کا آپ نے سفر کیا۔ اور لاہور تشریف لائے اور وہاں سے دہلی اور وہاں سے اجمیر پہنچے اجمیر میں آپ نے رشد و ہدائت سے لوگوں کو مستفیض فرمایا۔ اور سلسلہ چشتیہ کو غیر معمولی شہرت دی۔

وفات : آپ کا ۶۳۳ھ اجمیر میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ

شادی : آپ کی دو بیویاں۔ عصمت بی بی بنت سید وجیہ الدینؒ۔ بی بی امتہ اللہؒ (ہندو راجہ کی لڑکی تھی)

اولاد : خواجہ ابو سعیدؒ۔ خواجہ قمر الدینؒ۔ خواجہ حسام الدینؒ۔ بی بی حافظہ جمالؒ

Marfat.com

اور دو لڑکے جو چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر تھی۔ مگر خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ خواجہ برہان الدینؒ۔ شیخ حمید الدین ناگوریؒ زیادہ مشہور ہوئے۔

(۱۹)

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی بختیار اور قطب الدین و کاکی لقب اور والد ماجد کا نام سید کمال الدین بن موسیٰ بن احمد اوشی تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۵۸۰ھ قصبہ اوش ماوراالنہر میں ہوئی۔ آپ کا اسم گرامی بختیار رکھا گیا۔

تعلیم : آپ نے حضرت ابوالحفصؒ سے تعلیم ظاہری و باطنی حاصل کی۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین روحانیت میں خاص مقام تھا۔

بیعت : آپ نے خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت سترہ سال کی عمر میں حاصل کیا۔

سفر : آپ بحکم مرشد پاک خراسان سے ہندوستان آئے اور براستہ ملتان دہلی پہنچے۔ وہاں آپ نے قیام فرما کر رشد و ہدائت کا سلسلہ شروع کر کے لوگوں کو راہ حق کی تبلیغ فرمائی۔ آپ دہلی میں بے حد مقبول ہو گئے۔ آپ کی تبلیغ سے عوام الناس اور امراء وزراء بادشاہ وقت بھی متاثر ہوئے۔

سلطان شمس الدین التمشؒ نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ سیف الزبان تھے۔

Marfat.com

وفات : آپ کا ۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ھ دہلی میں انتقال ہوا وہیں آپ کا مزار ہے۔ نماز جنازہ سلطان شمس الدین التمشؒ نے پڑھائی آپ کی شادی اور اولاد کا ذکر نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ مجرد تھے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر ہے۔ مگر عظیم المرتبت خلفاء حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ۔ سلطان شمس الدین التمشؒ نے خاص شہرت حاصل کی۔

(۲۰)

حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی مسعود اور لقب فریدالدین، بابا فرید، گنج شکر تھے۔ والد ماجد کا نام سید جمال الدین سلیمانؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۵۸۴ھ بمقام چاولی مشائخاں علاقہ ملتان میں ہوئی۔ اسم گرامی مسعود رکھا گیا۔

تعلیم : آپ نے مولانا منہاج الدینؒ درس والی مسجد (ملتان) میں تعلیم حاصل کی۔ آپ جید عالم دین تھے۔

بیعت : آپ نے خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت اور روحانیت میں مقام حاصل کیا۔

سفر : آپ ملتان سے دہلی تشریف لے گئے اور وہاں سے ہانسی چلے گئے اور پھر پاکپٹن تشریف لے آئے۔ پاکپٹن میں آپ نے رشد و ہدایت کی تبلیغ شروع کی آپ بے حد متبع سنت نبویؐ۔ عاشق رسول تھے۔

وفات : آپ ۵ محرم ۶۶۴ھ پاکپٹن میں یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ فرماتے فرماتے

Marfat.com

حَیُّ الْقَیُّوْم کے پاس جا پہنچے۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

ازواج و اولاد : بعض نے ایک بیوی بعض نے تین بیویاں لکھیں ہیں۔ چودہ بیٹے پانچ بیٹیاں تھیں۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد کثیر ہے۔ شیخ جمال الدین ہانسویؒ۔ شیخ نجیب الدین متوکلؒ۔ شیخ نظام الدین اولیاءؒ۔ شیخ علی احمد صابرؒ۔ مولانا بدرالدین اسحٰقؒ۔ شیخ شمس الدین ترک پانی پتی۔ شیخ بدرالدین سلیمانؒ زیادہ مشہور ہوئے۔

حضرت علاؤالدین علی احمد صابرؒ

نام : آپ کا اسم گرامی علی احمد اور علاؤالدین، صابر لقب اور والد ماجد کا نام سیّد عبداللہ بن سیّد عبدالرحیمؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۹ ربیع الاول ۵۹۲ھ بمقام چاولی مشائخاں علاقہ ملتان میں ہوئی۔ نام علی احمد رکھا گیا۔

تعلیم : آپ نے حضرت مولانا منہاج الدینؒ درس والی مسجد ملتان میں حاصل کی۔ آپ جید عالم دین تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور بحکم مرشد پاک بمقام کلیر ضلع سہارنپور میں مقیم ہوئے اور وہاں رشد و ہدائت کی تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ وہاں کے لوگوں نے آپ کی مخالفت کی۔ آپ فصیح و بلیغ تھے جمعہ کا خطبہ آپ نے دیا۔ مگر بوقت امامت آپ کا بازو مخالفین نے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیا۔ جماعت کھڑی ہو گئی آپ

Marfat.com

جوتوں والی جگہ پر کھڑے ہو گئے جب امام مسجد رکوع میں گئے تو مسجد منہدم ہو گئی۔

وفات : آپ کا ۱۳ ربیع الاوّل ۶۹۰ھ مقام کلیر انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : آپ کا ایک ہی مرید اور خلیفہ ہوا۔ سید شمس الدین ترک پانی پتیؒ۔

(۲۲)

حضرت سیّد شمس الدّین ترک پانی پتیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی شمس الدین اور شمس الارض، شمس الاولیاء لقب ہیں والد ماجد کا نام سید ابوالفتح محمد بن سیّد احمد تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ماوراء النہر ترکستان میں ہوئی بہت سے بزرگوں سے روحانی و دینی فیض حاصل کیا۔

تعلیم : آپ نے تعلیم حاصل کرنے کے بعد تلاش حق میں بہت طویل سفر کیا۔ آپ نے ماوراء النہر بہت بزرگوں سے ملاقاتیں کیں۔

سفر : آپ ترکستان سے ہندوستان تشریف لائے پھر پاکپٹن شیخ فریدالدین گنج شکرؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔

بیعت : آپ نے حضرت گنج شکرؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور باباجیؒ کے حکم سے پھر آپ پیراں کلیر آئے اور حضرت علاؤ الدین علی احمد صابرؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا آپ کو شمس الارض بنا دیا۔

مقام : آپ کا مقام روحانیت میں بہت بلند ہے آپ عاشق رسولؐ، متبع شریعت، زاہد متقی، صاحب اخلاق تھے۔

Marfat.com

وفات : آپ کا ۱۰ر جمادی الثانی ۷۳۶ھ مقام پانی پت انتقال ہوا۔
وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

خلفار : آپ کے خلفار کی تعداد کثیر تھی۔ مگر عظیم المرتبت خلیفے حضرت جلال الدین کبیرالاولیاءؒ پانی پتی تھے۔

(۲۳)

حضرت محمد جلال الدّین کبیرالاولیار پانی پتیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد اور جلال الدین، کبیرالاولیار لقب ہیں۔ والد ماجد کا نام محمود اور حضرت عثمان غنیؓ کی اولاد سے ہیں۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۵۹۵ھ میں ہوئی۔ آپ مادرزاد ولی ہیں۔ اور جو کچھ زبان سے فرماتے وہ ہو جاتا۔ بچپن میں ہی آپ یتیم اور مسکین ہو گئے تھے۔ آپ کے چچا نے پرورش اور تعلیم دلائی۔ حضرت بوعلی قلندرؒ آپ کو روزانہ دیکھنے آیا کرتے تھے اور آپ کو کچھ کھلایا کرتے اور بے حد پیار کیا کرتے تھے۔ آپ بہت ہی ذہین و ہونہار تھے آپ نے تعلیم شریعت مکمل کر کے پھر راہ حق کی تلاش کی۔

بیعت : آپ نے حضرت شمس الدین پانی پتیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور آپ آفتاب ولائت تھے۔ آپ بلند عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، عاشق رسول، فیاض زاہد متقی تھے۔ آپ نماز پابندی سے پڑھتے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ روحانیت کا پہلا قاعدہ نماز اور آخری منزل معراج نماز ہے تارک الصلوٰۃ مسلمانوں کی صف سے باہر ہے وہ ولی اللہ نہیں بن سکتا نہ ہی جنت کی خوشبو پا سکتا ہے۔

Marfat.com

وفات: آپ کا ۱۳ ربیع الاول ۷۶۵ھ پانی پت میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

اولاد: خواجہ عبدالقادرؒ۔ خواجہ ابراہیمؒ۔ شیخ شبلیؒ۔ خواجہ کریم الدین۔ خواجہ عبدالواحدؒ۔

خلفاء: آپ کے خلفاء کی تعداد کافی تھی مگر سب سے زیادہ مشہور شیخ عبدالحق ردولی والےؒ ہوئے۔

(۲۴)

حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی احمد اور عبدالحق لقب تھا والد ماجد کا نام عمر بن داؤد اور آپ فاروقی ہیں۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۷۷۶ھ مقام ردولی میں ہوئی آپ کا نام احمد رکھا گیا۔

تعلیم: آپ کے بڑے بھائی حضرت مولانا تقی الدینؒ دہلی میں مقیم تھے۔ آپ نے دہلی میں تعلیم مکمل کی۔ قصہ طویل ہے۔

بیعت: آپ نے راہ حق کی تلاش میں بہت دور و دراز کا سفر کیا۔ آخر آپ پانی پت میں آکر حضرت محمد جلال الدین کبیر الاولیاءؒ کے دست مبارک پر بیعت کی انہوں نے آپ کو خلافت و اجازت عطا فرمائی اور کمال تک پہنچا دیا۔

حکم مرشد: آپ کے مرشد نے فرمایا کہ میرے بچوں کا خاص خیال رکھنا جب آپ کے مرشد کا انتقال ہوا۔ تو آپ پانی پت گئے۔ مرشد پاک کے لڑکے خواجہ شبلی

Marfat.com

نے آپ کو امانت خرقہ دیا۔ آپ نے خود پہن کر پھر خواجہ شبلیؒ کو خرقہ خلافت و دیگر اشیا عطا فرما دیں۔ اور راہ سلوک کی منزلیں طے کرائیں۔

وفات: آپ کا ۱۵ جمادی الثانی ۸۳۷ھ مقام ردولی انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

اولاد: شیخ احمد عارفؒ۔ شیخ عبدالعزیز جو بچپن میں فوت ہو گیا تھا۔

خلفاء: خلفاء کی تعداد کثیر تھی۔ مگر مشہور شیخ احمد عارف بن محمدؒ۔ شیخ بختیارؒ

(۲۵)

حضرت شیخ احمد عارف ردولی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی احمد اور عارف لقب تھا۔ والد ماجد کا نام شیخ احمد عبدالحق رحمۃ فاروقی تھے۔

پیدائش: آپ ولادت باسعادت ۸۱۶ھ ردولی میں ہوئی۔ آپ اسم بمسمّٰی تھے۔

تعلیم: آپ بہت ذہین تھے قلیل عرصہ میں تعلیم مکمل کر کے پھر راہ حق کی تلاش شروع کر دی۔

بیعت: آپ تعلیم سے فارغ ہو کر گھر واپس آئے تو آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کی عمر صرف چالیس سال تھی تمام کام جلدی جلدی سے مکمل ہوتے رہے۔ آپ نے لوگوں کو رشد و ہدائت کی تبلیغ سے مالا مال کر دیا۔ اور سلسلہ صابریہ کو حیات نو عطا کی آپ نے سلسلہ چشتیہ صابریہ کو غیر معمولی شہرت بخشی۔

Marfat.com

وفات : آپ کا ۸۵۶ھ بعمر ۴۰ سال ردولی میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کافی تھے۔ مگر عظیم المرتبت شیخ محمدؒ آپ کے فرزند تھے۔

(۲۶)

حضرت شیخ محمد بن احمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد اور والد ماجد احمد عارف بن شیخ احمد عبدالحق تھے۔

پیدائش : آپ کی پیدائش ردولی میں ہوئی۔ اور بچپن میں آپ کی پیشانی میں نور ولائت چمکتا تھا۔ اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد مسند سجادگی پر بیٹھے۔ اور بے شمار لوگوں کو مستفیض کیا۔ آپ بے حد متبع شریعت، عظیم عالم دین و روحانیت میں خاص مقام تھا۔ صوم و صلوۃ کے پابند، عاشق رسول، زاہد متقی، مجسمہ خشیت الٰہی، فیاض ان اوصاف میں آپ یکتا تھے۔ آپ کا حلقہ رشد و ہدائت بہت وسیع تھا آپ کے پاس کوئی شخص بھی آیا آپ نے اس کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا آپ نے سلسلہ چشتیہ نظامیہ صابریہ کو بہت شہرت بخشی۔

وفات : آپ کی وفات ردولی میں ہوئی۔ تاریخ ولادت و وفات نہیں ملی۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر مولانا عبدالقدوس گنگوہیؒ زیادہ مشہور ہوئے۔

Marfat.com

(۲۷)

حضرت مولانا عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی عبدالقدوس اور والد ماجد کا نام شیخ محمد اسمٰعیل بن قاضی صفی الدین تھا۔

پیدائش: آپ کی ولادت ۸۶۰ھ مقام ردولی میں ہوئی۔ اس وقت سلطان بہلول لودھی کا دور حکومت تھا۔

تعلیم: آپ نے شوق سے تعلیم حاصل کی مگر دوران تعلیم آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہو جایا کرتی تھی۔ آپ ایک دن کتاب کافیہ پڑھ رہے تھے کہ وجد طاری ہو گیا آپ نے کتاب کو پھاڑ دیا اور تعلیم ختم کر دی اور فرمایا کہ میرے لیے اتنی تعلیم کافی ہے اور خرقہ پوش ہو گئے۔

بیعت: آپ نے شیخ محمدؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت جلدی حاصل کیا۔ آپ ردولی چھوڑ کر گنگوہ تشریف لے آئے۔ کیونکہ ردولی میں خلاف شریعت کام شروع ہو گئے تھے۔

وفات: آپ کا ۹۴۴ھ مقام گنگوہ انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء کی تعداد ایک ہزار ہے مگر مشہور۔ شیخ رکن الدینؒ شیخ عبدالاحد سرہندیؒ۔ شیخ جلال الدین تھانیسرؒ۔ شیخ عبدالغفور اعظم پوریؒ۔ شیخ عبدالصمدؒ۔ شیخ عزیز اللہؒ۔ شیخ حبیب اللہؒ۔

Marfat.com

(۲۸)

حضرت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی رکن الدین اور والد ماجد کا اسم گرامی حضرت مولانا عبدالقدوس گنگوہی تھا۔

پیدائش : آپ کی پیدائش ۸۹۷ھ ۵ جمادی الاول مقام شاہ آباد ہوئی آپ کا نام رکن الدین رکھا گیا۔

تعلیم : آپ نے شیخ فتح اللہ بن نصیر الدینؒ سید احمد الحسینی ملتانیؒ۔ شیخ محمد ابراہیم بن معین حسینیؒ سے علم حاصل کیا۔ آپ بہت بڑے عالم دین، مبلغ، خطیب، زاہد متقی، فیاض، تبع شریعت، عاشق رسول تھے۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ اور رشد و ہدایت میں مصروف ہو گئے۔ آپ سے بہت لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ آپ بہت ہی فیاض تھے۔ آپ مصنف بھی تھے۔ آپ اسم بمسمّٰی تھے۔

وفات : آپ کا ۹۸۲ھ مقام گنگوہ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کی قبر اپنے والد ماجد کے قریب ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر مشہور شیخ عبدالاحد سرہندیؒ (والد ماجد حضرت مجدد الف ثانیؒ) پیر بگاڑوؒ سندھ۔ شیخ عبدالباقیؒ سہارنپوری۔ شیخ عبدالکریمؒ۔ شیخ مصطفٰے سہارنپوریؒ۔

Marfat.com

(۲۹)

حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی عبدالاحد اور والد کا نام زین العابدین بن عبدالحی بن محمد بن حبیب اللہ تھا۔

پیدائش: آپ کی ولادت ۹۳۷ھ سرہند میں ہوئی۔ اور آپ کا نام عبدالاحد رکھا گیا۔

تعلیم: آپ نے تعلیم شروع کی۔ دوران تعلیم آپ مولانا عبدالقدوس گنگوہیؒ کے پاس گئے۔ انہوں نے پوچھا بیٹا کیسے آئے ہو آپ نے عرض کی کہ بسلسلہ بیعت حاضر ہوا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے تعلیم مکمل کرو پھر آنا آپ نے عرض کی کہ میں تکمیل علم کے بعد آؤں۔ مگر آپ کو نہ پاؤں انہوں نے فرمایا کہ تکمیل علم ضروری ہے۔ اگر آپ مجھے نہ پاؤ گے تو میرے بیٹے رکن الدینؒ سے جو تم مجھ سے چاہتے ہو وہ ان سے مل جائے گا۔

بیعت: آپ جب فارغ التحصیل ہو کر تشریف لائے تو حضرت مولاناؒ انتقال فرما چکے تھے۔ آپ نے حضرت شیخ رکن الدین گنگوہیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ نے رشد و ہدایت کی تبلیغ شروع کی۔ آپ بہت متقی زاہد، عاشق رسول، فیاض تھے۔

وفات: آپ کا ۲۷ جمادی الاخر ۱۰۰۷ھ سرہند میں انتقال ہوا۔ جانب شمال قبرستان میں کچی قبر ہے۔

خلفاء: آپ کے عظیم المرتبت خلیفے حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ ہیں۔

Marfat.com

(۳۰)

حضرت شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی احمد اور والد ماجد کا نام شیخ عبدالاحد بن زین العابدین بن عبدالحی بن محمد تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال ۹۷۱ھ مقام سرہند (اکبر) ہوئی۔ آپ کا نام احمد رکھا گیا۔

تعلیم : آپ نے سیالکوٹ مولانا کمال الدین کشمیریؒ۔ قاضی بہلول بدخشانیؒ سے علم حاصل کیا۔ اور آپ بہت ہی ذہین اور نیک خصال کے حامل تھے۔ سترہ سال کی عمر مبارک میں آپ فارغ التحصیل ہو گئے تھے۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ چشتیہ سہروردیہ میں داخل ہوئے۔ پھر آپ نے حضرت شاہ سکندر کنتھلیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ قادریہ میں داخل ہوئے۔ پھر آپ نے حضرت خواجہ رضی الدین محمد باقی باللہؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے سب سے خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔ آپ وقت کے مجدد الف ثانیؒ تھے۔

وفات : آپ کا بروز منگل ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ سرہند میں اپنے محبوب حقیقی کو یاد کرتے کرتے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کی تعداد پانچ ہزار اور مریدنوے ہزار تھے مگر آپ کے فرزند حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے خاص مقام حاصل کیا۔

Marfat.com

(۳۱)

حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ

نام: آپ کا اسم گرامی محمد معصوم اور والد ماجد کا اسم گرامی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ تھا۔ آپ اسم بمسمّٰی تھے۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۱۱ رشوال ۱۰۰۷ھ مقام سرہند ہوئی۔ اسی سال آپ کے والد ماجد نے حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے بیعت کی تھی۔

تعلیم: آپ نے اپنے والد ماجد اور اپنے بھائی خواجہ محمد صادقؒ سے تعلیم حاصل کی آپ نے صرف تین ماہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ بہت ہی ذہین تھے آپ نے حضرت مولانا محمد طاہر لاہوریؒ سے باقی کتابیں پڑھیں اور سولہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے تھے۔

بیعت: آپ نے سلسلہ نقشبندیہ میں اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ حاصل کیا۔ آپ بے حد متبع شریعت اور بلند پایہ عالم دین روحانیت میں اکمل، اور معصوم و فیاض زاہد متقی تھے۔ آپ بلند اخلاق و عاشق رسول تھے۔ بادشاہ وزراء امراء آپ کے مرید ہوئے اور فیض حاصل کیا۔

مسند: آپ اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد یکم ربیع الاوّل ۱۰۳۴ھ کو آپ ارشاد قیومت کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے۔

وفات: آپ کا ۹ ربیع الاوّل ۱۰۷۹ھ بروز سوموار سرہند میں انتقال ہوا وہیں آپ کا مزار ہے نماز جنازہ آپ کے بیٹے شیخ عبید اللہؒ نے پڑھائی۔

اولاد: شیخ محمدؒ۔ شیخ محمد نقشبندؒ۔ شیخ عبید اللہؒ۔ شیخ محمد اشرفؒ۔ خواجہ

Marfat.com

سیف الدینؒ۔ شیخ محمد صدیقؒ۔ پانچ بیٹیاں تھیں۔

خلفاء : آپ خلفاء بہت تھے۔ مگر آپ کے فرزند شیخ محمد نقشبند ثانی حجۃ اللہؒ عظیم خلیفے تھے۔

(۳۲)

حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی حجۃ اللہؒ

نام : آپ اسم گرامی محمد، نقشبند ثانی، حجۃ اللہ لقب ہیں والد ماجد کا نام خواجہ محمد معصوم بن شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ ہیں۔

پیدائش : آپکی ولادت باسعادت ۷، رمضان برور جمعہ ۱۰۳۴ھ مقام سرہند ہوئی۔ آپ کا اسم گرامی محمد رکھا گیا۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین، متبع شریعت، عاشق رسول، زاہد متقی، فیاض، روحانیت میں اکمل تھے آپ ادنیٰ کام بھی خلاف شریعت نہ برداشت کرتے۔ بدعات حسنہ وسوء سے مکمل پرہیز آپ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو کام بدعت ہے اس کا دین میں بالکل دخل نہیں ہے۔ چاہے وہ اچھا ہی کیوں نہ ہو کیونکہ وہ تو بدعت ہے۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کی رشد وہدائت سے بہت لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ کیونکہ آپ بے حد فیاض تھے۔

وفات : آپ کا سرہند میں انتقال ہوا۔ آپ کی قبر خواجہ محمد معصومؒ کے مزار کے اندر ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے مگر زیادہ خواجہ محمد زبیر علیہ الرحمۃ مشہور ہوئے۔

Marfat.com

(۳۳)

حضرت خواجہ محمد زبیر علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی محمد زبیر کنیت ابوالبرکات شمس الدین قبلہ عالم لقب تھے والد کا نام شیخ ابوالعلی بن محمد نقشبند ثانی تھا۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۵، ذیقعد ۱۰۹۳ھ بروز سوموار (بعہد اورنگ زیب) ہوئی۔ آپ کا نام محمد زبیر رکھا گیا۔

تعلیم: آپ نے پہلے قرآن مجید حفظ کیا۔ پھر علم شریعت سے فارغ التحصیل ہو گئے۔

بیعت: آپ نے اپنے دادا جان حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ اپنے وقت میں بلند عالم دین، روحانیت میں اعلیٰ مقام، تبع شریعت، زاہد متقی، فیاض، عاشق رسولؐ تھے آپ کے مرید وقت کے بادشاہ امراء وزراء تھے۔ جب آپ خانقاہ سے باہر تشریف لاتے تو لوگ آپ کی ملاقات کے منتظر ہوتے جس راہ سے آپ گذرتے لوگ آنکھیں بچھانے کو تیار ہو جاتے۔ آپ لوگوں میں بے حد مقبول تھے۔

وفات: آپ کا ۴، ذیقعد ۱۱۵۲ھ بروز بدھ دہلی بعہد محمد شاہ انتقال ہوا مرقد سرہند آپ کا مزار حضرت عروۃ الوثقیٰؒ کے مزار کے قریب ہے

خلفاء: آپ کے خلفاء کی تعداد بہت تھی۔ مگر خواجہ قطب الدین علیہ الرحمۃ زیادہ مشہور ہوئے۔

Marfat.com

(۳۴)

حضرت خواجہ قطب الدینؒ

نام: آپ کا اسم گرامی قطب الدین اور آپ بہت بڑے عالم دین ولی اللہ تھے

حالات: آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین، فاضل بے بدل، ولی اللہ، متبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، عاشق رسول، مجسمہ خشیت الٰہی، صبر ورضا کے پیکر، بادشاہوں سے بے نیاز، تنہا ہی پسند تھے آپ کئی زبانوں کے عالم تھے اور ان زبانوں پر پورا پورا عبور تھا۔ پہلے آپ کسی اور سلسلہ میں منسلک تھے

بیعت: پھر آپ نے حضرت خواجہ محمد زبیر علیہ الرحمۃ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے۔ اور خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔ آپ کا روحانیت میں خاص مقام تھا۔

آپ سنہ ۱۱۷۳ھ کو ملک حجاز تشریف لے گئے۔ حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور پا برہنہ شہر میں داخل ہوئے۔ اور در و دیوار کو چومتے ہوئے روضۂ مبارک پر حاضری دی۔ اور دل کا شوق پورا کیا۔

وفات: آپ کا مدینہ طیبہ ۱۱ رجب سنہ ۱۱۸۰ھ میں انتقال ہوا جنت البقیع خواجہ محمد پارساؒ اور حضرت امام حسنؓ کے پاس قبر ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر حضرت حافظ جمال اللہ رام پوریؒ زیادہ مشہور ہوئے۔

Marfat.com

(۱۵)

حضرت حافظ محمد جمال اللہ رامپوریؒ

نام :- آپ کا اسم گرامی محمد جمال اللہ تھا۔ مگر آپ حافظ محمد جمال اللہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

حالات : آپ کا وطن مالوف گجرات شاہ دولہ تھا۔ آپ خواجہ قطب الدین کے مرید و خلیفہ تھے والد کا نام میاں شاہ لال تھا۔ مصطفےٰ آباد (رام پور) میں رہ کر رشد و ہدائت کا کام انجام دیتے رہے۔ کچھ مدّت صوبہ کھڑہ میں بھی رہے جو رام پور کا صوبہ ہے۔ پھر رامپور آکر نواب کے سواروں میں ملازم ہو گئے۔ جب کیف دستی کی حالت طاری ہوئی۔ اخفا راز نہ رہ سکا۔ اور دنیا کو معلوم ہو گیا۔ کہ حافظ جمالؒ محض ایک عام شاہی ملازم ہی نہیں۔ بلکہ بہت بڑے ولی اللہ ہیں۔ چنانچہ آپ کی خدمت میں بہت لوگ آگئے۔ اور آپ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہونے لگے۔ آپ بہت بڑے عالم دین، روحانیت میں مکمل، عاشق رسول، مجسمہ خشیت الٰہی، متبع شریعت، صبر و رضاء کے پیکر تھے۔

عقیدت : نواب کلب علی خاں کو آپ سے بے حد عقیدت تھی۔ اس نے وصیت کی تھی کہ مرنے کے بعد میری قبر حافظ جمال اللہؒ کی قبر کے نزدیک بنائی جائے چنانچہ اس کی قبر آپ کے مزار کے قریب واقع ہے۔

وفات : آپ کا ۳ صفر ۱۲۰۹ھ رام پور میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے

خلفاء : آپ کے خلفاء کافی تھے مگر حضرت شاہ عیسیٰ ولیؒ زیادہ مشہور ہوئے

(انوار اصفیاء ص ۵۱۶)

Marfat.com

(۳۶)

حضرت شاہ عیسیٰ ولی علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی عیسیٰ ولی تھا آپ اسم بمبئی تھے۔ اور موضع گنڈاپور علاقہ بنوں کے رہنے والے تھے۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت مقام گنڈاپور مضافات بنوں میں ہوئی۔ آپ کا نام عیسیٰ ولی رکھا گیا۔

حالات: جب آپ نے حافظ جمال اللہؒ سے بیعت کی تو آپ کو سکر طاری ہوگیا۔ سلوک کی منازل طے کر کے آپ نے خاص مقام حاصل کر لیا۔ آپ کے مرشد پاک کی آپ پر خاص نظر فرماتے۔ اب جو شخص راہ حق کی تلاش میں ان کے پاس آتا اس کو آپ کے سپرد کر دیا جاتا۔ کیونکہ آپ اپنے مرشد پاک کے راز دان تھے۔ آپ ہر نئے آنے والے کو پوری محنت سے اس کو سلوک و عرفان کی منازل طے کرواتے تھے اور خرقہ خلافت عطا کرتے آپ علم شریعت میں مکمل، روحانیت میں اکمل، مبلغ، عاشق رسول، متبع شریعت، فیاض زاہد متقی تھے۔

بیعت: آپ نے حافظ جمال اللہؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔

وفات: آپ کا مقام گنڈاپور مضافات بنوں ۱۲۲۰ھ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء بہت تھے مگر خواجہ بابا فیضی محمد فیض اللہؒ نے خاص فیض حاصل کیا۔

Marfat.com

(۳۷)

حضرت خواجہ بابا فیضی محمد فیض اللہ خاں تیراہیؒ

نام: آپ کا اسم گرامی محمد فیض اللہ اور بابا فیضی لقب اور والد ماجد حضرت مولانا خان محمد تھا۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت مقام تیراہ (تیزئی) ۱۱۷۹ھ علاقہ آزاد میں ہوئی۔ آپ کا نام محمد فیض اللہ رکھا گیا۔ آپ کے والد ماجد خان محمدؒ بہت بڑے عالم دین تھے۔ مقام شادی خیل علاقہ کوہاٹ میں درس دیا کرتے تھے اور درس و تدریس میں بہت ماہر تھے۔ آپ نے تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور بعمر ۲۱ سال تعلیم سے فارغ ہو گئے۔ آپ بلند پایہ عالم دین، متبع شریعت صوم و صلوٰۃ کے پابند، عاشق رسول، زاہد متقی اور فیاض تھے۔

بیعت: آپ نے حضرت شاہ عیسیٰ ولیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ اپنے مرشد پاک کی خدمت میں اٹھارہ سال رہے۔ جب وطن واپس گئے تو آپ کو کسی نے نہ پہچانا۔ اور آپ کے ہمراہ آپ کی بیوی بھی تھی جب آپ کی پہچان ہو گئی تو آپ نے فرمایا میں تم کو اللہ کی راہ کی پہچان کروانے کے لیے آیا ہوں۔ تیزئی کی مسجد میں درخت زیتون کا تھا جو خشک ہو چکا تھا۔ مگر آپ کی دعا سے دوبارہ سرسبز ہو گیا۔

وفات: آپ کا ۱۲۴۵ھ مقام تیزئی میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء کی تعداد کافی تھی مگر حضرت قبلہ عالم بابا نور محمدؒ خاص مشہور ہوئے

Marfat.com

(۳۸)

حضرت خواجہ قبلہ عالم بابا نور محمد تیراہی رح

نام: آپ کا اسم گرامی نور محمد اور قبلہ عالم، بابا القاب ہیں والد ماجد کا اسم گرامی حضرت بابا فیضی محمد فیض اللہ رح تھا۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت مقام تیراہ (تیزئی) ۱۱۷۹ھ میں ہوئی اور نام نور محمد رکھا گیا آپ مادرزاد ولی ہیں۔

حضرت بابا فیضی رح کی دو بیویاں تھیں۔ پہلی بیوی نے نذر مانی کہ خداوند کریم اگر لڑکا عطا فرما دے تو میں سو رکعت روزانہ نفل زندگی بھر ادا کرتی رہوں گی۔ دوسری بیوی نے نذر مانی کہ اگر مجھے خدا لڑکا عطا کرے گا۔ تو میں اس کو بڑی بیوی کی نذر کر دوں گی۔ خداوند کریم نے چھوٹی بیوی کو لڑکا عطا کیا۔ اس نے اسی دن بڑی بیوی کو دے دیا۔ اس نے بچے کو دودھ پلانا شروع کیا۔ دودھ اتر آیا۔ بڑی بیوی نے بچے کو پالا۔ حضرت بابا جی رح فرمایا کرتے تھے کہ یہ بچہ نہائت صاحب کمال اور حضرت مجدد الف ثانی رح کے نقش قدم پر چلے گا۔ اور مؤرث ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ نے علم ظاہری کم اور علم روحانی میں کمال حاصل کیا۔ اور آپ کا ایسا شرح صدر ہوا۔ کہ مشکل سے مشکل مسئلہ کو آپ حل فرمادیا کرتے تھے۔ اور عجیب عجیب نقطے بیان فرمایا کرتے تھے۔ آپ جس طالب علم کو چاہتے خاص مقام عطا کر دیتے۔ حضرت شاہ عیسیٰ ولی رح کی نظر کرم آپ پر خاص تھی۔ آپ کا فیض پنجاب، ہندوستان، افغانستان، سرحد، بلوچستان اور دیگر ممالک میں پھیلا۔ اور بہت مخلوق نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ جس طرح حضرت مجدد الف ثانی رح سے بہت مخلوق فیض یاب ہوئی تھی۔

Marfat.com

بہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جس پر چاہے کر دے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مسند: آپ اپنے والد ماجد بابا فیضیؒ کے انتقال کے بعد مسند خلافت پر جلوہ آفروز ہوئے۔ آپ کے دست مبارک پر کثیر جماعت نے دست بیعت کی آپ بہت ہی فیاض تھے۔ جو شخص بھی آپ کے پاس آیا۔ اس کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا۔ حضرت بابا فیضیؒ کے چشمہ فیض سے لوگ جھولیاں بھر بھر کر جاتے تھے۔ آپ نے سلسلہ چشتیہ کو غیر معمولی شہرت بخشی۔

امتحان: آخری زمانہ میں مُلّاں ولی محمد آپ کا مخالف ہو گیا۔ اور آپ کے خلاف جگہ جگہ غلط پروپیگنڈا کرنے لگا۔ اور آپ کے عقیدت مند جو پنجاب سے یا ہندوستان سے آتے۔ راستے میں لوٹ لیتے تھے۔ آپ کو علم ہوا۔ آخر کار آپ تیزی سے موضع ڈراڈرا میں تشریف لے آئے اور چند سال رہ کر پھر آپ چورہ شریف مضافات اٹک میں تشریف لے گئے۔ یہ آپ کے امتحان کا وقت تھا۔ آپ عالم دین، متبع شریعت بدعات سے اجتناب، روحانیت میں اکمل، عاشق رسول تھے۔

لنگر: آپ کا لنگر جاری تھا۔ مہمان و خدام اور آپ خود اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے تھے۔

وفات: آپ کا ۱۲۶۸ھ مقام چورہ شریف انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

خلفاء: آپ کے نامور خلفاء حضرت خواجہ نامدار شاہ نقشبندیؒ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ۔ خواجہ محمد صدیق چشتیؒ سب سے زیادہ مشہور ہوئے۔

سلسلہ نقشبندیہ چشتیہ۔ قادریہ سہروردیہ یہاں آکر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر علیحدہ علیحدہ شروع ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

(۳۹)

حضرت خواجہ نامدار شاہ عرف مولانا ہادی پاکؒ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی مولانا ہادی اور پاک، نامدار شاہ لقب ہیں۔ آپ کا سلسلہ نقشبندیہ ہے۔

پیدائش : آپ کی پیدائش کرنیتال علاقہ گھبی میں ہوئی۔ بچپن میں ہی آپ کی پیشانی میں نور چمکتا تھا۔ آپ ہونہار اور ذہین تھے۔ اور کھیل کود سے نفرت تھی۔

تعلیم : آپ موضع کاشہ میں علوم ظاہری کی تکمیل کر رہے تھے۔ اور وہاں آپ نے قبلہ عالم بابا نور محمدؒ کو خواب میں دیکھا اور حاضر خدمت ہوئے۔ آپ پر انہوں نے خاص توجہ فرمائی۔

بیعت : آپ نے قبلہ عالم بابا نور محمدؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے نور معرفت و خرقہ خلافت حاصل کیا۔

ارشاد : حضرت بابا نور محمدؒ آپ کو شہباز فرمایا کرتے تھے اور آپ سے بے حد خوش تھے۔ جب آپ کو پنجاب کی رشد و ہدائت کے لیے روانہ کرتے۔ تو حضرت باباجیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ایک باز پنجاب کی طرف چھوڑا ہے۔ اس باز کی بازیاں اور بلند پروازیاں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب کبھی آپ ملاقات کے لیے تشریف لاتے تو باباجیؒ آپ سے محبت و پیار و عنائت فرمانے اور یہ بھی فرماتے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اتنی طاقت عنایت فرمائی ہے۔ کہ مولانا ہادیؒ جیسے شہباز کئی تیار کر سکتا ہوں۔ لیکن میں کسی شخص میں ان کی سی پرواز نہیں

Marfat.com

دیکھا۔ حضرت مولانا ہادی پاکؒ بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، شہباز لامکانی، عاشق رسول، تتبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، صبر وضبط کے پیکر، فیاض متقی تھے۔ آپ سے اہل پنجاب نے بہت فیض حاصل کیا۔

ارشاد: آپ اپنے مریدوں کو نماز پنجگانہ ادا کرنے کی تلقین فرماتے اور صورت شرع کے مطابق ہونی چاہیے۔

اور ارشاد فرماتے کہ اگر تم نے اپنی صورت شرع کے مطابق کرلی تو تمہاری سیرت بھی درست ہو جائے گی۔ اور فرماتے کہ بدعات سے اجتناب کرو۔ کیونکہ بدعات سے کج روی پیدا ہوتی ہے جو کہ اسلام کے سراسر خلاف ہے۔ بدعتی کبھی ولی اللہ نہیں بن سکتا۔ ولی اللہؒ تو حکم خدا اور اس کے رسول کے احکاموں پر عمل کرتا ہے۔ اپنی مرضی ہرگز ہرگز نہیں کرتا۔ کلمہ طیبہ کا اصلی معنی یہ ہے کہ قول و فعل میں اپنی مرضی بالکل نہ ہو۔

وفات: آپ کے انتقال کی جگہ کا معلوم نہیں ہو سکا۔ اور تاریخ ولادت وفات کا علم نہیں ہو سکا۔

خلفاء: آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر سید چنن شاہؒ۔

سلسلہ نقشبندیہ چشتی میں سید نامدار شاہؒ۔ سید چنن شاہؒ دو ناموں کا اضافہ کرکے خواجہ محمد صدیقؒ سے آگے سلسلہ پھر شروع ہو جاتا ہے اگر کوئی غلطی ہو تو آگاہ فرما کر مشکور فرمائیں (مؤلف)

Marfat.com

(۴۰)

حضرت قبلہ خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی فقیر محمد اور والد گرامی کا نام خواجہ قبلہ عالم نور محمد تیراہیؒ تھا۔ آپ کا تعلق خان پٹھان سے ہے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت مقام کمیل پور میں ہوئی۔ نام فقیر محمد رکھا گیا۔ آپ بہت ہی حسین وجمیل تھے۔

بچپن : آپ کو بچپن میں ہی کھیل کود سے نفرت اور نیک کاموں کی طرف رغبت اور آپ بہت ہی ذہین تھے۔

سلسلہ نسب : حضرت قبلہ خواجہ فقیر محمد بن قبلہ عالم بابا نور محمد بن خواجہ فیض اللہ خاں بن مولانا خان محمد رحمۃ اللہ علیہم۔

بیعت : آپ نے اپنے والد گرامی کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔ اور آپ نے چودہ خانوادہ سے اجازت حاصل کی لیکن زیادہ تر سلسلہ نقشبندیہ، قادریہ کی اشاعت فرمائی۔ آپ صاحب کشف تھے اور طالبان حق کو ایک ہی نگاہ سے کمال تک پہنچا دیا کرتے تھے پنجاب کے طول وعرض میں مریدوں کا جال بچھا ہوا تھا۔

تعلیم : آپ نے دینی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کر کے بلند مقام حاصل کیا۔

سلسلہ طریقت : حضرت قبلہ فقیر محمد چوراہیؒ۔ قبلہ عالم بابا نور محمد تیراہیؒ خواجہ محمد فیض اللہ خاںؒ۔ خواجہ شاہ عیسیٰ ولی گنڈاپوریؒ۔ خواجہ حافظ محمد جمال اللہ

Marfat.com

رامپوریؒ۔ خواجہ قطب الدینؒ۔ خواجہ محمد زبیر سرہندیؒ۔ خواجہ محمد نقشبند سرہندیؒ
خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ۔ شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی سرہندیؒ الخ

وفات: آپ کا ۲۹ محرم ۱۳۱۵ھ بمقام چورہ شریف ارتحال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

آپ کے مرید بہت تھے نامور خلفاء قبلہ عالم حافظ عبدالکریم راولپنڈیؒ۔ امیر ملت حضرت پیر جماعت علی شاہ۔ محدث علی پوریؒ۔ حضرت حافظ پیر جماعت علی شاہ لاثانی علی پوریؒ۔ قبلہ باباخاں عالم باؤلی شریفؒ۔ حضرت خواجہ احمد نبی (فرزند) سب سے زیادہ مشہور ہوئے۔

(۴۱)

حضرت قبلہ عالم حافظ عبدالکریم راولپنڈی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی حافظ عبدالکریم اور والد ماجد کا نام نذر محمد اور چچا کا نام پیر بخش تھا۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت مقام راولپنڈی ۱۰ رجب ۱۲۶۴ھ مطابق اپریل ۱۸۴۸ء میں ہوئی۔ آپ بہت ہی حسین وجمیل تھے۔

بچپن: آپ بچپن میں ہی ماہ آفتاب تھے۔ اور پیشانی مبارک میں ولائت نمایاں تھی اور ہونہار تھے۔

تعلیم: آپ نے چھوٹی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا آپ بہت ہی ذہین تھے جو پڑھتے ازبر فرما لیتے۔ ابتدائی کتابیں پڑھ کر راولپنڈی میں درس نظامی کی تکمیل کر کے بلند مقام حاصل کیا۔

Marfat.com

بیعت : آپ نے قبلہ خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے مجاہدوں کے بعد خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔

سلسلہ نسب : قبلہ حافظ عبدالکریم بنؒ بن نذر محمد بن شاہ درگاہی بن اللہ رکھا بنؒ الہ داد خاںؒ بن غلام مصطفےٰ بختؒ بن مرزا فتح الدینؒ الخ

سلسلہ طریقت : قبلہ حافظ عبدالکریمؒ۔ قبلہ خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ۔ قبلہ عالم بانور محمد تیراہیؒ۔ خواجہ محمد فیض اللہ خاںؒ۔ خواجہ شاہ عیسیٰ ولیؒ۔ خواجہ حافظ محمد جمال اللہ۔ خواجہ قطب الدینؒ۔ خواجہ زبیرؒ۔ خواجہ محمد نقشبندؒ۔ خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ۔ خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ الخ۔

شریعت : آپ سفر و حضر میں شریعت مطہرہ پر سختی سے پابندی کرتے اکثر اوقات آپ گوشۂ تنہا میں رہ کر یاد الٰہی میں مصروف رہتے۔ اولیائے کے مزارات پر حاضری دینا آپ کا معمول تھا۔ آپ مرید کرتے وقت اس کو تاکید فرماتے کہ تم اپنی صورت کو شرع محمدی کے مطابق بنالو۔ سیرت خداوند کریم اپنے فضل وکرم سے ٹھیک کر دے گا۔ پابندی صوم وصلوٰۃ پر تاکید فرماتے۔ اور فرماتے نماز پنجگانہ ادا کرنا روحانیت کی ابتدا ہے۔ اور یہی نماز مومن کی معراج ہے دل کا سکون آنکھوں کی ٹھنڈک قرب خداوندی ہے۔ تارک الصلوٰۃ اسلام کی صف سے باہر ہے۔ آپ لوگوں میں بہت مقبول تھے ہر آنے والے کے لیے دعا فرماتے اور سنت نبوی پر عمل کرنے کی نیکی سخت تاکید فرماتے آپ بہت ہی فیاض، مہمان نواز، غریب نواز، سادگی، فنا فی الرسول، عاشق رسول تھے۔

وفات : آپ کا ۲۸ صفر ۱۳۵۵ھ مطابق ۲ مئی ۱۹۳۶ء بروز بدھ مقام راولپنڈی ارتحال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

اولاد : مولانا عبدالعزیزؒ۔ مولانا عبدالرحیمؒ دونوں صاحبزادے آپ کے

Marfat.com

حیاتی میں انتقال کر گئے تھے۔

تیسرے صاحبزادے مولانا عبدالرحمٰنؒ ان کے دو فرزند حضرت محبوب الٰہی، حضرت حبیب الرحمٰن مدظلہٗ العالی ہیں۔ اس وقت مسند مشیخیت پر صاحب زادہ حبیب الرحمٰن مدظلہٗ العالی خدمت انجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت کرے۔

خلفاء: آپ کے باکمال خلفاء میں سے قبلہ حضرت الحاج نواب الدین موہریؒ صوفی عبدالرحمٰن سہارنپوریؒ۔ مولانا ثناء اللہ کوٹلی لوہاراںؒ۔ مولانا الحاج محمد شریف کوٹلی لوہاراںؒ۔ مولانا حکیم خادم علی سیالکوٹیؒ۔ مولانا فضل احمد موضع بانٹھ نزد گوجر خاںؒ (راولپنڈی) میاں محمد عبداللطیف سب جج لاہورؒ۔ قاضی عالم دین گوجرانوالہؒ سب سے زیادہ مشہور ہوئے۔

آپ کی اولاد و خلفاء عالم دین ہوئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر چاہے کر دے۔

(۴۲)

حضرت قبلہ الحاج نواب الدین موہری شریفؒ

نام: آپ کا اسم گرامی نواب الدین اور والد ماجد کا نام بابا احمد الدین تھا۔ آپ بہت ہی حسین و جمیل تھے۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت یکم فروری ۱۹۰۱ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۱۹ھ موضع کھمباہ ریاست جموں کشمیر میں ہوئی نام نواب الدین رکھا گیا۔

حالات: آپ کے والد ماجد نیک سیرت صوم و صلوٰۃ کے پابند تہجد گذار،

Marfat.com

بلند اخلاق اور بہت ہی فیاض تھے۔ آپ کی ولادت کے کچھ عرصہ بعد آپ کے والد گرامی نقل مکانی کر کے موہری شریف ضلع گجرات آ گئے اور سکونت پذیر ہو گئے

بشارت: آپ کی ولادت کے وقت آپ کے والد ماجد جنگل میں سیر کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے۔ کیا دیکھا کہ اچانک شیر سامنے آیا اور اس نے آتے ہی اپنے سر کو بابا احمد الدین کے قدموں میں رکھ دیا۔ قبلہ بابا جی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ جب وہ واپس گھر کی طرف لوٹے تو راستے میں اس علاقہ جموں کشمیر کے ایک مشہور مجذوب نے انہیں مبارک باد دی۔ اور کہا کہ خداوند قدوس نے تمہیں ایک نیک بخت صالح فرزند عطاء فرمایا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ و مقبول بندوں سے ہو گا۔ اور ایک جہاں کو نور ایمان سے منور کرے گا۔

بچپن: آپ بچپن میں ہی ماہ آفتاب تھے اور پیشانی مبارک میں نور ولائت نمایاں تھا۔ آپ حسین و جمیل تھے۔ ہر دیکھنے والا دم بخود رہ جاتا۔ آپ کھیل کود سے نفرت کرتے اور نیک کاموں کی طرف رغبت تھی۔ گھنٹوں تک آسمان کی طرف دیکھتے رہتے اور کبھی تفکرات میں اس قدر محو ہو جاتے کہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو جاتے۔ چھ سال کی عمر میں آپ کی ملاقات ابدال زماں حضرت سید ولائت شاہؒ سے ہوئی۔ جنہوں نے آپ کی باطنی تربیت فرمائی۔

تعلیم: آپ نے دینی تعلیم حاصل کر کے بلند مقام حاصل کیا آپ بہت ہی ذہین تھے۔ دوران تعلیم آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہو جایا کرتی تھی۔ آپ کے اساتذہ کرام دیکھ کر حیران ہو جاتے اور اساتذہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ فرزند ارجمند بڑا ہو کر دین الٰہی کی تبلیغ کرے گا۔ جس سے ایک عالم منور ہو گا۔

تابعداری: آپ اپنے والدین اور اساتذہ کرام کا بے حد احترام کرتے۔ والدین اور اساتذہ کرام آپ سے بہت خوش تھے۔ والدین اور اساتذہ کرام

Marfat.com

کے احترام نے آپ کو کندن بنا دیا تھا۔

بیعت : آپ نے قبلہ عالم حافظ عبدالکریم راولپنڈیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اس وقت آپ کی عمر ۲۹ سال تھی اور تاریخ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء تھی۔ آپ پہلے ہی کندن تھے۔ دست بیعت کے بعد آپ پر کمال جذبہ و گریہ طاری ہو گیا۔ قبلہ حافظ عبدالکریمؒ کی برقی توجہ سے آپ کا مقام جلدی طے ہو گیا۔ آپ اپنے مرشد پاک کے ہمہ وقت تابعداری میں مصروف رہتے اور نظر منظور ہو گئے۔ مجاہدوں کے بعد ۷ مارچ سنہ ۱۹۳۱ء کو خرقہ خلافت و اجازت عطا ہوئی۔ آپ کے مرشد پاک نے آپ کو دین کا نواب بنا دیا۔

سلسلہ طریقت : حضرت قبلہ الحاج نواب الدینؒ۔ حضرت قبلہ عالم حافظ عبدالکریم راولپنڈیؒ۔ حضرت قبلہ فقیر محمد چوراہیؒ۔ حضرت قبلہ عالم بابا نور محمد تیراہیؒ۔ حضرت خواجہ محمد فیض اللہ خانؒ۔ حضرت خواجہ شاہ عیسیٰؒ الخ

سفر حرمین الشریفین : آپ بذریعہ ٹرانسپورٹ سنہ ۱۹۵۶ء میں فریضہ حج کے لیے گئے۔ یہ قافلہ بصرہ۔ مدینۃ القریہ ناقلہ۔ رومان اور ہرات ہوتا ہوا سہل پہنچا۔ راستہ میں تمام مزارات کی زیارت کی اور حاضری دی۔ مکہ معظمہ پہنچ کر ارکان حج ادا کر کے۔ پھر مدینہ طیبہ حاضری دی اور اپنے دل کی تسکین حاصل کی۔ پھر یہ قافلہ مدینہ منورہ سے نجف اشرف۔ بغداد۔ کاظمین۔ ایران سے ہوتا ہوا واپس پاکستان پہنچا۔ راستہ میں تمام مزارات کی زیارت کی اور حاضری بھی دی پھر یہ قافلہ واپس دربار عالیہ موہری شریف پہنچا۔

وفات : وہ شمع نورانی جو موہری شریف کے لوگوں کے دلوں کو منور کرنے کے لیے آئی تھی۔ وہ کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہوئے حَیٌّ قَیُّوم کے واصل ہو گئی۔ اس دن ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۵ھ بروز سوموار تھا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

Marfat.com

قطعہ تاریخ وصال

اے عندلیب گلشن رمز نہاں مرشدم نواب الدین غوث زماں
منظہر انوار ہو فانی نہ شد تو تجلی نقشبند ضو فشاں
۱۳۸۵ھ

اولاد : حضرت الحاج محمد حسینؒ ۔ حضرت قبلہ الحاج محمد معصوم مدظلہ العالی۔
دو صاحبزادیاں

خلفاء : آپ کے باکمال خلفاء قبلہ الحاج خواجہ محمد معصوم مدظلہ العالی۔

(۴۳)

حضرت قبلہ الحاج محمد معصوم صاحب مدظلہ العالی

نام : آپ کا اسم گرامی خواجہ محمد معصوم اور والد گرامی کا نام حضرت قبلہ خواجہ نواب الدینؒ ہے ۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۴ / اپریل ۱۹۳۵ء بمقام موہری شریف ہوئی ۔ نام محمد معصوم رکھا گیا۔ آپ اسم بمسمّٰی ہیں ۔ والدہ ماجدہ کا اسم گرامی زینب بی بیؒ ہے ۔

بچپن : آپ بچپن میں ہی ماہ آفتاب تھے ۔ اور پیشانی مبارک میں نور ولائت نمایاں تھا۔ آپ بہت ہی حسین وجمیل ہیں ۔ آپ کو آفتاب ولائت حضرت قبلہ عالم حافظ عبدالکریمؒ کے پاس لے جایا گیا۔ تو انہوں نے دیکھتے ہی گود میں لے لیا۔ اور پیار بھرے الفاظ کے ساتھ فرمایا۔ میں تینڈا پیر آں کہ تینڈا پیر ایں ۔ اور ساتھ ہی فرمایا۔ کہ چلو تم میرے پیر ہو۔" اور فرمایا کہ رواج یہ ہے کہ جب پیر سے ملاقات ہوئی ہے تو نذر و نیاز پیش کی جاتی ہے اور ساتھ ہی انہوں نے چاندی کا ایک

Marfat.com

آپ کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔ اور قبلہ صوفی الحاج نواب الدینؒ کو مبارک باد دی اور نومولو کے لیے دعا فرمائی۔ اور فرمایا کہ مولا کریم نے تم کو سعادت مند معصوم فرزند عطا کیا ہے

تعلیم: آپ نے چھوٹی عمر میں ہی اپنے گاؤں میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ آپ بہت ہی ذہین ہیں۔ جو بھی پڑھتے ازبر فرما لیتے۔ قرائت و تجوید قرآن مجید آپ نے موضع سالگری ضلع راولپنڈی میں حضرت مولانا قاری محمد الدین صاحب سے پڑھی۔

صرف نحو اور چند فقہ کی کتابیں آپ نے دربار عالیہ موہری شریف حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب سے پڑھیں۔ بعد ازاں وہاں سے دینی تعلیم کے لیے مدرسہ حزب الاحناف لاہور میں داخلہ لے کر حضرت مولانا علامہ سید ابوالبرکات سید احمد شاہؒ سے سند حدیث و فقہ و دستار فضیلت ۱۹۵۲ء میں حاصل کی۔

سلسلہ نسب: حضرت قبلہ الحاج محمد معصوم مدظلہ العالی بن حضرت قبلہ خواجہ الحاج نواب الدینؒ بن بابا احمد الدینؒ۔

بیعت: آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت ۱۹۵۲ء میں کی۔ سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد ۱۹۵۶ء میں مدینہ منورہ روضہ اطہر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دستار بندی اجازت و خلافت عطا ہوئی۔ بہت ہی بڑا اعزاز ہے۔

سلسلہ طریقت: حضرت خواجہ محمد معصوم مدظلہ العالی۔ حضرت خواجہ قبلہ نواب الدین موہریؒ حضرت قبلہ العالم حافظ عبدالکریم راولپنڈیؒ۔ حضرت قبلہ فقیر محمد چوراہیؒ الخ

آپ نے ارشاد فرمایا دوستو آپس میں محبت و اخوۃ پیدا کرو۔ محبت فاتح عالم ہے۔ اسلام کا دوسرا نام محبت اور نفرت کا دوسرا نام انکار ہے۔ دوستو اپنی

Marfat.com

پہچان کرو۔ اسی سے تمہیں خدا کی معرفت نصیب ہوگی۔ نفس امارہ کے خلاف جہاد کرو۔ اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو۔ والدین اور اساتذہ کا احترام کرو۔ اپنی صورت کو شرع محمدی کے مطابق بنا لو تو تمہاری سیرت اللہ تعالیٰ ٹھیک کر دے گا۔ پنجگانہ نماز ادا کرو۔ نماز جنت کی کنجی، آنکھوں کی ٹھنڈک، راہ نجات، مومن کی معراج، دین کا ستون، مومن کا نور، معراج کا تحفہ، روحانیت کی ابتدا اور آخر یہی نماز معراج ہے۔ اپنے دلوں کو یاد الٰہی میں مشغول رکھو۔ لوح قلب کو غیر اللہ کے نقوش سے صاف رکھو۔

دوستو! ہمیشہ سنت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہے۔ آپ کی نصیحت کا ایک ایک لفظ سامعین کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑتا اور سامعین اس قدر محظوظ ہوتے ہیں کہ معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان سے انوار الٰہیہ کی بارش ہو رہی ہے۔ اور اس وقت محفل ذکر تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ کا مصداق ہو جاتی ہے۔ اور ملائکہ اس محفل ذکر کو اپنے پروں سے احاطہ کر لیتے ہیں۔

؎ جہاں ذکر حبیب ہوتا ہے — وہاں خدا بھی قریب ہوتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیاء — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

حلقہ بیعت: آپ نے پاکستان کے اطراف واکناف ہر شہر و قصبہ بلکہ قریہ قریہ میں فیضان کرم کے چشمے بہا دیئے ہیں۔ بیرونی ممالک میں عرب و عجم اور یورپ ممالک میں بھی آپ کا حلقہ بیعت وسیع ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ يَجْتَبِىْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِىْ اِلَيْهِ
مَنْ يُّنِيْبُ ۝ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (قرآن مجید)

سِلسلہ قادریہ

مرتّبہ

احقر العباد۔ محمّد ادریس بھوجیانی ٹوبہ ٹیک سنگھ

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی سلسلہ قادریہ	مقام ولادت	سن	مقام وفات	سن	عمر
۱	حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	مکہ معظمہ ۹ ربیع الاول	۱۲	مدینہ منورہ ۱۳ ربیع الاول	۱۱ھ	۶۳ سال
۲	حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مکہ معظمہ ۱۳ رجب		دمشق ۲۱ رمضان	۴۰ھ	۶۳ ؍
۳	حضرت امام حسن علیہ السلام	مدینہ منورہ رمضان	۳ھ	مدینہ منورہ ربیع الاول	۴۹ھ	۴۶ ؍
۴	حضرت خواجہ حسن بصریؒ	مدینہ منورہ	۲۰ھ	بصرہ	۱۱۰ھ	۸۹ ؍؍
۵	حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ	فارس		بصرہ	۱۵۶ھ	
۶	حضرت خواجہ داؤد طائیؒ			بغداد	۱۶۲ھ	
۷	حضرت خواجہ معروف کرخیؒ			بغداد محرم	۲۰۰ھ	
۸	حضرت خواجہ ابوالحسن سری سقطیؒ			بغداد ۳ رمضان منگل	۲۵۳ھ	
۹	حضرت خواجہ ابوالقاسم جنید بغدادیؒ	بغداد		بغداد ۲۷ رجب	۲۹۷ھ	
۱۰	حضرت ابوبکر محمد شبلیؒ	بغداد	۲۶۴ھ	بغداد ۲۷ ذوالحجہ	۳۳۴ھ	۷۰ ؍؍
۱۱	حضرت خواجہ عبدالعزیز تمیمیؒ			۱۰ ذیقعد	۴۴۷ھ	
۱۲	حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد تمیمیؒ			بغداد ۵ جمادی الثانی	۴۰۸ھ	
۱۳	حضرت خواجہ ابوالفرح محمد طرطوسیؒ	طرطوس		طرطوس	۴۰۹ھ	
۱۴	حضرت خواجہ ابوالحسن علی ہنکاریؒ	بغداد	۴۰۴ھ	بغداد محرم	۴۸۰ھ	۷۶ ؍
۱۵	حضرت خواجہ ابوسعید محمد مبارک المخزومیؒ			بغداد محرم	۵۱۳ھ	
۱۶	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ	گیلان ایران رمضان	۴۷۱ھ	بغداد ۱۱ ربیع الاول	۵۶۲ھ	۹۱ ؍
۱۷	حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق بغدادی	بغداد ۱۸ ذیقعد	۵۲۰ھ	بغداد ۷ رشوال	۶۰۳ھ	۸۲ ؍
۱۸	حضرت سید شرف الدین عیسیٰ بغدادیؒ	بغداد		مصر رمضان	۵۷۳ھ	
۱۹	حضرت سید عبدالوہاب			ینبوع ۲۵ شوال	۶۰۳ھ	
۲۰	حضرت سید بہاؤ الدینؒ			قلعہ یمبی ۱۸ رمضان	۷۰۲ھ	

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی سلسلہ قادریہ	مقام ولادت سن	مقام وفات سن	عمر
۲۱	حضرت شاہ عقیلؒ		کوکان بخارا ۱۶ رمضان ۷۴۲ھ	
۲۲	حضرت سید شمس الدین صحرائیؒ		صحرا سمرقند یکم ربیع الثانی ۸۱۹ھ	
۲۳	حضرت سید گدا رحمٰن باخداؒ	کشمیر	کشمیر ۳ جمادی الثانی ۸۸۰ھ	
۲۴	حضرت شمس الدین عارفؒ		طبرستان ۶ صفر ۹۰۴ھ	
۲۵	حضرت سید گدا رحمن ثانیؒ		خیبر ۱۲ ربیع الاول ۹۱۷ھ	
۲۶	حضرت سید محمد فضل بن عثمانؒ	بغداد ۱۴ صفر ۸۷۱ھ	ٹھٹھہ سندھ ۱۷ محرم ۹۲۴ھ	۵۳ سال
۲۷	حضرت سید کمال حسن بن عمر کتیھلیؒ	بغداد ۷ شوال ۸۹۵ھ	کتیھل کرنال ۹۸۱ھ	۸۵ ؍
۲۸	حضرت سید سکندر بن عماد الدین کتیھلیؒ	کتیھل شعبان ۹۶۲ھ	کتیھل کرنال ۱۲ جمادی الاول ۱۰۲۳ھ	۶۱ ؍
۲۹	حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ	سرہند ۱۴ شوال ۹۷۱ھ	سرہند ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ	۶۳ ؍
۳۰	حضرت شیخ محمد معصوم سرہندیؒ	سرہند ۱۱ شوال ۱۰۰۷ھ	سرہند ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ	۷۲ ؍
۳۱	حضرت محمد نقشبند بن محمد معصومؒ	سرہند ۷ رمضان ۱۰۳۴ھ	سرہند	
۳۲	حضرت خواجہ محمد زبیرؒ	سرہند ۵ ذیقعدہ ۱۰۹۳ھ	سرہند ۴ ذیقعدہ ۱۱۵۲ھ	۶۱ ؍
۳۳	حضرت سید قطب الدینؒ		مدینہ منورہ ۱۱ رجب ۱۱۸۰ھ	
۳۴	حضرت حافظ محمد جمال اللہؒ	شاہ والا گجرات ہندوستان	رام پور ۳ صفر ۱۲۰۹ھ	
۳۵	حضرت شاہ عیسیٰ دلیؒ	گنڈاپور ضلع بنوں	گنڈاپور بنوں ۱۲۲۰ھ	
۳۶	حضرت بابا فیضی محمد فیض اللہ خانؒ	تیراہ علاقہ آزاد	تیزائی ۱۲۴۵ھ	
۳۷	حضرت قلب عالم بابا نور محمدؒ	تیراہ ؍ ؍ ۱۱۷۹ھ	چورہ شریف ۱۲۶۸ھ	۸۸ ؍

Marfat.com

(۱)

سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نام : آپ کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجتبیٰ، مصطفےٰ، رحمۃ للعلمین خاتم الانبیار لقب اور کنیت ابو القاسم تھی۔

سلسلہ نسب : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن سردار عبداللہ بن سردار عبدالمطلب بن سردار ہاشم۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۹/۱۲ ربیع الاول بروز سوموار مکہ معظمہ میں ہوئی۔ اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا گیا۔ آپ کے اسمائے گرامی ننانوے اور القاب بہت ہیں۔ اور قرآن مجید میں بھی درج ہیں۔ آپ خاتم الانبیار سید المرسلین ہیں۔

مقام : اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

نبوت : آپ کی عمر مبارک چالیس سال ہوئی تو آپ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا۔ آپ سرتاج الانبیار خاتم الانبیار ہیں۔

تبلیغ : آپ امی تھے اور بہت ہی فصیح اور بلیغ تھے۔ ۲۳ سال کی تبلیغ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار افراد آپ پر ایمان لائے اور عالم دنیا میں آپ کا چرچا ہو گیا۔

وصال : آپ کا وصال مبارک ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بروز سوموار مدینہ طیبہ میں اللھم الرفیق الاعلیٰ فرماتے ہوئے رفیق الاعلیٰ سے جا ملے۔ اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد افضل المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعلمین دائما ابداً

Marfat.com

(۲)

حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام : آپؓ کا اسم گرامی حارث ، علی المرتضٰے، حیدرؔ، اسد اللہ کنیت ابوالحسنؑ، ابو تراب اور والد ماجد کا نام سردار ابی طالب تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۱۳ رجب واقعہ فیل سے تیس سال بعد خانہ کعبہ کے اندر ہوئی ۔

بیعت : آپ کی عمر دس سال تھی کہ دست نبوت پر بیعت کی ۔اور اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا کے مصداق ہو گئے ۔

مقام : آپ داماد رسول، فاتح خیبر، امیر المومنین ، امام الاولیاء مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اور چچازاد بھائی ہیں ۔

خلافت : آپ نے تقریباً پانچ سال خلافت امیر المومنین کی ۔اور دمشق کو فہ میں صدر مقام قائم کیا ۔

شہادت : آپ صبح کے وقت جامع مسجد دمشق میں داخل ہو رہے تھے ۔ ۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ بروز سوموار کو شہید کیا گیا۔

اولاد : آپ کے اٹھارہ بیٹے اور چودہ (بیس) بیٹیاں تھیں ۔مگر نسل حضرت امام حسنؑ ۔حضرت امام حسینؑ ۔حضرت محمد ابن الحنفیہؓ ۔حضرت عباس علمدارؓ حضرت عمرؓ سے آگے چلی ۔خاندان سادات حضرت امام حسنؑ و امام حسینؑ سے شروع ہوا تھا۔

خلفاء : حضرت اویس قرنیؓ ۔حضرت امام حسنؑ ۔حضرت امام حسینؑ ۔خواجہ حسن بصریؒ خواجہ کمیل بن زیادؓ ۔قاضی ابو المقدم سریح بن ہانی بن زید لبنانیؓ ۔

Marfat.com

(۳)

حضرت امام حسن علیہ السلام

نام : آپ کا اسم گرامی حسن کنیت ابو محمد اور والد ماجد کا اسم گرامی حضرت علی المرتضےٰ رضؓ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ماہ رمضان ۳ھ مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کا نام رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنؓ رکھا۔ آپ بہت ہی حسین وجمیل تھے۔ بلکہ منقول ہے کہ آپ سر کے بالوں سے لے کر ناف تک شبیہ رسول تھے۔ آپ کی تربیت رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمۃ الزہریٰ رضؓ اور حضرت علی المرتضےٰ رضؓ نے کی۔ علم و روحانیت میں آپنی مثال آپ تھے۔

سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ	جنت کے نوجوانوں کے سردار
اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ	حضرت امام حسن وامام حسین ہیں۔

دوسری جگہ فرمان نبوی حضرت امام حسنؓ وامام حسینؓ دنیا میں میرے پھول ہیں ایک اور جگہ ارشاد نبوی کہ اے میرے مولا کریم میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔ اور جو شخص ان دونوں سے محبت کرے تو بھی ان سے محبت فرما۔ سید کا خطاب ان دونوں بزرگوں کو ملا۔ حضرت علی المرتضےٰ رضؓ کی باقی اولاد علوی کہلاتی ہے۔

آپ اپنے وقت میں مجسمہ صبر ورضا، فیاض، فنافی الرسول، الصلوٰۃ معراج المومن، تعبد اللہ کا مک تراہ، زاہد عابد اور امیر المومنین تھے۔

سلسلہ نسب : حضرت امام حسن بن حضرت علی المرتضےٰ رضؓ بن سردار ابی طالب

Marfat.com

روحانی فیض آپ نے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور والد ماجد حضرت علی المرتضیٰ رضؓ اور والدہ ماجدہ رضؓ سے حاصل کیا۔

خلافت : آپ نے چار ماہ خلافت بھی کی۔ آپ کے دست مبارک پر لوگوں نے بیعت کی اور آپ لوگوں میں بے حد مقبول تھے۔ آپ صبر و رضا کے پیکر تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضؓ سے جنگ کا خطرہ تھا۔ آپ بمعہ چالیس ہزار سر بکفن مجاہدین میدان میں آگئے۔ مگر آپ نے حضرت امیر معاویہ رضؓ کو پیغام بھیجا اور جامع مسجد کوفہ میں آپ ان کے حق میں دستبردار ہو گئے۔ مگر وہاں عہد ہوا کہ تمہارے بعد حکومت کے حقدار ہم ہیں آپ واپس مدینہ طیبہ تشریف لے آئے۔

شہادت : آپ زہر سے مدینہ طیبہ ماہ ربیع الاول ۴۹ھ بعمر ۴۶ سال شہید ہوئے۔

اولاد : بارہ بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ حضرت زیدؓ و حسن مثنیٰ سے اولاد باقی ہے۔ حضرت حسن مثنیٰ میدان کربلا میں شریک تھے اور شدید زخمی تھے۔ جنگ ختم ہوئی تو آپ کو سسکتے دیکھا گیا۔ یزیدی فوج کے سپاہی اسماء بن خارجہ فزاری نے ابن سعد سے اجازت لے کر ان کا علاج کروایا اور صحت یاب ہو گئے ان کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت خولہ بنت منظور بن ریانؓ تھا۔ ان کی شادی حضرت فاطمہ بنت امام حسینؓ سے ہوئی۔ ان سے حضرت عبداللہ محض پیدا ہوئے اور ان سے حضرت موسیٰ الجونؓ پیدا ہوئے ان کی نسل سے شیخ الجلیل حضرت عبدالقادر جیلانی حنبلی بغدادیؒ اور بڑے بڑے جلیل القدر بزرگ پیدا ہوئے۔

نسب عالی : حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلیؒ بن ابو صالح موسیٰ جنگیؒ بن عبداللہؒ بن یحییٰ زاہدؒ بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الجون

Marfat.com

بن عبداللہ محضؓ بن حسن المثنیٰؓ بن امام حسنؓ بن علی المرتضیٰؓ۔

ضروری نوٹ : یہ سلسلہ نسب ہے۔ اکثر حضرات اس کو سلسلہ طریقت لکھتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ سلسلہ طریقت میں مرشد در مرشد کے اسمائے گرامی آتے ہیں۔

(۴)

حضرت خواجہ حسن بصریؒ

نام : آپ کا نام، حسن اور کنیت ابو محمد اور والد ماجد موسیٰ راعی بن خواجہ اولیس قرنی والدہ کا نام خیرہؓ تھا

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۲۱ھ مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ آپ نے ایک سو بیس صحابہ کرام کی زیارت کی اور فیض حاصل کیا۔

بیعت : آپ نے حضرت علی المرتضیٰؓ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور خرقہ امام حسنؓ سے بھی بیعت کی اور دونوں بزرگوں سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ اپنے وقت میں بہت بڑے عالم، متبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، عاشق رسول مجسمہ خشیت الٰہی، زاہد متقی فیاض، روحانیت میں خاص مقام ان اوصاف میں اپنی مثال آپ تھے۔

وفات : آپ کا ۵ رجب ۱۱۰ھ مقام بصرہ بعمر ۸۹ سال (دور حکومت ہشام بن عبدالملک بن مروان) انتقال ہوا وہیں آپ کا مزار ہے۔

اولاد : تین بیٹے حضرت سعید۔ علی۔ محمد تھے۔

خلفاء : خواجہ عبدالواحد بن زید ۲ خواجہ ابن زرینؒ ۳ خواجہ حبیب عجمیؒ

Marfat.com

۴ خواجہ عتبہ بن غلام ۵ خواجہ شیخ محمد واسع ۶ خواجہ مالک دینار۔ (حضرت رابعہ بصریؒ) رحمۃ اللہ علیہم۔

(۵)

حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی حبیب اور والد کا نام علیسٰی الحمی تھا اور رامی تھے آپ کا عربی الفاظ کا تلفظ صحیح نہ تھا۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے آپ کو عجمی کا خطاب دیا تھا۔

حالات : آپ کی کنیت ابو محمد تھی اور فارس کے رہنے والے اور بہت ہی دولت مند تھے۔ مگر آپ سود لیا کرتے تھے۔ سود کھاتے کھاتے اللہ تعالیٰ کو پا لیا۔ ایک دن سود کی بکری کی سری ملی۔ وہ گھر لاکر پکانا شروع کی۔ جب وہ پکنے کو تیار ہو گئی۔ تو دروازے پر سائل آیا اور کچھ کھانے کو مانگا۔ مگر گھر سے سخت جواب ملا۔ جب آپ کی بیوی نے ہنڈیا کو دیکھا تو اس میں بجائے گوشت کے خون تھا۔ یہ دیکھ کر آپ کی بیوی اور آپ حیران ہو گئے۔ بیوی نے کہا کہ یہ تمہاری کنجوسی کا نتیجہ ہے۔ آپ کے دل میں آگ لگ گئی۔ اور سابقہ زندگی سے توبہ کی اور اس خیال سے گھر نکلے تاکہ قرضداروں کو سود معاف کر دوں۔ راستہ میں بچے کھیل رہے تھے انہوں نے آپ کو دیکھ کر شور کرنا شروع کر دیا کہ ہٹ جاؤ حبیب سود خور آرہا ہے ہم پر اس کی گرد پڑی تو ہم بھی ایسے ہی ہو جائیں گے۔ یہ سن کر آپ کے دل پر اور چوٹ لگی۔ اور اپنا ارادہ ترک کر کے سیدھے خواجہ حسن بصریؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ان کے سامنے توبہ کی۔ اور باہر آکر اعلان کیا کہ جس جس آدمی سے میں نے

Marfat.com

قرضہ لینا ہے وہ اپنی اپنی دستاویز مجھ سے لے جائے۔ چنانچہ لوگ باری باری آئے اور دستاویز اپنی اپنی لے گئے بلکہ آپ نے سب کا سب مال راہ خدا میں لٹا دیا۔ اور جو لوگوں سے لینا تھا وہ بھی معاف کر دیا۔ اور یاد الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ دن کے وقت آپ خواجہ حسن بصریؒ کی خدمت میں گذار دیتے رات یاد الٰہی میں گذار دیتے جب اسی طرح عبادت کرتے کرتے ایک مدت گذر گئی۔ تو بیوی نے کہا کہ گھر کا خرچہ نہیں ہے۔ آپ نے کہا میں کام پر جاتا ہوں۔ جو مزدوری ملے گی لے آؤں گا چنانچہ آپ دن بھر عبادت میں گھر سے باہر گذار دیتے اور شام کو گھر آجاتے جب بیوی نے خالی ہاتھ دیکھا تو اس نے کہا کیا معاملہ ہے آپ نے فرمایا میں کام کر رہا ہوں جس کا میں کام کر رہا ہوں وہ بہت ہی بڑا سخی ہے کہ وقت آنے پر مزدوری دی جاوے گی کوئی فکر نہ کرو۔ لہذا مجھے مانگتے ہوئے شرم آتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ ہر دس دن بعد مزدوری دی جایا کرے گی چنانچہ بیوی نے دس دن صبر کیا۔ جب آپ دسویں دن خالی ہاتھ گھر آرہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ اب کیا جواب دوں گا۔ بہر حال گھر پہنچے تو دیکھا کہ عمدہ عمدہ کھانے تیار ہو رہے ہیں۔ بیوی آپ کو دیکھ کر بول اٹھی کہ تم نیک بخت شخص کا کام کر رہے ہو۔ جس نے دس دن کی اجرت تین ہزار درہم بھیجے ہیں۔ اور یہ بھی کہلا بھیجا ہے کہ کام زیادہ محنت سے کیا کرو گے تو اجرت بھی زیادہ ملی گی۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

بیعت : آپ نے حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ ایک روز حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور امام شافعیؒ بیٹھے تھے۔ آپ وہاں سے گذرے۔ دونوں شیخین نے خواجہ حبیب عجمیؒ سے سوال کیا۔ جس کی پانچ نمازوں میں سے ایک نماز قضاء ہو گئی اور اسے یاد نہ ہے کہ کون سی نماز تھی اسے اب کیا کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا ایسے شخص کا دل خدا سے

Marfat.com

غافل ہے اسے ادب کرنا چاہیئے۔ اور پانچوں وقت کی نمازیں قضا سمجھ کر ادا کرنی چاہیں حضرت امام احمد بن حنبلؒ یہ جواب سن کر حیران رہ گئے۔ آپ ان پڑھ تھے مگر روحانیت میں بلند مقام تھا۔ ایک عورت آپ کے پاس آئی کہ میرا لڑکا گم ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے اس نے کہا دو درم۔ وہ دونوں درہم اس سے لے کر کسی غریب کو دے دیئے اور آپ نے دعا فرمائی۔ آپ نے اس کو کہا کہ گھر جاؤ آپ کا لڑکا گھر آگیا ہے جب وہ گھر گئی تو لڑکا گھر میں موجود تھا۔ قصہ طویل ہے۔ آپ مستجاب الدعا تھے۔ آپ کی بات خدا سنتا اور قبول فرماتا تھا

خودی کو کر بلند اتنا ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندہ سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے (اقبالؒ)

وہ آدمی جو پہلے سود خور تھا۔ اب خدا اور رسول خدا کے قریب ہے۔ مستجاب الدعا رہے۔ خدا اور رسول خدا کا حبیب ہے۔ منقول ہے کہ ایک دن پیر و مرشد خواجہ حسن بصریؒ آپ کے ہاں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ دروازے پر سوالی آگیا۔ آپ نے اپنے مرشد کے سامنے سے سارا کھانا اٹھا کر اس سائل کو دے دیا۔ آپ کے مرشد پاک خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ تم عجیب آدمی ہو کہ مہمان کے آداب کا خیال نہیں کرتے۔ کچھ دے دیتے اور کچھ رہنے دیتے۔ مگر آپ خاموش رہے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک شخص پانچ سو درہم اور قسم قسم کے کھانے لے کر آگیا۔ آپ نے درہم محتاجوں میں تقسیم کر دیئے۔ اور کھانا اپنے پیر و مرشد کے سامنے رکھ دیا۔ دونوں نے مل کر کھایا۔ پھر خواجہ حسن بصریؒ سے کہا کہ علم کے ساتھ یقین ضروری ہے۔ آپ اپنے وقت میں روحانیت کے بادشاہ، اُمّی، مستجاب الدعا، متوکل زاہد متقی، متبع شریعت، اور حبیب خدا تھے۔

وفات: آپ کا ۱۵۶ھ بصرہ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق

Marfat.com

ہے تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔

خلفاء : آپ کے خلیفہ اعظم حضرت داؤد طائیؒ تھے۔

(۶)

خواجہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی داؤد ہے۔ مگر آپ حضرت داؤد طائیؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔

حالات : آپ کو علم دین کا بے حد شوق تھا۔ آپ نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ سے علم حاصل کیا۔ آپ بہت ہی متقی اور زاہد تھے۔ اور بلند پایہ عالم دین متبع شریعت، صوم وصلوۃ کے پابند، عاشق رسول، فیاض، شب بیدار پرہیزگار تھے۔

بیعت : آپ نے خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے "حبیب اللہ" کا لقب پایا اور خرقہ خلافت بھی۔

رشد وہدائت : آپ نے لوگوں کو علم شریعت اور علم روحانیت سے مالا مال کر دیا اور نفس کی پہچان کرائی آپ اکل حلال پر سختی سے پابندی کرتے تھے اور نفس امارہ کے خلاف جہاد کرتے اور آخری وقت تک کرتے رہے۔ آپ کی طبیعت میں بے نیازی تھی۔ ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید آپ کے دروازے پر ملنے کے لیے آیا۔ مگر آپ نے اس کو اندر کی اجازت نہ دی۔ خلیفہ نے آپ کی والدہ سے سفارش کروائی مگر آپ نے فرمایا کہ مجھے ان ظالموں اور دنیاداروں سے کیا غرض ہے۔

Marfat.com

وفات : آپ کا ۱۶۲ھ بغداد میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔
(ایک دیوار میں آپ کی قبر ہے)

خلفاء : آپ کے خلفاء کافی تھے۔ مگر خلیفہ اعظم حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ تھے

(۷)

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی معروف تھا۔ مگر آپ معروف کرخی کے نام سے مشہور ہوئے

حالات : آپ کے اباؤ اجداد آتش پرست تھے۔ انہوں نے آپ کو اپنے طریقے پر تعلیم دینی چاہی۔ معلم نے ہر چند کوشش کی کہ آپ ثالث الثلاثہ کہیں مگر آپ ہر بار ھو اللہ الواحد کہتے تھے۔ ایک دن حضرت داؤد طائی رح ادھر سے گذرے تھے۔ انہوں نے آپ کو ایک روٹی کا ٹکڑہ دیا تھا۔ اور آپ نے اسے کھا لیا۔ اب اس ٹکڑے کی برکت سے اندر سے یعنی قلب اور روح سے ھو اللہ الواحد نکلتی تھی۔ حلال روزی سے ولائت مل جاتی ہے۔ لیکن ہم اس طرف توجہ نہیں کرتے اسی لیے روحانیت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ معلم نے آپ کو بہت مارا۔ آپ مدرسہ سے بھاگ کر غائب ہو گئے۔ اور عدم پتہ ہو گئے۔ آپ کے والدین تلاش کرتے کرتے تھک کر گھر بیٹھ گئے اور دعائیں کرنے لگے کہ بیٹا گھر آجاوے چاہے وہ کسی مذہب پر ہو۔

آپ جو بھاگے تو سیدھے حضرت علی بن موسیٰ رضا علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پہنچے اور مشرف باسلام ہو گئے اور کچھ مدت بعد آپ اپنے گھر آئے۔ اور دروازے پر آواز دی پوچھا کون ہے۔ جواب دیا معروف پوچھا کس دین کو اختیار کیا ہے آپ

Marfat.com

نے فرمایا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اختیار کیا ہے۔ ان الفاظ میں اتنی برقی طاقت تھی کہ والدین نے اندر بلا کر خوش ہوئے بلکہ وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ یہ آپ کی پہلی کرامت تھی۔ آپ مادر زاد ولی تھے کیونکہ آپ کو ابتدا ہی سے آتش پرستی سے نفرت تھی۔

بیعت: آپ نے حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ کے دست مبارک پر بیعت کی اور مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ نے روحانیت میں خاص مقام حاصل کیا۔ آپ غریبوں، مسکینوں، یتیموں، محتاجوں، بیواؤں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ بہت ہی فیاض تھے۔ خود بھوکے رہ کر دوسروں کو کھانا کھلا دیتے۔ اب حضرت معروفؒ! مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ کے مصداق بن چکے تھے۔ اور نفس امارہ کو اپنے تابع کر لیا تھا۔ آتش پرستی سے خدا پرست اور عاشق رسول ہو گئے۔ اب رب للعلمین آپ کی باتوں کو سنتا۔ اور قبول فرماتا ہے۔ کیونکہ آپ کی منزل فَنَا فِی اللّٰہِ تھی۔

وفات: آپ کا محرم ۲۰۰ھ بغداد میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

خلفاء: آپ خلفاء میں سے عظیم المرتبت خلیفے حضرت ابوالحسن سریؒ سقطیؒ تھے۔

Marfat.com

(۸)

حضرت ابوالحسن سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی ابوالحسن سری سقطیؒ تھا۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین تھے۔ اور غریب پرور تھے۔

حالات: آپ نے بغداد کے بازار میں دو کان لی اور کاروبار شروع کیا۔ دوکان کے پچھلے حصہ میں پردہ لٹکا رکھا تھا۔ جب کاروبار میں فرصت ملتی تو آپ اس پردہ کے پیچھے نماز نفل پڑھتے منقول ہے کہ آپ ہر روز ایک ہزار رکعت نماز ادا کرتے۔ آپ کی عبادت کا چرچہ دور دور تک ہو گیا۔ آپ کاروبار میں دیانتداری کو مقدم رکھتے۔ معقول منافع لیتے۔ اور گاہکوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے تھے۔ آپ کی دیانتداری کی وجہ سے کاروبار میں خوب ترقی ہوئی۔ فرمان نبویؐ تاجر امین سچ بولنے والا بہشت میں میرے ساتھ ہو گا۔ آپ اس فرمان پر سختی سے عمل کرتے تھے۔

ہم بھی دعوٰی اسلام کا کرتے ہیں۔ مگر تجارت بلکہ ہر کام میں بد دیانتی سے کام لیتے ہیں۔ خداوند کریم ہم کو بھی سچ بولنے اور تجارت صحیح معنوں میں کرنے کی توفیق عطا فرمادے آمین۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے ایک راہ خاص ہے ایک عام۔ عام یہ ہے کہ نماز پنجگانہ سال بعد روزے اگر طاقت ہو تو زکوٰۃ بھی ادا کرے۔ سچ بولے۔ اور راہ خاص یہ ہے کہ دنیا کو ٹھوکر مار کر اس کی دلفریبیوں اور آرائشگیوں کی طرف نظر نہ اٹھا کر دیکھے۔ اور بے نیاز ہو جائے۔

Marfat.com

بیعت : آپ نے حضرت معروف کرخیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ مجاہدوں اور ریاضتوں میں مشغول ہو گئے۔ اور دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو گئے۔ آپ اپنے وقت میں بہت بڑے عالم دین، روحانیت میں مکمل بلکہ امام الطریقت، عاشق رسول، متبع شریعت، اکل حلال پر سختی، مبلغ اعظم، مجسمہ خشیت الٰہی، عبادت گذار زاہد متقی، اللہ تعالیٰ کے حبیب تھے۔

وفات : آپ کا رمضان سنہ ۲۵۰ھ / ۲۵۳ھ بغداد میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء میں سے عظیم المرتبت خلیفے حضرت ابوالقاسم جنید بغدادیؒ ہوئے ہیں۔

(۹)

حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی جنید اور کنیت ابوالحسن تھی۔ مگر آپ حضرت ابوالقاسم جنید بغدادیؒ سے مشہور ہیں۔

حالات : آپ بہت بڑے عالم دین تھے۔ روحانیت میں متبع انوار، سلطان طریقت، سید الطائفہ، آپ شریعت اور حقیقت میں انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ وقت کے حاسدوں اور دشمنوں نے آپ پر زندقہ اور کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ آپ ایران کے رہنے والے تھے۔ پھر بغداد میں آکر آباد ہوئے

بیعت : آپ نے حضرت ابوالحسن سری سقطیؒ کے دست مبارک پر بیعت

Marfat.com

اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ اپنے مرشد پاک کے حقیقی بھانجے ہیں۔ آپ نے ریاضتوں اور مجاہدوں میں مشغول ہو کر ایک خاص مقام حاصل کیا۔ آپ کے مرشد پاک کا فرمان ہے کہ جنیدؒ ہم سے روحانیت میں بلند مقام حاصل کر گیا۔ جیسا کہ حضرت فریدالدین گنج شکرؒ فرمایا کرتے تھے کہ علی احمدؒ اب صابر اور مرد خدا بن چکا ہے۔ حضرت علی احمد صابرؒ بھی مرید اور حقیقی بھانجے تھے۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین، فنا فی اللہ، متبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔

کاروبار : آپ بغداد میں شیشے کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ آپ کی عمر سات سال کی ہوئی تھی کہ والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ آپ کے ماموں حضرت ابوالحسن سری سقطیؒ نے پرورش، و تربیت کی اور ہمہ وقت اپنے ماموں جان کے ساتھ رہنے لگے۔ جب آپ کے ماموں جان حج پر گئے اس وقت آپ بھی ساتھ تھے اور عمر آٹھ سال تھی۔

ریاضت : آپ نے تیس سال عشاء کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر رات بھر عبادت کرتے اور صبح کی نماز اسی وضو سے ادا کرتے۔ آپ کی نگاہ و زبان میں عجیب تاثیر تھی۔ ایک ہی نگاہ میں لوگوں کی قسمتیں بدل دیتے تھے۔ فرمان اقبالؒ۔ نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔ آپ اس کے مصداق ہو چکے تھے۔

والدہ : ایک رات آپ کی والدہ نے پانی طلب کیا۔ آپ نے صراحی دیکھی اس میں پانی نہ تھا۔ پھر گھڑا دیکھا۔ گھڑا بھی خالی تھا۔ آپ دوڑ کر دریا پر پہنچے اور پانی لے کر واپس آئے۔ مگر والدہ کو نیند آ گئی۔ آپ تمام رات بھر ہاتھ میں پانی کا لوٹا لیے کھڑے رہے حالانکہ رات کو بے حد سردی تھی۔ والدہ خود جاگیں اور پانی پیا۔ ہاتھ میں پانی کے لوٹے کی وجہ سے ہاتھ سن ہو گیا تھا۔ والدہ ماجدہ نے پوچھا کہ

Marfat.com

تم سوئے کیوں نہیں؟ آپ نے جواب دیا اس ڈر سے نہیں سویا کہ آپ کی آنکھ کھلے اور میں حاضر نہ ہوں۔ ماں نے بہت سی دعائیں دیں۔ فرمان الٰہی اپنے والدین کی اطاعت کرو۔ فرمان نبوی ہے۔ جنت ماؤں کے قدموں میں ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ اپنی والدہ ماجدہ کی بے حد تعظیم کرتے اور ہر حکم کو بجا لاتے۔ اسی وجہ سے خاص مقام آپ کو ملا تھا۔ بعض نے یہ واقعہ حضرت بایزید بسطامیؒ کی طرف منسوب کیا ہے۔

وفات: آپ کا ۱۵ شعبان ۲۹۷ھ بغداد انتقال ہوا وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے (آپ کی پیدائش بھی بغداد میں ہوئی تھی) رحلت کا وقت قریب آیا تو فرمایا اے میرے مولا کریم میں عمر بھر کی ریاضت عبادت کا سودا نہیں کرتا تیرے فضل کا طالب ہوں۔

خلفاء: آپ کے خلفاء کثیر تھے۔ مگر حضرت ابوبکر شبلیؒ زیادہ مشہور ہوئے۔ حضرت منصور حلاجؒ بھی آپ کے شاگرد اور مرید تھے۔

(۱۰)

حضرت ابوبکر محمد شبلی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا نام ابوبکر تھا مگر آپ ابوبکر شبلی کے نام سے مشہور ہوئے والد دلف بن محمد اور آپ مالکی مسلک کے پیروکار تھے۔

حالات: آپ کی پیدائش ۲۰۷ھ بغداد کی معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے علم شریعت حاصل کیا آپ بہت بڑے عالم دین تھے۔ دل میں عشق الٰہی شروع ہی سے تھا۔ بیعت سے قبل آپ پر کبھی کبھی عجیب کیفیت ہو جایا کرتی تھی۔

Marfat.com

بیعت : آپ نے حضرت سید الطائفہ امام طریقت حضرت جنید بغدادیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ بیعت کے بعد آپ پر ایسی سکر طاری ہو گئی۔ کہ لوگ آپ کو پاگل کہنے لگے۔ قصہ طویل ہے آخر آپ کو زنجیروں سے جکڑ کر پاگل خانہ میں بند کر دیا گیا۔ مگر زنجیر خواہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو ٹوٹ جاتا تھا۔ آپ پر عجیب کیفیت بلکہ آپ پر دیوانگی غالب ہو گئی تھی۔ کچھ عرصہ آپ کی حالت اسی طرح رہی پھر آپ کو حضرت ابوالقاسم جنید بغدادیؒ نے خرقہ خلافت عنائت فرمایا کچھ عرصہ بعد آپ کی طبیعت سنبھلی اور وعظ و تقریر کا سلسلہ شروع کیا۔ اب وہی لوگ حیران تھے کہ ایک پاگل آدمی اب اس کی وعظ تقریر میں اتنی تاثیر ہے کہ جو سنتا ہے وہ دم بخود ہو کر رہ جاتا ہے۔ آپ وعظ میں اسرار ربانی بیان فرمایا کرتے تھے۔ جو اہل اللہ کے لیے حیات نو تھی۔ آپ کے اردگرد شمع رسالت کے پروانوں کا ہجوم رہنے لگا۔ اور لوگ اس نبض سے فیض یاب ہو کر جایا کرتے تھے۔ بعض اسرار خاص بھی آپ منبر پر بیان فرما دیتے اس پر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا جو راز ہم نے تہہ خانوں میں پوشیدہ و مخفی رکھے تھے۔ تم اس کو بر سر منبر لوگوں پر ظاہر کر رہے ہو۔ آپ نے جواب دیا۔ یا شیخ ! آپ خود ملاحظہ کیجئے کہ اس مجلس میں کتنے آدمی ہیں جو اس اسرار سے واقف ہیں۔ میں خود ہی کہتا ہوں اور خود ہی سنتا ہوں۔

آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں خاص مقام عاشق رسولؐ، زاہد متقی خدا کی محبت میں دیوانہ، مجسمہ خشیت الٰہی، حال و قال کے اسراروں سے واقف تھے۔ آپ سے ہر روز کوئی نہ کوئی کرامت ظاہر ہو جایا کرتی تھی۔ آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔

سلسلہ طریقت : حضرت ابوبکر شبلیؒ حضرت جنید بغدادیؒ حضرت

Marfat.com

ابوالحسن سری سقطیؒ۔ حضرت معروف کرخی۔ خواجہ داؤد طائیؒ۔ خواجہ حبیب عجمیؒ خواجہ حسن بصریؒ۔ حضرت امام حسنؓ۔

وفات: آپ کا ۲۷، ذوالحجہ ۳۳۴ھ بعمر ۷۰ سال بغداد میں انتقال ہوا۔ آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء و مرید بہت تھے مگر عظیم المرتبت حضرت خواجہ عبدالعزیز تمیمیؒ تھے۔

سلسلہ قادریہ کے حالات محنت سے جمع کئے گئے ہیں۔ اور سلسلہ نقشبندیہ چشتیہ۔ سہروردیہ۔ چاروں سلسلوں کے حالات ایک جگہ جمع کر کے لکھ دیئے ہیں۔ تاکہ قارئین کرام کو کئی کتابیں تلاش نہ کرنی پڑیں۔

خداوند کریم اس ناچیز خدمت کو قبول فرمائے اور اس کا ثواب میرے والدین اور اساتذہ کرام کے نامہ اعمال میں ثبت فرمائے اور میری لغزشوں اور کوتاہیوں کو اپنی خاص رحمت سے معاف فرمائے۔ آمین۔ مؤلف

Marfat.com

(۱۱)

حضرت خواجہ عبدالعزیز تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی شیخ عبدالعزیز اور والد ماجد کا نام حرث بن اسد اور طوس کے رہنے والے تھے۔

حالات : آپ اپنے وقت میں بلند عالم دین، روحانیت میں خاص مقام تبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، زاہد متقی تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت ابوبکر شبلی علیہ الرحمۃ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔

وفات : آپ کا ۱۰ ذیقعد ۴۴۷ھ بعہد خلیفہ عبدالکریم یمن میں انتقال ہوا وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے مگر حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد تمیمیؒ کا خاص مقام تھا۔

(۱۲)

حضرت ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی عبدالواحد اور والد ماجد کا اسم گرامی خواجہ عبدالعزیز بن حرث بن اسد تھا۔

حالات : آپ اپنے وقت میں علم شریعت وروحانیت میں خاص مقام

Marfat.com

رکھتے تھے۔ عاشق رسول زاہد متقی فیاض تھے۔

بیعت آپنے اپنے والد ماجد حضرت خواجہ عبدالعزیز تمیمیؒ کے دست مبارک پر بیعت کرکے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

وفات : آپ کا ۱۵ جمادی الاخر ۴۰۸ھ بغداد میں انتقال ہوا۔ آپ کا مزار مقبرہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ میں ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء کافی تھے۔ مگر خواجہ ابوالفرح محمد طرطوسیؒ کا اعلیٰ مقام تھا (تذکرہ اولیاء ہند و پاک ص ۳۵۴)

(۱۳)

حضرت خواجہ ابوالفرح محمد طرطوسی علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد (یوسف) اور کنیت ابوالفرح تھی۔ والد ماجد کا نام شیخ محمد بن عبداللہ طرطوسی تھا۔

پیدائش : آپ کی پیدائش معلوم ہوتا ہے کہ طرطوس میں ہوئی تھی۔ اور آپ کا نام محمد رکھا گیا۔

بچپن : آپ بچپن ہی میں ہونہار تھے۔ آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولائت نمایاں تھا۔

تعلیم : آپ نے بچپن ہی میں تعلیم شروع کر دی اور شوق سے پڑھا کرتے تھے۔ آپ بہت ہی ذہین تھے جو بھی پڑھتے ازبر فرما لیتے۔ آپ زاہد و متقی تھے علم سے فارغ ہو کر راہ حق کی تلاش شروع کر دی۔

بیعت : آپ نے حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد تمیمیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، عاشق رسول، زاہد متقی، متبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے

Marfat.com

پابند، بدعات سے اجتناب، مجسمہ خشیت الٰہی تھے۔

وفات: آپ کا ۴۰۹ھ مقام طرطوس میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء بہت تھے مگر عظیم المرتبت خلیفے حضرت شیخ ابوالحسن علی ہنکاری تھے۔

(۱۴)

حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی علی کنیت ابوالحسن اور والد ماجد کا نام یوسف بن جعفر قریشی تھا۔

پیدائش: آپ کی پیدائش ۴۰۴ھ میں ہوئی۔ اور نام علی رکھا گیا۔

بچپن: آپ مادرزاد ولی ہیں۔ آپ کی پیشانی میں نور ولائت چمکتا تھا۔ اور نظر جاذب تھی۔

تعلیم: آپ بہت ہی ذہین تھے قوت حافظہ بہت مضبوط تھی۔ آپ نے علم شریعت میں کمال حاصل کیا۔ آپ شیخ الاسلام تھے۔ متبع شریعت، قائم اللیل، صائم الدہر، عاشق رسول، زاہد متقی فیاض، مجسمہ خشیت الٰہی، جذبہ ایثار، روحانیت میں اعلیٰ مقام، بدعات سے اجتناب، بلند اخلاق تھے۔ نماز عشاء کے بعد اور تہجد کے درمیان قرآن مجید ختم فرمایا کرتے تھے اور اس پر ہمیشگی سے عمل کیا۔ اور کبھی ناغہ نہ ہونے دیا۔ آپ ہمیشہ روزے رکھا کرتے تھے آپ حضرت ابوالفرح محمد طرطوسیؒ کے مرید تھے۔

Marfat.com

وفات : آپ کا ماہ محرم ۴۸۰ھ بغداد میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : آپ کے بہت خلفاء تھے مگر حضرت ابوسعید محمد مبارک المخزومیؒ عظیم المرتبت خلیفہ تھے۔

(۱۵)

حضرت شیخ ابوسعید محمد مبارک المخزومی علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی مبارک اور کنیت ابوسعید تھی۔ والد ماجد کا اسم گرامی علی بن حسین المخزومی تھا۔

پیدائش : آپ کی تاریخ ولادت اور حالات نہیں ملے۔ آپ کے مرشد پاک کا اسم گرامی حضرت ابوالحسن علی ہنکاریؒ تھا۔ آپ شیخ الاسلام بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں اعلیٰ مقام، تبع شریعت، حنبلی المذہب، بدعات حسنہ وسوء سے مکمل اجتناب، قائم اللیل، عاشق رسول تھے۔ آپ کی حضرت خضر علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی اور ان سے فیض روحانی حاصل کیا تھا۔

وفات : آپ کا ۱۰ محرم ۵۱۳ھ بغداد میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

آپ بانی دارالعلوم باب الزج بغداد تھے۔ بعد میں اس کا نام دارالعلوم قادریہ رکھا گیا۔

خلفاء : خلفاء کی تعداد کثیر تھی مگر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانیؒ کا خاص مقام تھا۔

Marfat.com

(۱۶)

حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی بغدادی علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی شیخ عبدالقادر، محی الدین، محبوب سبحانی، جیلانی لقب اور والد ماجد کا نام حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوستؒ تھا۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ماہ رمضان ۴۷۱ھ مقام نیف (جیلان ایران) میں ہوئی۔ نام عبدالقادرؒ رکھا گیا۔ آپ مادر زاد ولی ہیں۔ احترام رمضان دن کے وقت آپ اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہ نوش فرماتے بلکہ آپ افطاری کے بعد دودھ نوش فرماتے۔ آپ کی پیدائش سے لے کر لحد تک بیشمار کرامات ہیں۔ آپ ممتاز عالم دین، محبوب سبحانی، سلطان الاولیاء معشوق الٰہی، قطب ربانی، زاہد فیاض، مسکین نواز، عاشق رسول، مجسمہ خشیت الٰہی، بدعات سے اجتناب، مسلک حنبلی، صوم وصلوٰۃ کے پابند، بادشاہوں اور امراء سے بے نیاز، شمع رسالت کے پروانہ تھے۔

بیعت: آپ نے حضرت ابوسعید محمد مبارک المخزومیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے اعلیٰ مقام وخرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ سلسلہ قادریہ کے بانی اعلیٰ ہیں۔

وفات: آپ کا ۱۱ ربیع الاول ۵۶۲ھ بغداد میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے

خلفاء: آپ کے خلفاء لاتعداد تھے۔ مگر اعلیٰ پرواز کے مالک شیخ تاج الدین عبدالرزاقؒ تھے۔

Marfat.com

(۱۷)

حضرت شیخ سیّد تاج الدّین عبدالرزاق علیہ الرحمہ

نام :- آپ کا اسم گرامی حافظ عبدالرزاق، تاج الدین اور والد ماجد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ تھے۔

پیدائش :- آپ کی ولادت باسعادت ۱۸ ذیقعد ۵۲۱ھ بغداد میں ہوئی۔ آپ کا اسم گرامی عبدالرزاقؒ رکھا گیا۔

تعلیم :- آپ نے علم شریعت و روحانیت اپنے والد مکرم شاہ جیلانیؒ سے حاصل کر کے مقام حاصل کیا۔

بیعت :- آپ نے اپنے والد مکرم شیخ عبدالقادر شاہ جیلانیؒ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ اپنے وقت میں جیّد عالم دین، حافظ قرآن، قاری قرآن، مفسر قرآن، محدّث و فقیہ، زاہد متقی، حنبلی، عاشق رسول، روحانیت میں اعلیٰ مقام، مجسمہ خشیت الٰہی، تبع شریعت، صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔

وفات :- آپ کا بروز ہفتہ، ۷ شوال ۶۰۳ھ بغداد میں انتقال ہوا باب حرب میں دفن کیا گیا۔ مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء :- آپ کے خلفاء کثیر تھے مگر سیّد شرف الدین علیہ الرحمۃ کو خاص مقام عطا ہوا۔

Marfat.com

(۱۸)

حضرت شیخ سیّد شرف الدّین عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی شیخ عیسیٰ لقب شرف الدین اور والد ماجد حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی بغدادیؒ تھے

حالات : آپ بچپن میں ہی ہونہار تھے اور پیشانی مبارک میں نور ولائت چمکتا تھا آپ بہت ذہین تھے ۔

تعلیم :۔ آپ نے تعلیم شریعت و روحانی اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ اور خرقہ خلافت و اجازت لی ۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد حضرت شیخ عبدالقادر شاہ جیلانی کے دست مبارک پر بیعت کی ۔ آپ کے والد ماجد نے کتاب فتوح الغیب آپ کی تعلیم کے لیے تصنیف فرمائی تھی۔ آپ والد ماجد کے انتقال کے بعد ملک شام تشریف لے گئے تھے پھر مصر تشریف لے آئے ۔ وہاں آپ نے تبلیغ جاری رکھی۔ آپ بلند عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، زاہد متقی، بہت ہی فیاض، عاشق رسول، متبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، مصنف اور شاعر، مجسمہ خشیت الٰہی اور غریب نواز تھے ۔

وفات : آپ کا رمضان ۵۷۳ھ مصر میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے ۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے ۔ مگر آپ کے برادر حضرت سید عبدالوہابؒ کا خاص مقام ہے ۔

Marfat.com

(۱۹)

حضرت سید عبدالوہاب بغدادیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی سیّد عبدالوہاب بغدادیؒ اور آپ حضرت شیخ شرف الدین کے نامور خلیفہ تھے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ماہ شعبان ۵۰۲ھ بغداد میں ہوئی۔ نام عبدالوہاب رکھا گیا۔

تعلیم : آپ نے علم ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کیا۔ دونوں میں خاص مقام حاصل کیا۔

بیعت : آپ نے حضرت سیّد شرف الدین عیسیٰؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ کچھ عرصہ مدرسہ دارالعلوم قادریہ میں تدریس کا کام سرانجام دیتے رہے۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین، مبلّغ و مدرّس، خطیب اعظم، مفسّر اعظم، اعلیٰ ادیب، محدّث، فقیہہ، زاہد و متقی، عاشق رسول تھے۔ سینکڑوں علماء وقت نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ آپ بہت ہی فیاض تھے کسی کو خالی نہ بھیجتے۔ (تذکرہ شاہ کمال)

وفات : آپ نے طویل عمر پاکر ۲۵ شوال ۶۰۳ھ موضع ینبوع سرزمین عرب میں انتقال کیا۔

خلفاء : آپ کے خلفاء سولہ تھے۔ مگر حضرت بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے خاص مقام حاصل کیا۔

Marfat.com

(۲۰)

حضرت سید بہاؤالدین علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی سید بہاؤالدین ہے اور حضرت سید عبدالوہابؒ کے خلیفہ باکمال تھے۔

حالات : آپ نے علم شریعت وروحانی اپنے پیرومرشد سے حاصل کرکے بلند مقام حاصل کیا۔

بیعت : آپ نے حضرت سید عبدالوہابؒ کے دست مبارک پر بیعت کرکے خرقہ خلافت واجازت حاصل کی اور قلعہ بمبئی میں قیام فرمایا۔ اور آپ نے سلسلہ قادریہ کو غیر معمولی شہرت بخشی۔

آپ اپنے وقت میں علم شریعت وروحانیت میں خاص مقام، محبوب مخلوق، محبوب اللہ، عاشق رسول، متبع شریعت، بلند اخلاق، مجسمہ خشیت الٰہی، زاہد متقی اور فیاض تھے۔ آپ کی تبلیغ سے بہت سے لوگ اسلام لائے۔ جاہلوں کو دیندار اور دینداروں کو ولی اللہ بنا دیا آپ بہت ہی فیاض تھے۔

وفات : آپ کا ۱۸ رمضان ۷۰۲ھ مطابق جون ۱۳۰۳ء قلعہ بمبئی میں انتقال ہوا وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء آٹھ تھے مگر حضرت شاہ عقیلؒ نے خاص مقام پیدا کیا۔

Marfat.com

(۲۱)

حضرت شاہ عقیل رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی شاہ عقیلؒ تھا اور حضرت بہاؤالدینؒ کے عالی المرتبت خلیفہ تھے۔

بچپن: آپ بچپن ہی میں ہونہار اور جذبہ خدمت خلق میں سرشار تھے۔

بیعت: آپ نے حضرت سید بہاؤ الدینؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔ اور روحانی فیض رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت علی المرتضیٰؓ سے حاصل ہوا تھا۔ آپ علم دینی اور روحانی میں بلند مقام رکھتے تھے۔ غریب نواز، عاشق رسول، متبع شریعت، زاہد متقی اور فیاض تھے۔

بیعت کے بعد آپ پر جذبہ سکر طاری ہو گیا۔ آپ صاحب جلال وجمال تھے۔ آپ کے قریب کوئی شخص نہ آتا۔ آپ نے اکثر زندگی کا حصہ بخارا میں گذارا۔ ایک دفعہ امیر بخارا ملاقات کے لیے حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا اے بادشاہ! بڑھاپے میں بھی تمہارا دل خوف خدا سے خالی ہے۔ رعایا بمنزلہ اولاد ہوتی ہے اور تم سختی کرتے ہو۔

بادشاہ پر ان الفاظ کا ایسا اثر ہوا کہ وہ دیر تک روتا رہا۔ آخر اس نے ظلم وتعدی سے توبہ کی آپ سیف الزبان تھے۔

وفات: آپ کا ۱۶ رمضان ۷۴۲ھ مطابق فروری ۱۳۴۲ء بخارا کی سرحد پر موضع کوکان انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء چھ تھے۔ مگر حضرت شمس الدین صحرائیؒ کا خاص مقام ہے۔

Marfat.com

(۲۲)

حضرت شاہ شمس الدّین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی شاہ شمس الدینؒ اور حضرت شاہ عقیلؒ کے باکمال خلیفے تھے۔

حالات :۔ آپ سمرقند کے موضع صحرا کے رہنے والے ہیں۔ اسی لیے آپ کو صحرائی کہتے ہیں۔ امیر سمرقند آپ کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتا رہتا تھا۔ آپ شب و روز تبلیغ حق میں مصروف رہتے آپ بہت ہی بلند اخلاق و اخلاص تھے۔

بیعت :۔ آپ نے حضرت شاہ عقیلؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ اپنے وقت میں عالم دین اور روحانیت میں خاص مقام، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، بلند اخلاق و اخلاص، زاہد عابد فیّاض، عاشق رسول، مجسمہ خشیت الٰہی، مبلغ، مفسر، علامہ اور اعلیٰ خطیب تھے۔ آپ کی تبلیغ سے بے شمار لوگ مستفیض ہوئے۔ جو شخص بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا خالی نہیں گیا۔ آپ بہت ہی فیاض اور لوگوں میں مقبول، حلیم الطبع اور مجسمہ محبت و اخوت تھے۔

وفات :۔ آپ کا یکم ربیع الاول ۸۱۹ھ مطابق صحرا (سمرقند) میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء :۔ آپ کے خلفاء چھ تھے۔ مگر شاہ گدا رحمٰن باخدا علیہ الرحمۃ کا مقام بلند ہے۔

Marfat.com

(۲۳)

حضرت شاہ گدا رحمٰن باخدا رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی شاہ گدا رحمٰن کنیت ابوالفضل تھی۔ آپ حضرت شاہ شمس الدین صحرائیؒ کے بلند خلیفے تھے

بیعت : آپ نے حضرت شاہ شمس الدین صحرائی کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کشمیر کے رہنے والے تھے۔ بلند عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، کشف و کرامات کے مالک، عاشق رسول صاحب حال و قال، زاہد متقی، بلند اخلاق، مجسمہ اخوۃ، صبر و رضا کے پیکر، اللہ کے محبوب، لوگوں میں بے حد مقبول، مستجاب الدعا، سلیف الزبان، جود و سخیٰ اور بہت ہی فیاض تھے۔

سیر و سیاحت : آپ نے بہت دور دور تک سیر و سیاحت کی تھی۔ اکثر حصہ زندگی سیر و سیاحت میں گذار دی یہ بھی منقول ہے کہ آپ بحکم مرشد پاک کشمیر چلے گئے تھے۔ کشمیر کا موسم بہت ہی خوشگوار ہے۔ بلکہ کشمیر ایک جنت کا ٹکڑہ ہے۔ آپ نے سلسلہ قادریہ کو بہت وسعت دی۔

وفات : آپ کا ۳ جمادی الثانی ۸۸۰ھ مطابق اکتوبر ۱۴۷۹ء کشمیر میں انتقال ہوا۔ آپ کا مزار سرینگر مسجد بلند سرخ کے قریب ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء چھ تھے مگر حضرت شاہ شمس الدین عارف ثانیؒ زیادہ مشہور ہوئے۔

Marfat.com

(۲۴)

حضرت شاہ شمس الدین عارف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم مبارک شاہ شمس الدین اور عارف لقب ہے۔ آپ حضرت شاہ گدا رحمٰن باخدا ؒ کے عظیم خلیفہ ہیں۔

بیعت: آپ نے حضرت شاہ گدا رحمٰن باخدا ؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کی۔ آپ نے علاقہ طبرستان میں سلسلہ قادریہ کو بہت وسعت دی اور اکثر حصہ زندگی تبلیغ حق میں گذار دی۔ آپ بلند عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، بے خوف، بے باک، نڈر، متبع شریعت، عاشق رسول، عابد زاہد متقی، مجسمہ خشیت الٰہی، ماسوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا خوف دل میں نہ رکھتے تھے اور بہت فیاض تھے تعصب و بدعات و رسومات سے اجتناب۔ مجسمہ اخوۃ، پیکر محبت اور بلند اخلاق تھے۔

شفاء: آپ کی نگاہ پر تاثیر تھی۔ مایوس لاعلاج مریض، آپا ہج وغیرہ آپ کی نگاہ سے شفایاب ہو جاتے تھے۔ آپ بہت ہی متوکل، صبر و رضا کے پیکر، مستجاب الدعاء، سیف الزبان اور جود و سخا میں اپنی مثال آپ تھے۔

وفات: آپ کا ۶ صفر ۹۰۴ھ مطابق ستمبر ۱۴۹۵ء مقام طبرسنان انتقال کیا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء کی تعداد سولہ تھی۔ مگر حضرت گدا رحمٰن شاہ ثانی ؒ کا بلند مقام ہے۔

Marfat.com

(۲۵)

حضرت شاہ گدا رحمٰن ثانی علیہ الرحمۃ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی شاہ گدا رحمٰن ثانیؒ تھا۔ آپ نے پہلے علم دینی حاصل کیا۔ آپ بہت ہی ذہین تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت شمس الدین عارف ثانیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے عارف ہو گئے اور خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ سیف الزبان تھے آپ جس شخص کو مرید کرتے اس کو جلدی منزل مقصود تک پہنچانے کی کوشش فرماتے۔ اور خرقہ خلافت و اجازت عطا کرتے۔ آپ بہت ہی فیاض تھے۔ آپ سے بے شمار لوگ مستفیض ہوئے کسی کو خالی ہاتھ نہ بھیجتے۔ آپ بلند عالم دین، روحانیت میں بلند مقام، عاشق رسولؐ، فیاض، محبوب سبحانی، اعلیٰ خطیب، اعلیٰ مبلغ، مستجاب الدعاء، سیف الزبان، عاشق رسولؐ زاہد عابد اور متقی تھے۔

وفات : آپ کا ۱۲ ربیع الاوّل ۹۱۷ھ مطابق جون ۱۵۱۱ء مقام خیبر بالائے اوسط میں انتقال ہوا۔ وہیں مزار ہے۔

(۲۶)

حضرت شاہ محمد فضیل علیہ الرحمۃ

نام : آپ کا اسم گرامی محمد فضیل کنیت ابوالمحاسن والد گرامی کا نام سیّد عثمان علیہ الرحمۃ تھا۔

Marfat.com

پیدائش : آپ کی ولادت ۱۴ر صفر ۸۷۱ھ ۲۴ ستمبر ۱۴۴۶ء بروز بدھ بغداد میں ہوئی۔ آپ بچپن ہی میں نیک خصال کے حامل تھے طبیعت یاد الٰہی کی طرف راغب رہتی۔ بعض دفعہ آپ کی حالت عجیب ہو جایا کرتی تھی۔ آپ بہت ہی ہونہار تھے

بیعت : آپ نے حضرت شاہ گدا رحمٰن ثانیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔

سفر : آپ ہمراہ شاہ کمال کنتھلیؒ اور حضرت سید عبداللہ اصحابیؓ ہو سکتا ہے کہ تبع تابعی ہو۔ شاہ مبینؒ۔ شکر اللہ شیرازیؒ کے ہمراہ برصغیر پاک و ہند میں تشریف لائے تھے۔

وفات : آپ کا ۱۷ر محرم ۹۲۴ھ مقام ٹھٹھہ سندھ میں انتقال ہوا۔ سید عبداللہ المشہور اصحابیؓ کا بھی یہیں انتقال ہوا۔

(۲۷)

حضرت شاہ کمال حسن کنتھلی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی سید کمال حسن کنیت ابوالبرکات والد ماجد کا نام حاجی حافظ سید عمر بن سیّد عثمانؒ تھا۔ آپ کے والد ماجد بلند پایہ عالم دین، حافظ قرآن، مفسر قرآن، روحانیت میں اکمل زاہد تھے۔

پیدائش : آپ کی ولادت ۷ر شوال ۸۹۵ھ مطابق اگست ۱۴۸۹ء بغداد میں ہوئی۔ نام کمال حسن رکھا گیا۔

بچپن : بچپن میں آپ کو کھیل کود سے نفرت۔ اور آپ کی پیشانی مبارک میں نور ولائت نمایاں تھا۔ حضرت سید فضیلؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ یہ بچہ بڑا

Marfat.com

ہوکر درجہ کمال کو پہنچے گئے۔ آپ کے دل میں صرف خوف خدا رہتا تھا۔

بیعت : آپ نے اپنے حقیقی چچا حضرت سید محمد فضیلؒ کے دست مبارک پر بیعت کرکے کمال درجہ حاصل کیا۔ آپ پر جذبہ سکر طاری ہوگیا۔ آپ چھ چھ ماہ تک کھانا نہ کھاتے تھے۔ آپ اعلائے کلمۃ الحق، بلند عالم دین، روحانیت میں کمال، مستجاب الدعا، سیف الزبان، متبع شریعت، زاہد عابد، بادشاہوں سے بے نیاز، محبوب الٰہی، عاشق رسول، مجسمہ خشیت، پیکر اخوۃ و محبت تھے۔

وفات : آپ نے ۹۸۱ھ کنیھل ضلع کرنال میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

اولاد : سید عماد الدینؒ۔ سید موسیٰ ابوالمکارمؒ۔ سید نور الدینؒ۔ تین صاحبزادے تھے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر حضرت سید سکندر شاہ بن عماد الدینؒ کنیھلی کا خاص مقام تھا۔

(۲۸)

حضرت شاہ سکندر کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی شاہ سکندر والد گرامی کا نام سید عماد الدین بن سید کمال حسن شاہؒ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت شعبان ۹۶۲ھ مقام کنیھل بوقت صبح صادق ہوئی۔ آپ کے دادا نے اپنی شہادت کی انگلی نومولود کے منہ میں ڈالی۔ انہوں نے فرمایا کہ نومولود کا دل منور ہوگیا ہے۔ نام شاہ سکندر رکھا گیا۔

Marfat.com

تعلیم: آپ نے چھوٹی عمر میں تعلیم دینی شروع کی آپ بہت ہی ذہین تھے جو بھی پڑھتے ازبر فرما لیتے تھے۔ ابھی تعلیم مکمل نہ ہوئی تھی کہ دادا جان نے فرمایا کہ بیٹا جتنا علم تم نے پڑھ لیا ہے تیرے لیے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے تمہارا سینہ کھول دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اہل علم آپ کی صحبت سے اکتسابِ فیض یاب ہوئے۔

بیعت: آپ نے اپنے دادا جان حضرت شاہ کمال حسن کیتھلیؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ کی تبلیغ سے بہت سے لوگ مستفیض ہوئے۔ آپ بہت ہی عابد زاہد فیاض اور عاشق رسول تھے۔

وفات: آپ کا ۱۳ جمادی الاول ۱۰۲۳ھ مطابق ۲۲ جون ۱۶۱۲ء مقام کیتھل انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

ازواج واولاد: آپ کی تین بیویاں تھیں دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھی۔

خلفاء: آپ کے خلفاء بہت تھے۔ مگر حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ (مجدد الف ثانی) کا بہت بلند مقام تھا۔

(۲۹)

حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی شیخ احمد فاروقیؒ والد کا نام شیخ عبدالاحد بن زین العابدین بن عبدالحی بن محمد بن حبیب اللہؒ۔

پیدائش: آپ کی ولادت ۱۴ شوال ۹۷۱ھ مقام سرہند میں ہوئی۔

Marfat.com

آپ حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔

تعلیم: آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے پھر حضرت مولانا کمال کشمیری سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کی۔

بیعت: آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر سلسلہ چشتیہ و سہروردیہ میں بیعت کی۔

پھر آپ نے سید سکندر شاہ کنتھلیؒ کے دست مبارکؒ پر سلسلہ قادریہ میں بیعت کی۔

پھر خواجہ باقی باللہؒ کے دست مبارک پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی۔ اور چاروں سلسلوں سے خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔ آپ اپنے وقت میں بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، مجدّد اعظم، نائب رسولؐ، عاشق رسول، مبلغ اعظم، تاج الاولیاء، سرسالار ہند، قاطع بدعات حسنہ وسوء، تعصب سے پاک، نڈر بے خوف، بادشاہوں سے بے نیاز تھے۔

مجدّد: دین محمدی کی تجدید فرما کر بدعات جو دین میں شامل کر لی گئیں تھیں۔ ان کی بیخ کنی کرنا مجدّد کا اولین فرض ہوتا ہے

وفات: آپ کا ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ مقام سرہند انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء کی تعداد بے شمار تھی۔ مگر خواجہ محمد معصومؒ کا اعلیٰ مقام تھا

(۳۰)

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی خواجہ محمد معصوم اور والد ماجد کا اسم گرامی حضرت شیخ

Marfat.com

احمد فاروقیؒ تھا۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۱۱ر شوال ۱۰۷۱ھ مقام سرہند میں ہوئی نام محمد معصوم رکھا آپ اسم بمسمّٰی تھے۔

تعلیم: آپ نے اپنے والد ماجد اور برادر اکبر خواجہ محمد صادقؒ اور مولانا شیخ محمد طاہر لاہوریؒ سے تعلیم مکمل کی۔

بیعت: آپ نے اپنے والد ماجد حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت واجازت حاصل کی۔ آپ اپنے وقت میں جید عالم دین، متبع شریعت، بدعات کے مخالف، حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے نظرِ منظور، عاشق رسول، محبوب اللہ، شہبار لامکانی، مجسمہ خشیت الٰہی تھے۔

وفات: آپ کا ۹ر ربیع الاوّل ۱۰۷۹ھ سرہند میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء بہت تھے مگر خواجہ محمد نقشبندؒ (محبوب فرزند) کا خاص مقام ہے ۳۱ خواجہ محمد نقشبندؒ ۳۲ خواجہ محمد زبیر سرہندیؒ ۳۳ خواجہ قطب الدینؒ ۳۴ خواجہ حافظ محمد جمال اللہ رامپوریؒ ۳۵ خواجہ شاہ عیسیٰ ولیؒ ۳۶ خواجہ بابا محمد فیض اللہ خانؒ ۳۷ خواجہ قبلہ عالم بابا نور محمد تیراہیؒ۔ نمبر شمار ۳۱ تا ۳۷ ان حضرت کے مختصر حالات سلسلہ نقشبندیہ، چشتیہ میں ملاحظہ فرمادیں۔ اور غلطی سے آگاہ فرما کر شکریہ کا موقعہ دیویں۔

(مؤلف)

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ يَجْتَبِىْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِىْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ط

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

يَحْزَنُوْنَ ط (قرآن مجید)

سلسلہ سہروردیہ

مرتبہ

احقر العباد۔ محمد ادریس بھوجیانی

ٹوبہ ٹیک سنگھ

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی سلسلہ سہروردیہ	مقام ولادت	سن	مقام وفات	سن	عمر
۱	حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	مکہ معظمہ	۹ ربیع الاوّل ۱۲	مدینہ منورہ	۱۱ھ ۱۳ ربیع الاول	۶۳ سال
۲	حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ	مکہ معظمہ	۱۳ رجب	دمشق نجف اشرف	۴۰ھ ۲۱ رمضان	۶۳ ؍
۳	حضرت خواجہ حسن بصریؒ	مدینہ منورہ	۲۱ھ	بصرہ	۱۱۰ھ	۸۹ ؍
۴	حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ			بصرہ	۱۵۶ھ	
۵	حضرت شیخ داؤد طائیؒ			بغداد	۱۶۲ھ	
۶	حضرت شیخ معروف کرخیؒ			بغداد محرم	۲۰۰ھ ۲۰۳ھ	
۷	حضرت شیخ ابوالحسن سری سقطیؒ			بغداد ۳ رمضان		
۸	حضرت ابوالقاسم جنید بغدادیؒ			بغداد ۲۷ رجب	۲۹۷ھ	
۹	حضرت خواجہ ممشاد علی دینوریؒ	دینور کرمان			۲۹۹ھ	
۱۰	حضرت شیخ ابواسحٰق شامیؒ	شام		مقام عکہ شام ۱۴ ربیع الاول	۳۲۹ھ	
۱۱	حضرت شیخ ابواحمد دینوریؒ					
۱۲	حضرت شیخ ابومحمد بن شیخ عبداللہؒ					
۱۳	حضرت شیخ وجیہہ الدین سہروردیؒ	سہرورزنجان				
۱۴	حضرت شیخ ابونجیب ضیاء الدین سہروردیؒ	سہرورزنجان	۴۹۰ھ	بغداد	۵۶۳ھ	۷۲ ؍
۱۵	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ	سہرورزنجان	۵۴۶ھ	مقام حلب قتل	۵۸۷ھ	۳۸ ؍
۱۶	حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ	کوٹ کروڑ ملتان	۵۶۶ھ	ملتان ۷ صفر	۶۶۱ھ	۹۴ ؍
۱۷	حضرت شیخ صدرالدین عارفؒ	ملتان	۶۱۲ھ	ملتان ۲۳ ذوالحجہ	۶۸۴ھ	۷۲ ؍
۱۸	حضرت شیخ رکن الدین شاہ رکن عالمؒ	ملتان	۶۴۷ھ	ملتان	۷۳۵ھ	۸۷ ؍
۱۹	حضرت سید جلال الدین جلال سرخ بخاریؒ	اُوچ بخاریاں	۵۹۰ھ	اُوچ ۱۹ جمادی الاول	۶۹۰ھ	۹۸ ؍
۲۰	حضرت سید اجمل بہرائچیؒ					

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی سلسلہ سہروردیہ	مقام ولادت	سن	مقام وفات	سن	عمر
۲۱	حضرت سید بڈھن بہرائچی رح					
۲۲	حضرت شیخ محمد بن احمد عارف رح				۸۵۸ھ	
۲۳	حضرت مولانا عبدالقدوس گنگوہی رح	ردولی ہندوستان	۸۶۰ھ	گنگوہ ۲۲ جمادی الثانی	۹۴۴ھ	۸۳ سال
۲۴	حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رح	شاہ آباد ۵ جمادی الاول	۸۷۳ھ	گنگوہ	۹۸۲ھ	
۲۵	حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رح	سرہند	۹۲۷ھ	سرہند ۲۷ جمادی الثانی	۱۰۰۷ھ	۸۱ ؍
۲۶	حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رح	سرہند ۱۴ شوال	۹۷۱ھ	سرہند ۲۸ صفر	۱۰۳۴ھ	۶۳ ؍
۲۷	حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رح	سرہند	۱۰۰۷ھ	سرہند ۹ ربیع الاول	۱۰۷۹ھ	۷۲ ؍
۲۸	حضرت خواجہ محمد حجۃ اللہ نقشبند رح	سرہند ۷ رمضان	۱۰۳۴ھ	سرہند		
۲۹	حضرت شیخ محمد زبیر سرہندی رح	سرہند	ذیقعد ۱۰۹۳ھ	سرہند ۴ ذیقعد	۱۱۵۲ھ	۶۱ ؍
۳۰	حضرت سید قطب الدین رح			مدینہ منورہ ۱۱ رجب	۱۱۸۰ھ	
۳۱	حضرت حافظ محمد جمال اللہ رح	ہندوستان		رام پور ۳ صفر	۱۲۰۹ھ	
۳۲	حضرت شاہ عیسیٰ دلی رح	گنڈاپور ضلع بنوں		گنڈاپور بنوں	۱۲۲۰ھ	
۳۳	حضرت بابا فیضی محمد فیض اللہ خان رح	نیراہ علاقہ آزاد		تیزئی	۱۲۴۵ھ	
۳۴	حضرت قبلہ عالم بابا نور محمد رح	نیراہ علاقہ آزاد	۱۱۷۹ھ	چورہ شریف	۱۲۶۸ھ	۸۸ ؍

Marfat.com

(۱)

سیّد المرسلین حضرت محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نام : آپ کا اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابوالقاسم کنیت، خاتم الانبیاءؐ رحمۃ للعلمین، القاب تھے۔

پیدائش : آپ کی ولادت مبارک ۱۲/۹ ربیع الاول بروز سوموار مکہ معظمہ میں ہوئی۔ والد ماجد سردار عبداللہ تھے۔

سلسلہ نسب : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بن سردار عبداللہ بن سردار عبدالمطلب بن سردار ہاشم بن سردار عبدِ مناف الخ

مقام : اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

نبوت : آپ کی عمر مبارک چالیس سال ہوئی۔ آپ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا۔ آپ سرتاج الانبیاء خاتم الانبیاء ہیں۔

تبلیغ : آپ نے ۲۳ سال تبلیغ فرمائی آپ کے اصحابی ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے۔ آپ بہت ہی فصیح و بلیغ تھے

وصال : آپ ۱۳ ربیع الاول ۱۱ھ بروز سوموار مدینہ طیبہ میں اللھم الرفیق الاعلیٰ فرماتے ہوئے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

سید و سرور محمد نورِ جاں — مہتر و بہتر شفیع مجرماں
مہترین و بہترین انبیاء — جز محمد نیست در ارض و سما

(مثنوی)

Marfat.com

(۲)

حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ

نام: آپ کا اسم گرامی حارث، علی المرتضےٰ، حیدر، کنیت ابوالحسن ابوتراب اور والد ماجد سردار ابی طالب تھے۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۱۳ رجب واقعہ فیل سے تیس سال بعد خانہ کعبہ کے اندر ہوئی۔

بیعت: آپ کی عمر مبارک دس سال تھی کہ دست نبوت پر بیعت کی۔ اور اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا کے مصداق ہو گئے۔

مقام: آپ امام الاولیاء، داماد رسولؐ، فاتح خیبر، مَنْ کنت مولاہ فعلی مولاہ، امیرالمومنین تھے۔

خلافت: آپ تقریباً پانچ سال خلیفۃ المسلمین رہے۔ کوفہ دمشق میں صدر مقام منتخب فرمایا۔

شہادت: آپ صبح کے وقت مسجد دمشق میں داخل ہو رہے تھے کہ عبدالرحمٰن بن ملجم نے تلوار کا وار کیا۔ ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ بروز سوموار شہادت فرمائی۔

خلفاء: آپ کے خلفاء حضرت اویس قرنیؓ۔ حضرت امام حسنؓ۔ حضرت امام حسینؓ و خواجہ حسن بصریؒ۔ حضرت کمیل بن زیادؓ۔ قاضی ابوالمقدم سریح بن ہانی بن زید لسبانیؓ

اولاد: آپ کے اٹھارہ صاحبزادے اور بیس صاحبزادیاں تھیں حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ سید ہیں باقی علوی ہیں۔

Marfat.com

(۳)

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی حسن، ابو محمد ابو سعید کنیت اور والد ماجد موسیٰ راعی بن خواجہ اویس قرنیؓ والدہ کا نام خیرہؓ تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۲۱ھ مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ آپ نے ایک سو بیس صحابہ کرامؓ کی زیارت کی اور فیض حاصل کیا۔

بیعت : آپ نے حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت امام حسن علیہ السلام دونوں بزرگوں سے بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ اپنے وقت میں علم شریعت اور روحانیت میں بلند مقام، مجسمہ خشیت الٰہی زاہد متقی فیاض تھے۔ آپ کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پالا اور تربیت کی یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی کنیز تھی۔

وفات : آپ کا ۵ رجب ۱۱۰ھ مقام بصرہ ۸۹ سال انتقال کیا۔ وہیں آپ کا مزار ہے۔

اولاد : تین صاحبزادے حضرت علیؒ۔ حضرت محمدؒ۔ حضرت سعیدؒ۔

خلفاء : خواجہ ابو الفضل عبدالاحد بن زیدؒ۔ خواجہ حبیب عجمیؒ۔ خواجہ ابن زرینؒ۔ خواجہ عتبہ بن غلامؒ۔ شیخ محمد واسعؒ۔ خواجہ مالک دینارؒ۔ (حضرت رابعہ بصریؒ)

Marfat.com

(۴)

خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی حبیب اور عجمی لقب تھا۔ آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ آپ فارس کے رہنے والے تھے۔

حالات : آپ پہلے سود کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ خواجہ حسن بصریؒ کے ہاتھ پر توبہ کی واقعہ طویل ہے۔

بیعت : آپ نے خواجہ حسن بصریؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کے حبیب بن گئے۔ آپ امّی تھے۔ روحانیت میں بلند مقام، صبر و رضا کے پیکر، زاہد متقی، مستجاب الدعا، عاشق رسولؐ محبوب خدا، متوکل، متبع شریعت، مجسمہ خشیت الٰہی تھے۔ آپ بہت سرمایہ دار تھے۔ اور سودی کاروبار وسیع تھا۔ مگر توبہ کرنے کے بعد تمام اصل رقم اور سود کلہم رقم قرض داروں کو معاف کر دی حبیب عجمیؒ اب خدا کا حبیب بن گیا تھا۔

وفات : آپ کا ۱۵۶ھ بصرہ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء اور مرید بھی تھے مگر حضرت داؤد طائیؒ نے خاص مقام حاصل کیا۔

Marfat.com

(۵)

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی داؤد مگر آپ حضرت داؤد طائی کے نام سے مشہور ہوئے۔

حالات: آپ نے حضرت امام ابو حنیفہؒ سے علم شریعت حاصل کر کے خاص مقام حاصل کیا۔

بیعت: آپ نے حضرت حبیب عجمیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کر کے "حبیب اللہ" کا لقب پایا آپ جید عالم دین، روحانیت میں اکمل، حبیب اللہ، متبع شریعت، بادشاہوں سے بے نیاز، زاہد متقی فیاض تھے۔ ایک دن ہارون الرشید خلیفہ آپ کے دروازے پر آیا۔ آپ نے اس کو اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ اور اس نے آپ کی والدہ ماجدہ سے سفارس کروائی۔ مگر آپ نے فرمایا کہ مجھے ان ظالموں دنیاداروں سے کیا غرض ہے۔ آپ اکل حلال پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ اور نفس امارہ کے خلاف ہمہ وقت جہاد کرتے رہتے تھے۔

وفات: آپ کا ۱۶۲ھ بغداد میں انتقال ہوا۔ وہیں ایک دیوار میں آپ کی قبر ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء اور مرید بہت تھے۔ مگر حضرت معروف کرخیؒ کا خاص مقام تھا۔

Marfat.com

(۶)

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی معروف مگر آپ حضرت معروف کرخیؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔

حالات :۔ آپ کے آباؤ اجداد آتش پرست تھے۔ مگر آپ کو اس کام سے نفرت تھی۔ معلم پادری نے اس مذہب تثلیث کی آپ کو تعلیم دینا شروع کی مگر آپ اس تعلیم کو قبول نہ کرتے معلم نے آپ کو مارا آپ مدرسہ سے بھاگ کر حضرت علی بن موسیٰ رضا رحمہ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ کر اسلام قبول کر لیا۔

بیعت :۔ آپ نے حضرت خواجہ داؤد طائیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و خاص مقام حاصل کیا۔ آپ بہت ہی رحم دل تھے ہمیشہ بیواؤں، یتیموں، مسکینوں، محتاجوں کا خاص خیال رکھتے آپ خود بھوکے رہ کر محتاجوں کی حاجتیں پوری کرتے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ کے مصداق بن گئے نفس امارہ کو اپنے تابع کر لیا۔ آتش پرستی سے خدا پرست، عاشق رسول فنا فی اللہ ہو گئے۔

وفات :۔ آپ کا محرم ۲۰۰ھ بغداد میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے

خلفاء :۔ آپ کے خلفاء میں اعلیٰ مقام حضرت ابوالحسن سری سقطیؒ کا تھا۔

Marfat.com

(۷)

حضرت ابوالحسن سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی ابوالحسن سری سقطیؒ تھا۔ آپ جید عالم دین، غریب پرور، بے نیاز، کاروبار میں دیانت، صبر و رضا کے پیکر، مجسمہ خشیت الٰہی، عاشق رسول، زاہد متقی فیاض تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت معروف کرخیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو گئے۔ آپ نے روحانیت میں خاص مقام حاصل کیا امام طریقت بن گئے۔ آپ کا فرمان ہے کہ ہمیشہ کاروبار میں سچ بولو۔ آپ بہت بڑے تاجر تھے۔ سچ بولنے والا اپنا مقام جلدی حاصل کر لیتا ہے۔ خدا اور رسول خدا کا نظر منظور ہو جاتا ہے تو پھر رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

یا الٰہی ہم کو بھی سچ بولنے صحیح کاروبار کرنے کی توفیق عطا فرما۔ تاکہ ہم بھی اپنی منزل طے کر سکیں (مولف)

وفات : آپ کا ماہ رمضان ۲۵۰ھ بغداد میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء میں سے حضرت ابوالقاسم جنید بغدادیؒ کی شان نرالی ہے۔

Marfat.com

(۸)

حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی جنید اور ابوالقاسم کنیت مگر آپ حضرت ابوالقاسم جنید بغدادیؒ مشہور ہوئے۔

حالات : آپ ایران کے رہنے والے ہیں۔ پھر آپ بغداد تشریف لے آئے۔ آپ بہت بڑے عالم دین تھے۔

بیعت : آپ نے اپنے حقیقی ماموں حضرت ابوالحسن سری سقطیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ وقت کے حاسدوں نے آپ کے خلاف کفر اور زندیقہ کا فتویٰ لگایا تھا۔ آپ کا روحانیت میں خاص مقام ہے، سلطان الطریقت ہیں۔

فرمان مرشد : آپ کے مرشد پاک کا فرمان ہے۔ کہ جنیدؒ ہم سے روحانیت میں بلند مقام حاصل کر گیا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ نماز روحانیت کی ابتدا ہے اور پھر یہی نماز مومن کی معراج اور آخری منزل ہے تیس سال آپ نے عشار کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی۔ آپ تبع شریعت و مستجاب الدعا تھے

وفات : آپ کا ۱۵ شعبان ۲۹۷ھ بغداد میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء میں سے حضرت ابوبکر محمد شبلیؒ حضرت منصور حلاجؒ خواجہ ممشاد علی دینوریؒ۔ مگر خواجہ ممشاد علی دینوریؒ کا خاص مقام ہے۔

Marfat.com

(۹)

حضرت خواجہ ممشاد علی دینوری رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی ممشاد علی یا ممشاد علو لقب کریم الدین اور آپ دینور کے رہنے والے ہیں۔

حالات : آپ کے حالات مفصل نہ مل سکے۔ آپ کی تاریخ ولادت و وفات میں بھی اختلاف ہے۔

بیعت : آپ نے حضرت ابوالقاسم جنید بغدادیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، عاشق رسول، متبع شریعت، مجسمہ خشیت الٰہی، زاہد متقی تھے۔

وفات : آپ کا محرم ۲۹۹ھ میں انتقال ہوا۔ مقام انتقال درج نہیں ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء خاص حضرت ابواسحٰق شامی چشتیؒ۔ حضرت ابو عامرؒ۔ شیخ احمد اسودؒ۔

نوٹ : حضرت خواجہ ممشاد علی دینوریؒ کو بعض نے سلسلہ چشتیہ میں اور بعض نے سہروردیہ میں درج کیا ہے۔ میں نے اسی بنا پر آپ کا اسم گرامی سلسلہ چشتیہ میں درج نہیں کیا۔ کیونکہ آپ کے حالات و سلسلے میں صحیح رائے نہیں مل سکی (مولف)

Marfat.com

(۱۰)

حضرت خواجہ ابو اسحٰق شامی علیہ الرحمہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی خواجہ ابو اسحٰق ہے اور ملک شام کے رہنے والے ہیں۔ آپ ہی سے سلسلہ چشتیہ شروع ہوتا ہے بلکہ آپ سالار اعظم ہیں۔ مگر سلسلہ سہروردیہ بھی آپ سے شروع ہوتا ہے۔ سلسلہ چشتیہ اور سہروردیہ دونوں سلسلے آپس میں ملتے جلتے ہیں

بیعت :۔ آپ نے حضرت خواجہ ممشاد علی دینوریؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت اور بلند مقام حاصل کیا۔ آپ بلند پایہ عالم دین، متبع شریعت، عاشق رسول، مجسمہ خشیت الٰہی، روحانیت میں اعلیٰ مقام، زاہد متقی و فیاض تھے اور آپ صاحب وجد و سماع، خاندان چشتیہ کے سالار اعظم، روحانیت میں اعلیٰ مقام، فنا فی اللہ تھے۔

وفات :۔ آپ کا ۱۴ ربیع الثانی ۳۲۹ھ مقام عکہ ملک شام میں انتقال کیا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء :۔ آپ کے خلفاء میں سے خواجہ ابو احمد دینوریؒ زیادہ مشہور ہوئے۔

(۱۱)

حضرت شیخ ابو احمد دینوری علیہ الرحمہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی شیخ ابو احمد تھا اور دینور کے رہنے والے تھے۔

Marfat.com

آپ نے سلسلہ چشتیہ اور سہروردیہ میں خاص مقام پیدا کیا۔ آپ بلند عالم دین، زاہد متقی، شب بیدار، مہمان نواز، غریب نواز، اعلیٰ مبلغ، روحانیت میں خاص مقام، عاشق رسول، فنا فی الرسول، الصلوٰۃ معراج المؤمن کے اسراروں سے واقف اور بہت ہی فیاض تھے۔

بیعت: آپ نے حضرت خواجہ ابو اسحٰق شامیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت اور اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ طالبان حق کو نور معرفت سے مالا مال فرمادیا کرتے تھے آپ بہت ہی فیاض تھے۔

تاریخ پیدائش و انتقال بسیار کوشش کے باوجود نہیں ملی۔

خلفاء: آپ کے خلفاء میں سے شیخ ابو محمدؒ کا خاص مقام ہے۔

(۱۲)

شیخ ابو محمد علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی ابو محمد تھا اور والد ماجد کا نام شیخ عبداللہؒ تھا۔ آپ اپنے وقت میں جید عالم دین، زاہد متقی اور پرہیز گار تھے۔

بیعت: آپ نے شیخ ابو احمد دینوریؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ اور رشد و ہدائت میں مصروف ہو گئے۔ آپ طالبان حق کو خندہ پیشانی سے ملتے اور راہ سلوک سے متعارف کرواتے اور تلقین فرماتے کہ نماز روحانی قاعدہ ہے پہلے اس کو خوب پکاؤ۔ پھر آگے سبق ملے گا اور آخری منزل نماز ہی ہے۔ آپ تعصب سے اجتناب فرماتے

Marfat.com

آپ فرماتے کہ تعصب بذات خود ایک بیماری ہے جو روحانیت سے محروم کر دیتی ہے۔ اور منزلِ مقصود تک پہنچنے نہیں دیتا۔ اس سے ہمیشہ بچو! تاریخ انتقال و مقام معلوم نہیں ہو سکا۔

خلفاء : آپ کے خلفاء میں سے حضرت شیخ وجیہہ الدین سہروردیؒ زیادہ مشہور ہوئے۔

(۱۳)

شیخ وجیہہ الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی وجیہہ الدین ہے اور آپ سہرورد (زنجان) کے رہنے والے تھے۔

حالات : آپ علم شریعت میں مکمل تھے۔ زاہد متقی اور پرہیزگار تھے۔ آپ بہت بلند اخلاق تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت ابو محمد بن شیخ عبداللہؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ جید عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، عاشق رسول، متبع شریعت، مجسمۂ خشیت الٰہی، فیاض، بے نیاز، صبر و رضا کے پیکر، زاہد متقی، سلطان الاولیاء، محبوب ربانی، صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء سے مشہور خلیفہ حضرت شیخ ابو نجیب ضیاء الدین سہروردیؒ تھے۔

Marfat.com

(۱۴)

حضرت ابو نجیب ضیاء الدین سہروردی رح

نام : آپ کا اسم گرامی ضیاء الدین کنیت ابو نجیب اور مقام سہرورد (زنجان) کے رہنے والے تھے۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت صفر ۴۹۰ھ مقام سہرورد ہوئی ۔
آپ کا نام ضیاء الدین رکھا گیا۔

حالات : عین جوانی کے عالم میں آپ بغداد تشریف لائے اور جامعہ نظامیہ میں علم حاصل کیا۔ امام اسد مہینی رح سے فقہ اور علم کلام حاصل کیا علامہ ابوالحسن رح سے صرف نحو و ادب اور امام بیہقی رح۔ علامہ خطیب بغدادی رح۔ امام قشیری رح سے علم حدیث سکندریہ بھی گئے وہاں بھی علم حدیث حاصل کیا۔ اور محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رح سے فیض یاب ہوئے

بیعت : آپ نے اپنے حقیقی چچا شیخ وجیہ الدین سہروردی رح کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا آپ بہت بڑے عالم دین، روحانیت میں خاص مقام، سلسلہ سہروردیہ کے سردار، عاشق رسول ﷺ، مجسمہ خشیت الٰہی، بے نیاز، صبر و شکر کے مالک، متوکل، حبیب اللہ، صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔
آپ سے وقت کے بادشاہوں، امراء خلیفہ وقت اور بہت لوگوں نے فیض حاصل کیا آپ بہت ہی فیاض تھے۔

وفات : آپ کا ۵۶۳ھ بغداد میں انتقال ہوا۔ وہیں آپکا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے

خلفاء : آپکے خلفاء شیخ شہاب الدین سہروردی رح شیخ عمر سہروردی رح شیخ نجم الدین کبریٰ رح۔

Marfat.com

(۱۵)

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی شہاب الدین عمر کنیت ابوالمفتوح، ابوالحفص اور والد ماجد کا نام محمد بکری تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۵۴۹ھ مقام سہرورد ہوئی۔ آپ بہت ہی ذہین تھے۔ جو پڑھتے ازبر فرما لیتے تھے۔

تعلیم : آپ نے حضرت امام مجدّد الدین الجبلیؒ سے علم حاصل کیا اور علم میں مقام پیدا کیا۔

بیعت : آپ نے اپنے چچا شیخ ابو نجیب ضیاء الدینؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کی۔ آپ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے بھی فیض حاصل کیا۔ آپ بہت بڑے جید عالم، بہت بڑے مناظر، بلند مقام روحانیت میں، عاشق رسول، متبع شریعت، بلند اخلاق، زاہد متقی تھے۔

فتویٰ : وقت کے علماء نے آپ کے خلاف فتویٰ دیا کہ یہ زندیق ملحد ہے اور اس کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ مقام حلب بحکم الظاہر بن سلطان صلاح الدین ایوبی آپ کو ۵۸۷ھ میں قتل کر دیا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون قتل کا حکم علماء کے فتووں کے تحت خود سلطان صلاح الدین ایوبی نے دیا تھا۔

خلفاء : آپ کے خلفاء شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ۔ شیخ نور الدین مبارک غزنویؒ۔ شیخ ضیاء الدین رومیؒ۔ قاضی حمید الدین ناگوریؒ۔

Marfat.com

(۱۶)

حضرت بہاؤالدّین زکریا ملتانی علیہ الرحمہ

نام: آپ کا اسم گرامی بہاؤالدین لقب زکریا کنیت ابومحمد البرکات تھی اور آپ ملتان کے رہنے والے ہیں

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۵۶۲ھ موضع کوٹ کروڑ علاقہ ملتان میں ہوئی آپ مادرزاد ولی ہیں۔

تعلیم: آپ نے خراسان اور بخارا میں تعلیم حاصل کی۔ پھر مکہ معظمہ حج ادا کر کے مدینہ منورہ میں شیخ کمال الدین محمد یمانیؒ محدّث سے حدیث کی تعلیم حاصل کی آپ مدینہ منورہ میں پانچ سال رہے۔ تزکیہ نفس بھی کرتے رہے۔

بیعت: آپ نے بغداد میں حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے صرف سترہ دن بعد خرقہ خلافت حاصل کر کے ملتان تشریف لے آئے۔ آپ کا بلند مقام تھا۔ روحانیت و شہرت میں اکمل، عاشق رسول متبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، زاہد متقی اور فیاض تھے۔

وفات: آپ کا ۷ صفر ۶۶۱ھ ملتان میں انتقال ہوا وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

اولاد: شیخ صدرالدین عارف رحمۃ اللہ علیہ

خلفاء: آپ کے خلفاء شیخ صدرالدین عارفؒ (فرزند) حضرت لعل شہباز قلندرؒ۔ شیخ رکن الدین (شاہ رکن عالمؒ) (پوتا) حضرت جلال الدین سرخؒ۔ شیخ فخرالدین عراقی۔ شیخ جمال خنداںؒ

Marfat.com

(۱۷)

حضرت شیخ صدرالدین عارف ملتانیؒ

نام : آپ کا اسم گرامی صدرالدین عارف لقب تھا۔ والد ماجد حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ ہیں۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت ۶۱۲ھ شہر ملتان میں ہوئی۔ نام صدرالدین عارف رکھا گیا آپ اسم بمسمّٰی تھے۔

تعلیم : آپ نے علم شریعت اور روحانیت اپنے والد ماجد سے حاصل کر کے سند و خرقہ خلافت حاصل کی۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ بہت ہی فیاض تھے۔

سلسلہ طریقت : حضرت شیخ صدرالدین عارف حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ۔ حضرت ابونجیب ضیاء الدین سہروردیؒ شیخ وجیہ الدین سہروردیؒ۔ شیخ ابو محمد بن شیخ عبداللہ۔ شیخ ابو احمد دینوریؒ الخ

آپ اپنے وقت میں علم شریعت روحانیت میں خاص مقام، متبع شریعت صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔

وفات : آپ کا ۲۳ ذوالحجہ ۶۸۴ھ ملتان میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء پانچ زیادہ مشہور ہوئے۔ شیخ احمد المعروف معشوق قندھاریؒ شیخ حسام الدین ملتانیؒ۔ شیخ صلاح الدین درویشؒ۔ شیخ علاؤالدین ملتانی شیخ جمال خندانؒ۔

Marfat.com

(۱۸)

حضرت شیخ رکن الدّین ابوالفتح ملتانی رح

نام: آپ کا اسم گرامی رکن الدین کنیت ابوالفتح لقب شاہ رکن عالم والد ماجد حضرت صدرالدین عارفؒ ہیں۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۶۴۷ھ ملتان میں ہوئی۔ نام رکن الدین رکھا والدہ کا نام بی بی راستیؒ تھا۔

تعلیم: آپ نے علوم شریعت اپنے والد ماجد حضرت خواجہ صدرالدین عارفؒ سے حاصل کرکے سند حاصل کی۔

بیعت: آپ نے اپنے دادا جان حضرت خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے دست مبارک پر بیعت کرکے خرقہ خلافت واجازت لی۔ آپ نے دونوں بزرگوں والد ماجد اور دادا جان کی محبت میں پرورش پائی۔ اور خاص مقام حاصل کیا۔ آپ جید عالم، روحانیت میں اکمل، تتبع شریعت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، غریب پرور، مسکین نواز، عاشق رسول تھے۔ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ سے بھی فیض حاصل کیا۔

وفات: آپ کا ۱۹ رجب ۷۳۵ھ ملتان میں انتقال کیا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء حضرت مخدوم جہانیاںؒ۔ شیخ وجیہ الدینؒ۔ سیاح نامیؒ۔ شیخ حمید الدینؒ۔ حضرت ابوحاکم ہنکاریؒ۔ شیخ فخرالدین عراقیؒ۔

Marfat.com

(۱۹)

حضرت جلال الدّین بخاری (جلال الدین سُرخ رح)

نام : آپ کا اسم گرامی جلال الدین اور لقب جلال الدین سرخ تھا۔ والد ماجد سید ابوالموید علی رح تھا۔

پیدائش : آپ کی پیدائش ۵۹۰ھ مقام اُوچ بخاری سادات میں ہوئی نام جلال الدین رکھا گیا۔

تعلیم : آپ نے علم شریعت مکمل کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ جید عالم دین زاہد متقی فیاض تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتان رح کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔

ترک وطن : بعض گھریلو حالات کی وجہ سے آپ بھکر سے اُوچ تشریف لے آئے اور دیوگڑھ میں آباد ہوئے۔ یہاں ایک محلہ بخاریاں آباد کیا اس کا نام اُوچ بخاری ہوگیا۔ آپ کی بدولت اس علاقہ میں اسلام پھیلا شہر جھنگ سیالان کی بنیاد آپ نے رکھی تھی۔ آپ مبلغ اعظم، روحانیت میں خاص مقام تبع شریعت، عاشق رسول، مستجاب الدعاء، صبر و رضا کے پیکر اور بہت ہی فیاض تھے

وفات : آپ کا ۱۹ جمادی الاوّل ۶۹۰ھ مقام اوچ انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

اولاد : سید علی رح۔ سید جعفر رح سید محمد غوث رح۔ سید احمد کبیر رح۔ سید احمد کبیر رح کے دو بیٹے سید جلال الدین مخدوم جہانیاں رح۔ سید راجو قتال رح تھے۔

Marfat.com

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے مگر سید اجمل بہرائچیؒ کا خاص مقام ہے۔

(۲۰)

حضرت سیّد اجمل بہرائچی علیہ الرحمہ

نام : آپ کا اسم گرامی سید اجملؒ ہے۔ اور آپ کا خاندان سادات سے تعلق ہے۔ آپ اپنے وقت میں زاہد متقی اور عالم دین تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت جلال الدین بخاریؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ سخت ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ اور آپ کی تبلیغ سے بے شمار لوگ مستفیض ہوئے اور طالبان حق کو منزل مقصود تک پہنچایا۔ آپ بہت ہی فیاض، روحانیت میں اعلیٰ مقام، عاشق رسول، متبع شریعت، شب بیدار، مستجاب الدعاء بلند اخلاق و اخلاص تھے۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ نماز دین کا ستون۔ ہے اس کو مضبوطی سے پکڑو اور تعصب سے بچو۔ نماز پڑھتے پڑھتے پھر قائم کرو۔ مقام انتقال و تاریخ نہیں ملی (معذرت)

خلفاء : آپ کے خلفاء میں سے شیخ سید بڈھن شاہ بہرائچی زیادہ مشہور ہوئے۔

Marfat.com

(۲۱)

حضرت سید بڈھن شاہ بہرائچی علیہ الرحمہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی سید بڈھن شاہ تھا۔ اور خاندان سادات سے تعلق تھا آپ اپنے وقت میں عالم دین، متقی زاہد، بلند اخلاق تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت سید اجمل شاہ بہرائچیؒ کے دست مبارک پر بیعت کرکے سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد خرقہ خلافت واجازت حاصل کی اور رشد وہدائت میں مصروف ہوگئے۔ آپ کی تبلیغ سے ہزاروں آدمی مستفیض ہوئے۔ آپ آپنے وقت میں بلند عالم، اعلیٰ مبلغ، زاہد متقی، مستجاب الدعا، متبع سنت نبوی، اکل حلال پر سختی سے پابندی، شب بیدار اور بہت ہی فیاض تھے۔ آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ تعصب اور بدعت سے بچو۔ یہ دونوں چیزیں روحانیت کی منزل طے کرنے میں باعث رکاوٹ ہیں۔ دین محمدی میں اپنی مرضی بالکل نہیں ہے۔ مقام ولادت ومقام انتقال وتاریخ نہیں ملی۔

خلفاء : آپ کے خلفاء بہت تھے مگر شیخ محمد بن احمد عارفؒ کا خاص مقام ہے۔

(۲۲)

حضرت شیخ محمد بن احمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

نام :۔ آپ کا اسم گرامی محمد اور والد ماجد کا اسم گرامی شیخ احمد عارف بن

Marfat.com

احمد عبدالحقؒ تھا۔

حالات : آپ اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد سجادہ نشین ہوئے اور آپ نے لوگوں کو رشد و ہدایت کی تبلیغ شروع کی۔ اور آپ کے فیض سے بہت سے لوگ فیض یاب ہوئے۔

بیعت : آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ بلند پایہ عالم دین، روحانیت میں اکمل، تبع شریعت، عاشق رسول، صوم وصلوٰۃ کے پابند، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، زاہد متقی، مستجاب الدعا رتھے۔

خلفاء : آپ کے خلفا بہت تھے مگر حضرت مولانا عبدالقدوس گنگوہیؒ کا خاص مقام ہے۔

(۲۳)

حضرت مولانا عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

نام : آپ کا اسم گرامی مولانا عبدالقدوس والد ماجد شیخ محمد اسماعیل بن قاضی صفی الدین تھا۔

پیدائش : آپ کی ولادت باسعادت سنہ ۸۶۰ھ مقام ردولی (بعہد سلطان بہلول لودھی) ہوئی۔

تعلیم : آپ نے اپنے والد ماجد سے تعلیم وخوشخطی سیکھی۔ آپ شروع ہی سے عبادت گذار تہجد گذار تھے۔

بیعت : آپ نے حضرت محمدؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ

Marfat.com

خلافت حاصل کیا۔ اور آپ نے حضرت احمد عبدالحق ردولیؒ سے بھی فیض حاصل کیا۔ آپ پر عجیب کیفیت تھی۔ گدڑی پوش ہو گئے اور اس کو ہر روز نیا پیوند لگاتے آپ ردولی چھوڑ کر پہلے شاہ آباد پھر گنگوہ تشریف لے آئے آپ عالم دین، روحانیت میں اکمل، تبع شریعت، صوم وصلوۃ کے پابند، عاشق رسولؐ۔ حافظ قرآن صائم الدہر، مصنف زاہد متقی، مستجاب الدعا صبر و رضا کے پیکر تھے۔

وفات: آپ کا ۹۴۴ھ مقام گنگوہ انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء: شیخ رکن الدینؒ۔ شیخ عبدالاحد سرہندیؒ شیخ جلال الدین تھانیسرؒ

اولاد: دس بیٹے شیخ حمید الدینؒ شیخ احمدؒ۔ شیخ رکن الدینؒ شیخ محمد علیؒ شیخ عبدالسلامؒ۔

(۲۴)

حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی رکن الدین اور والد ماجد مولانا عبدالقدوس گنگوہیؒ تھے

پیدائش: آپ کی پیدائش ۵ جمادی الاول ۸۹۷ھ مقام شاہ آباد ہوئی۔

تعلیم: آپ نے شیخ فتح اللہ بن نصیر الدینؒ سید احمد الحسینی ملتانیؒ شیخ ابراہیم بن معینؒ سے تعلیم حاصل کی۔ آپ عالم باعمل تبع شریعت زاہد اور متقی تھے اور آپ بہت ہی فیاض تھے۔

بیعت: آپ نے اپنے والد بکرم کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور روحانیت میں خاص نام پیدا کیا۔ آپ نے سلسلہ چشتیہ

Marfat.com

سہروردیہ کو غیر معمولی شہرت بخشی۔ اور لوگوں کو رشد و ہدائت و روحانیت سے مستفیض فرمایا۔ آپ کسی کو خالی ہاتھ نہ بھیجتے تھے۔

وفات: آپ کا ۹۸۲ھ مقام گنگوہ میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار اپنے والد کے قریب ہے۔

خلفاء: شیخ عبدالاحدؒ (والد ماجد حضرت مجدد الف ثانیؒ) حضرت پیر پگاڑو سندھؒ۔ شیخ عبدالباقی سہارنپوریؒ۔ شیخ عبدالکریم سہارنپوریؒ۔ شیخ مصطفیٰؒ (عبدالقدوس گنگوہی ص ۴۹۷)

(۲۵)

حضرت شیخ عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی عبدالاحد اور والد کا نام زین العابدین بن عبدالحی بن محمد بن حبیب اللہ بن امام رفیع الدینؒ۔

پیدائش: آپ کی ولادت ۹۳۷ھ مقام سرہند ہوئی۔ آپ بچپن میں ہی نیک خصال کے حامل تھے۔

تعلیم: آپ نے مختلف جگہ پر تعلیم مکمل کی۔ آپ جید عالم زاہد متقی اور پرہیزگار تھے۔

بیعت: آپ نے حضرت مولانا رکن الدین گنگوہیؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کا روحانیت میں بلند مقام، متبع شریعت، عاشق رسولؐ، بے خوف نڈر، اعلائے کلمۃ الحق، مجسمہ خشیت الٰہی، بدعات سے اجتناب، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ اور آپ

Marfat.com

بہت ہی فیاض تھے، مبلغ اعظم، اعلیٰ خطیب، بے نیاز، حبیب ربانی و مصلح تھے

وفات: آپ کا ۲۷ جمادی الاخر ۱۰۰۷ھ مقام سرہند انتقال ہوا۔ جانب شمال قبرستان میں کچی قبر ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء سے حضرت مجدد الف ثانیؒ (محبوب فرزند) کا اعلیٰ مقام ہے۔

(۲۶)

حضرت شیخ احمد فاروقی مجدّد الف ثانیؒ

نام: آپ کا اسم گرامی شیخ احمد سرہندیؒ والد ماجد شیخ عبدالاحد بن زین العابدین بن عبدالحیؒ تھا۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال ۹۷۱ھ مقام سرہند (بعہد اکبر) ہوئی۔ آپ مادرزاد ولی ہیں۔

تعلیم: آپ نے سیالکوٹ میں مولانا کمال الدین کشمیریؒ و قاضی بہلولؒ سے علم حاصل کیا۔ مولانا کمالؒ نے آپ کو علم شریعت میں کمال تک پہنچا دیا آپ سترہ سال کی عمر مبارک میں فارغ التحصیل ہو گئے تھے۔

بیعت: آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ چشتیہ سہروردیہ میں داخل ہوئے پھر حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ سے بیعت کر کے سلسلہ قادریہ میں داخل ہوئے اور پھر حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے بیعت کر کے سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے اور خرقہ خلافت حاصل کئے۔

مجدّد: مجدّد کا مقام بہت ہی بلند ہوتا ہے۔ مجدّد بدعات و رسومات

Marfat.com

کی بیخ کنی کرکے دین الٰہی کی تجدید فرماتا ہے۔ مجدد بے خوف، نڈر اور اعلائے کلمۃ الحق کے مصداق ہوتا ہے۔ بدعات خواہ وہ اچھی ہوں یا سئو یکسر منسوخ کرتا ہے کیونکہ اسلام میں ان کا کوئی مقام نہیں ہے۔

وفات: آپ کا ۲۸ر صفر ۱۰۳۴ھ مقام سرہند انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء پانچ ہزار تھے۔ مگر آپ کے معصوم فرزند خواجہ محمد معصومؒ کا خاص مقام ہے۔

(۲)

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی محمد معصوم اور والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ ہیں۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۱۱ر شوال ۱۰۰۷ھ میں ہوئی آپ کا نام محمد معصوم رکھا گیا آپ اسم بمسمّٰی ہیں۔

تعلیم: آپ اپنے والد ماجد اور برادر اکبر خواجہ محمد صادقؒ سے تعلیم حاصل کی آپ نے قرآن مجید تین ماہ میں حفظ کیا۔ باقی کتابیں حضرت مولانا محمد طاہر لاہوریؒ سے پڑھیں۔ اور سولہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔

بیعت: آپ نے اپنے والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت و اجازت حاصل کی۔ آپ بہت ہی متبع شریعت، بلند اخلاق، بلند عالم دین، روحانیت میں بلند مقام اور فیاض تھے۔

Marfat.com

مسند: آپ اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد یکم ربیع الاول ۱۰۳۴ھ کو ارشاد ہدایت کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے۔

وفات: آپ کا ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ بروز سوموار سرہند میں انتقال ہوا۔ وہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

خلفاء: آپ کے خلفاء میں سے آپ کے فرزند شیخ محمد نقشبندؒ کا اعلیٰ مقام ہے۔

اولاد: شیخ محمد نقشبندؒ۔ شیخ محمدؒ۔ شیخ عبید اللہؒ۔ شیخ محمد اشرفؒ۔ شیخ سیف الدینؒ۔ محمد صدیقؒ اور پانچ بیٹیاں تھیں۔

(۲۸)

حضرت خواجہ محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

نام: آپ کا اسم گرامی خواجہ محمد ثانی، نقشبند، حجۃ اللہ لقب والد ماجد خواجہ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔

پیدائش: آپ کی ولادت باسعادت ۷ رمضان ۱۰۳۴ھ سرہند ہوئی۔ نام محمد رکھا گیا۔ آپ بہت ہی ہونہار تھے۔

بیعت: آپ نے اپنے والد ماجد خواجہ محمد معصومؒ کے دست مبارک پر بیعت کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ بے حد متبع شریعت تھے۔ بدعات سے سختی سے اجتناب کرتے۔ آپ کا فرمان ہے کہ اس کام کو نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کیا نہ اصحابہ کرامؓ نے کیا اور نہ ہی چاروں اماموںؒ نے کیا۔ اس کام کا شریعت میں بالکل دخل نہیں ہے چاہے وہ اچھا ہی کیوں نہ ہو۔ وہ تو بدعت ہے۔

Marfat.com

آپ عاشق رسول تھے۔

تعلیم : آپ نے ابتدائی وانتہا ہی تعلیم سرہند میں پائی۔ آپ بہت بڑے عالم دین زاہد متقی پرہیزگار تھے۔

وفات : آپ کا سرہند میں انتقال ہوا۔ آپ کی قبر خواجہ محمد معصومؒ کے مزار کے اندر ہے۔

خلفاء : آپ کے خلفاء میں خواجہ محمد زبیر سرہندیؒ کا بلند مقام ہے۔

۲۹۔ خواجہ محمد زبیر سرہندیؒ ۳۰۔ خواجہ قطب الدینؒ ۳۱۔ حافظ محمد جمال اللہ رامپوریؒ ۳۲۔ حضرت شاہ عیسیٰ ولیؒ ۳۳ حضرت بابا محمد فیض اللہ خانؒ ۳۴۔ حضرت قبلہ عالم بابا نور محمد خاں تیراہیؒ۔

نمبر شمار ۲۹ تا ۳۴ ان حضرات کے مختصر حالات سلسلہ نقشبندیہ چشتیہ میں ملاحظہ فرماویں اور غلطی سے آگاہ فرما کر شکریہ کا موقعہ دیویں۔ (مولف)

مختلف سلسلوں کی خصوصیات

اسلامی ہند و پاک میں ایک سے زیادہ صوفی سلسلوں سے منسلک ہونے کا رواج رہا ہے۔ بلکہ امام الہند شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ نے تو یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ وہ بیعت کے وقت چاروں خانوادوں (نقشبندیہ۔ چشتیہ۔ قادریہ۔ سہروردیہ) بزرگوں کے نام لیتے تاکہ ان سب سے فیض حاصل ہو اور انکی خصوصیت اخذ ہوں۔ ان رجحانات کا نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف سلسلوں کو ماننے والوں کے درمیان وہ حد فاصل نہیں رہی۔ لیکن پھر بھی ان کے طریق ذکر و عبادت میں کئی امتیازات ہیں

نقشبندیہ : وہ ذکر جلی کے خلاف ہیں۔ فقط ذکر خفی کو جائز سمجھتے ہیں۔ وہ بالعموم مراقبہ میں سر کو جھکائے آنکھوں کو بند کئے یا زمین پر لگا کر بیٹھتے

Marfat.com

ہیں۔ موسیقی اور سماع کے خلاف ہیں۔ وہ احکام شریعت محمدی پر سختی سے عامل ہیں۔ ان کے ہاں مرشد پاک اپنے مریدوں سے علیٰحدہ نہیں بیٹھتا۔ بلکہ حلقے میں ان کا شریک ہوتا ہے اور توجہ الی الباطن سے ان کی راہنمائی کرتا ہے اور اسم ذات پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ نماز پنجگانہ خصوصی توجہ سے ادا کرتے ہیں۔ بے نماز کو روحانیت سے محروم سمجھتے ہیں کیونکہ نماز روحانیت کی ابتداء ہے۔

چشتیہ: ان کے ہاں کلمہ شہادت پڑھتے وقت اللہ پر خاص طور پر زور دیا جاتا ہے بلکہ وہ عموماً ان الفاظ کو دہراتے وقت سر اور جسم کے بالائی حصے کو ہلاتے ہیں۔ ان میں شیعہ حضرات کثرت سے ہیں۔ اور اس سلسلے کو امتیازی خصوصیت سماع کا رواج ہے۔ حضرات چشت پر سماع کے وقت ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور وہ بسا اوقات اس سے تھک کر چور ہو جاتے ہیں۔ چشتی بزرگ بالعموم رنگدار کپڑے پہنتے ہیں اور ان میں زیادہ تر ہلکے بادامی رنگ کو ترجیح دیتے ہیں۔ نماز پنجگانہ پر خصوصی توجہ نہیں دیتے۔

قادریہ: پنجاب کے بیشتر سنی علماء اس سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ قادری سماع بالمزامیر کے خلاف ہیں اور ان کے حلقوں میں موسیقی کو (خواہ وہ بالمزامیر ہے یا ان کے بغیر) بہت کم منتا ہے۔ قادری بزرگ بالعموم سبز رنگ کی پگڑی پہنتے ہیں وہ درود شریف کو بڑی اہمیت دیتے ہیں ان کے ہاں ذکر خفی اور جلی دونوں جائز ہیں۔ پنجگانہ نماز پورے اہتمام سے ادا کرتے ہیں۔

سہروردیہ: ان کے ہاں سانس بند کر کے اللہ ھُو کا وِرد

Marfat.com

کرنے کا بڑا رواج ہے وہ ذکر جلی اور خفی دونوں کے قائل ہیں۔ سماع سے بے اعتنائی برتتے ہیں نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن مجید پر خاص زور دیتے ہیں۔ (آب کوثر ص ۲۵۳)

بیعت کے وقت سب سلسلوں میں مرید کا سر تراشا جاتا ہے سابقہ گناہوں سے توبہ کرائی جاتی ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ اس کے لیے بیعت ایک نئی روحانی اور اخلاقی زندگی کا آغاز ہو۔

Marfat.com

فہرست کُتب جن سے استفادہ کیا گیا

نمبر شمار	نام کتاب	مصنّف
۱	قرآن مجید	
۲	حدیث	
۳	غنیۃ الطالبین	اردو شمس صدیقی بریلوی
۴	مکتوبات حضرت مجدّد الف ثانیؒ	حضرت مجدّد الف ثانیؒ
۵	انوار اصفیاء	ادارہ تصنیف و تالیف
۶	تذکرہ صوفیائے پنجاب	اعجاز الحق قدوسی
۷	تذکرہ صوفیائے سندھ	اعجاز الحق قدوسی
۸	شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ	اعجاز الحق قدوسی
۹	سوانح خواجہ معین الدینؒ	عبدالرحمٰن شوق امرتسری
۱۰	جلال صابرؒ	الٰہی بخش چشتی صابری ثم اجمیری
۱۱	محبوب سبحانیؒ	محمد نواز ولد علی نواز لاہور ۱۹۴۱ء
۱۲	مناقب المحبوبین	حاجی نجم الدین سلیمانی
۱۳	حضرت مجدّد الف ثانیؒ	مولانا سیّد زوار حسین کراچی
۱۴	حدیقۃ الاولیاء	مفتی غلام سرور لاہور
۱۵	خزینۃ الاصفیاء	مفتی غلام سرور لاہور
۱۶	سیر الاخیار المعروف ہفتاد اولیاءُ قلب سلیم	سنّی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈچکوٹ روڈ فیصل آباد ادارہ القادر قادر بخش شریف کمالیہ (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

Marfat.com

نمبر شمار	نام کتاب	مصنّف
۱۸	موج کوثر	شیخ محمد اکرم ایم اے
۱۹	آب کوثر	شیخ محمد اکرم ایم اے
۲۰	سلطان باہو	حضرت سلطان محمد باہو
۲۱	تذکرہ الکمال کیتھلیؒ	سیّد خورشید حسین بخاری
۲۲	تذکرۃ شاہ سکندری کیتھلیؒ	سیّد خورشید حسین بخاری
۲۳	خزینہ کرم	چوہدری نور احمد مقبول بی اے سانده کلاں لاہور
۲۴	اولیائے نقشبند المعروف سیرت پاک شیر ربانیؒ	محمد امین شرقپوری
۲۵	قصے اللہ والوں کے	سعد اللہ ممتاز
۲۶	بانگ درا۔ بال جبریل	علامہ محمد اقبالؒ
۲۷	اقتباسات	از عصیم لائبریری چک ۲۸۴ گ ب (رجانہ) ٹوبہ ٹیک سنگھ
۲۸	انوار لاثانی	صوفی محمد رفیق بن محمد اسمٰعیل کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ
۲۹	ریاض الانساب المعروف گلزار نقی	سیّد مقصود نقی
۳۰	تذکرہ اکابر اہلسنتؒ	محمد عبد الحکیم شرف قادری مکتبہ قادریہ لاہور
۳۱	اخبار آفتاب ملتان	۱۶ر اکتوبر ۱۹۷۸ء
۳۲	روزنامہ امروز لاہور	۹ر فروری ۱۹۷۹ء
۳۳	روزنامہ جنگ لاہور	۱۲ر مئی ۱۹۸۴ء
۳۴	روزنامہ امروز لاہور	۱۷ر دسمبر ۱۹۸۵ء

Marfat.com

سپاس احباب

مندرجہ بالا کتب میں سے جن احباب نے اپنی اپنی کتابیں مجھے مطالعہ کے لیے دیں۔ ان کے اسمائے گرامی شکر گذاری سے درج ذیل ہیں۔

۱۔ عصیم لائبریری۔ چوہدری عبدالرشید صاحب عصیم چک نمبر ۲۸۴ گ ب (رجانہ) ٹوبہ ٹیک سنگھ

۲۔ توکلی لائبریری۔ جناب صوفی تاج الدین صاحب عوامی بستی ٹوبہ ٹیک سنگھ

۳۔ گوشہ ادب۔ جناب عبدالاحد خاں ندیم کوموی صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ

۴۔ مولانا محمد نورالدین صاحب خطیب مسجد نوری محلہ اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

۵۔ مولانا الحاج محمد عزیز احمد خاں صاحب مجددی نقشبندی خطیب مجددیہ مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ

۶۔ مولانا محمد اسلم ربانی صاحب خطیب مسجد محمدی ٹوبہ ٹیک سنگھ

۷۔ پیر طریقت جناب بابا رحم الدین صاحب محلہ گٹو شالہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

۸۔ جناب قاضی عزیزالدین صاحب عزیز بکڈپو غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ

۹۔ جناب سید حمیداللہ شاہ ہاشمی صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج فیصل آباد

۱۰۔ جناب سید عبدالمجید شاہ قادری صاحب سجادہ نشین دربار قادریہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

۱۱۔ جناب میاں محمد شریف خلیق صاحب گوجروی آستانہ عالیہ مجددیہ، نقشبندیہ، نعمتیہ گوجرہ

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۵

ثم الصلوۃ علی النبی فانہ یبدی بہ الذکر الجمیل ویختم

خاکسار امیدوار شفاعت احقر العباد

محمد ادریس بھوجیانی خلف حاجی امام الدین خلیفہ مرحوم

ٹوبہ ٹیک سنگھ ——— پاکستان پائندہ آباد

Marfat.com

شجرہ نسب برادری مؤلف

(۱) میاں محمد طارق

میاں محمد غوث | میاں احمد | میاں پیر اندتہ

میاں اللہ دتا | میاں رحمت علی | میاں احمد (لاولد)

میاں محمد بلاقی | میاں محمد بوٹا | بھرو بی بی

مہراں بی بی | رمضان بی بی

سراج الدین | محمد عبداللہ | حاکم علی | معراجدین | نور محمد | چراغ بی بی لاہور

حاجی امام الدین خلیفہ بھوجیانی | میاں مولا بخش | حسن بی بی | بھرو بی بی

حاجی محمد ادریس بھوجیانی | محمد عبداللہ | محمد الیاس | ہاجراں بی بی | امِ کلثوم | عائشہ بی بی | فاطمہ بی بی

شوکت حیات نسیم | الحاج مشتاق احمد | (محمد ادریس) | شریفاں بی بی[1] | شمیم اختر[2] | نسیم اختر | کوثر پروین

زوجہ صفیہ بی بی | زوجہ بلقیس اختر | زوجہ محمد رمضان، ملتان

شازیہ نسیم | سکندر حیات | فاطمہ سمیرہ | اللہ دتا

(۲) شمیم اختر زوجہ حاجی محمد یونس منڈی جہانیاں

شمائلہ | راشدہ | زاہدہ | سمیرہ | عدنان

Marfat.com

(۲) میاں احمد ولد میاں محمد طارق

مولوی محمد عبداللہ (جاری ہے)

حاجی فضل الدین

کریم بخش

گاما بی بی — مریم بی بی

حاجی عبدالستار — حاجی عبدالرزاق — حاجی عبدالغفار

افغان آباد، فیصل آباد

عبدالخالق — عبدالمالک — خالدہ — عبدالغفور — عبدالشکور

محمد اشرف — محمد اکرم — عبدالماجد — عبدالقیوم — عبدالوحید — شمیم اختر

حاجی محمد لبین — عبدالمنان — عبدالرؤف — چھ لڑکیاں

حاجی عبدالغنی — عالم دین — فاطمہ بی بی — خدیجہ بی بی — عالم بی بی، منڈی جہانیاں

(جاری ہے)

حنیفاں بی بی — شریفاں بی بی — ریشم بی بی — بشیراں بی بی

عمر الدین — عائشہ بی بی — ریشم بی بی — سلیمہ بی بی — ثریا بی بی

حاجی محمد شفیع — حاجی محمد شریف — ثریا بی بی — ہاجراں بی بی

حاجی محمد یونس — بابو — زینب بی بی — زبیدہ بی بی — منور بی بی

Marfat.com

حاجی عبدالغنی

محمد یوسف محمد اسمٰعیل محمد رفیق محمد نذیر صفیہ بی بی رقیہ بی بی نذیراں بی بی منڈی جہانیاں

مولوی محمد عبداللہ

حکیم عبدالعزیز محمد ابراہیم محمد اسحٰق عبدالرحیم حنیفاں بی بی فاطمہ بی بی عائشہ بی بی ہاجراں بی بی شریفاں بی بی

محمد ادریس عبدالغفور عبدالشکور عبدالرؤف نفیسہ پروین عابدہ ناصرہ

محمد بشیر شبیر احمد عبدالرؤف محمد نذیر رضیہ بی بی زینب بی بی صفیہ بی بی نذیراں بی بی

محمد خالد محمد آصف زبیدہ بی بی پروین اختر عصماء (بارامی باغ نزد بیکو لاہور)

(۳) میاں پیراندتہ ولد میاں محمد طارق

میاں جلال الدین میاں لتھو میاں چراغ الدین میاں غلام محمد میاں نذیر احمد

(جاری ہے)

محمد یونس علی محمد محمد اقبال نذیر احمد

محمد لطیف محمد صدیق حمیداں بی بی صغراں بی بی (سانگلہ ہل)

محمد اسمٰعیل عبدالرحمٰن ہاجراں بی بی زینب بی بی (دھرم پورہ لاہور)

Marfat.com

میاں جلال الدین صاحب

خوشی محمد — عبداللطیف — سکینہ بی بی — زینب بی بی (منڈی کامونکی گوجرانوالہ)

*

(۴) میاں محمد عبداللہ ولد میاں بہلول (پھوپھا مصنف)

حاجی محمد ابراہیم — محمد اسمٰعیل — حاجی محمد الدین — خورشید بی بی — عنائت بی بی — حمیداں بی بی

(لاولد)

محمد یونس — بلقیس بانو — سلیمہ بی بی — انیسہ بی بی (کوئٹہ)

محمد اسمٰعیل — اعجاز احمد — شہباز احمد — امتیاز احمد — عباس احمد — محمودہ — شاذیہ

زوجہ ہاجرہ بی بی دختر امام الدین خلیفہ

محمد یوسف — عبدالرشید — محمد یٰسین — صفورہ بی بی — عائشہ بی بی — زبیدہ بی بی (کوئٹہ)

ہارون رشید — ماموں الرشید — ہمایوں الرشید — آسیہ نازیہ — کوئٹہ

محمد جمیل — محمد اقبال — منظور احمد — محمد طارق — طارق محمود — عارف محمود — خالد محمود — سعیدہ بانو

فریدہ بانو۔ (کوئٹہ)

*

Marfat.com

(۵) میاں روشن دین ولد میاں مینا ں (ماموں مصنّف)

حاجی امام الدین — نظام الدّین — میاں بلاتی — دساکھی — جیواں بی بی — زینب بی بی

محمد ابراہیم — نواب بی بی

غلام مصطفیٰ — غلام مرتضیٰ — صفیہ بی بی — پروین اختر — رضیہ بی بی — رقیہ بی بی — حضور فاطمہ — عذرا بی بی
(۲۶۴ رب فیصل آباد)

حاجی شہاب الدّین — حاجی محمد شفیع پہلوان — محمد رفیق — سرداراں بی بی — رسولاں بی بی — عائشہ بی بی

شریفاں بی بی — فاطمہ بی بی — عالم بی بی — نواب بی بی

(۱) حاجی شہاب الدّین

غلام نبی — محمد اسحٰق — محمد اسمٰعیل — عصمت اللہ — محمد اعظم — مقصوداں بی بی — ارشد بی بی
(۲۶۴ رب فیصل آباد)

(۲) حاجی محمد شفیع پہلوان

ٹوبہ ٹیک سنگھ

حاجی محمد یعقوب — محمد فاروق — محمد منیر — محمد توفیق — صفیہ بی بی — رضیہ بی بی — حلیمہ بی بی — شمیم اختر

(۳) محمد رفیق

عبدالباری — عبدالستار — اللہ رکھی — آمنہ بی بی — صغریٰ بی بی — بشریٰ بی بی — عابدہ — نجمی

محمد ایوب — محمد شفیق — محمد رفیق — رقیہ بی بی — کوثر پروین - (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

Marfat.com

محمد فاروق

محمد آصف | محمد عارف | شہناز بیگم | نازیہ | دلوبہ ٹیک سنگھ،

(۱) سرداراں بی بی زوجہ اللہ دتہ چک نمبر ۲۰۷ سمندری

(۲) رسولاں بی بی زوجہ اللہ رکھا، (لاہور)

غلام رسول | ہاجراں بی بی | معراج بی بی

محمد یوسف | محمد سعید | حنیفاں بی بی | تاج بی بی | معراج بی بی | رضیہ بی بی

(۳) عائشہ بی بی زوجہ محمد شفیع (فیصل آباد)

حاجی اللہ رکھا | محمد یوسف | اقبال بیگم | اللہ رکھی | مجیداں بی بی | حمیداں بی بی

(۴) شریفاں بی بی زوجہ فیروز الدین (فیصل آباد)

محمد اسحٰق | محمودہ بیگم

(۵) فاطمہ بی بی زوجہ عبدالکریم ۲۶۴ رب فیصل آباد

حاجی محمد مشتاق | محمد اسحٰق | مقبول بی بی | ثریا بی بی

(۶) عالم بی بی زوجہ سیٹھ غلام رسول سندھ پاٹوریون ضلع میرپور خاص

محمد یونس | محمد یوسف | عبداللہ | عبدالرحمٰن | عبدالرزاق | اسلم | اشرف بی بی | صدیقاں

سغریٰ | زبیدہ | شمیم اختر | زلیخاں بی بی

Marfat.com

۷۔ نواب بی بی زوجہ محمد ابراہیم ۲۶۴ رب فیصل آباد

غلام مصطفیٰ | غلام مرتضیٰ | صفیہ بی بی | پردین اختر | رضیہ بی بی | رقیہ بی بی | حضور فاطمہ | عذرا بی بی

(۶)۔ میاں گوہر ولد میاں کتاں (خالو مصنف)

میاں محمد الدین | معراج الدین | جمال الدین (لاولد)

(خوشاب)

رحمت علی | برکت علی | صادق علی | حسین بی بی | صغریٰ بی بی | حنیفاں بی بی | شریفاں بی بی

۲۶۴ رب فیصل آباد

حاجی احمد الدین | بشیر احمد | گاماں بی بی | حاکم بی بی | عائشہ بی بی | بشیراں بی بی | نذیراں بی بی

محمد صدیق | غلام قادر | صدیقاں بی بی | کوثر پروین | انور بی بی | اختر بی بی (۲۶۴ رب فیصل آباد)

محمد عاشق | محمد صادق حاجی | ہدایت علی | محمد حسین ظفر | محمد اسحاق | شریفاں بی بی | حنیفاں بی بی | سلیمہ بی بی | سکینہ بی بی

(باری ہے) (جاری ہے)

ذوالفقار احمد | افتخار احمد | رخسانہ (لاہور)

غلام محی الدین کاشف | ردبینہ | سعدیہ (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

مسعود ساجد | شاہد | عاصم | عابد (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

Marfat.com

محمد عاشق — محمد صادق

محمد خالد محمد زاہد محمد راشد محمد عامر خالدہ زاہدہ ساجدہ (لاہور)

ثریا بی بی سمیعہ بی بی ۲۶۴ ربِ فیصل آباد

❋

۷۔ مولانا محمد ابراہیم ولد امام الدین (زوجہ ہاجراں بی بی، پٹیالہ ودست محمد ضلع شیخوپورہ (سسرال) مصنف

ڈاکٹر ہومیو محمد اسمٰعیل۔ ڈاکٹر محمد یوسف ڈاکٹر محمد افضل ڈاکٹر محمد سعید۔ محمد بی بی حمیداں بی بی

زینب بی بی پروین اختر شمیم اختر

شاہین شاہد نسیم شاہد زاہدہ شاہین

محمد اکمل محمد اجمل آسیہ بی بی

رضیہ عندلیب ردبینہ یوسف زیب النساء عظمیٰ یوسف محمد یونس عامر

محمود احمد مقصود احمد مشتاق احمد مسعود احمد فرزانہ کوثر

Marfat.com

۱۔ محمد بی بی زوجہ حاجی محمد ادریس بھوجیانی (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

شوکت حیات نسیم الحاج مشتاق احمد شریفاں بی بی شمیم اختر نسیم اختر کوثر پروین

۲۔ حمیداں بی زوجہ مولوی فضل الٰہی (شیخوپورہ)

قمرالدین غلام مصطفےٰ عمران رانی بیگم بشریٰ بی بی نصرت بی بی عشرت بی بی

۳۔ زینب بی بی زوجہ اللہ دتہ موضع تمولی ضلع گوجرانوالہ

محمد یوسف محمد یونس محمد یعقوب محمد اسلم مقصود احمد محمود احمد اللہ رکھی رشیداں بی بی

۴۔ پروین اختر زوجہ محمد انور داؤد کے شیخوپورہ

محمد اسلم محمد اصغر

۵۔ شمیم اختر زوجہ سجاد رضا شہر گوجرانوالہ

شیراز رضا سجاد ممتاز

طبع فی المطبعۃ العربیۃ
۳۰۔ لیک روڈ، بلمقابل منشی چیمبرز، پرانی انارکلی، لاہور۔ پاکستان

Marfat.com

کتاب زندگی کا بہترین ساتھی ہے

ہماری اہم مطبوعات

۱۔ **اربابِ طریقت** (مصنفہ حاجی محمد ادریس بھوجیانی) ان عظیم و جلیل اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کا فرداً فرداً تذکرہ جمیل جن کے وجود ہائے اقدس برصغیر پاک و ہند میں اشاعت اسلام کے فروغ و ارتقا کے موجب ہوئے۔ تحریک اقامت دین کی تاریخ کا ہر صفحہ ان اربابِ طریقت کے ایمان افروز کارناموں سے مزین و تابناک ہے اس کتاب کا ہر ورق جذبۂ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حب اولیاء اللہ سے معمور ہے۔

۲۔ **خاندانِ نبوت** (مصنفہ حاجی محمد ادریس بھوجیانی) رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طیبہ کے ذکر پاک کے علاوہ شجرہ ہائے نسب کی ترتیب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسلاف کبار اور جملہ اخلاف اطہار کا مکمل سوانحی تعارف خاندان تاجدار ختم نبوت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسلسل و مربوط تاریخ جس کا مطالعہ ہر فرزندِ اسلام کے جدید ایمان کا اہم تقاضا ہے۔

۳۔ **مناقب الکریمین** (مصنفہ حاجی محمد ادریس بھوجیانی) قطب زمان حافظ عبدالکریم راولپنڈی و قبلہ العالم الحاج نواب الدین موہروی اور اسرار طریقت قبلہ خواجہ محمد معصوم صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین موہروی شریف کے ایمان افروز احوال و سوانح حیات کے علاوہ سلسلہ نقشبندیہ درج ہے

۴۔ **اربابِ شریعت** (مصنفہ حاجی محمد ادریس بھوجیانی) اصحابِ شریعت مکاتیب فکر کی مجاہدانہ مساعی سے مزین ہے اس میں محدثین عظام و ائمہ کرام اور برصغیر کے معروف علماء حق کے مجاہدات پر مشتمل ہے۔ انتہائی دلچسپ انداز تحریر مستند واقعات مصنف کی چونکا پیش کش ——— زیر طبع

مکتبہ رحمانیہ ——— نزد لطیف ہائی ٹوبہ ٹیک سنگھ

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com